غزل حیات

میرا عشق تم ہو

از قلم

ناز پروین فاطمہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

میرا عشق تم ہو

از ناز پروین فاطمی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تمہیں بخشی ہے دل پہ حکمرانی اور کیا دیتے

یہی ہے بس ہماری راجدھانی اور کیا دیتے

ستاروں سے کسی کی مانگ بھرنا اک فسانہ تھا

تمہارے نام لکھ دی زندگانی اور کیا دیتے

بچھڑتے وقت اس کو اک نہ اک تحفہ تو دینا تھا

ہمارے پاس تھا آنکھوں میں پانی اور کیا دیتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

وہ نہیں بھولتا جہاں جاؤں

ہائے میں کیا کروں کہاں جاؤں

گاڑی سے اتر کر اس نے اپنے چاروں طرف دیکھا... یہ وہی شہر تھا جہاں اس کی زندگی اس کی خوشیاں اس سے دور ہو گئی تھی اور ہجر میں لپٹی عمر بھر کی قید اس کے حصے میں آئی تھی... بہت کچھ بدلا تھا مگر اس شہر کی چکا چوندھ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا... سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا دو سال پہلے تھا... اس نے دو سال بعد اس شہر میں قدم رکھا تھا... پورے دو سال بعد... اس شہر میں وہ مہربان وجود رہتا تھا جو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھا... وقت نے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی چھین لی تھی... اس کے وجود سے جان کھینچ لی تھی... روح میں گہرے زخم لگے تھے... وہ دو سال بعد اسی شہر میں واپس لوٹی تھی جہاں اس کا وجود زخمی ہوا تھا... گھاؤ ایسے تھے کہ ساری زندگی میں بھی نہیں بھر سکتے تھے... اس نے سوچا تھا کہ وہ اس شہر میں کبھی واپس لوٹ کر نہیں آئے گی مگر دو سال بعد پھر وہ اسی شہر کی زمین پر موجود تھی... اب اگر وہ پلٹ کر آئی بھی تھی تو صرف اور صرف اپنے لیے اور اپنے اپنوں کے لیے جو اس کی زندگی تھے... وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا بس اپنوں کی خوشی کے لیے آگئی تھی اور جب فیصلہ کر ہی لیا تو پھر سوچنا کیسا... اچانک اس کے کانوں میں اک مانوس سی آواز گونجی تھی اور پورے جسم میں درد کی لہر دوڑ گئی تھی۔

مجھے بھول گئی کیا...؟ کبھی میری یاد نہیں آئی...؟ کبھی سوچا نہیں مجھے...؟میری یاد نہیں آئی نا...؟تم مجھے بھول تو نہیں گئی نا...؟تم کتنی جلدی بدل گئی...تم مجھ سے ملنے بھی نہیں آئی...؟کوئی مدھم آواز میں سرگوشی میں بولا تھا-

نہیں کبھی نہیں...میں تمہیں کبھی نہیں بھول سکتی...وہ آہستہ سے بولی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا دانین...؟کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا اور وہ اک دم چونکی تھی اپنے چاروں طرف دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا سوائے اس کے اور اس کے بھائی کے-

کیا ہوا دانین بتاؤ مجھے...؟تم ٹھیک تو ہو نا...؟حدید نے پوچھا تھا-

کچھ نہیں بھائی بس ایسے ہی...میں بالکل ٹھیک ہوں...چلیں اندر چلیں...اس نے کہا

تھا۔

اچھا دانین میں چلتا ہوں... ساری فارمیلیٹیز میں نے پوری کر دی ہیں... تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا... اب سے صرف اپنی سٹڈیز پر فوکس کرنا اور کوئی بے کار بات اپنے ذہن میں مت لانا... اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا ہم سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں... تمہاری ضد پر تمہیں اس ہاسٹل میں رہنے کی اجازت دی ہے نہیں تو تم پھوپھو کے گھر بھی رہ سکتی تھی... حدید نے کہا تھا۔

حدید بھائی آپ کی ضد پر ہی میں یہاں ہوں ورنہ شاید میں کبھی آتی ہی نہیں... آپ جانتے ہیں نا کہ میں وہاں نہیں رہنا چاہتی پھر کیوں نام لے رہے وہاں کا.. اس نے ان کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی اور غصہ سے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

اچھا اچھا نہیں کہوں گا کچھ بھی سوری ناراض نہیں ہونا... اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی

ہے جلد ہی تم سے ملنے آؤں گا...اس نے پیار سے کہا تھا-

جی بھائی...وہ بھی ناراضگی بھلا کر بولی تھی-

اللہ حافظ...اپنا خیال رکھنا...اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتانا...حدید نے کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا...اللہ حافظ...دانین نے بھی مسکرا کر کہا تھا-

حدید کے واپس جانے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی-

****

کئی الجھنوں میں گرفتار شخص

میں خود سے بیزار شخص

رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا... سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا... روڈ لائٹس جل رہی تھی... لائٹس کی مدھم مدھم روشنی میں اک سیاہ کار روڈ پر دوڑتی جا رہی تھی... ڈرائیونگ سیٹ پر اک بے حد خوبصورت نوجوان بیٹھا تھا... کار کے میوزک سسٹم پر کوئی انگلش سونگ چل رہا تھا... وہ بہت لاپرواہی سے کار چلا رہا تھا... اور بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا... اس کی کالی چمکتی آنکھیں جس قدر خوبصورت تھی اس طرح ان میں بے چینی بھی تھی... آدھی رات تک سڑکوں پر بے مقصد گاڑی چلانے کے بعد دو بجے وہ اک گھر کے سامنے کار روک کر ہارن بجا رہا تھا... گیٹ کھلنے میں ایک منٹ لگا تھا... اس نے اک جھٹکے سے کار آگے بڑھا کر پورچ میں کھڑی کر دی... کار کے اندر جاتے ہی چوکیدار نے گیٹ بند کر دیا... گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ گھر میں داخل ہوا... سارے گھر میں گہری خاموشی کا راج تھا... وہ

تھکا تھکا سا سیڑھیوں کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت اک ادھیڑ عمر کے شخص نیچے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئے تھے۔

ہادی بابا... آپ آج پھر دیر سے گھر آئے ہیں...؟ سلیم بابا نے روزانہ کا پوچھا جانے والا سوال دہرایا تھا۔

سوری بابا دیر ہو گئی کل سے وقت پر آجاؤں گا... اس نے کہا تھا۔

کھانا لگاؤں آپ کے لیے.... سلیم بابا نے پوچھا تھا۔

نہیں... اس نے کہا۔

ٹھیک ہے... جائیں جا کر سو جائیں رات بہت ہو گئی ہے... انہوں نے کہا-

جی... کہ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم میں چلا گیا... کمرے میں پہنچ کر وہ جوتوں سمیت بستر پر گر گیا تھا-

اگلی صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے گھڑی اٹھا کر دیکھا تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے.. اس نے کروٹ بدلتے ہوئے اپنے اوپر کمفرٹر کھینچا اور سستی سے پھر آنکھیں بند کر لیں تھیں-

سلیم بابا اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ ابھی تک سو رہا تھا-

ہادی... اٹھو بیٹا... انہوں نے پاس جا کر آواز لگائی تھی-

اونہہ ہوں... سونے دو نہ ابھی تو صبح ہے... وہ نیند میں ہی بولا-

صبح کب کی آکر گزر گئی... ہادی... اب تو دن ہے... دوپہر کے ایک بج رہا ہے....

اٹھ کر نہالو... ناشتے کا ٹائم تو بیت گیا ہے... میں کھانا لگاتا ہوں.. انہوں نے کہا-

اچھا ابھی اٹھتا ہوں... کہہ کر پھر سے آنکھیں بند کر لی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھی رات تک آپ جاگتے رہتے ہیں اور صبح دیر سے اٹھتے ہیں... اور یہ دیکھو جوتے پہن کے سو رہے ہیں... جوتے پہن کے سونے سے کیا بہت اچھی نیند آتی ہے...؟

انہوں نے اس سے پوچھا-

ہاں... بہت اچھی... جواب میں وہ مسکرایا-

میں کھانا لگا رہا ہوں... آپ فریش ہو کر نیچے آ جائے... انہوں نے کہا-

ٹھیک ہے... جاتا ہوں ابھی... آپ میرے کپڑے نکال دیں... کہہ کر وہ باتھ روم کی طرف چل دیا-

سلیم بابا اس کے کپڑے اور جوتے وغیرہ نکال کر جا چکا تھا... باتھ لینے کے بعد اس نے کپڑے چینز کیے... بال سنوارے.. پرفیوم لگانے کے بعد گھڑی اپنی مضبوط کلائی پر باندھی اور جوتے پہنے کر باہر نکل گیا-

وہ نیچے پہنچا تو کھانے کی میز پر کھانے سے اٹھتی مہک سے اس کی ہلکی ہلکی بھوک اک دم چمک اٹھی... وہ جلدی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا-

ہادی بیٹا... بڑے صاحب کا فون آیا تھا... اپ سو رہے تھے تو میں نے آپ کو جگایا

نہیں...وہ کہہ رہے تھے کہ جب آپ جاگ جائیں تو آپ سے کہوں کہ آپ ان سے بات کرلیں... سلیم بابا نے بتایا-

ٹھیک ہے میں کرلوں گا بات...وہ نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کھڑا ہو گیا... تبھی اس نے موبائل بیپ پر جینز کی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس نے بنا نمبر دیکھیں کال ریسیو کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو...کون بات کر رہا ہے....اس نے پوچھا-

تمہارا باپ بات کر رہا ہوں....حیات شاہ نے بیٹے کی لاپرواہی پر غصہ سے کہا-

اوہ سوری بابا جان...السلام علیکم...وہ میں نے بنا نمبر دیکھے ہی موبائل اٹھالیا تھا...اس نے جلدی سے کہا-

وعلیکم اسلام... کہاں تھے ہادی بیٹا صبح سے کتنے فون کیے تم کو... ٹھیک تو ہو نا تم...؟ انہوں نے فکر مندی سے پوچھا-

سوری بابا جان... میں بس آپ ہی کو کال کرنے والا تھا... میں بالکل ٹھیک ہوں... آپ کیسے ہیں...؟اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکر اللہ کا میں بھی بالکل ٹھیک ہوں... اچھا سمرہ سے ملنے گئے تھے... انہوں نے پوچھا تھا-

نہیں... لیکن میں چلا جاؤں گا انکل کی طرف کل تک اور سمرہ سے بھی مل لوں گا ...ان کے سوال پر اس نے بے زاری سے جواب دیا تھا-

اک اور بات تھی جو مجھے تمہیں بتانی تھی...انہوں نے کہا-

جی بولیے میں سن رہا ہوں...اس نے کہا-

مجھے پتہ چلا ہے کہ مراد علی کی بیٹی اسی شہر میں پڑھنے کے لیے گئی ہے جہاں اس وقت تم ہو...تم اسے تلاش کرنے کی کوشش کرو...وہ لڑکی اس کے باپ کو سبق سکھانے کا ذریعہ ہے...مراد علی کا نام سنتے ہی اس کے ہاتھ کی پکڑ موبائل پر سخت ہو گئی تھی-

ٹھیک ہے میں اسے تلاش کرتا ہوں...اس نے تابعداری سے کہا تھا-

تم اسے تلاش کرو...میں نے بھی کچھ بندے لگائے ہوئے ہیں مجھے جیسے ہی کچھ اور معلومات ملتی ہے تو بتاتا ہوں...اپنا خیال رکھنا...یہ لو اپنی ماں سے بات کرو کب سے بے چین ہے تم سے بات کرنے کے لیے..ماں سے بات کرنے کے بعد اس نے کسی کو

کال کی تھی اور اس سے اس نے مراد علی کی بیٹی کے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کرنے کا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

***

یونیورسٹی کی کلاسیس سٹارٹ ہو چکی تھی...اس لیے کافی مصروفیت ہو گئی تھی...اس کی کچھ ایک دوست بھی بن گئی تھیں...یونیورسٹی سے واپسی پر اسے یاد آیا اسے کچھ کتابیں لینی تھیں...تو وہ یونیورسٹی سے ہی مارکیٹ کے لیے نکل گئی تھی۔

***

وہ اس وقت ایک بک سٹور کے سامنے موجود تھا...جو اک بک سٹور پلس کیفے بھی تھا...گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کی اور لاک کر کے اندر کی طرف چل دیا....اسے

یہ جگہ بہت پسند تھی... وہ جب بھی یہاں آتا تو اس بک سٹور میں ضرور آتا تھا... اس جگہ پر کتابوں کی بہترین کلیکشن موجود تھی اور کیفے ہونے کی وجہ سے یہاں خاصا رش لگا رہتا تھا۔

وہ اپنی متلوبہ کتاب لیکر جیسے ہی پلٹا بالکل اچانک ہی کسی سے ٹکرا گیا... اس کے ہاتھ سے کتابیں نکل کر زمین بوس ہو چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ... ٹکرانے والا وجود سر پکڑ کے رہ گیا تھا.... وہ اک لڑکی تھی... سیاہ سوٹ میں ملبوس سیاہ ہی دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھے اس نے اپنا سر تھاما ہوا تھا۔

آئی ایم سوری... آپ کو زیادہ لگی تو نہیں... ہادی نے اس لڑکی سے پوچھا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا... وہ کافی خوبصورت لڑکی تھی... رنگت صاف، پرکشش نین نقش، بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں... اس کی آنکھیں بھی سیاہ تھی بالکل اس کے

لباس کے رنگ سے ملتی جلتی...اس کا پورا وجود سادگی کا پیکر تھا لیکن اس سادگی میں بھی اک کشش تھی۔

لڑکی نے ناراض نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر بولی کچھ نہیں...وہ نیچے گری کتابوں کو اٹھانے لگی...ہادی اس کی مدد کرنے کے لیے جھکا تو اس سے پہلے ہی اس نے جلدی سے اپنی بکس اٹھائی اور وہاں سے نکل کر سیدھا کاؤنٹر پر آگئی اور پیمنٹ کر کے وہاں سے نکل گئی تو وہ بھی حیران سا کاؤنٹر کی طرف آگیا...بل پے کرنے کے بعد وہ وہاں سے نکل کر باہر آیا۔

اجیب لڑکی تھی...کوئی جواب ہی نہیں دیا...وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا تھا۔

***

وہ جب گھر واپس آیا تو وہی لاؤنج میں ہی سوفے پر بیٹھ گیا تھا... سوفے سے ٹیک لگا کر وہ آنکھیں موند گیا تھا... اچانک اس کا فون بجنے لگا... اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اسکرین پر مام کالنگ نظر آرہا تھا... اس نے کال ریسیو کی-

اسلام علیکم امی... اس نے سلام کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام بیٹا... کیسے ہو ہادی...؟ انھوں نے پیار سے پوچھا-

ٹھیک ہوں امی... اس نے مسکرا کر جواب دیا-

واپس آجاؤ ہادی... اس نے اپنی ماں کی سنجیدہ آواز سنی تھی-

کیوں امی...؟اس نے پریشانی سے پوچھا تھا-

بس ایسے ہی تمہاری یاد آرہی تھی...ان کی بات پر وہ مسکرا دیا تھا-

امی میں جلد واپس آؤں گا... بابا نے جو کام دیا ہے بس وہ ختم ہوتے ہی آپ کے پاس آ جاؤں گا... میں یہاں آپ لوگوں کے لیے ہی تو آیا تھا-

اچھا ٹھیک ہے یہ بتاؤ کہ بھائی صاحب کی طرف گئے تھے... سمرہ سے ملے...انہوں نے پوچھا تو اس نے اک گہری سانس لی-

نہیں... لیکن جاؤں گا کسی دن... مل آؤں گا سب سے...اس نے بیزاری سے کہا-

کسی دن نہیں آج ہی جاؤ گے... یہ میرا حکم ہے... بھائی صاحب کتنی بار کہہ چکے ہیں کہ اتنے دن سے تم وہاں ہو اور ایک بار بھی ان کی طرف نہیں گیے... انھوں نے شکوہ کیا تھا۔

ٹھیک ہے امی چلا جاؤں گا آج ہی... اس نے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی.... سمرہ اچھی لڑکی ہے... تم جانتے ہو تمہاری شادی میرا کتنا بڑا ارمان ہے... تم نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے... کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو... بیگم ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا تھا... ان کی بات کا مطلب وہ سمجھ گیا تھا۔

نہیں امی... میں کسی کو پسند نہیں کرتا... اور ایسا کوئی حق آپ لوگوں نے مجھے نہیں دیا... امی آپ جانتی ہیں کہ میرا جواب کیا ہو گا... اور میں نے کب کہا کہ سمرہ اچھی

لڑکی نہیں ہے... بس وہ نکچڑھی بہت ہے... وہ صرف ماموں کی بیٹی ہے پلیز اسے وہی رہنے دیں اور کسی اوہدے پر فائز مت کریں... بہر حال میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا... ابھی تو پڑھائی سے فارغ ہوا ہوں تھوڑے دن انجوائے کرنے دے امی... اور شادی ہی تو کرنی ہے تو آج کروں یا کل کیا فرق پڑتا ہے... اس نے کہا-

ہادی... میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں بیٹا... اگر میں اور تمہارے بابا تمہارے لئے اپنی پسند سے لڑکی لانا چاہتے ہیں تو تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے لیے برا کریں گیں... ہم تمہارے دشمن تو نہیں ہیں... ان کی آواز میں آنسوؤں کی نمی شامل ہوئی تھی-

امی... سوری امی... میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا... آپ کا مجھ پر پورا حق ہے اور میں آپ کو کبھی مایوس نہیں کروں گا... میں بھی آپ لوگوں سے بہت محبت کرتا ہوں... آپ لوگوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں لیکن امی میرے لیے یہ دعا ضرور کریے گا کہ مجھے کبھی کسی سے محبت نہ ہو... اس نے آخری جملہ دھیرے سے کہا لیکن انہوں نے سن لی تھی-

میں دعا کرونگی کے میرے ہادی کو محبت ہو اور کیا پتہ تمہیں سمرہ سے ہی محبت ہو جائے میری تو دل کی خواہش پوری ہو جائے گی...انھوں نے مسکرا کر کہا تھا-

اچھا امی میں ابھی فون رکھتا ہوں آپ سے بعد میں بات کروں گا...ماموں کی طرف جانے کے لئے تیار ہونا ہے...اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے جاؤ اور ان سب کو میرا اسلام کہنا...اور اپنا خیال رکھنا...اللہ حافظ...انھوں نے کہا-

آپ بھی اپنا بہت خیال رکھیے گا...اللہ حافظ...اس نے پیار سے کہا تھا-

فون بند کر کے وہ اپنے روم کی طرف چل دیا تھا-

****

کمرے میں چاروں طرف اندھیرا تھا... وہ بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی... وہ مارکیٹ سے آتے ہی لیٹ گئی تھی تھکن کی وجہ سے اسے کب نیند آئی اسے پتہ نہیں چلا تھا-

ماما... پھر اچانک وہ اُٹھ بیٹھی... کمرے میں اندھیرا دیکھ کر وہ گھبرا گئی... اسے ہمیشہ سے ہی اندھیرے سے ڈر لگتا تھا... اس نے پاس پڑا موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو رات کے گیارہ بج رہے تھے... اس نے بیڈ سے اٹھ کر لائٹ آن کی... پاس ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی نکال کر پیا اور چہرے پر آئے ہوئے پسینے کو صاف کیا اور اک لمبی سانس لے کر خود کو نارمل کیا... موبائل بیڈ پر ڈال کر کھڑکی پر آ کھڑی ہوئی... عجیب سی الجھن ہو رہی تھی اسے... آج کافی دنوں کے بعد پھر اس کے اندر وحشت بڑھنے لگی تھی... کھڑکی پر آئی تو ہوا کا تیز جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا تو اسے سکون کا احساس ہوا...

اس نے کھڑکی کے پٹ سے ٹیک لگا کر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا... آسمان پر بہت سارے ستارے روشن تھے... ان ستاروں کے بیچ میں چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا... وہ چاند کو یک ٹک دیکھ رہی تھی جب اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر اس کے چہرے پر لکیر بناتا ہوا گم ہو گیا تھا۔

آج اک تارا دیکھا میں نے جو ٹوٹ گیا

اور جو میرے جیسا تھا

اور چاند کو دیکھا جس کو کوئی فرق نہیں پڑا

جو تیرے جیسا تھا

وہ کتنی دیر تک چاند کو دیکھتی رہی تھی... اس کی آنکھوں میں کسی کا عکس لہرایا تھا... اور آنسو اک بار پھر اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

تم رویا مت کرو پلیز مجھے اچھا نہیں لگتا... تم مجھے ہنستی مسکراتی اچھی لگتی ہو... کسی کے کہے ہوئے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے.. زندگی میں کچھ لمحے ایسے بھی ہوتے ہیں جنھیں ہم بھولنا نہیں چاہتے اور نہ ہی ان لمحوں کو ہم کھونا چاہتے ہیں اور وہ لمحے یادیں بن کر ہمیشہ ہمارے دل اور دماغ میں زندہ رہتے ہیں... ایسے ہی کتنے لمحے تھے جو اس کے لیے صرف ایک یاد بن کر رہ گئے تھے... درد نے اس کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا... کتنی دیر تک وہ روتی رہی تھی -

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تم سے محبت کیوں ہو گئی جب مجھے تم سے جدا ہونا تھا....؟ کیوں میرا درد کم نہیں ہوتا... میرا دل چاہتا ہے تم لوٹ آؤ... کاش میرے پاس ایسی کوئی جادو کی چھڑی ہوتی جس سے میں تمہیں دوبارہ پا سکتی... بہت یاد آتی ہے تمہاری... میں تم سے کبھی الگ نہیں ہو پائی... میری یادوں کے سفر میں تم ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہو... کاش... کاش تم میرے ہوتے تو میں یوں اس طرح غم زدہ نہ ہوتی... اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا... آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی... وہ کھڑکی بند کر کے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی تھی یہ دیکھے بنا کے سامنے بنے بنگلے کی چھت پر کھڑا وجود اسے اپنی نظر کی

گرفت میں لئے ہوئے تھا۔

مٹھی میں کائنات بڑی دیر تک رہی

میری طرف حیات بڑی دیر تک رہی

ڈھلنے لگی تھی رات کے تم یاد آ گئے

پھر اس کے بعد رات بڑی دیر تک رہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ یہاں اپنے ماموں کے گھر آیا تھا...اس کے بابا کی کال آئی تھی نیچے آواز صاف نہ آنے کی وجہ سے وہ بات کرنے وہ چھت پر آیا تھا... بات کرتے کرتے جب وہ مڑا تو

اس کی نظر سامنے کھڑکی سے ٹیک لگائے ہوئے اس لڑکی پر گئی... یہ وہی لڑکی تھی جو اس سے بک شاپ میں ٹکرائی تھی... جو بہت اداس اور ساری دنیا سے ناراض لگ رہی تھی... اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی... آنسوؤں سے لبالب بھری اس کی معصوم نگاہیں... پتہ نہیں کیوں اسے اس طرح روتے ہوئے دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا... اس کے آنسو اپنی انگلی کے پوروں سے چننے کی حسرت جاگی تھی... پھر نا جانے کیا ہوا تھا جیسے وہ ان بھیگی آنکھوں سے بندھ کے رہ گیا تھا... اپنے ارد گرد سے بے پرواہ وہ بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا... ہوش میں تب آیا جب وہ کھڑکی بند کر کے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی... اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر دل ہی دل میں دعا کی تھی کہ اس لڑکی کی ساری تکلیفیں دور ہو جائے یہ جانے بغیر کے وہی اس کی تکلیفوں کا باعث بننے والا تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تکلیفیں کس کا مقدر بننے والی تھی... وہ نیچے جانے کے لیے مڑا لیکن ایک بار پھر پلٹ کر اس نے سامنے دیکھا پھر سر جھٹک کر واپس مڑ گیا۔

محبت نہیں نظرِ بد کہو

یہ جس کے پیچھے پڑتی ہے اسے برباد کر دیتی ہے

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے اس کی آنکھ صبح دیر سے کھلی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی...وہ جلدی جلدی تیار ہو کر یونیورسٹی پہونچی...یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس پہنچ کر اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو سکون کا سانس لیا وہ ٹائم پر پہنچ گئی تھی...اس نے کشف کی تلاش میں گیٹ پر نظر ڈالی تو وہ وہاں موجود نہیں تھی...جس دن سے ان کی دوستی ہوئی تھی ان دونوں نے طے کیا تھا کہ جو بھی جلدی آئے وہ گیٹ کے پاس انتظار کرے اس لیے وہ وہیں اک دوسرے کا انتظار کرتی تھیں..کشف کے آتے ہی وہ دونوں یونیورسٹی میں داخل ہو گئی اور کلاس کی طرف بڑھ گئی تھیں-

***

آج کا لیکچر کتنا بورنگ تھا نہ... مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آیا اگر تمہیں کچھ سمجھ آیا ہو تو پلیز مجھے بھی سمجھا دینا... کلاس سے باہر نکلتے ہی کشف نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔

کشف... تم لیکچر کے دوران سو رہی تھی... دانین نے کشف کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

یار اتنا بڑا لیکچر دیا ہے سر نے آج.. مجھے تو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی تھی... تو میں کیا کروں... اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

دیکھنا تم اپنی اِنہیں حرکتوں کی وجہ سے کسی دن سر کی ڈانٹ کھاؤ گی... لیکچر تو تم نے نوٹ نہیں کیا ہو گا... اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا... پھر خود ہی کہنے لگی۔

میں بھی کس سے پوچھ رہی ہوں جب تمہیں سونے سے فرصت ہی نہیں تھی تو لیکچر

خاک نوٹ کیا ہو گا... وہ مصنوعی غصے سے بولی-

یار تم ہو نہ میں تم سے لیکچر کاپی کر لوں گی... ہائے کیا مزے کی نیند آئی... کلاس میں سونے کا مزا ہی کچھ اور ہے تم بھی کسی دن ٹرائی کر کے دیکھنا... وہ روانی میں بول رہی تھی جیسے کوئی کارنامہ بیان کر رہی ہو اور اسے کرنے کا مشورہ بھی دے رہی تھی-

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے... اس کی بات سن کر دانین نے نفی میں سر ہلایا تھا-

مجھے پتہ ہے میرا کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے اب کینٹین چلو مجھے بہت تیز بھوک لگی ہے... کشف نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا تو دانین اسے دیکھ کر مسکرا دی-

چلو چلتے ہیں... وہ دونوں کینٹین کی طرف بڑھ گئیں تھیں-

***

لوگ صورت پر مرتے ہیں

ہمارا دل اس کی آواز پر آیا ہے

کینٹین کی طرف جاتے ہوئے کسی کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی... جو کسی سے بات کر رہا تھا-

وہ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا... شرٹ کی آستین کوہنی تک فولڈ کیے... بالوں کو قرینے سے سیٹ کیے... صاف رنگت... ہلکی ہلکی داڑھی... ذہانت سے معمور سیاہ آنکھیں... وہ خاصا ڈیسنٹ تھا... اس کی شخصیت میں سب سے خوبصورت اس کی آنکھیں، مسکراہٹ اور اس کی آواز تھی جو سامنے والے کو اپنی

طرف کھینچنے کی صلاحیت رکھتی تھی...اور اس کی آواز میں جیسے کوئی جادو تھا...اس کی آواز جیسے کوئی برسوں کا بھٹکا ہوا مسافر اپنی منزل پالے...دانین نے اس کو اک نظر دیکھا اور اس کی نظر اک پل کے لیے ٹھہر سی گئی....آس پاس کی ہر چیز جیسے غائب ہو چکی تھی۔

دانین...!! کشف جو کب سے بولے جا رہی تھی اس کی آواز بھی اس تک نہیں آ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کہاں گم ہو گئیں میڈم...میں کب سے بول رہی ہوں تم کوئی جواب کیوں نہیں دے رہیں...کشف نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی سامنے کی طرف مہویت نوٹ کر کے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو دو ہینڈسم سے لڑکے کھڑے کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔

دانین.... کیا ہوا..؟اس نے پوچھا تھا-

ارے نہیں... ویسے ہی کچھ نہیں چلو چلتے ہیں... دانین نے کہا-

کیا ہینڈسم بندا ہے یار... کشف نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے کہا-

کشف کہیں بھی کھڑی ہو کر شروع مت ہو جایا کرو... اس نے سن لیا تو اسے لگے گا ہم اس کے بارے میں بات کر رہے ہیں... دانین نے کہا تھا-

اور جو تم اتنی دیر سے کھڑی اسے گھور رہی ہو... تب تو پتہ نہیں چلا ہو گا نہ اسے.... کشف نے کہا-

اچھا سوری اب چلو یہاں سے...اس نے کہا تھا-

لگتا ہے نیو ایڈمیشن ہیں... کشف اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی-

چلو اب دیر نہیں ہو رہی... تفتیش بعد میں کر لینا...اس کو وہیں جما دیکھ کر دانین نے کہا.... مگر بات کرتے کرتے دانین کی نظر ایک بار پھر پھسل کے اس کی طرف گئی تھی اور اتنی تیزی سے اس نے نظروں کا زاویہ تبدیل کیا تھا کیونکہ وہ بھی اس کی طرف دیکھ رہا تھا-

دانین کا دل دھڑک اٹھا... وہ ایک ٹک اس کو دیکھ رہا تھا... وہ ان آنکھوں کا مقابلہ زیادہ دیر تک نہیں کر سکی تھی وہ نگاہ جھکا گئی تھی اور وہ مسکرا دیا تھا-

میں جا رہی ہوں... تم فرست سے آتی رہنا... دانین کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔

دانین رکو یار... کشف اس کے ساتھ چلتی ہوئی کینٹین کی طرف بڑھ گئی تھی۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Book Reviews|Interviews

ہے آنکھوں میں کمال اس کے

جب کلام کرتی ہیں تو دل دھڑکتے ہیں

کسی کی نظریں خود پر محسوس کر کے ہادی نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو ہادی کی نظر دو لڑکیوں پر پڑی... جو شاید نہیں یقیناً اسی کے بارے میں بات پر کر رہی تھیں... سامنے اسے دیکھ کر دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا... وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پایا تھا... وہ اس پر سے نگاہ نہیں ہٹا پایا تھا... نظروں کا ملاپ ہوا تھا... اس کے ایک ٹک

اپنی طرف دیکھنے پر وہ نظریں جھکا گئی تھی اور آگے بڑھ گئی تھی...اس کے نظر جھکانے پر وہ مسکرا دیا تھا...ہادی کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا-

دانین...اس نے زیرِ لب اس کا نام لیا تھا...دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی تھی...وہ اپنے دل کی انجان سی ہوتی حالت کو سمجھ نہیں پایا تھا-

ہادی...میں کب سے تم سے بات کر رہا ہوں اور تم پتہ نہیں کہاں گم ہو...کہتے ہوئے دانش نے اس کی طرف دیکھا...جو کب سے سامنے دیکھ رہا تھا اس کی آواز پر چونکا تھا-

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے....وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا-

ہوش میں آجا یار...وہ چلی گئی ہے...دانش نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے مزاق میں کہا-

شٹ اپ میں تیری طرح نہیں ہوں... وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا جہاں سے وہ گزر کے گئی تھی۔

کیا بات ہے شہزادے... دل اپنی جگہ پر ہے یا اس کے ساتھ چلا گیا... اگر ایسی کوئی بات ہے تو بتادے... وہ مسلسل اس کی نظر وہیں جمی دیکھ کر بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بکواس نہیں کرو... اب چلو جس کام کے لیے آئے تھے وہ کر لیں... وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

چلو آج نہیں تو نہ سہی لیکن کبھی نہ کبھی تم مجھے ضرور بتاؤ گے... وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور وہ وقت کبھی نہیں آئے گا... وہ اس کی بات کاٹ کر بولا-

آئے گا اور میں اس وقت کا انتظار کروں گا... وہ بھی جلدی سے بولا-

اگر تمہاری بکواس ہو گئی تو اب چلو ورنہ میں اکیلے ہی چلا جاتا ہوں... ہادی کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے رک تو سہی میں بھی آرہا ہوں... دانش اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا اور دونوں آگے بڑھ گئے تھے-

***

یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد واپسی پر ٹریفک جام دیکھ کر اس نے بے زاری سے آس پاس کھڑی گاڑیوں کو دیکھا آگے بہت سی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھی...اس سیٹ سے ٹیک لگا کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اس کی نظر پھولوں کی شاپ پر کھڑی دانین پر پڑی تھی-

وہ شاپ پر کھڑی اپنے ارد گرد لگے پھولوں کو دیکھ رہی تھی... پھر اس نے دُکان دار کو سرخ گلاب کے پھولوں کی طرف اشارہ کر کے انہیں پیک کرنے کو کہا تھا اور وہ وہاں لائن سے لگے پھولوں کو دیکھنے لگی تھی...وہ گلاب کے پھولوں کی طرف گئی اور اس سے ایک پھول اٹھا کر اپنے سامنے کیا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی...ہادی یہ منظر بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا-

دُکان دار نے اسے پھولوں سے بنا ہوا بکے پکڑایا تو وہ پیسے دے کر باہر نکل آئی... شاپ سے باہر نکل کر وہ سڑک کنارے کھڑی ہو گئی کیونکہ ٹریفک کلئیر ہونے کے بعد ہی وہ جا سکتی تھی...وہ اپنے ارد گرد سے بے نیاز ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر جو مسکراہٹ پہلے تھی وہ اب نہیں تھی...اس مسکراہٹ کی جگہ اداسی نے

لے لی تھی۔

تب ہی دو منچلے لڑکے ادھر آئے تھے اسے دیکھ کر اک دوسرے کی طرف دیکھا....
خباثت سے مسکراتے ہوئے اس کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے...ان میں سے ایک
دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا...دانین نے نظر اٹھا کر اپنے دائیں بائیں
دیکھا تو وہ دونوں اس کی طرف متوجہ تھے...اس نے گھبرا کر اپنے سر پر پڑا ہوا دوپٹہ
درست کیا اور کانپتے ہاتھوں سے پھولوں کے بکے کو مضبوطی سے تھاما تھا۔

یار تم نے کبھی سوگوار حسن دیکھا ہے...ان میں سے ایک لڑکا اس کی طرف دیکھتے
ہوئے دوسرے والے لڑکے سے کہنے لگا تھا۔

یار دیکھا تو نہیں ہے لیکن آج دیکھ رہا ہوں...وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے لوفرانہ انداز
میں کہتے ہوئے دوسرے لڑکے کی طرف آنکھ مارتے ہوئے بولا۔

دانین کے دل کی دھڑکن خوف کی وجہ سے تیز ہوئی تھی اور گھبراہٹ اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی...اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

آج سے پہلے اس کا اس طرح کے حالات سے کبھی سامنا نہیں ہوا تھا...وہ گھبرا گئی تھی اور وہ سائڈ سے ہو کر جانے لگی تو وہ آگے آ گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے آپ کہاں چل دیے کچھ دیر رکیں تو سہی...وہ دونوں اس کی طرف دیکھ کر بولے تھے۔

ہادی نے ان لڑکوں کو دوبارہ اس کے پاس دیکھا تو کار سے نکل کر اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور ان دونوں کو گھور کر دیکھا تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگے تھے۔

کسی کے اپنے قریب آ کر کھڑے ہونے پر اسے لگا وہ انہی لوفر لڑکوں کا کوئی اور ساتھی ہے تو اس نے اس کی طرف نہیں دیکھا اور بے دھیانی میں سڑک پر تھوڑا آگے چل کر آ گئی تھی...ٹریفک کلئیر ہونے کے بعد سڑک پر کافی گاڑیوں کا رش ہو گیا تھا۔

ہادی کو وہیں کھڑا دیکھ کر وہ دونوں لڑکوں نے آپس میں وہاں سے نکلنے کا اشارہ کیا اور اس کے پاس سے نکلنے لگے تو وہ گھبراہٹ میں سڑک پر کچھ قدم اور آگے بڑھ آئی تھی...تب ہی سامنے سے گاڑی آ رہی تھی...اس پہلے کے وہ پیچھے ہٹ جاتی...وہ گاڑی تیزی سے اس کی طرف آئی تھی۔

تب ہی اس کا ہاتھ کسی کی آہنی گرفت میں آیا تھا۔

سامنے سے آتی ہوئی گاڑی کو دیکھ کر ہادی نے دانین کا ہاتھ پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تھا... گرفت اتنی مضبوط تھی کہ تکلیف کا احساس اس کے چہرے پر ابھرا تھا... سنبھلنے کی کوشش بیکار تھی... دانین کے ہاتھ سے پھول ہوا میں اچھلے تھے اور پھول نیچے گر کر بکھر گئے تھے اور وہ اس کے اتنے قریب تھی کہ جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی... دانین نے خوف سے اس کی طرف دیکھا... ہادی کو دیکھ کر نا جانے کیوں اس کی آنکھوں میں خوف کی جگہ سکون اتر آیا تھا... دانین نے اس کے ہاتھ اپنے شانوں پر سے ہٹا کر اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اس سے کچھ کہنا چاہا تو اس کی نگاہ اس کے چہرے پر پڑی... اس کی آنکھوں میں جو خوف تھا اسے دیکھ کر وہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا... اسے دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں جو سکون اترا تھا اسے دیکھ کر اس کا دل تو بس ان آنکھوں میں اٹک کر رہ گیا تھا... وہ اپنی نگاہ نہیں ہٹا پایا تھا اس کے چہرے سے... وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھے جا رہا تھا... کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے پھر دانین کی آواز نے اس کی محویت کو توڑا۔

آئی ایم سوری وہ پتہ نہیں کیسے...م...مم..میں بہت ڈر گئی تھی...کہتے ہوئے اس نے آہستہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا...دونوں کی نظریں ملیں تھیں...دانین نے فوراً نظر جھکالی تھی اور وہ اس کے چہرے کو دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ کوئی چہرہ کبھی کسی وقت اتنا دلکش بھی لگ سکتا ہے۔

اٹس اوکے...ریلیکس...آپ ٹھیک تو ہیں نا...؟اس نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

م...مم...میں ٹھیک ہوں...اس کے لہجے سے اس کی گھبراہٹ صاف ظاہر تھی...اس کا دل ابھی تک زوروں سے دھڑک رہا تھا اس نے اک گہری سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور زمین پر بکھرے ہوئے پھولوں کو حسرت سے دیکھنے لگی۔

دانین نیچے جھک کر ان پھولوں کو اٹھانے لگی...ہادی نے اک نظر پھولوں کو دیکھا اور

اس کی مدد کرنے کے لیے جھک کر انہیں اٹھانے لگا تھا۔

آپ رہنے دیں میں اٹھالوں گی... دانین نے اسے منا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہادی نے پھول اٹھا کر اس کی طرف بڑھائے تھے جنہیں تھامنے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کہیں دور سے کسی نے انہیں دیکھتے ہوئے اس منظر کو اپنے فون میں قید کر لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین نے پھول تھامے ہی تھے کہ تب ہی اک گاڑی ان کے پاس آ کر جھٹکے سے رکی تھی... اس کے ہاتھ سے پھول چھوٹ کر ایک بار پھر نیچے زمین پر بکھر گئے تھے... اس نے خوفزدہ ہو کر ہادی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اتنی ہی جلدی چھوڑ بھی دیا تھا اور شرمندگی سے نگاہ جھکا گئی تھی... گاڑی سے اک شخص باہر نکل کر آیا تھا۔

دانین... یہاں کیا کر رہی ہو...؟ اس شخص نے اک نظر ہادی اور ان گرے ہوئے

پھولوں اور اس کے جھکے ہوئے سر پر ڈال کر دانین سے سوال کیا تھا۔

کچھ نہیں...ہاسٹل جا رہی تھی اسی لیے ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی...اس نے جواب دیا تھا۔

چلو میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دیتا ہوں...اس نے کہا تو وہ اک نظر اس کو دیکھ کر نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میں چلی جاؤں گی...اس نے انکار کیا تھا۔

میں اسی طرف سے جا رہا ہوں تم چلو میرے ساتھ میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دیتا ہوں... اس نے دانین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کار کی طرف چلنے کا اشارہ کیا...ہادی کو نظر انداز کرتا وہ اس سے مخاطب تھا...دانین نے اس کی طرف ناگواری سے دیکھا تھا۔

نہیں آپ کا بہت بہت شکریہ... آپ جا کر اپنا کام کریں... میں چلی جاؤں گی.... وہ اس شخص کی آفر کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ شخص دانین کے جاتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا... ہادی نے الجھن آمیز نظروں سے ان دونوں کو دیکھا تھا اور پھر اک نظر ان پھولوں کو دیکھا جو زمین پر بکھرے ہوئے تھے پھولوں سے ہوتی ہوئی اس کی نظریں زمین پر پڑے آئی ڈی کارڈ پر پڑیں جو شاید دانین کا ہی تھا... جسے اس نے یہ سوچ کر اٹھا لیا تھا کہ وہ اسے کل یونیورسٹی میں واپس کر دے گا... اس نے آئی ڈی کارڈ پر لگی ہوئی دانین کی تصویر کو دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی... وہ آئی ڈی کارڈ ہاتھ میں لیے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف چل دیا تھا۔

***

تم چلے گئے پر یادیں چھوڑ گئے

جو کرنی تھی تم سے وہ ادھوری باتیں چھوڑ گئے

بتا دیا ہوتا اگر جانا ہی تھا

میرا دل کیوں یوں دکھانا ہی تھا

نہ جانے کیوں زندہ ہیں وہ آج بھی سارے

ان حسین لمحوں میں کیے جو وعدے توڑ گئے

وہاں سے نکل کر وہ ہاسٹل جانے کے بجائے پاس بنے پارک میں چلی آئی تھی اور وہیں پڑی بینچ میں بیٹھ گئی... وہ بینچ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقعہ کے بارے میں سوچنے لگی... آنسو آنکھوں سے نکل کر بالوں میں جزب ہو رہے تھے-

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے... کیا بگاڑا ہے میں نے کسی کا... کیوں میرے ساتھ ہی ہمیشہ برا ہوتا ہے... میں کس سے اپنے دل کی بات کہوں...؟ کون ہے جو مجھے سمجھے گا...؟ آج میں پھر سے تم سے نہیں مل پائی یا پھر تم مجھ سے ملنا ہی نہیں چاہتے یا تم چاہتے ہی نہیں میں تم سے ملوں آکر... جب جب میں تم سے ملنے کی کوشش کرتی ہوں میں تم تک نہیں پہنچ پاتی... میں بس اک آخری بار تم سے ملنا چاہتی ہوں... بس اک آخری بار... وہ جانے کب تک یوں ہی اپنے ارد گرد سے بے نیاز بینچ سے سر ٹکائے آنکھیں موندے کے بیٹھی اپنے خیالوں میں اس سے سوال جواب کرتی رہتی تب ہی ایک فٹ-بال آکر اس کے پیر پر لگی تھی... اس نے سامنے دیکھا تو اسے ایک بچہ نظر آیا جو اپنی بال لینے کے لیے اس کی طرف آرہا تھا اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور جھک کر بال اٹھائی اور اس کی طرف بڑھائی تھی-

تھینک یو.... اس نے فٹ-بال لیتے ہوئے کہا تھا-

یور ویلکم... آپ کا نام کیا ہے...؟ اس نے پوچھا تھا-

میرا نام ازہان ہے...اور آپ کا...؟ کہتے ہوئے وہ بھی اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گیا تھا-

دانین...دانین مراد علی...اس نے دھیرے سے کہا تھا-

آپ کو زیادہ زور سے تو نہیں لگی فٹ-بال...اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تو..آپ کو کیوں لگا کہ مجھے زور سے لگی ہے بال...اس نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا-

آپ کی آنکھیں دیکھ کر جن میں آنسو بھرے ہوئے ہیں....اس کی معصومیت سے کہنے پر وہ مسکرا دی-

نہیں وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا بس اسی لیے...اس نے بہانا کیا-

آپ جھوٹ بول رہیں ہیں نا...دادو کہتے ہیں اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے...اس کے اتنا درست اندازہ لگانے پر وہ حیرت سے اس بچے کو دیکھنے لگی تھی جس کی عمر تقریباً آٹھ یا نو سال کی ہو گی...جو شاید اپنی عمر کے بچوں سے زیادہ سمجھدار تھا...اور ویسے بھی آج کل کے بچے اپنی عمر سے بڑی باتیں کر لیتے ہیں-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اتنی اداس کیوں ہیں...؟آپ کا کچھ کھو گیا ہے کیا...؟اس نے اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر پوچھا تھا-

ہاں کچھ کھو گیا ہے بہت قیمتی...جسے کھونے کا میں نے کبھی سوچا نہیں تھا...اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اتنی اداس نہیں ہوتی...اس نے دھیرے سے کہا-

پتہ ہے دادو کہتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو ایکسپٹ کر لیتے ہیں نہ تو اداس ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی شکوہ کرتے ہیں... اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے پیارے بندوں سے ایسی چیز لے لیتے ہیں جو انہیں بہت پیاری ہوتی ہے اور کبھی کبھی ایسی چیز دیتے ہیں جس کے بارے میں انہوں نے سوچا بھی نہیں ہوتا ہے... اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں سے کچھ لیکر آزماتے ہیں اور کبھی کچھ دے کر اپنے بندوں کو آزماتے ہیں... آپ اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو جائیں تو شاید آپ کی کھوئی ہوئی چیز آپ کو واپس مل جائے... اس نے معصومیت سے کہتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

آپ کے دادو بہت اچھی باتیں کرتے ہیں... وہ اس کی باتوں سن کر لاجواب سی ہو گئی تھی۔

مائی دادو از بیسٹ... اس نے فخر سے کہا تھا۔

آپ مجھ سے دوستی کریں گیں...اس نے اپنا ننہا سا نرم اور ملایم ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے مسکرا کر تھام لیا تھا۔

آج سے ہم فرینڈز ہیں...اس نے مسکرا کر کہا۔

آپ یہاں روز آتے ہو...اس نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

جی...روز ہی آتا ہوں...آپ کو پتہ ہے آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے...آپ ایسے ہی مسکرایا کریں...اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

گڈ آئڈیا...میں ضرور ایسا کروں گی...اس کے معصومانہ انداز پر اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

اچھا میں چلتا ہوں اب میرے ڈرائیور انکل آ گیے ہیں... دیر ہو گئی تو دادو پریشان ہوں گے... وہ بینچ سے اٹھتے ہوئے بولا تھا-

اچھا صرف دادو انتظار کرتے ہیں آپ کا اور آپ کے ماما بابا وہ کیا کرتے ہیں...؟ اس نے اس کے بال بکھراتے ہوئے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما تو آفس میں ہوتی ہیں... دادو کہتے ہیں بابا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں... اللہ تعالیٰ ان سے بہت محبت کرتے ہیں نہ تو انہوں نے بابا کو اپنے پاس بلا لیا اور دادو مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں تو مجھے دادو کے پاس رہنے دیا... اس نے سمجھداری سے کہا-

اوہ... پر آپ کو دکھ تو ہوتا ہو گا نہ... یاد بھی آتی ہو گی ان کی... اسے اس بچے کے دکھ کے آگے اپنا غم بہت چھوٹا لگا تھا-

ہاں یاد تو آتی ہے لیکن دادو کہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے... جو کچھ ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ بہت پہلے کہیں اوپر لکھا جا چکا ہوتا ہے اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا چاہیے ہر حال میں اور پھر میرے پاس ماما ہیں دادو تو ہیں نہ وہ بھی تو مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں اس لیے میں دکھی نہیں ہوتا... اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات تو ٹھیک ہے... بہت گہری باتیں کر لیتے ہیں آپ تو... آپ سے تو بہت کچھ سیکھنا پڑے گا... اس نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا جس میں فرشتوں جیسا نور روشن تھا

-

آپ کل آئیں گی...؟ اس نے پوچھا تھا-

ہاں ضرور آؤں گی...اب اپنے فرینڈ سے جو ملنا ہے... چلو میں آپ کو گاڑی تک چھوڑ دیتی ہوں...اس نے جھک کر اس کے رخسار پر بوسا دیا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی تھی۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہنچ کر اس نے آئی ڈی کارڈ بیڈ پر ڈال دیا تھا تبھی اس کا فون بجا تھا۔

ہادی تم آرہے ہو نہ آج گھر....؟دوسری طرف سے سوال کیا گیا تھا۔

ہاں آرہا ہوں بس ابھی نکلنے ہی والا تھا...اس نے جواب دیا تھا۔

ٹھیک ہے پھر ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں جلدی پہنچو....دوسری طرف سے کہہ کر فون بند کر دیا گیا تھا اور وہ بے زار سا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

***

تجھے اب بھول جانے کا ارادہ کر لیا ہے

بھروسہ غالباً خود پر زیادہ کر لیا ہے

پارک سے نکل کر وہ سیدھا ہاسٹل آئی تھی... کھڑکی کے پاس کھڑی وہ آج دن میں ہونے والے واقعات کے بارے میں سوچنے لگی تھی...اس بچے کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ مسکرانے لگی اور اس کے ساتھ ہونے والے حادثے کے بارے میں سوچ کر اس کو بہت دکھ ہوا تھا...اتنی سی عمر میں کافی سمجھدار تھا وہ... کتنی سمجھداری

سے اس نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا جسے وہ سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

اس نے موبائل فون آن کر کے ایک تصویر دیکھی تھی...اگر آج تم میرے ساتھ ہوتے تو زندگی کتنی خوش نما ہوتی... تم ہمیشہ میرے دل میں رہو گے لیکن میں آج سے تم سے ملنے کی کوشش نہیں کروں گی... یہ سوچتے ہوئے اس کے دل میں اک ٹیس سی اٹھی تھی...آنکھوں میں نمی جھلملائی تھی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھے گی...اس تصویر کو دیکھ کر اس نے موبائل آف کر کے بیڈ پر اچھال دیا تھا۔

***

سمرہ...وہ آئینے کے سامنے کھڑی دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی تب پیچھے سے فردوس بیگم کی آواز سن کر وہ ہڑبڑا گئی تھی۔

اف مام... آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا... اس نے کہا-

کتنی دیر ہو گئی ہے اور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی... سب لوگ آنا بھی شروع ہو گئے ہیں اور تمہارے لیے اک سرپرائز ہے... انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا-

مام بس یہ دوپٹہ رہ گیا تھا ویسے سرپرائز کیا ہے...؟ اس نے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر بتا دیا تو پھر سرپرائز کیسا... انہوں نے اس کا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا تھا-

چلو اب جلدی سے نیچے آؤ... ہادی بھی آنے والا ہے... انہوں نے مسکرا کر کہا-

اوہ مام... ناٹ اگین... اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا-

اسی لیے آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا آ کر...اس نے کہا-

ڈرا تو تم رہی ہو مجھے اپنی بے پرواہی سے...انھوں نے اس کا چہرہ دیکھ کر کہا جہاں ہادی کے نام سن کر کوئی فرق نہیں پڑا تھا-

کیوں مام...میں نے ایسا کیا کر دیا...؟اس نے حیرت سے پوچھا-

میں نے تم سے کہا تھا ناہادی سے مل لیا کرو...اسے توجہ دو...اس کا خیال رکھو مگر تمہاری سمجھ میں کچھ آتا ہی نہیں...انہوں نے تھوڑا غصے سے کہا-

مام وہ خود مجھ سے ملنا نہیں چاہتا اتنے دن ہو گئے ہیں اسے آئے ہوئے دانش سے وہ ہر روز ملتا ہے لیکن یہاں ایک بھی دن نہیں آیا...آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا میری

طرف اور آپ چاہتی ہیں کہ میں اس کے آگے پیچھے گھوموں... سوری مام مجھ سے نہیں ہو گا... اس نے انکار کیا-

اگر اس کے آگے پیچھے گھوم پھر لو گی تو آگے کی زندگی عیش سے گزارو گی اور اگر اس نے کوئی دوسری لڑکی پسند کر لی تو... انھوں نے اپنا خدشہ ظاہر کیا-

لیو دس ٹاپک... مام... میں ایسا کچھ نہیں چاہتی... اس نے بے زاری سے کہا-

لیکن میں چاہتی ہوں اور تمہاری پھوپھو بھی یہی چاہتی ہیں بیٹا... انہوں نے مسکرا کر کہا تھا-

اچھا میری بات غور سے سنو... ہادی اک بہت اچھا لڑکا ہے... اگر ہادی سے تمہاری شادی ہو گئی تو راج کرو گی تم... اس کے گھر میں ماں باپ کے علاوہ کوئی نہیں ہو گا...

تم جیسے چاہو ویسے زندگی گزار سکتی ہو اور تمہاری پھوپھو کی بھی یہی خواہش ہے اس لیے اس کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کرو... وہ جو کہہ رہی تھی اس میں اس کی زراسی بھی دلچسپی نہیں تھی۔

مام... مانتی ہوں کہ یہ پھوپھو کی خواہش ہے لیکن وہ مجھے پسند نہیں کرتا تو میں اس سے شادی کیوں کروں... اس نے دلیل دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں کس نے کہا کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتا اور یہ پسند اور محبت کچھ نہیں ہوتی ایک بار شادی ہو گئی تو سب کچھ بدل جائے گا... انہوں نے تھوڑا غصے سے کہا۔

لیکن مام میں ہادی سے محبت نہیں کرتی... اس نے انکار کرنا چاہا تھا۔

ایک بار شادی ہو جائے گی تو محبت بھی ہو جائے گی... تمہاری پھوپھو نے بڑی چاہت

سے تمہارے اور ہادی کے متعلق بات کی تھی مجھ سے... فردوس بیگم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

پھوپھو نے ہادی سے بات کر لی...؟ اس نے پوچھا۔

نہیں لیکن وہ ان کی بات نہیں ٹالے گا... انہوں نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے مام جب ہادی کی طرف سے ہاں ہو جائے تو میری طرف سے بھی رضامندی ہے لیکن اگر اس نے ہاں نہیں کی تو مجھے فورس مت کریے گا... اس نے سنجیدگی سے اپنی بات ختم کی تھی۔

اس نے ان سے کہہ تو دیا تھا لیکن وہ کنفیوز تھی کیونکہ جب سے پھوپھو نے رشتے کی بات کی تھی تب سے ہادی نے گھر آنا جانا بھی بہت کم کر دیا تھا ورنہ وہ جب بھی اس شہر

میں آتا تھا تو ان کے گھر آتا تھا...دانش سے اس کی بہت اچھی دوستی تھی اور اس بار وہ اپنے کسی کام سے آیا تھا اس لیے اسے اپنے کام کے علاوہ کچھ یاد ہی نہیں تھا-

******

وہ بیڈ پر کتابیں پھیلائے نوٹس بنا رہی تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دی...اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے کشف کھڑی تھی اسے دیکھ کر دانین نے مسکراتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا-

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی...اسے دیکھ کر کشف نے کہا-

کیسی تیاری اور کہاں جانا ہے...اس نے پوچھا-

یار ابھی تھوڑی دیر پہلے فون کر کے بتایا تھا نہ کہ ایک پارٹی میں جانا ہے...اس نے کہا-

پر میں نہیں جا سکتی میں نے بتایا تھا مجھے گھر سے اجازت لینی پڑے گی اور بن بلائی پارٹی میں میرا کیا کام...اس نے ٹالنا چاہا تھا-

کوئی بہانہ نہیں گھر والوں سے اجازت لینی ہے وہ میں لے لیتی ہوں... تم جا کر کپڑے نکالو اور تیار ہو جاؤ... کہتے ہوئے کشف نے اسے الماری کی طرف دھکیلا اور اس کا فون لے کر اس کے گھر کا نمبر ڈائل کرنے لگی تھی-

******

وہ آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا...اس نے بال بنا کر خود پر پرفیوم اسپرے کیا اور ہاتھ میں قیمتی رسٹ واچ پہن کر خود پر اک نگاہ ڈال کر وہ بیڈ پر بیٹھ کر شوز پہننے لگا کہ

تب ہی اس کا فون بجنے لگا... نمبر دیکھ کر اس نے کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا تھا۔

کہاں ہو تم یار کتنی دیر ہو گئی ابھی تک آئے کیوں نہیں نہیں...؟ دانش نے پوچھا تھا۔

بس آ رہا ہوں... کہتے ہوئے وہ ایک آخری نظر خود پر ڈال کر موبائل کان سے لگائے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی دیر میں آو گے جلدی پہونچو... اس نے کہا۔

بس پہنچ رہا ہوں ابھی... کار کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے کال کٹ کر کہ کار سٹارٹ کی تھی۔

****

ہادی گھر سے نکل کر شاپنگ سینٹر پہنچا وہاں سے گفٹ لینے کے بعد اس نے پھولوں کا بوکے بنانے کو بولا اور اپنے ارد گرد دیکھنے لگا تب ہی اس کی نظر سرخ گلاب کے پھولوں پر پڑی تو اس کے آنکھوں کے سامنے دانین کا عکس لہرایا اور سرخ گلاب کے پھول دیکھ کر اسے آج ہونے والا واقعہ یاد آیا تھا جس سے اس کے ہونٹوں پر اک پیاری سی مسکراہٹ آئی تھی...اس نے مسکرا کے آنکھیں بند کر لی تھی...بند آنکھوں سے بھی وہی چہرہ نظر آرہا تھا۔

کیا ہو تم...؟ کون ہو تم...؟ کیوں تم میرے حواسوں پر چھاتی جا رہی ہو...؟ کیوں میں تمہاری طرف کھنچتا چلا جا رہا ہوں...؟ کیوں تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوئی...؟ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا...؟ کیوں...؟ پھر کیوں اب ایسا ہو رہا ہے کیوں...؟ کیا ہو گیا ہے مجھے...؟ وہ اپنے خیالوں میں اس سے مخاطب تھا۔

جب اس کی سوچوں کے تسلسل کو شاپ کیپر کی آواز نے توڑا تھا...اس نے شاپ کیپر کو ان سرخ گلابوں کا بوکے بنانے کا کہا اور کاغذ پر ایک اڈریس لکھ کر اسے دیا اور اس بوکے کو وہاں پہنچانے کا کہہ کر پیمنٹ کر کے پھولوں کے بوکے کو لے کر کار کی جانب چل دیا تھا-

******

سمرہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلی تو سامنے اس کی مام کھڑی مسکرا رہی تھی...مام کے ساتھ کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی تھی-

ہیپی برتھ ڈے بیٹا...انہوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا-

تھینک یو... پھوپھو... آئی ایم سو ہیپی کہ آپ آئیں... اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

میری بیٹی کے اتنے اہم دن کو میں کیسے مس کر دیتی... مجھے تو آنا ہی تھا... یہ میری طرف سے میری بیٹی کے لیے پیارا سا گفٹ... انہوں نے ایک سنہرے ریپر میں لپٹا ہوا گفٹ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

تھینک یو... پھوپھو... آپ دنیا کی سب سے پیاری پھوپھو ہیں... سمرہ گفٹ لیتے ہوئے تسنیم بیگم کے گال سے گال ملا کر بولی۔

پھوپھا جی نہیں آئے.... ان الگ ہوتے ہوئے اس نے پوچھا۔

آپ اپنی پھوپھو سے نظر ہٹا کر دیکھیں تو ہم دکھے نا آپ کو... ابراہیم حیات شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً سلام کیا۔

اسلام علیکم...

وعلیکم السلام....سالگرہ مبارک ہو بیٹا...انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا-

تھینک یو...اس نے شکریہ ادا کیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی آگیا...انہوں نے اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھا تھا-

کیا مطلب آپ کا آپ ہادی سے نہیں ملی...؟اس نے حیران ہو کر پوچھا تھا-

نہیں میری جان...میں سیدھا یہیں آئی ہوں...ہم نے سوچا تھا ہادی یہی

ہو گا...انھوں اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا-

آپ کا بیٹا اور یہاں پایا جائے ہو ہی نہیں سکتا...ایسا لگتا ہے جیسے وہ یہاں آئیں گے تو کوئی انہیں قابو کر لے گا...وہ برا سا منہ بنا کر بولی تھی-

تو میری جان قابو کرو نا اس کو...کہ وہ یہاں سے کہیں نہ جا پائے...وہ دلکشی سے ہنستے ہوئے بولی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا تو وہ سر جھکا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی...وہ جانتی تھی تسنیم پھوپھو اس سے بے حد محبت کرتی ہیں اور اسے بہو بنانے کی خواہشمند ہیں جس کا اظہار بقول اس کی ماں کے وہ کر چکی ہیں اور اس نے یہ بھی سنا تھا کہ وہ ہادی سے بات کر چکی ہیں اور اس نے انکار کر دیا تھا...اسے اپنا رد کیا جانا بہت برا لگا تھا...یہی وجہ تھی کہ اسے اس پر بہت غصہ تھا-

اچھا اب باقی باتیں بعد میں کر لینا...اب چلو سب انتظار کر رہے ہیں...فردوس بیگم نے کہا تو تینوں باہر نکل گئی-

****

چلو اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ تمہارے گھر سے اجازت مل گئی ہے...وہ واش روم سے باہر آئی تو کشف نے کہا-

لیکن پھر بھی میرا دل نہیں چاہ رہا...مجھے نہیں جانا...اس نے منع کیا-

دل تو میرا بھی نہیں چاہ رہا لیکن امی بھائی کے لیے لڑکی دیکھنے جا رہی ہیں وہاں اس لیے مجھے بھی لے جا رہی ہیں اور میں بھی جانا چاہتی ہوں اور پھر ایک سے بھلے دو

سہی...اس لیے میں تم سے کہہ رہی ہوں پلیز چلو...میرے لیے پلیز...اس نے بچوں کے سے خوشامدی لہجے میں کہا-

لیکن اچھا نہیں لگتا نہ ایسے جانا میں تو کسی کو جانتی بھی نہیں...اس نے کہا-

مجھے تو جانتی ہو نہ...دیکھو اگر تم نہیں گئی تو تم سے ناراض ہو جاؤں گی...اس نے بچوں کے سے انداز میں منہ پھولا کر کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے دیکھ کر اسے اس کے ساتھ ہوئی اپنی پہلی ملاقات یاد آئی تھی...جب وہ کلاس میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی اور کشف اس کے پاس آئی تھی-

ایکسکیوز می...میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں...؟اس نے پوچھا تھا-

سیور...دانین کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

میرا نام کشف ہے...نیو کمر...میرا مطلب ہے یونی میں نئی ہو...؟اس نے پوچھا تھا۔

ہاں...دانین مسکرائی تھی۔

مجھ سے دوستی کرو گی...اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں...اس نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔

کشف اور دانین چند ہی دنوں میں گھل مل گئی تھی ان دونوں کی دوستی اتنی گہری ہو گئی تھی کہ کسی تیسرے بندے کی گنجائش نہیں بچی تھی۔

اے کہاں گم ہو...اس نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تھی-

اچھا ٹھیک ہے میں چلتی لیکن ہم جلدی واپس آ جائیں گے...اس نے کہا-

ٹھیک ہے... کشف نے اثبات میں سر ہلایا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے الماری سے ایک بلیک کلر کا سوٹ نکالا... کپڑے چینز کرنے کے بعد اس نے بال بنائے...ہاتھ میں گھڑی پہن کر اس کی طرف مڑی چلو میں ریڈی ہوں...اس نے کہا-

اتنی سادہ سی... تھوڑا سا میک اپ کر لو.... کشف نے اس کے سادہ مگر خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا-

میں ایسے ہی ٹھیک ہوں اگر ایسے ہی لے کر جانا ہے تو چلو ورنہ میں یہی بیٹھ جاتی ہوں... وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی-

اچھا اب زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی تم تو سادگی میں بھی کمال لگتی ہو... اب چلو... کشف نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کشف کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تمہارے اندر کسی لڑکے کی روح گھسی ہوئی ہے... وہ اسے گھورتے ہوئے بولی-

پتہ نہیں تم مجھے اتنی اچھی کیوں لگتی ہو دانین... کاش میں لڑکا ہوتی تو فوراً تم سے شادی کر لیتی... اس نے عاشقانہ لہجے میں کہا-

پہلے مجھے لگتا تھا پر اب یقین ہے کہ تم سچ میں پاگل ہو... وہ اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بولی تبھی اچانک دروازے پر دستک ہوئی دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا-

اس وقت کون آ گیا... دانین نے حیران ہوتے ہوئے کہا-

میں دیکھتی ہوں تم اپنا کام کرو... کشف دانین سے کہہ کر دروازے کی طرف گئی تھی... دروازہ کھول کر اس نے دیکھا باہر کوئی نہیں تھا بس ایک سرخ گلاب کے پھولوں کا بوکے رکھا ہوا تھا-

کیا ہوا...؟ دانین نے پوچھا-

واؤ یار... اتنے پیارے پھول... یہ دیکھو... کشف سرخ گلاب کے پھولوں کا بوکے لیے اس کی طرف آئی تھی-

یہ کہاں سے آیا اور کون دے کر گیا...اس نے بوکے پکڑتے ہوئے پوچھا-

یہی باہر رکھا تھا اور مجھے کیا پتا کون دے کر گیا...اس نے لاعلمی کا اظہار کیا-

تمہیں کیا لگتا ہے کس نے بھیجے ہونگے یہ پھول...پھولوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیا کہہ سکتی ہوں...یہ دیکھو اس میں ایک کارڈ بھی ہے...کشف نے کہا تو اس نے بوکے سے کارڈ نکال کر دیکھا جس کے باہر اس کا نام لکھا تھا اس نے کارڈ کھولا-

یہ تمہاری شرارت تو نہیں ہے...اس نے کارڈ کھولتے ہوئے کہا-

نہیں میرا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے... کشف نے صاف انکار کیا تھا-

پھولوں سی شہزادی کے لیے... کارڈ پر خوبصورت سی رائٹنگ میں لکھا تھا-

ایک ہاتھ میں پھول اور دوسرے ہاتھ میں کارڈ تھامے وہ خاموش کھڑی تھی-

کیا لکھا ہے.... کشف نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا-

کچھ نہیں... چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے... اس کا بعد میں دیکھے گے کیا کرنا ہے... پھر اس نے پھول اور کارڈ بیڈ پر رکھے اور دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ کر کشف کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گئی-

*****

وہ ایک عالیشان عمارت کے سامنے کھڑا تھا... دائیں بائیں گاڑیوں کی لمبی قطار لگی تھی... کار پارک کر کے وہ اندر کی طرف بڑھا... جہاں آج کا فنکشن تھا اندر جا کر اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا... پارٹی کا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا-

اب آ رہے ہو تم... کب سے انتظار کر رہے ہیں ہم سب تمہارا... وہ کھڑا دانش کو ڈھونڈ رہا تھا کہ وہ اس سے ملنے آ گیا-

اچھا اب آ تو گیا ہوں نہ... اس نے مسکرا کر کہا-

بڑی مہربانی... آ تو گیا ہوں نہ... بڑے وقت پر آئے ہو اب بھی نہ آتے... دانش نے اس کی نکل اتاری-

اچھا سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا... معاف کر دو مجھے... اس نے ایک ہاتھ سے کان پکڑ کر کہا تو وہ اس کے اس انداز پر ہنس پڑا۔

چلو معاف کیا.. ویسے آج تو بڑے آفت لگ رہے ہو... دانش نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا... جو سیاہ ڈریسنگ میں ملبوس بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ ہے مجھے میں کیسا لگ رہا ہوں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں... اس کی بات کا جواب دے کر وہ مسکراتے ہوئے اپنے ارد گرد دیکھنے لگا تھا تب ہی شفیق ماموں اسے اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیے تھے۔

اسلام علیکم ماموں جان... اس نے ادب سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹا.... کیسا ہے میرا بیٹا...انہوں نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا تھا-

آپ کے سامنے ہوں ماموں ایک دم فرسٹ کلاس...آپ کیسے ہیں...اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا-

الحمدللہ میں بھی تمہارے سامنے ہوں...اچھا چلو اندر چلو...وہ اسے لے کر اندر کی طرف بڑھ گئے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

سمرہ بیٹا آپ چلیں ہم ابھی آتے ہیں ہمیں آپ کی پھوپھو سے کچھ بات کرنی ہے...
ابراہیم حیات شاہ نے مسکراتے ہوئے سمرہ سے کہا-

اوکے پھوپھا جی لیکن جلدی آیئے گا... مسکرا کر کہتی وہ وہاں سے چلی گئی-

کیا بات کرنی تھی آپ کو مجھ سے... تسنیم بیگم نے ان کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا-

یہ کیا بات کر رہی تھی آپ اندر سمرہ سے... انہوں نے سنجیدا لہجے میں پوچھا-

ہادی کے متعلق بات کر رہی تھی... میں اس کی شادی سمرہ سے کرنا چاہتی ہوں... وہ ان کی بات پر چونکے نہیں تھے کیونکہ وہ ان کی خواہش جانتے تھے لیکن وہ اپنے بیٹے کو بھی جانتے تھے-

آپ نے ہادی سے بات کی اس بارے میں... انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا تھا-

ہاں کی ہے...انھوں نے کہا-

کیا جواب دیا اس نے...ان کے سوال پر وہ کچھ نہیں بولی تھیں اور وہ جواب سمجھ گئے تھے-

میری بات غور سے سنیں بیگم میں آپ کو اپنے بیٹے کی مرضی کے خلاف کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دوں گا...انہوں نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا-

وہ میرا بھی بیٹا ہے...میرا بھی اس پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ آپ کا...میں فیصلہ کر چکی ہوں اور مجھے پتہ ہے وہ میری بات نہیں ٹالے گا...وہ کچھ کہنے ہی والے تھے کہ تب ہی دانش وہاں آ گیا-

پھوپھو جلدی چلے ہادی آ گیا ہے آج تو اسے سرپرائز دیتے ہیں...دانش نے کہا-

ہادی کا نام سنتے ہی وہ دونوں اپنی باتیں بھول کر بے تابی سے آگے بڑھے تھے۔

*****

منہ ٹھیک کرو اپنا دانین ایسا لگ رہا ہے کہ تمہیں مار پیٹ کر یہاں لائی ہوں... کشف نے اس کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

تم اپنی چونچ بند رکھو... مجھ سے بات مت کرنا... مجھے جھوٹ بول کر یہاں لائی ہو تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی... دانین نے غصے سے کہا۔

ایک تو تم کہیں جاتی نہیں ہو... یونیورسٹی سے ہاسٹل اور ہاسٹل سے یونیورسٹی بس... تم بور نہیں ہو جاتی ایک ہی جگہ رہ رہ کر... میں نے سوچا تمہارا موڈ فریش ہو جائے گا اور

تم ہو کہ مجھے باتیں سنا رہی ہو... کشف نے کہا-

لیکن تم نے جھوٹ کیوں بولا.. تم سچ بھی تو بول سکتی تھیں اور میں تمہارے ساتھ آ ہی جاتی...اس نے کہا تو کشف نے ایک ہاتھ سے اپنا کان پکڑ کر سوری کہا-

سوری... میرے سچائی کے پتلے آئندہ ایسا نہیں ہو گا اب اگر آ ہی گئے ہیں تو پارٹی انجوائے کر لیں...اچھا تم میرے لیے آئی ہو تو اپنا موڈ ٹھیک کرو تھوڑی دیر میں ہم چلتے ہیں یہاں سے...اس کے انداز پر دانین کو ہنسی آئی تھی-

اچھا بس اپنی تقریر بند کرو... میں صرف تمہاری وجہ سے آئی ہوں ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں بن بلائی پارٹی میں جانے کا... جاؤ معاف کیا... تم بھی کیا یاد رکھو گی...اس نے ہنستے ہوئے کہا-

وہ پاس رکھی ٹیبل کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی۔

دانین وہ دیکھو یونیورسٹی والا ڈیشنگ بندا... آج تو غضب ڈھا رہا ہے... کشف نے کہا تو دانین نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

وہ سامنے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا اس کی نظریں ہادی پر ٹک کر رہ گئی تھی اور ارد گرد کی ہر چیز جیسے غائب ہو گئی تھی۔

کہاں کھو گئی... کشف نے اس کے ہاتھ پر چٹکی کاٹی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور کشف کی طرف دیکھا تو وہ اسے گھور رہی تھی۔

میں نے تو صرف تمہیں اسے دکھایا تھا اور تم اسے فرست سے گھورنے بیٹھ گئی اس کی بات پر خود کو ڈپٹتی ہوئی اس کی طرف سے نظر پھیر گئی تھی۔

ویسے آپس کی بات ہے میں نے دیکھا ہے جب جب تم اس کی طرف دیکھتی ہو آس پاس سے بالکل بے نیاز ہو جاتی ہو تمہاری نظریں اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہو جاتی ہیں اور کچھ ایسا ہی حال اس طرف ہوتا ہے... ویسے بندا بہت ہی زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ ہے نہ... اس نے ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے دانین سے کہا-

ہاں اس میں تو کوئی شک نہیں... وہ اس کی شاندار پرسنیلٹی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی-

او... ہو... کشف کو معنی خیزی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ جلدی سے بولی تھی-

ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو... اب جو چیز اچھی ہے تو ہے میں اسے برا تھوڑے ہی کہہ دوں گی.. اب بند کرو یہ ٹاپک اور دیکھو انکل آنٹی کہاں ہیں... وہ کہہ کر اپنے ارد گرد نظر ڈالنے لگی تھی-

*****

ہیپی برتھ ڈے...اس نے سمرہ کی طرف بوکے بڑھاتے ہوئے کہا-

تھینک یو... سمرہ نے اس کا شکریہ ادا کیا-

کیسے ہیں آپ...مجھے یقین نہیں تھا کہ آپ آؤ گے...اس کی بات پہ وہ مسکرا دیا-

میرے بارے میں بڑی بد گمانیاں ہیں تم کو...ہادی نے کہا-

آپ کے رویئے نے ہی یہ بد گمانیاں پیدا کی ہیں...اس کی بات پر چونک کر اس نے اس

کی طرف دیکھا۔

اچھا چھوڑیں ان سب باتوں کو آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے...اس نے اپنی بات کا اثر ختم کرنے کے لیے جلدی سے کہا۔

برتھ ڈے تمہارا ہے اور سرپرائز میرے لیے...اس نے مسکرا کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں نا میں نے سوچا اس بار کچھ الگ کرتے ہیں...جواب میں وہ مسکرا کر بولی۔

تب ہی اس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے پیچھے دیکھنے کو کہا تھا۔

وہ جیسے ہی پیچھے مڑا سامنے اپنے والدین کو کھڑے پایا تھا۔

امی...وہ ان سے لپٹ گیا تھا-

میرا بچا میرا ہادی...انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسا دیا تھا-

ہم بھی ادھر ہیں برخوردار...اپنے بابا سے نہیں ملو گے...ان کے کہنے پر سب مسکرا دیے تھے اور وہ بھی مسکراتے ہوئے ان کے گلے لگ گیا تھا-

چلو اچھا اب جلدی سے کیک کاٹو.. مہمان ویٹ کر رہے ہیں سمرہ بیٹا... شفیق صاحب نے سمرہ سے کہا-

جی بابا...وہ کہہ کر کیک کاٹنے لگی تھی-

شفیق صاحب نے کہنے پر سب کی تالیوں کے بیچ کیک کاٹا گیا۔

***

وہ خیال تھا دھنک نما،

یا کوئی عکس تھا میرے روبرو...!!

مجھے ہر طرف سے تو لگا،

یا کوئی اور تھا تیرے ہو بہو....!!

تقریب بہت شاندار تھی سب ہی اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے...وہ دانش

کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا کہ تب ہی دانش کسی کے بلانے پر وہاں سے چلا گیا تو وہ وہیں کھڑے کھڑے ارد گرد کا زائزہ لینے لگا...اس کی نظر سامنے لمحہ بھر کو ٹھہری...ان سب میں کہیں وہ بھی تھی...ہادی کا دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا اور اس کی نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا...وہ ایک ٹیبل کے پاس اکیلی بیٹھی تھی... کبھی مسکرا کر ادھر ادھر دیکھ لیتی... کبھی بے زار سی ہو کر موبائل میں جھک جاتی...وہ بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا...پھر وہ اس کی طرف بڑھا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ آج اس سے بات کر کے رہے گا کہ تب ہی اس کی ماں نے اسے پکارا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی...بیٹا کہاں جا رہے ہو...انہوں نے پوچھا-

کہیں نہیں امی...یہیں تو ہوں...اس نے جواب دیا-

کیسا ہے میرا بیٹا...انہوں نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا-

ٹھیک ہوں امی... وہ مسکرایا اور ان کا ہاتھ تھام کر عقیدت سے چوما تھا۔

ہادی بات سنو... ابراہیم حیات شاہ نے اسے پکارا تھا۔

اسے کچھ دیر تو میرے پاس رہنے دیں... ایک تو میرے بچے کو مجھ سے اتنی دور کر دیا ہے... اب دو گھڑی سکون سے بات بھی نہیں کرنے دے رہے... ہادی ادھر بیٹھو کچھ دیر میرے پاس... پھر ابھی ہمیں واپس بھی جانا ہے... انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پاس بٹھایا۔

آپ لوگ جا رہے ہیں اتنی جلدی... وہ حیران ہوا۔

ہاں آپ کے بابا کو کچھ آفس کا ضروری کام ہے.. اس لیے جانا ہو گا... انہوں نے بتایا۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے ہادی...ابراہیم حیات شاہ نے ہادی سے کہا-

امی آپ تھوڑی دیر بیٹھے میں بس ابھی آتا ہوں...بس تھوڑی پھر میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا...بس میں یوں گیا اور یوں آیا...وہ ان کے ماتھے پر بوسا دیتا ہوا بولا پھر وہاں سے چلا گیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دادو..دادو... سنیں نہ...اذہان نے رفیق صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا-

کیا ہوا دادو کی جان...؟انھوں نے پوچھا-

دادو میری دوست وہاں ہے میں ان سے مل آؤں جا کر...اس نے پوچھا-

بیٹا آپ کے دوست یہاں کہاں ہیں...وہ حیران ہوئے تھے کیونکہ وہاں اس کی عمر کے بچے نہیں تھے-

دادو وہ میری نیو فرینڈ ہیں مجھے پارک میں ملی تھی وہ دیکھیں سامنے وہاں کھڑی ہیں... میں جاؤں دادو...پلیز...اس نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا-

اچھا جاؤ لیکن جلدی سے مل کر میرے پاس آنا...انہوں نے اس کا گال تھپ تھپا کر کہا-

اوکے دادو.... کہتا ہوا وہ فوراً وہاں سے چلا گیا-

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وہ اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی تو کبھی آس پاس نگاہ ڈال لیتی تو کبھی بے زاری سے موبائل کو دیکھنے لگتی.. کشف دوسری ٹیبل پر انکل آنٹی کے ساتھ اپنے کسی رشتے دار سے باتوں میں مصروف تھی اس نے اسے بھی اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا

تھا...اب وہ اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی کہ تب ہی اسے خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوا تھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اسے کوئی دکھائی نہیں دیا...جب ہی اس کی نگاہ اس پر پڑی...اس نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو تھامے بہت عقیدت سے بوسہ دیا تھا اور اس کے لب مسکرا دیے...وہ اس منظر میں کھوئی تھی جب ہی اسے پاس سے کسی کی آواز آئی تھی۔

اسلام علیکم...فرینڈ...اس نے فوراً سلام کیا تھا۔

وعلیکم السلام...اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی اسے دیکھ کر۔

ازہان..آپ یہاں...اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں کیوں کہ آج میری سمرہ پھوپھو کا برتھ ڈے ہے اس لیے ہم سب یہاں اکٹھے ہیں...ازہان نے اس کا بڑھا ہوا تھام کر کہا-

آپ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہیں...؟اس نے اسے اکیلا دیکھ کر سوال کیا تھا-

وہ میری دوست ادھر گئی ہے اس لیے اکیلی بیٹھی ہوں...آپ بتائیں آپ کس کے ساتھ آئے ہیں یا آپ اکیلے آئے ہیں...اس نے مسکراتے ہوئے اسی کے لہجے میں سوال کیا تھا-

نہیں دادو آئے ہیں...آپ آئیں میرے ساتھ میں آپ کو اپنے دادو سے ملواتا ہوں... وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر رفیق صاحب کی طرف بڑھا-

نہیں اذہان میں پھر مل لوں گی ابھی آپ میرے پاس بیٹھیں...اس نے اسے ٹالنا چاہا

تھا کیونکہ نئے لوگوں سے ملنے اور بات کرنے کے معاملے میں وہ بالکل زیرو تھی اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیا بات کرے اس لیے وہ ازہان کو ٹال رہی تھی۔

ارے چلیں نا آپ... میں ملواتا ہوں دادو کو آپ سے... لیں دادو تو یہی آرہے ہیں... اس نے سامنے دیکھ کر کہا۔

ازہان بچے ماما بلا رہی ہیں آپ کو... انہوں نے ازہان سے کہا۔

جاتا ہوں دادو... پہلے آپ ان سے ملیں یہ ہے میری نیو فرینڈ... اس نے اس کا تعارف کروایا اور وہ اس کا چہرہ دیکھ کر ٹھٹکے تھے کسی کی جھلک نظر آئی تھی اس کے چہرے پر پھر انہوں نے اپنی سوچ کو جھٹک دیا تھا اور مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

اسلام علیکم انکل... دانین نے سلام کیا تھا۔

وعلیکم السلام بیٹا... خوش رہو... تو آپ ہیں میرے اذہان کی نیو فرینڈ... انہوں نے اذہان کے معصومانہ لہجے کی نکل اتارتے ہوئے کہا۔

جی... وہ اتنا کہہ کر مسکرا دی تھی۔

آپ کہاں رہتی ہو بیٹا...؟ انہوں نے پوچھا۔

میں یہاں ہاسٹل میں رہتی ہوں... اس نے مختصر سا جواب دیا تھا... اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے اذہان بول اٹھا۔

آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں آپ کے ماما بابا نہیں رہتے آپ کے ساتھ...؟ اس نے پوچھا

۔

نہیں وہ لوگ گاؤں میں رہتے ہیں...اس نے کہا تب ہی کشف وہاں آئی تھی-

چلو دانین گھر نہیں جانا...ماما بابا ویٹ کر رہے ہیں...وہ اپنی جھونک میں بولتی جا رہی تھی جب اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ان کی طرف متوجہ کیا تھا-

اسلام علیکم...کشف نے سلام کرتے ہوئے دانین سے اشارے میں ان کے بارے میں پوچھا-

وعلیکم السلام...انہوں نے جواب دیا-

ہائے...اس نے اذہان سے کہا-

اچھا انکل اب ہم چلتے ہیں پھر ملاقات ہو گی... کشف نے کہا-

آپ تو رکے تھوڑی دیر ہمارے ساتھ پھر چلی جایئے گا... ازہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا-

ازہان آپ کو ماما بلا رہی ہیں آپ جائیں ان کے پاس اور مجھے بھی دیر ہو رہی ہے... ازہان ابھی ہم جاتے ہیں کل پھر پارک میں ملیں گیں... پھر ہم وہاں بہت سارا ٹائم ساتھ رہیں گے... اس نے مسکراتے ہوئے اس کے رخسار پر بوسہ دے کر کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا-

اللہ حافظ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی-

*****

اس نے چاروں طرف نگاہ ڈالی تھی وہ کہیں بھی نہیں تھی اس کا دل ایک دم سے اداس ہو گیا تھا آس پاس کی کوئی بھی چیز اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی...اس نے اک نگاہ پھر ڈالی تھی اپنے ارد گرد لیکن وہ وہاں کہیں بھی نہیں تھی-

ہادی...ابراہیم حیات شاہ نے اسے پکارا تھا لیکن اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا-

ہادی کہاں گم ہو...انہوں نے اس کا کندھا ہلایا تھا-

بابا جان آپ...وہ چونک کر پیچھے مڑا تھا-

کیا ہوا ہادی تم ٹھیک تو ہو... انہوں نے اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر سوال کیا۔

کچھ بھی تو نہیں بابا جان... میں بالکل ٹھیک ہوں... بابا آپ لوگ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں... اس نے پوچھا۔

آفس کا ایک ضروری کام ہے اور باہر سے ڈیلیگیشن آنے والا ہے... ہم پھر آجائیں گے کچھ دنوں بعد... ہادی کام کہاں تک پہنچا... انہوں نے اپنے کام کے متعلق سوال کیا تھا۔

رات تک پوری رپورٹ مل جائے گی بابا... آپ نے مجھے منع کیا تھا وہاں جانے سے ورنہ تو کب سے سب کچھ پتہ کر چکا ہوتا... اس نے انہیں بتایا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ تم وہاں کسی کی نظروں میں آؤ اور ویسے بھی میں نے اپنے کچھ

بندے لگوائے ہیں لیکن زیادہ تفصیل سے معلومات نہیں ملی... لیکن جو بھی معلومات ملی ہے میں تمہیں میل کرتا ہوں... انہوں نے اپنا موبائل آن کرتے ہوئے کہا۔

بابا جان میں سب سنبھال لوں گا آپ ریلیکس کریں... وہ ان کو پر سکون کرنے کے لیے بولا۔

نہیں ہادی میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا... ہادی... مجھے شدت سے اس دن کا انتظار ہے جب میں مراد علی کو ٹوٹتا ہوا دیکھوں... اسے ہارتا ہوا دیکھوں تب سکون ملے گا مجھے... بس تم مجھے مایوس مت کرنا ہادی... وہ ان کے چہرے کو دیکھ کر ہی ان کی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

بابا جان میں آپ کو کبھی مایوس نہیں کروں گا... وہ وقت دور نہیں ہے جب آپ ان لوگوں کو ہارتا ہوا دیکھیں گے... غصے سے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔

مجھے تم سے ایسی ہی امید ہے میرے بچے... میرا غرور، میرا مان میری زندگی تم ہو میرے بچے... میں نے جو میل بھیجی ہے اسے ابھی چیک کرو اور جلد سے جلد یہ کام ختم کر کے واپس آ جاؤ اور خیال رہے جب تک کام نہیں ہو جاتا کسی کو بھی تم پر شک نہیں ہونا چاہیئے... انہوں نے کہا-

ٹھیک ہے بابا جان... میں خیال رکھوں گا... ایسا کچھ نہیں ہو گا میں پوری کوشش کروں گا یہ کام جلد سے جلد نپٹا دوں... اس نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا-

مجھے پتہ ہے میرا بیٹا کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتا... انہوں نے فخر سے کہا تھا-

آپ کی باتیں ہو گئی ہو تو کچھ دیر کو مجھے بھی میرے بیٹے سے بات کرنے دیں ویسے بھی ابھی ہمیں تھوڑی دیر میں جانا ہے... تسنیم بیگم نے ناراضگی سے کہا تھا-

جی بالکل...انہوں نے مسکرا کر کہا۔

وہ بیٹھا تسنیم بیگم سے بات کر رہا تھا جب وہ اس کی طرف پر سوچ انداز میں دیکھ رہے تھے۔

ان کا بیٹا اک نرم مزاج بندہ تھا...اپنے کام سے کام رکھنے والا...لیکن جب اسے غصہ آتا تو پھر اس کے سامنے کوئی ٹک نہیں پاتا تھا...اس کی سوچ اپنے بابا سے بے حد مختلف تھی...وہ یہ بدلے لینے کے حق میں نہیں تھا لیکن ان کی محبت میں وہ یہ سب کرنے کو تیار ہوا تھا...اس کی کچھ عادتیں انھیں بلکل اچھی نہیں لگتی تھیں لیکن جب لوگ اس کی تعریف کرتے تو ان کا سر فخر سے بلند ہو جاتا...اس نے انہیں کبھی مایوس نہیں کیا تھا اور انہیں امید تھی کہ اس بار بھی وہ انہیں مایوس نہیں کرے گا لیکن وہ اس کی نرم دلی سے بھی واقف تھے اسی لیے ان کے دل میں خیال آیا تھا کہ کیا وہ اس لڑکی کے ساتھ

برا سلوک کرے گا یا انھیں ایک بار پھر سکست ملے گی۔

***

بس اچھا سا لگتا ہے

تمہیں دیکھنا تمہیں سوچنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاسٹل آنے کے بعد وہ ڈریس چینز کر کے آئی تو اس کی نظر بیڈ پر رکھے پھولوں پر پڑی جو وہ جاتے وقت جلدی جلدی میں بیڈ پر چھوڑ گئی تھی۔

کس نے بھیجے ہوں گے یہ پھول... یہاں تو کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھے اس طرح پھول بھیجیں اور جو ہیں ان سے تو مجھے ایسی امید ہی نہیں ہے... بوکے ہاتھ میں لئے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

پھر کون ہو سکتا ہے...اور نہ جانے کیوں اسے اس کا خیال آیا تھا جس کا وہ نام تک نہیں جانتی تھی لیکن اگلے ہی وہ اس خیال نفی کر گئی تھی۔

میں کسی اور کے بارے میں کیسے سوچ سکتی ہوں..میں کسی کی امانت ہوں کسی اور کو سوچنے کا مجھے حق نہیں ہے...میری ساری سوچیں صرف ایک شخص کے لئے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن...اللہ جی...میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے جب جب میں اسے دیکھتی ہوں مجھے کچھ اور دکھائی نہیں دیتا...دل کرتا ہے اسے ہی دیکھتی رہوں...آپ جانتے ہیں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا پھر اب کیوں...؟

انہیں سوچوں میں گم وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

***

امی بابا کو ایئرپورٹ چھوڑ کر وہ گھر آیا تھا... وہ کمرے میں مضطرب سا ادھر ادھر ٹہل رہا تھا... اس نے فون اٹھا کر اک نمبر ڈائل کیا تھا تھوڑی دیر رنگ ہونے کے بعد دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی-

کہاں ہو تم... میں کب سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تمہارا فون ہی نہیں لگتا... میں نے تمہیں جو کام دیا تھا وہ ہوا کہ نہیں... میں نے کہا تھا مجھے ساری ڈیٹیل چاہیے اس لڑکی کی... اس نے تیز لہجے میں پوچھا-

سوری... سر...!! آپ ہی کے کام سے گیا تھا کہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا... پچھلے دنوں ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھا اور فون میں بھی کچھ خرابی ہو گئی تھی تو اس لیے میں آپ سے رابطہ نہیں کر پایا... میں نے اس یونیورسٹی کا نام آپ کو بتا دیا تھا جہاں وہ پڑھتی

ہے...دوسری طرف سے جواب آیا-

میں یہ سب کچھ نہیں جاننا چاہتا ہوں مجھے صرف یہ بتاؤ کہ میں نے تمہیں جو کام دیا تھا وہ ہوا یا نہیں...؟اس نے آئی ڈی کارڈ پر لگی تصویر کو دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا...

اس کے دماغ میں کئی طرح کے خیال آرہے تھے...بابا جان نے جو میل بھیجی تھی اسے دیکھ کر وہ جانتا تھا دانین وہی لڑکی ہے لیکن دل اس بات کو جھٹلانا چاہتا تھا اس کا دل چاہتا تھا وہ کہہ دے کہ دانین وہ لڑکی نہیں ہے-

سوری سر....!!میں نے صرف اس لڑکی کا نام اور اس کی تصویر کسی طرح حاصل کی ہے میں نے...وہ میں آپ کو ابھی بھیج دیتا ہوں اور باقی معلومات کے لیے میں کل ہی اس کے گاؤں جانے ہی والا تھا پھر آپ کو ساری معلومات دیتا ہوں آکر...دوسری طرف سے بتایا گیا-

اچھا ٹھیک ہے تم وہ تصویر بھیجو اور ابھی وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا خیال رکھو جب ٹھیک ہو جاؤ تو پھر وہاں جانا ابھی کے لیے اتنی معلومات کافی ہے میرے لیے... ٹیک کیئر... کہہ کر اس نے کال کاٹ دی تھی اور اس کے میسج کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے صبری سے اس کے میسج کا انتظار کر رہا تھا... بیپ کی آواز پر اس نے لیپ ٹاپ آن کر کے میسج دیکھا تو کچھ دیر کے لیے وہ کچھ بول ہی نہیں پایا تھا کہ اسکرین پر نظر پڑتے ہی وہ ساکت رہ گیا تھا اور اس کا نام اور تصویر پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا... وہ اک شاق کی کیفیت میں لیپ ٹاپ کی اسکرین کو گھور رہا تھا۔

یہ مراد علی کی بیٹی نہیں ہو سکتی... وہ شاق کی کیفیت میں خود سے بولا تھا۔

یہ تو....وہ اس سے آگے کچھ بول نہیں پایا تھا-

نہیں یہی ہے دانین مراد علی...اس نے اپنے آپ سے کہا تھا اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کر دیوار پر دے مارا تھا...انکشاف اتنا اچانک اور شدید تھا کہ اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا...دل میں عجیب سی بے چینی تھی...وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا تھا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا...گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا تھا...وہ بے مقصد سڑکوں پر کار لیے گھومتا رہا...اس کے اندر کی گھٹن کم نہیں ہوئی تھی...اچانک اس نے کار کو اس کے ہاسٹل کی طرف موڑ دیا تھا...اس نے اس کھڑکی کی طرف دیکھا جو آج بند تھی...کچھ دیر تک وہ اس طرف دیکھتا رہا تھا...پھر اس کی آنکھوں میں عجیب سی بے چینی اتر آئی تھی...پھر اک دم طیش میں آ گیا...کھڑکی پر نظر جمائے وہ کہنے لگا تھا-

مجھ سے بچ کر کہاں جاؤ گی میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ مراد علی کی روح کانپے گی...

تمہارا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے لیکن کہتے ہیں نہ کہ ماں باپ کی غلطیوں کی سزا تو اولاد کو ہی بھگتنی پڑتی ہے اور تم اپنے باپ کے کیے گئے گناہ کا کفارہ ادا کرو گی اور اس سب میں تمہارا قصور صرف اتنا ہے کہ تم مراد علی کی بیٹی ہو...اس نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی تو رات کا ایک بج رہا تھا... پھر وہ وہاں رکا نہیں تھا کار میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اگلے دن کشف دانین سے پہلے یونیورسٹی آگئی تھی... کشف گیٹ کے پاس اس کا انتظار کر رہی تھی... تھوڑی دیر بعد اس نے بیگ سے فون نکال کر دانین کا نمبر ملایا تھا...دو تین رنگ کے بعد فون اٹھا لیا گیا تھا۔

کہاں ہو یار تم... میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں اور کلاس کا ٹائم بھی ہونے والا

ہے...اس کی آواز سنتے ہی اس نے بولنا شروع کر دیا تھا-

بس پہنچ گئی...دوسری جانب سے آواز آئی-

اچھا میں یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس تمہارا انتظار کر رہی ہوں پلیز جلدی آؤ...اس نے کہہ کر کال کٹ کر دی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ ہی دیر کے بعد وہ اسے سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی-

کتنی دیر کر دی یار میں کب سے انتظار کر رہی تھی تمہارا...کشف نے کہا-

اچھا اب چلو ورنہ سچ میں لیٹ ہو جائیں گے...دانین نے اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈتے

ہوئے کہا-

کیا ہوا کیا ڈھونڈ رہی ہو..... کشف نے پوچھا-

میرا آئی ڈی کارڈ نہیں مل رہا ہے...اس نے پریشانی سے بیگ میں آئی ڈی کارڈ تلاش کرتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیگ سہی سے چیک کرو مل جائے گا... کشف نے کہا-

پورا بیگ سہی سے دیکھ لیا ہے تب ہی تو بول رہی ہوں...اس نے پریشانی سے کہا-

اچھا یاد کرو کہاں رکھا تھا... کشف نے کہا-

بیگ میں ہی رکھتی ہوں اس سے باہر نکالتی ہی نہیں...اب ہاسٹل میں ادھر ادھر رکھنے سے تو رہی...مجھے لگتا ہے کہیں گر گیا ہے میں کہاں ڈھونڈنے جاؤں...اس نے رونی صورت بنا کر کہا-

تو پھر کہاں گیا سوچ کر دیکھو شاید تم نے کہیں رکھ دیا ہو اور تمہیں یاد نہ ہو... کشف نے اسے یاد کرنے کو کہا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونیورسٹی سے نکلنے کے بعد میں...وہ کہتے کہتے رکی اچانک ہی کل ہونے والا واقعہ اسے یاد آیا تھا-

ہاں وہیں گر گیا ہو گا...اس نے سوچتے ہوئے اپنے آپ سے کہا تھا-

کہاں گر گیا ہو گا... کیا کہہ رہی ہو... کچھ بتاؤ گی... کشف نے اس سے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے تھے۔

ہمم... کچھ نہیں... کل چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا لگتا ہے وہیں گر گیا ہو گا... اس نے بات کو گول مول کر کے جواب دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس نے اسے بتایا تو اس کے سوال جواب شروع ہو جانے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا ایکسیڈنٹ... تمہیں چوٹ تو نہیں آئی اور تم نے مجھے کل کیوں نہیں بتایا تھا... کشف نے فکر مندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں... کچھ بتانے کے لیے ہوتا تو میں بتاتی نا... اس نے لاپرواہی سے کہا۔

اچھا چلو اندر چلتے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا... نیا کارڈ بنو لیں گے... اور دونوں گیٹ سے اندر داخل ہونے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی تھی-

ایکسکیوز می... آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کے سامنے کھڑا تھا-

جی... اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپ کا آئی ڈی کارڈ میرے پاس رہ گیا تھا کل... کہتے ہوئے اس نے کارڈ اس کی طرف بڑھایا اس نے کارڈ دیکھا تو فوراً اس سے لے لیا اور وہ اس کے چہرے پر خوشی کی چمک دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے کہیں کھو گیا تھا-

یہ آپ کے پاس کیسے آیا... اس کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا-

یہ کل آپ نے فلاور شاپ کے پاس گرادیا تھا...اس نے بتایا۔

تھینک یو سو مچ...میں کب سے تلاش کر رہی تھی اسے...اس نے مسکرا کر کہا تو ایک بار پھر وہ اس کی مسکراہٹ میں لمحے بھر کے لیے کہیں کھو گیا تھا...بلاشبہ اس کی مسکراہٹ بہت پیاری تھی پھر فوراً سنبھلا تھا اور بنا کچھ کہے اس کے سامنے سے نکل کر اندر کی جانب چلا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ حیران سی اسے جاتا دیکھ کر کندھے اچکا کے رہ گئی تھی اور جیسے ہی پیچھے مڑی تھی کشف کو اپنی طرف غصے سے دیکھتا ہوا پایا۔

کیا ہوا تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو...اس نے حیران ہو کر کہا۔

تم نے مجھے پوری بات کیوں نہیں بتائی...اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

کون سی بات...وہ انجان بنی تھی-

یہی کہ اس بندے کے پاس آپ کا آئی ڈی کارڈ کیسے پہنچا محترمہ...اس نے دانت پیس کر کہا-

آئی ڈونٹ نو کہ اس کے پاس میرا کارڈ کیسے پہنچا...اب چلو ورنہ لیکچر مس ہو جائے گا...اس نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا-

ہو جانے دو...ویسے بھی کون سے تیر مار لینے ہیں میں نے... پہلے مجھے پوری بات بتاؤ...وہ جاننے کے لیے وجد تھی-

تم نے نہیں مارنے تو کیا مجھے تو مارنے ہیں...اب چلو لیکچر اٹینڈ کرو چل کر پہلے پھر بات

کرتے ہیں...اس نے ٹالنا چاہا-

ٹھیک ہے لیکچر کے بعد مجھے پوری روداد سننی ہے...کہتے ہوئے وہ کلاس کی جانب کو چل دی-

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہو جاتا ہے مجھے اس لڑکی کو دیکھ کر...میرا خود پر اختیار کیوں نہیں رہتا...اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا...اگر یہی حال رہا تو کیا میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو پاؤں گا...نہیں مجھے اپنے آپ پر اختیار رکھنا ہو گا...میں ہادی ابراہیم حیات شاہ ہوں اور جو میں ٹھان لو وہ کر کے رہتا ہوں-

****

وہ دونوں کلاس میں پہنچی تو پتہ چلا کہ سر نہیں آئے کسی وجہ سے انہوں نے چھٹی کی ہے تو وہ دونوں باہر گراؤنڈ پر آکر بیٹھ گئیں تھیں۔

آج کا دن تو میرا ہے چلو اب بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا کل... کشف نے کہا۔

تم ابھی تک وہیں پر اٹکی ہو اور مجھے بہت زوروں کی بھوک لگی ہے... دانین نے بے زاری سے کہا۔

ہاں نہ... مجھے پوری بات جاننی ہے کہ تمہارا کارڈ اس ہینڈسم بندے کے پاس کیسے پہنچا... کشف نے تجسس سے کہا۔

کشف یار... یہ سب بعد میں پوچھ لینا... چلو کیفے ٹیریا چلتے ہیں اس آئی ڈی کارڈ کے

چکر میں میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اب مجھے بھوک لگی ہے...دانین نے بے چاری سی صورت بنا کر کہا۔

کشف نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھا تو اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ کیفے ٹیریا کی طرف چل دی۔

ویسے کہیں تم مجھے ٹالنے کی کوشش تو نہیں کر رہی ہو...وہ جانتی تھی وہ سچ بول رہی ہے لیکن اس نے تنگ کرنے کے لئے کہا تھا۔

میں جھوٹ نہیں بولتی اور تم یہ بات جانتی ہو...اس نے کہا تو کشف نے اثبات سر ہلایا

۔

کینٹین پہنچ کر اس نے آرڈر کیا تھا اور ایک ٹیبل کے پاس چیئر کھینچ کر بیٹھ گئیں۔

ہاں چلو اب بتاؤ اور مجھے کل کی داستان سناؤ کہ آپ کا آئی ڈی کارڈ ان کے پاس کیسے پہنچ گیا...اس نے تفتیش شروع کی تھی-

پہلے مجھے کچھ کھا لینے دو...اس نے کہا-

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تم مجھے بتانا ہی نہیں چاہتی ایسا کیا ہوا تھا جسے تمہیں مجھے بتانے میں شرم آ رہی ہے... کشف نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا-

ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم نا بکواس نا کرو...دانین نے اسے گھور کر کہا-

تبھی ان کا آرڈر آ گیا تھا-

چلو بھئی اب تو ناشتہ بھی آ گیا...اب شروع ہو جاؤ اور مجھے شروع سے بتاؤ...کشف نے اس سے کہا-

کچھ بتانے کے لیے ہو تو بتاؤں نا...اس نے کہا-

میرے صبر کا امتحان مت لو دانین...میں تم سے کسی خزانے کا پتہ نہیں پوچھ رہی سیدھی طرح سے بتا دو ورنہ...کشف نے غصے سے کہا-

اچھا بتاتی ہوں...اس نے پھر کل یونیورسٹی سے باہر نکلنے کے بعد کا سارا قصہ اسے بتا دیا تھا-

ہائے کیا فلمی سین ہوا ہو گا...تم دونوں کتنے پیارے لگ رہے ہو گے...پھولوں کی

بارش...وہ دونوں ہاتھوں پہ اپنا چہرہ ٹکا کے بولی-

خیالوں کی دنیا سے باہر آؤ...ایسا بھی کچھ نہیں ہے اس نے صرف میری مدد کی تھی اور میں نے اسے تھینکس بھی نہیں بولا اور ہم یہاں پڑھنے آئے ہیں فلمی سین بنانے نہیں...دانین نے اس کے ہاتھ پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا-

آہ...زرا دیر خوش بھی نہیں ہونے دیتی...اس نے منہ بناتے ہوئے کہا-

ویسے پھولوں سے یاد آیا وہ پھول تم نے کس کے لیے لئے تھے اور وہ بندہ کون تھا جس کی وجہ سے تم سب چھوڑ کر چلی گئی...کشف نے پوچھا-

کشف کے پوچھنے پر اس کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا تھا-

اب آج کے لیے اتنا کافی ہے اب چلو ورنہ اگر لیکچر مس ہو گیا نا تو پروفیسر یوسف نے ہماری اچھے سے عزت افزائی کر دینی ہے...اس نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا جسے کشف نے محسوس کیا تھا کہ کچھ ہے جو وہ بتانا نہیں چاہتی تو اس نے بھی کریدنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

ارے ہاں جلدی چلو بھئی...پروفیسر یوسف کا نام سنتے ہی وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ وہ کافی اسٹرکٹ پروفیسر تھے اور وہ دونوں وہاں سے چلی گئی۔

***

وہ دونوں لیکچر کے لیے کلاس میں داخل ہوئی تو پروفیسر یوسف کلاس میں نہیں تھے ان کی کھالی جگہ دیکھ کر ان دونوں نے شکر کا سانس لیا اور وہ آگے بڑھ کر خالی سیٹوں پر جا کر بیٹھ گئیں تھیں...وہ بیٹھی کشف سے بات کر رہی تھی جب اس کی نظر سامنے بیٹھے

ہادی پر گئی تھی۔

کشف یہ لوگ اس کلاس میں کیا کر رہے ہیں اس سے پہلے تو کبھی نہیں دکھے... دانین نے ان دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ بھی کر رہے ہو... تمہیں کیا کرنا ہے جان کر... تم کیوں پوچھ رہی ہو... کشف نے ان دونوں کو دیکھنے کے بعد کہا۔

مجھے کیا کرنا ہے... میں نے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا آج سے پہلے تو کبھی یہ لوگ یہاں نظر نہیں آئے... اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو لیکن ہمیں کیا کرنا ہے... اس نے لاپرواہی سے کہا۔

جب ہی پروفیسر یوسف کلاس میں آئے تو پوری کلاس سیدھی ہو کر بیٹھ گئی... لیکچر شروع کرنے سے پہلے انہوں نے پوری کلاس پر ایک نظر ڈالی اور ان کی نظر ہادی اور دانش پر جا کر رکی تو اس نے انہیں اشارہ کیا وہ ان پر سے نظر ہٹا کر کہنے لگے۔

آپ سب کا تعارف آپ کے کلاس کے نئے سٹوڈنٹس سے کرواتا ہوں... ہادی شاہ اور دانش آج سے آپ کی کلاس کا حصّہ ہیں... کیونکہ آج ان کا پہلا دن ہے کلاس میں تو پچھلے لیکچر جو ان کے مس ہوئے ہیں اس میں آپ ان کی ہیلپ کر دیں... دانین اور کشف... انہوں نے بات کرتے ہوئے ان کا نام لیا جس پر وہ ان کی طرف دیکھنے لگیں۔

یس سر... ان دونوں نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

آپ دونوں ان کی ہیلپ کر دیجئے گا... انہوں نے ان سے کہا۔

اوکے... سر... ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا-

ان دونوں کا انٹروڈکشن کروانے کے بعد انہوں نے اپنا لیکچر شروع کیا تو سب اس طرف متوجہ ہو گئے تھے-

دانین نے ایک نظر سب پر ڈالی سب لیکچر نوٹ کرنے میں مصروف تھے سوائے ان دونوں کے... ان دونوں کو دیکھ کر دانین کو لگ رہا تھا جیسے ان کی اس کلاس اور لیکچر میں کوئی دلچسپی نہیں... پھر وہ کس لئے یہاں تھے اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا... وہ اپنی سوچ میں اتنی گم تھی کہ اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ مسلسل اس کی طرف دیکھے جا رہی ہے-

دانین سیدھی ہو کر بیٹھو... لیکچر پر دھیان دو... ورنہ ابھی کلاس سے باہر نکالنے کا

انتظام کر دو گی تم... سر ہماری طرف ہی دیکھ رہے ہیں... کشف کی بات پر اس نے سامنے لیکچر دیتے ہوئے پروفیسر کو دیکھا اور پھر ہادی پر ایک نگاہ ڈالی۔

اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے ہادی نے سامنے سے نظر ہٹا کر دانین کی طرف دیکھا تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور لیکچر نوٹ کرنے لگی لیکن اس کے دماغ میں کئی سوال تھے اور خود کو ڈپٹنے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہو گیا ہے مجھے کیوں دیکھ رہی ہوں میں اسے بے وقوفوں کی طرح اور مجھے کیا کرنا ہے جان کر کے وہ یہاں کیوں ہے اور کس لیے ہے...؟ وہ کلاس میں پڑھیں یا جھک مارے میری بلا سے... مجھے اس کی طرف اب دیکھنا بھی نہیں ہے اور اس کی آنکھوں میں تو بالکل بھی نہیں... دانین فوکس... اپنی پڑھائی پر دھیان دو اس پر نہیں سمجھی... اس نے اپنے آپ کو جھڑکا تھا۔

اور ہادی جس نے دانین کی پر سوچ نظریں خود پر محسوس کر کے اس کی طرف دیکھا تھا جو اپنی ہی سوچوں میں گم ہو چکی تھی اور بچوں کی طرح گردن ہلا کر خود کو نہ جانے کیا سمجھا رہی تھی...اس کی اس حرکت پر ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا تھا...وہ غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر رہا تھا تب ہی اپنے کندھے پر ٹھوکا مارنے پر وہ دانش کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

ہادی...وہ دیکھ ادھر کب سے ہمیں دیکھنے میں بزی ہے...دانش نے اپنے سے کچھ آگے بیٹھی ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

تو میں کیا کروں...اس نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے ایک نظر اپنے دائیں طرف بیٹھی ہوئی دانین پر ڈالی جو لیکچر نوٹ کرنے میں مصروف ہو چکی تھی۔

ہادی سن نا...دانش نے آہستہ آواز میں کہا۔

ہوں سن رہا ہوں...اس نے کہا-

کہاں دیکھ رہا ہے تو اور میں کدھر دکھا رہا ہوں...دانش نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا-

وہ دشمن کی بیٹی ہے...دانش کے کہنے پر اس نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ اپنے دانتوں تلے زبان دبا گیا تھا-

سوری...دانش نے کہا-

بکواس نہیں...ہم یہاں کیوں ہیں یہ بات کبھی اپنی زبان پر مت لانا دانش...اس نے سخت لہجے میں کہا تھا-

اچھا ٹھیک ہے وہ دیکھ ایسا لگتا ہے جیسے اپنی نگاہوں سے ہی ہمیں نگل جائے گی کب سے ہمیں ہی دیکھے جا رہی ہے... دانش نے اس لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا-

خوش فہمی ہے تمہاری کہ ہمیں دیکھ رہی ہے وہ صرف مجھے دیکھ رہی ہے... ہادی نے اس لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا جو کب سے اسے دیکھے جا رہی تھی اور اس کے دیکھنے پر بھی نگاہ نہیں ہٹائی تھی اور اسے دیکھ کر ایک ادا سے مسکراہٹ اچھالی تھی ہادی بے زاری سے منہ موڑ گیا تھا-

اب ادھر ادھر دیکھنا بند کرو ورنہ یہ پروفیسر اٹھا کر باہر پھینک دے گا اور مجھے بے عزتی کروانے کا کوئی شوق نہیں اس لئے اب کہیں بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے... اب چپ کر کے بیٹھ جاؤ اور ابھی جو تو نے بکواس کی ہے آگے سے نا سنوں اور اس لئے اپنی زبان کو قابو میں رکھنا... ہادی نے اسے خبردار کیا تھا-

اچھا ٹھیک ہے... وہ منہ بناتے ہوئے پروفیسر کی جانب دیکھنے لگا-

***

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ دونوں ان کے سامنے تھے اور وہاں ہر کسی کی نظریں ان چاروں پر تھیں-

ہم لوگ لائبریری جا رہے ہیں... آپ لوگ بھی وہیں آجایئے گا... دانین نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو دانین اور کشف آگے بڑھ گئی-

ایکسکیوز می...

وہ دونوں بھی وہاں سے آگے بڑھے ہی تھے کہ کسی کے مخاطب کرنے پر رکے اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔

یس...ہادی نے اسے دیکھ کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے...

یہ وہی لڑکی تھی جو کلاس کے دوران اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

ہیلو...آئی ایم رحاب ہمدانی...اس نے مسکراتے ہوئے دوستانہ انداز میں اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

جی کہیے کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی... ہادی نے رحاب کے اپنی جانب بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا-

جی نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں... ابھی پروفیسر یوسف نے جس کے لئے کہا ہے... اس نے مدد کی پیشکش کی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نو تھینکس... سر نے ہماری ہیلپ کر دی ہے اور جن سے کہا ہے ہم انہیں کے پاس جا رہے ہیں... اس کے صاف جواب پر اس کی مسکراہٹ ایک پل کے لیے غائب ہوئی تھی-

آپ کی پیشکش کا بہت بہت شکریہ... کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا تھا-

یہ تو تمہاری انسلٹ کر کے چلا گیا رحاب... پاس کھڑی اس کی دوست نے رحاب سے ان دونوں کے جانے کے بعد کہا تو اس نے غصے سے اس کی طرف دیکھا-

آئی مین کہ آج تک تم سے کسی نے اس طرح سے بات نہیں کی... یوں تمہیں نظر انداز نہیں کیا... یونیورسٹی کا ہر لڑکا تم سے بات کرنے کے لیے ترستا ہے اور اس نے ایک نظر بھی نہیں دیکھا تمہیں... اس کی دوست نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کوئی اس کے جیسا ہے بھی نہیں یہاں... چلو لائبریری چلتے ہیں... رحاب نے اس کی بات کے بیچ میں ہی ٹوک کر کہا-

کیا مطلب ہے تمہارا تم اب اس کے پیچھے جاؤ گی... شازمہ نے حیرت سے کہا-

ہاں بس تھوڑی سی دلگی ہو گئی ہے... اس نے ہادی کی پشت کو تکتے ہوئے کہا-

کیا مطلب اور اس محبت کا کیا جو تمہیں پچھلے دنوں کامران سے ہوئی... شازمہ کو اس کے انداز ٹھیک نہیں لگے تھے۔

وہ چیپٹر اب کلوز سمجھو... اس نے شازمہ کو دیکھ کر آنکھ ماری تھی۔

کون کہتا ہے کہ صرف مرد عورت کے جزبات کے ساتھ کھیلتا آج کل تو بہت سی ایسی عورتیں ہے جو مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہیں اور رحاب ہمدانی کا شمار بھی انہیں لوگوں میں تھا۔

جس طرح کے ماحول میں وہ پلی بڑھی تھی وہاں یہ سب آم باتیں تھیں... پتہ نہیں پیسہ ہونے پر آدمی اپنی تہذیب تمیز اور شرم وحیا اپنی حدیں سب کیوں بھول جاتا ہے... جدید دور کے نام پر ہم سب سے پہلے شرم وحیا کو ہی رخصت کر دیتے ہیں اور

یہی پیڑھی در پیڑھی چلتا رہتا ہے اور آنے والی نسلوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ بھی اسی طرح کے ایک ایڈوانس گھرانے سے تعلق رکھتی تھی اور پھر جن کو ہر چیز ان کے بولنے سے پہلے ہی ان کے آگے پیش کر دی جائے تو انہیں یہی لگتا ہے کہ جو چیز انہیں اچھی لگ جائے وہ ان کی ہے پھر چاہے وہ کوئی بے جان چیز ہو یا پھر انسان وہ صرف ان کے لیے ایک کھلونا ہی ہوتا ہے جس سے جب تک چاہیں دل بہلا سکیں۔

اچھا جو کام میں نے تمہیں دیا تھا وہ تم نے کیا... رحاب نے اس سے اپنے کام کے متعلق پوچھا۔

بڑی مشکل سے بنایا ہے.. اگر سر نے دیکھ لیا ہوتا تو باہر پھینک دیتے مجھے کلاس سے... شازمہ نے کہتے ہوئے موبائل فون اس کی طرف بڑھایا۔

رحاب نے اسے ہادی کی بیڈیو بنانے کا کہا تھا کیونکہ وہ اسے دیکھ کر ہی فدا ہو چکی تھی۔

رحاب نے شازمہ کے ہاتھ سے موبائل لے کر بیڈیو ریکارڈنگ پلے کی تھی جس میں اس کا چہرہ صاف دکھ رہا تھا یہ ایک ۱۰ سیکنڈ کی بیڈیو تھی جس میں ہادی سخت لہذے میں کچھ کہہ رہا تھا اس نے والیوم بڑھایا تو اس کی آواز گونجی۔

بکواس نہیں... ہم یہاں کیوں ہیں یہ بات کبھی اپنی زبان پر مت لانا دانش...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے... تم یہاں کیوں ہو مجھے پتہ لگانا ہو گا... چلو اب چلتے ہیں... اس نے شازمہ کو چلنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گئی۔

***

کشف اور دانین لائبریری کے باہر ان دونوں کا انتظار کر رہیں تھی۔

سر کو ایک ہم ہی ملے تھے ان لوگوں کی مدد کے لیے پوری کلاس میں...اور ان نواب زادوں کا کچھ پتہ نہیں اور ایک ہمیں دیکھو آدھے گھنٹے سے بے وقوفوں کی طرح انتظار کر رہے ہیں...دانین نے غصے سے کہا-

کول یار...آتے ہی ہوں گے...کشف نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر یہ پروفیسر یوسف کا آرڈر نا ہوتا تو میں کب کی یہاں سے جا چکی ہوتی...دانین نے کہا-

لیکن کیا کریں مجبور ہیں ہم...کشف نے ٹکڑا لگایا-

سوری آپ کو ہماری وجہ سے انتظار کرنا پڑا...دانش کی آواز سے ان دونوں کی زبان کو

بریک لگی تھی۔

احسان ہے آپ کا اب چلیں اندر...اب چلیں میری دوست کا موڈ بہت خراب ہے کہتے ہوئے کشف لائبریری کے اندر داخل ہو گئی تھی کیونکہ دانین پہلے ہی اندر جا چکی تھی۔

***

وہ چاروں لائبریری میں موجود کرسیوں پر آمنے سامنے کتابیں پھیلائے بیٹھے تھے اور اپنے اپنے نوٹس بنانے میں مصروف تھے بظاہر ایسا لگ رہا تھا لیکن وہ اپنے دوسرے کاموں میں مصروف تھے۔

کشف...دانین نے کشف کو پکارا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا تو دانین نے اس کی جانب دیکھا جو بہت انہماک سے بک کھولے اس کے اندر موبائل چلانے میں مصروف تھی

اس نے ایک نظر ان دونوں (ہادی اور دانش) پر ڈال کر کشف کے پیر پر پیر مارا تھا۔

آؤچ... وہ چیخی تھی لائبریری کے پر سکون ماحول میں اس کی چیخ نما آواز گونجی تھی۔

سائیلینس... لائبریرین نے اسے گھور کر دیکھا تھا تو وہ چپ ہو گئی۔

اللہ پوچھے تمہیں دانین اتنی زور سے کون مارتا ہے... کشف نے دہائی دی تھی۔

میں مارتی ہوں اور تم یہ کام کے وقت موبائل یوز کر رہی ہو... اسے فارغ وقت کے لیے اٹھا کر رکھو... میں کب سے بلا رہی ہوں جب میری بات نہیں سنو گی تو یہی ہو گا... اس نے کہتے ہوئے ایک بار پھر ان دونوں پر نظر ڈالی۔

دانش پتہ نہیں کتاب میں جھکا جانے کیا کر رہا تھا اور اسے پورا یقین تھا کہ وہ بھی موبائل یوز کر رہا ہے اور ہادی خاصی دیر سے ایک ہی انداز میں بیٹھا جانے کیا سوچ رہا تھا.. وہ اپنی سوچوں میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اس کے دیکھنے پر بھی اس کی محویت نہ ٹوٹی تھی-

لوگ فارغ وقت میں موبائل استعمال کرتے ہیں اور میں موبائل سے فارغ ہو کر تھوڑا سا کام کرتی ہوں... چلو اب بتاؤ کیا کام ہے... کشف کی آواز پر وہ اس سے پروفیسر یوسف کا چھوٹا ہوا لیکچر مانگنے لگی تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو میں نے بھی نوٹ نہیں کیا... اس نے صاف انکار کیا-

کسی کام کی نہیں ہو تم نکمی کہیں کی... بس کلاس میں سو لو اور موبائل میں بزی رہو... وہ دانت پیستی ہوئی کشف کو گھورتی ہوئی بولی-

سائیلینس....ایک بار پھر لائبریرین کی آواز گونجی تھی اور ایک زبردست گھوری سے دونوں کو نوازا تھا۔

کہہ کون رہا ہے دیکھو ذرا جیسے کہ آپ تو موبائل استعمال ہی نہیں کرتی...اور اتنی بھی نکمی نہیں ہوں یہ لو میں نے لیکچر نوٹ کر لیا تھا تمہارا دھیان بھٹکا دیکھ کر اور اب مجھ سے کوئی بات مت کرنا ورنہ یہ لائبریرین کل سے ہمیں یہاں گھسنے نہیں دے گا پھر باہر بیٹھ کر مکھیاں مارتی رہنا...اس نے نوٹس آگے کرتے ہوئے کہا اور پھر سے اپنے موبائل میں گم ہو چکی تھی اور اس کی بات کا اشارہ وہ سمجھ گئی تھی۔

تم سے تو میں باہر ہی نپوٹوں گیں چل کر...یہاں سے فارغ ہونے دو...اس نے کشف کو وارننگ دیتے ہوئے کہا۔

ہاں دیکھ لینا...اس نے دوبدو جواب دیا تھا۔

وہ نوٹس آگے کرتے ہوئے لیکچر نوٹ کرنے لگی تھی۔

****

وہ جو توڑنے چلا تھا

وہ اس کا اپنا دل تھا

دل کے زخموں کی تکلیف ناز

وہ ابھی جانتا نہ تھا

(از خود)

وہ اپنے سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھ کر جس کی وجہ سے وہ یہاں اس لائبریری میں بیٹھا تھا... جو کچھ ہی دنوں میں اسے اپنی اپنی سی لگنے لگی تھی اور جس کے آنسوؤں سے اسے تکلیف پہنچی تھی... وہ اس کی اپنی جانب اٹھی ہوئی نظروں سے بے خبر نہیں تھا لیکن وہ اپنے خیالوں میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی وہاں نہیں تھا-

تم کیا اسے خود کوئی تکلیف پہنچا سکو گے... اور کیا اس کی تکلیفیں تم برداشت کر پاؤ گے... اس کے دل نے اس سے سوال کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں نہیں برداشت کر پاؤ گے اور تمہیں اس کی تکلیفوں کا احساس ہے... تمہارے بابا کی دکھوں کا کیا... ان کی تکلیفوں کا حساب کون دے گا... انہوں نے جو اذیت سہی ہے جو بدنامی سہی ہے اس کا کیا اور جو ان کی عزت اور غیرت کو پیروں تلے کچلا کیا اس کا کیا... کون کرے گا اس کا کفارہ کون لے گا اس کا حساب... اس کے دماغ نے کہا تھا-

میں لوں گا ان سب سے حساب جو میرے بابا کے لیے دکھوں کا باعث بنے...اس نے دل کی بات کو نظر انداز کر کے دماغ کی بات کو سنا تھا....اس آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی اور اس کی جانب دیکھا جو سبز رنگ کے کرتے پر سیاہ رنگ کا پلازو اور سر پر سیاہ ہی دوپٹہ اوڑھے ہوئے اپنی تمام تر سادگی کے ساتھ اس کے سامنے تھی...اس نے سلگتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں خوف امڑتا ہوا دیکھ کر وہ نظریں جھکا گیا تھا اور خود پر قابو کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آنکھیں ہر راز کا پتہ دیتی ہیں

آنکھیں دل کے جزبات کا پتہ دیتی ہیں

دل میں نفرت ہے یا محبت ناز

یہ ہر راز سے پردہ اٹھا دیتی ہیں

(از خود)

لیکچر نوٹ کر کے اس نے یونہی نظر چاروں طرف دوڑائیں پھر اس نے اپنے سامنے بیٹھے ہادی کو دیکھا جو ابھی بھی اسی انداز میں بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا...اس کی آنکھوں کا عجیب سا تاثر اس کے اندر عجیب سا احساس پیدا کر گیا تھا...اس نے فوراً سے نظر جھکا لی...ان آنکھوں میں وہ تاثر نہیں تھا جو پہلے اتفاق سے ہوئی ملاقاتوں میں تھا...ان آنکھوں میں اک نرمی، چمک اور خوبصورت احساس ہوتا تھا لیکن آج ان آنکھوں میں سرد مہری تھی...اس کے دیکھنے کا انداز اس کے اندر خوف پیدا کر گیا تھا...اس کی الجھن بڑھنے لگی تھی خود پر اس کی نظروں کی تپش وہ محسوس کر رہی تھی اس نے ایک بار پھر اس کی طرف دیکھا تو اسے خود کی طرف دیکھتا پا کر وہ بکس سمیٹ کر کھڑی ہو گئی۔

چلو کشف چلتے ہیں... وہ بولی تو ہادی اور دانش نے چونک کر گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

کشف نے سوالیہ نظروں سے دانین کی طرف دیکھا۔

مجھے ابھی کہیں جانا ہے ارجنٹ... آپ لوگ ایسا کریں یہ نوٹس رکھ لیں فوٹو کاپی کروا کر کل مجھے واپس کر دیجئے گا... ابھی ہمیں کہیں جانا ہے... اس نے کہتے ہوئے کشف کی طرف دیکھا جو ابھی تک بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور ہادی نے اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ نوٹ کی تھی۔

چلیں کشف... دانین نے کہا۔

ایکسکیوز می.. سہولت سے کہتی ہوئی لائبریری سے باہر کی جانب قدم بڑھائے تو کشف نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔

اور اسے باہر جاتا ہوا دیکھ کر ہادی نے سوچا تھا کہ صنف نازک اپنی طرف اٹھنے والی ہر نظر کی پہچان رکھتی ہے...اچھی نظر ہو یا بری نظر اس کا دل اور دماغ اسے آگاہ کر دیتا ہے لیکن اکثر کچھ لوگ اس آگہی کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں-

****

کیا ہوا یار...یہ تمہارے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں...؟ کشف نے اس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھا-

کچھ نہیں بس ابھی مجھے یہاں سے جانا ہے تم پلیز چلو...اس نے کہا-

مجھ سے چھپانے کی کوشش مت کرو بتاؤ مجھے کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم اتنی پریشان ہو اور وہاں سے اٹھ کر آ گئیں ایسے...جب کہ ہمیں کہیں نہیں جانا تھا تو اچانک

یہ سب کیا...اس نے الجھی الجھی پریشان سی دانین سے پوچھا-

بس مجھے وہاں نہیں بیٹھنا تھا...وہ جھنجھلا کر بولی-

اچھا اور کیوں نہیں بیٹھنا تھا وہاں...وہ سوالیہ انداز میں بولی-

تم نے نہیں دیکھا وہ مجھے کیسے گھور رہا تھا جیسے میں نے اس کا کچھ چھین لیا ہو...ایسا لگ رہا تھا جیسے مجھے کچا چبا جائے گا...اس کے لہجے میں ہلکے سے خوف کی رمک تھی-

کیا پتہ تم نے سچ میں اس کا کچھ چھین لیا ہو...کشف نے لاپرواہی سے کہا-

کہنا کیا چاہتی ہو...اس نے حیرت سے پوچھا-

یہی کہ شاید وہ تم سے محبت کرتا ہے اسی لئے دیکھ رہا ہو گا... میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا یاد ہے نہ... وہ مسکراتے ہوئے بولی-

دماغ ٹھیک ہے تمہارا کیا بکواس کر رہی ہو... دیکھو تم سمجھ نہیں رہی ہو جو میں کہہ رہی ہوں... وہ غصے سے بولتی ہوئی منھ دوسری طرف پھیر گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب ناراض مت ہو جانا... ہو سکتا ہے تمہارا وہم ہو... یہ بس اک غلط فہمی ہو تمہاری... کشف نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو چہرے پر پریشانی لیے کھڑی تھی-

اللہ کرے تمہاری بات سہی ہو... مجھے غلط فہمی ہو گئی ہو لیکن مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا... اس نے کہا-

دیکھو یونیورسٹی کے باہر تم اسے جانتی ہوں یا اس سے پہلے کبھی کہیں ملی ہو... کشف نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

نہیں میری اب تک کی زندگی میں میں نے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا یہ تو بس ابھی کچھ دن پہلے ہی ملا ہے مجھے... دانین نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر تم کیوں پریشان ہو رہی ہو... یہ صرف تمہارا وہم ہے اور کچھ نہیں.. تم زیادہ مت سوچو... کشف نے کہا۔

ہاں ایسا ہی ہو گا شاید تمہاری بات سہی ہو میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں... اس نے کشف سے زیادہ جیسے اپنے آپ کو یقین دلایا تھا لیکن سوچ کی پرچھائیاں اس کے چہرے پر تھی۔

آج تم مجھے ہاسٹل چھوڑ دو لیکن اس سے پہلے تھوڑا پانی پلا دو جان نکلی جا رہی ہے میری...اس نے کہا-

تم یہیں رکو میں لاتی ہوں... کہہ کر وہ پانی کی بوتل لینے چلی گئی-

***

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ وہاں سے اٹھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ وہ لڑکی جو کلاس میں اس کی توجہ پانے میں ناکام رہی تھی پھر سے اس کے سر پر کھڑی تھی وہ اسے نظر انداز کر چکا تھا لیکن اس بات سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا-

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں... رحاب ہمدانی چہرے پر مسکراہٹ لیے اس کے سامنے

کھڑی تھی۔

جی بیٹھیں...دانش کے کہنے پر ہادی نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

رحاب ہمدانی اس کے سامنے مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔

کیا میں آپ لوگوں کی مدد کر سکتی ہوں..میں نے دیکھا وہ دانین آپ لوگوں کی آدھی ادھوری ہیلپ کر کے چلی گئی...اس نے پھر سے اپنی مدد کی پیشکش کی تھی۔

نہیں وہ ہماری ہیلپ کر کے گئیں ہیں اور ہمارا کام پورا ہو گیا ہے...ہم بھی بس جانے ہی والے تھے یہاں سے...ہادی نے بکس پر جھکے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا...صاف اشارہ تھا کہ اب وہ جا سکتی ہے۔

وہ جانتا تھا وہ اس سے بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہی ہے صرف وہی نہیں وہاں موجود کتنی ہی لڑکیاں اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھیں لیکن وہ اپنی حد جانتا تھا... شروع سے ہی وہ ایسے ماحول میں رہا تھا جہاں لڑکے لڑکیاں کی دوستی ان کا ملنا جلنا یہ سب آم بات تھی لیکن اس کے باوجود اس نے لڑکیوں کی لاکھ پیش قدمی کے بعد بھی کبھی ان سے دوستی نہیں کی تھی وہ ہر کسی سے خود ہی فاصلہ بنائے رکھتا تھا اس لیے کسی کی ہمت ہی نہیں ہوتی تھی اس سے بے تکلفی سے پیش آنے کی لیکن یہ لڑکی ایک ہی دن میں دو بار اس کے سامنے تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چند لمحے اس انتظار میں تھا کہ وہ اٹھ کر چلی جائے گی لیکن اسے وہیں جما دیکھ کر وہ دانش کو باہر آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

اور رحاب ہمدانی نے اپنی سلگتی ہوئی نظروں سے اس کی پشت کو تب تک گھورا تھا جب تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا تھا۔

***

وہ دونوں یونیورسٹی سے نکل رہی تھی جب دانین کی نگاہ سامنے گاڑی میں بیٹھے شخص پر پڑی جو اس کے انتظار میں وہاں بیٹھا تھا۔

کیا میں کبھی سکون سے زندگی جی پاؤں گی اور کتنے امتحان لکھے ہیں میری قسمت میں... اب میں اس شخص سے پیچھا کیسے چھڑواؤں... اس نے گہری سانس بھر کر آسمان کی طرف دیکھ کر دھیمے لہجے میں کہا۔

کچھ کہا تم نے... ساتھ چلتی کشف نے اس سے پوچھا کیونکہ اسے صاف سنائی نہیں دیا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔

نہیں کچھ نہیں...بس جلدی چلو یہاں سے...دانین نے کہا وہ جلد سے جلد وہاں نکل جانا چاہتی تھی کیونکہ اس کی نظر اب تک اس پر نہیں پڑی تھی کیونکہ وہ کسی سے فون پر بات کرنے لگا تھا-

لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی کہ اس کی نظر اس پر نہیں پڑی...اس پر نظر پڑتے ہی وہ کال کٹ کر کے فون گاڑی کی سیٹ پر پھینکتا ہوا باہر نکلا تھا اور اسے پیچھے سے پکارا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین...

دانین سنو...

دانین...اس نے اسے کئی بار پکارا تھا لیکن وہ آگے بڑھ گئی تھی-

دانین مجھے لگ رہا ہے جیسے کوئی تمہیں آواز دے رہا ہے... کشف نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا-

نہیں کوئی نہیں ہے تم اب چلو... شاید کسی اور کو آواز دے رہا ہو گا... کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور وہاں سے چلی گئیں-

...Damn it

اور وہاں کھڑے اس شخص نے غصے سے گاڑی کے دروازے پر ایک لات ماری تھی-

کب تک بچو گی مجھ سے اور کہاں تک بھاگو گی... یہاں مجھ سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا کوئی بھی نہیں... سارے راستے تمہارے مجھ تک ہی آتے ہیں... وہ کمینے پن سے کہتا ہوا مسکرایا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا-

***

ہادی...ہادی رک سن نا...وہ اس کے پیچھے آتا ہوا پکارا-

اور وہ آگے جا کر رک گیا تھا لیکن پلٹا نہیں تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غلط بات ہے ہادی کسی کے خلوص کو یوں نظر انداز نہیں کرتے...وہ صرف ہماری مدد کرنا چاہ رہی تھی...دانش اس کے پاس آ کر بولا-

ہم یہاں کسی کی مدد لینے نہیں آئیں ہیں اور مجھے لگ رہا ہے تمہیں وہ کافی اچھی لگی ہے تو تم اس کے خلوص کو نظر انداز کر کے کیوں آ گئے...اس نے چڑ کر اسی کے لہجے میں کہا-

صرف تمہارے لیے... وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا تو وہ اس کے انداز پر بے ساختہ مسکرا دیا۔

اور رہی بات اچھی لگنے کی تو خوبصورت تو بلا کی ہے وہ... ہے نہ... دانش نے پوچھا وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بات کر رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں میں نے دیکھا ہی نہیں لیکن تم نے اسے دیکھا اور تمہیں پسند بھی ہے... ہادی نے کہا۔

میں نے صرف اس کی خوبصورتی کی تعریف کی ہے... وہ بہت خوبصورت ہے لیکن مجھے نہیں پسند... اس نے انکار کیا۔

کیوں...

کیوں کہ وہ تجھے نہیں پسند... دانش کے کہنے پر ہادی کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔

اسی وقت اس کی نظر سامنے گاڑی میں بیٹھے شخص پر پڑی تھی جو فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا اور بار بار ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

دانین کے نکلتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر نیچے آیا تھا اور پیچھے سے آواز دینے لگا تھا جسے وہ نظر انداز کرتی ہوئی کشف کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی اور وہ شخص اس کو جاتا ہوا دیکھ کر غصے سے کچھ بڑبڑایا تھا جو اسے صاف سنائی نہیں دیا تھا۔

لیکن اس شخص کا دانین کی طرف دیکھنا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

کیا ہوا ہادی... چلو نا... اسے کھڑا دیکھ کر دانش نے کہا تو وہ کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

چل رہا ہوں... گاڑی سٹارٹ کرتا وہ ایک نظر اس شخص پر ڈال کر وہاں نکل گیا۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہیں دوسری طرف رحاب ہمدانی غصے سے بیٹھی سلگ رہی تھی۔

ایک دن میں دوسری دفعہ وہ تمہیں نظر انداز کر کے چلا گیا... تمہیں دیکھنا تو دور اس نے ایک سرسری نگاہ بھی نہیں ڈالی تم پر... کیا یہ انسلٹ نہیں ہے تمہاری... شازمہ نے آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا تھا اور وہ غصے سے اسے گھورتی ہوئی کرسی کو ٹھوکر مارتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

سمجھتا کیا ہے خود کو...اس نے مجھے نظر انداز کیا رحاب ہمدانی کو...اس نے غصے سے ٹیبل پر رکھا کانچ کا گلاس زمین پر دے مارا تھا۔

وہ اس وقت کینٹین میں موجود تھی جہاں بس کچھ دو چار لوگ ہی تھے اس وقت...اس نے اپنا فون نکال کر اس میں ہادی کی فوٹو کو دیکھنے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ابھی رحاب ہمدانی کو نہیں جانتے...بہت غرور ہے نہ تمہیں اپنے آپ پر...چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں...آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے مجھے نظر انداز کیا ہو ایک دنیا دیوانی ہے میری اور تم نے مجھ پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کیا مسٹر ہادی ابراہیم حیات شاہ...وہ غصے سے فون کی اسکرین پر اس کی فوٹو سے مخاطب تھی۔

دیکھنا میں تمہیں مجبور کر دوں گی کہ تم میرے سامنے جھک کر اقرار کرو گے اور اس چہرے کی طرف دیکھ کر بات کرو گے...اس نے ایک فیصلہ کیا تھا جس سے اس کے اندر اک سکون اترا تھا اور پھر وہ شازمہ سے کچھ کہنے لگی تھی-

میں وہ ویڈیو بھیج رہی ہوں اسے سنبھال کر رکھنا اپنے فون میں...اب دیکھتے ہیں تم مجھ سے کیسے بچتے ہو...

تم کیا کرنے والی ہو رحاب...شازمہ نے پوچھا-

صبر رکھو...آہستہ آہستہ سب پتہ لگ جائے گا...کہہ کر وہ مسکرانے لگی تھی-

****

کتنی دیر لگا دی یار یہ لڑکی کہاں رہ گئی...مایا نے کرن سے کہا-

آتی ہی ہو گی...اس نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا-

وہ دونوں ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھیں-

وہ دیکھو وہ رہی...وہ کار کا ڈور بند کر کے مڑی تو مایا نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب ہی سامنے سے وہ آتی ہوئی نظر آئی جو پنک ٹرٹ پر بلیک جینس پہنے اپنے سٹائلش کٹ ہلکے سنہرے خوبصورت بالو پر انگلی چلاتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی-

ارے کیا ہوا اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہو...اس نے پاس آ کر ان دونوں سے پوچھا

-

سمرہ تمہیں کچھ آئڈیا ہیں ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں... وہ دونوں ایک ساتھ بولیں تھیں-

ارے بابا سوری... اب چلو اندر یا مجھے یہی کھڑا رکھنا ہے... اس کے کہنے پر وہ تینوں اندر چلی گئیں-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اوہ واؤ لک ایٹ ہم یار ہی از سو ہینڈسم... ان دونوں نے ایک آواز میں کہا تو سمرہ جو آرڈر کر رہی تھی نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہادی دانش کے ساتھ داخلی دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا-

نظر مت لگا دینا اسے...اس نے کہا تو ان دونوں نے حیرت سے اس کی جانب دیکھ کر پوچھا-

تم جانتی ہو اسے...؟سب نے ایک ساتھ پوچھا-

ایک منٹ...وہ اس کے ساتھ دانش ہے نہ...انہوں نے دانش کو دیکھتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں...اس نے مختصر سا جواب دیا-

وہ دانش کا دوست ہے کیا...ان کا لہجہ تفتیشی تھا-

ہاں...وہ دانش کا دوست اور اس کا اور میرا پھوپھی زاد کزن ہے...اس نے جیسے راز

سے پردہ اٹھایا تھا۔

یو مین یہ ہادی ہے مطلب ہادی ابراہیم حیات شاہ تمارا کزن جس سے تم شادی سے انکاری تھی اور تم نے کبھی ملوایا کیوں نہیں... کرن نے شاک کی حالت میں پوچھا۔

ہائے اگر یہ بندا مجھے ملتا تو میں آنکھ بند کر کے اس سے شادی کر لیتی... مایا نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

میں جانتی ہوں وہ بہت اچھا ہے اور تم لوگوں کو اس لئے نہیں ملوایا کیوں کہ وہ یہاں نہیں رہتا بس کبھی کبھی ہی آتا ہے... اس بار کچھ کام کی وجہ سے رک گیا ہے۔

اور جہاں تک شادی سے انکار کی بات ہے جب سے پھوپھو نے رشتے کی بات کی ہے اس نے ملنا تو دور، بات کرنا بھی کم کر دیا ہے... بے تکلفی تو ہمارے درمیان پہلے بھی

نہیں تھی...ایک فاصلہ وہ ہمیشہ بنائے رکھتا ہے...میں کسی کی زندگی میں زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتی...اس نے اپنے انکار کی وجہ بتائی تھی-

وہ کسی اور میں انٹریسٹیڈ ہے...مایا نے پوچھا-

آئی ڈونٹ نو...مے بی...اس نے لاعلمی کا اظہار کیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم نے اس رشتے سے انکار کر دیا....ان دونوں نے ایک ساتھ پوچھا تھا-

نہیں...میں نے ان سب لوگوں کی خواہش پوری کر دی-

مطلب...

میں نے ہاں کہہ دی ہے لیکن اس کی مرضی ہو گی تب ہی یہ شادی ہو گی...اس نے کہا

-

کیوں نہیں ہو گی اللہ نے چاہا تو ضرور ہو گی انشاءاللہ

انشاءاللہ...ان دونوں نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا اچھا بندا ملنے کی خوشی میں آج کا سارا بل تم پے کرو گی سمرہ بی بی...یہ تمہاری طرف سے ہمارے لیے ٹریٹ ہو گی...ان دونوں نے خوشی سے کہا-

اوکے...کہتے ہوئے اس نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی جو سب سے بے نیاز اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے-

***

کشف اسے ہاسٹل ڈراپ کر کے چلی گئی تھی... وہ جب سے آئی تھی اوندھے منہ بستر پر پڑی تھی... کئی طرح کی سوچیں اس کے سر پر سوار تھی... ہادی کا اسے عجیب طرح سے دیکھنا اسے خوف زدہ کر گیا تھا-

ہو سکتا ہے یہ میرا وہم ہو ورنہ میرا اس سے کیا واسطہ... وہ تو انجان ہے میرے لئے لیکن یہ جو اپنے ہیں ان سے کیسے بچوں اور اس شخص کا کیا کروں میں... اس کی ہمت روز روز پڑھتی جا رہی ہے... پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا میرا... اس شخص کا خیال آتے ہی اس کے خوبصورت چہرے پر غصہ سمٹ آیا تھا-

میں کس سے کہوں کون ہے جو مجھے سمجھیں گا...

تم کیوں گئے مجھے چھوڑ کر... دیکھو تمہارے بنا میرا کیا حال ہے... کیوں گئے مجھے چھوڑ کر... واپس آجاؤ... پلیز واپس آجاؤ... کہتے ہوئے وہ رو پڑی تھی-

اب کس سے کہیں اور کون سنے

جو حال تمہارے بعد ہوا

اس دل کی جھیل سی آنکھوں میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک خواب بہت برباد ہوا

یہ ہجر ہوا بھی دشمن ہے

اس نام کے سارے رنگوں کی

وہ نام جو میرے ہونٹوں پر

خوشبو کی طرح آباد ہوا

اس شہر میں کتنے چہرے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ یاد نہیں سب بھول گئے

اک شخص کتابوں جیسا تھا

وہ شخص زبانی یاد ہوا

****

ڈھلتی شام کے سائے ختم ہو چکے تھے اور رات اپنی چادر چاروں طرف پھیلا رہی تھی اور وہ اب تک اوندھے منہ بستر پر پڑی تھی... شاید روتے روتے سو گئی تھی اور اپنے دکھ اور پریشانی میں اسے یہ بھی یاد نہیں رہا تھا کہ شام میں اس نے کسی سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اور وہ اس کا انتظار کر رہا ہو گا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

رات کے پچھلے پہر نیند سے کی سرگوشی

آنچ لہجوں کی جلا دیتی ہے مدہم جاناں

غم بھلانا تیرا اتنا بھی تو آسان نہیں

آنکھ ہنستے میں بھی ہو جاتی ہے پر نم جاناں

محبت کرتی ہو نہ مجھ سے... سامنے کھڑے نفوس نے سوال کیا تھا-

تم جواب کیوں نہیں دیتی میری بات کا... اس نے سوال کیا تھا-

محبت کرتی ہو نہ... پھر سے سوال کیا تھا-

دیکھا پھر سے جواب نہیں دیا... اب کے وہ مایوس ہوا تھا-

دیکھنا ایک دن جب تم سے دور چلا جاؤ گا تب میری قدر ہو گی تمہیں... اس نے کہا اور پھر وہ اس کا ہاتھ چھڑا کر چل دیا تھا اس سے دور... بہت دور-

نہیں رکو پلیز مجھے اکیلا چھوڑ کے مت جاؤ...رک جاؤ...پلیز خدا کے لیے رک جاؤ...

نیند میں ہی وہ پکاری تھی اور پھر جھٹ سے آنکھیں کھول دی تھی اور اپنے ارد گرد نگاہ کی مگر اس کمرے میں اس کے سوائے کوئی نہیں تھا-

اس نے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو رات کے ایک بج رہا تھا اسے شدت سے پانی کی طلب ہوئی تھی وہ کچھ کھائے پیے وغیر ہی سو گئی تھی اس نے ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی نکال کر پیا اور بیڈ پر بیٹھی کچھ سوچنے لگی-

تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گے...تو تم کیوں میرا ہاتھ چھوڑ کر چلے گئے...کیوں اپنا وعدہ بھول گئے...یکدم ہی اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی اور اس کے بائیں بازو میں درد کی لہر دوڑ گئی تھی-

اس نے

"اِنَّ اللہ مَعَ الصّابِرِین"

"اللہ صابروں کے ساتھ ہے" کا ورد شروع کر دیا تھا جس نے اس کے دل کو سکون بخشا تھا اور وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی تھی۔

اے میرے پیارے اللہ جی مجھے اس درد سے نجات دیں... مجھے حوصلہ دیں اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں... مجھے صبر عطا کریں۔

اسے یاد ہے ایک بار اس کی ماما نے کہا تھا کہ صبر کرنے والوں کا ایک خاص مقام ہوتا ہے اللہ پاک کے دربار میں اور جتنا ہم میں صبر ہو گا اتنا ہی ہماری دعاؤں میں اثر ہو گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے... اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت سے ہر ایک کے ساتھ ہے لیکن صبر کرنے والوں کا ایک خاص مقام ہے اور

اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کر کے آسانی فرماتا ہے۔

***

ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں... کشف نے دانین سے پوچھا۔

وہ دونوں یونیورسٹی گراؤنڈ کے پاس ایک پیڑ کے نیچے بیٹھی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جو نوٹس ہم نے کل انہیں دیے تھے وہی لینے کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں... دانین نے کہا۔

اپنی معلومات میں اضافہ کریں ہم نے نہیں صرف آپ نے دیے تھے شہزادی صاحبہ اور میں نے تو...اسے کچھ یاد آیا تھا اور اس نے بے ساختہ اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا-

کیا ہوا...؟ دانین نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیوں کہ اسے پتہ تھا اس نے نوٹس کمپلیٹ نہیں کیے ہوں گے-

یار میں نے...کہتے ہوئے اس کی مسکراہٹ دیکھی تو چپ ہو گئی-

اللہ کرے پروفیسر یوسف آج نہ آئیں...ان کو نیند آجائے یا وہ یونیورسٹی کا راستہ بھول جائیں...کشف بیٹھی ہوئی پروفیسر یوسف کے یونیورسٹی نا آنے کی دعائیں مانگنے لگی تھی

-

کشف تمہیں دیکھ کر کوئی کہے گا کہ تم ماسٹرز کر رہی ہو...یہ چوتھی کلاس کے بچوں کی

طرح دعائیں مانگ رہی ہو... تمہیں پتہ ہے جب میں اسکول میں اپنا ہوم ورک مکمل نہیں کر پاتی تھی تو ایسے ہی کہا کرتی تھی...اس نے کشف سے کہا-

اچھا زیادہ میرا مذاق اڑانے کی ضرورت نہیں ہے...اس نے تپ کر کہا-

کشف ایک کام کی بات بتاؤں پروفیسر یوسف پہلے ہی آ چکے ہیں سو یہ سب کسی اور وقت کے لیے اٹھا کے رکھو...دانین نے کہا تو کشف نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلا کر اس کی جانب دیکھا تھا-

چہرہ دیکھو اپنا...ویسے ایک بات تو بتاؤ تمہارا پڑھائی میں دل کیوں نہیں لگتا...دانین کے پوچھنے پر اس نے برا سا منہ بنایا تھا-

پتہ نہیں کیوں پر دل نہیں کرتا کہ میں پڑھا کو لڑکیوں کی طرح رات دن کتابوں میں

اوندھی رہوں اور ویسے بھی اتنی ذہین تو ہوں ہی کہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جاتی ہوں... تو کیوں اپنی آنکھیں خراب کروں اور اتنا پڑھ لکھ کر کرنا کیا ہے وہی چولہا چوکا... کہتے ہوئے اس نے دانین کی طرف دیکھا تو دانین قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

کیا چیز ہو یار تم... واہ کیا بات ہے... ان نیک خیالوں کے کیا کہنے... دانین نے اس کا کندھے پر ہاتھ رکھ کر کندھا تھپتھپا کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین تمہیں بہت شوق ہے نہ پڑھنے کا... کشف نے پوچھا۔

ہاں میری زندگی میں میرے دو ہی شوق ہیں... پہلا پڑھائی اور دوسرا رسٹ واچ پہننے کا جو گھڑی اچھی لگتی ہے وہ میرے واچ کلیکشن میں ہوتی ہے... بس اور کچھ نہیں لیکن میں بھی کتابی کیڑا نہیں ہوں... مجھے پڑھائی کو سر پر سوار کرنے کی عادت نہیں ہے... اب چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے... نہیں تو سر سے ڈانٹ پڑ جائے گی... ان لوگوں کا آنے

کا کوئی امکان نہیں ہے...اس نے اٹھتے ہوئے کہا-

تمہیں بڑی جلدی ہے کلاس میں جانے کی...میری بے عزتی پر تمہیں خوشی محسوس ہو گی کیا...اس نے رونی صورت بنا کر کہا-

او کم آن یار بے عزتی والی کیا بات ہے اور پروفیسر نے ہی ہم سے ان کی ہیلپ کے لیے کہا تھا تو ہم کہہ دیں گے کہ ہمارے نوٹس ان کے پاس ہیں...اب چلو...مجھے نہیں لگتا کہ اب وہ آئیں گے...دانین کے کہنے پر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی-

تم جھوٹ بولو گی...اس نے کہا-

اینی تھنگ فار یو میری پیاری...اب چلو...اس نے مسکرا کر کہا-

****

مصیبت میں جو کام آئے

وہی تو اپنے ہوتے ہیں

وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے نکلنے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجا تھا اور دوسری طرف سے جو خبر ملی تھی وہ سب کچھ چھوڑ کر گھر سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ہاسپٹل میں موجود تھا۔

دانش...سب ٹھیک ہے ماموں ٹھیک تو ہیں نہ...اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا جس

پر دانش اس کے گلے لگ گیا تھا جو کچھ دیر پہلے تک اپنی ماں اور بہن کو تسلی دے رہا تھا اسے دیکھتے ہی ایکدم ہی بکھر کر رہ گیا تھا۔

کیا ہوا ہے...اس نے پوچھا اور ایک نظر سمرہ اور ممانی پر ڈالی جو نم آنکھوں سے آئی سی یو کے دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔

بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے...ڈاکٹر نے چوبیس گھنٹے خطرناک بتائیں ہیں...ڈاکٹر اندر ان کا ٹریٹمینٹ کر رہے ہیں...اس نے آہستہ آواز میں کہا۔

تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے اللہ سب بہتر کرے گا...تم پریشان نہیں ہو...اللہ سے بہتری کی امید رکھو...تمہیں تو ممانی اور سمرہ کا خیال رکھنا ہے...انشاءاللہ ماموں ٹھیک ہو جائیں گے...اس نے اسے تسلی دی تھی تو دانش نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

دانش کے پاس سے ہٹ کر وہ ممانی اور سمرہ کے پاس آیا تھا۔

ممانی آپ پریشان نہ ہوں ماموں کو کچھ نہیں ہو گا...اس نے آنسو صاف کر کے کہا تھا اور سمرہ کی طرف مڑا تھا۔

دیکھو سمرہ تمہیں ہمت کرنی ہو گی اگر اس طرح سے تم ہمت ہارو گی تو ممانی کو کون سنبھالے گا...ماموں تمہیں اس حالت میں دیکھیں گے تو ان کو کتنا دکھ پہونچے گا تم جانتی ہو نہ وہ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں دانش سے بھی زیادہ...تو کیا تم ان کے لیے دعا نہیں کرو گی...وہ وہاں اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں تو تمہیں ان کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہماری طرف لوٹ آئیں...ہادی کے سمجھانے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

اور پھر اس نے دانش کی تلاش میں نگاہ دوڑائی تو وہ اسے جائے نماز پر دعا مانگتے ملا... پھر اس نے ساری جمے داری اپنا کر ان کا ہر طرح سے خیال رکھا... ممانی، سمرہ اور دانش کو زبردستی جوس اور سینڈوچ کھلایا اور باقی کی بھاگ دوڑ اس نے ہی کی۔

شام تک جا کر کہیں شفیق صاحب کو ہوش آیا تھا... اور ان لوگوں نے شکر کا سانس لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفیق صاحب کو دیکھنے کے بعد وہ سب خوش تھے کہ وہ اب ٹھیک ہیں اور سمرہ چلتی ہوئی ہادی کے پاس آئی تھی۔

تھینک یو ہادی اگر تم نہیں ہوتے تو میں تو ہمت ہار گئی ہوتی... تم نے مجھے ہمت دلائی اور ہمارا حوصلہ بڑھایا... تھینک یو ویری مچ... کہتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور آپ سے تم تک کا فاصلہ طے کر گئی تھی۔

اتنا فارمل ہونے ضرورت نہیں ہے وہ میرے بھی ماموں ہیں اور تم سب میرے اپنے ہو...میں نے جو کیا میرا فرض تھا اور میری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا...اچھا میں دانش کو دیکھ لوں...اس نے نرمی سے کہا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا-

اور سمرہ نے اس کو تب تک دیکھا تھا جب تک وہ نگاہوں سے دور نہیں چلا گیا تھا اس نے جس طرح سے ان سب کا خیال رکھا تھا اور سب کچھ سنبھالا تھا اس کی وجہ سے ہادی کا اس کی نگاہوں میں ایک خاص مقام بن گیا تھا-

اور آج اسے اپنی ماں اور پھوپھو کا فیصلہ برا نہیں لگا تھا اور اس نے اس رشتے کو دل سے قبول کرنے کا سوچ لیا تھا-

اور محبت کا کیا ہے یہ تو کسی سے کہیں بھی ہو سکتی ہے اور اس نے محبت کی پہلی سیڑھی پر

قدم رکھ دیا تھا اور اس کی منزل ہادی ابراہیم حیات شاہ تھا۔

****

تیری ناراضگی سے ڈر لگتا ہے مجھ کو

تو نے بات نہ کی تو میں کیا کروں گی

(از خود)

وہ یونیورسٹی کے بعد شام میں اسی پارک میں آئی تھی...اسے اگلے دن یاد آیا تھا کہ اس نے اذہان سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اور اپنی پریشانی میں وہ اس سے ملنے نہیں آئی تھی۔

بہت دیر تک اس نے انتظار کیا تھا لیکن وہ اب تک نہیں آیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسے سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا تھا اور اسے دیکھ کر دوسری بینچ پر منھ دوسری جانب کر کے بیٹھ گیا تھا۔

صاف اظہار تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے... وہ اس کے پھولے ہوئے منھ کو دیکھ کر اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بہت ناراض ہو... اس نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا۔

ہاں بہت ناراض ہوں میں آپ سے... اس نے اسی طرح بیٹھے ہوئے جواب دیا۔

معافی کی کوئی گنجائش ہے...اس نے دھیرے سے پوچھا-

میں نے آپ کا کتنا انتظار کیا آپ کیوں نہیں آئیں کل...اس نے ناراضگی سے پوچھا-

کل میری تبیعت خراب تھی اس لیے نہیں آپائی تھی ورنہ میں ضرور آتی...مجھے اچھا تھوڑے ہی نہ لگتا ہے کہ اذہان میرا انتظار کرے اور یوں ہی واپس لوٹ جائے...اس نے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب معافی مل سکتی ہے...اس نے اپنے کان پکڑ کر پوچھا تو وہ کھلکھلا کے ہنس پڑا-

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں...مجھے دادو نے سمجھا دیا تھا کہ آپ کو کوئی پرابلم ہو گی اس لیے نہیں آئیں کیوں کہ دوست پرامس نہیں توڑتے اسے ہر حال میں نبھاتے ہیں اور آپ تو میری دوست ہیں نہ...اس نے معصومیت سے کہا-

دوست تو ہوں میں آپ کی لیکن ایک بات تو بتاؤ اتنی دیر سے آپ ناٹک کر رہے تھے ناراضگی کا...اس کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور زور زور سے ہنسنے لگا-

رکو ابھی بتاتی ہوں میں آپ کو...دانین نے اسے پکڑ کر اس کے بال بگاڑے تھے اور اس کی ساتھ خود بھی ہنسنے لگی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر وہ اپنی باتوں میں مگن ہو گیے تھے-

****

وہ بات ایسے کرتا ہے

جیسے مجھ پر اختیار رکھتا ہے

(از خود)

وہ دونوں کوریڈور میں کھڑی کسی بارے میں بات کر رہیں تھیں-

تم نے دیکھا وہ دونوں آج بھی نہیں آئے... تم دیکھنا آئندہ جو میں کبھی ان لوگوں کی مدد کروں... وہ کہہ رہی تھی جب پیچھے سے آواز آئی تھی-

ایکسکیوز می... آواز پر چونک کر پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا تو سامنے وہ دونوں کھڑے تھے-

کہیں ان لوگوں نے ہماری باتیں تو نہیں سن لیں... اس نے کشف سے سرگوشی میں

کہا-

سن لیا ہو گا بھی تو ہم کیا کر سکتے ہیں... کشف نے دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے ان کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا-

آپ یہاں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میں یہ آپ کے نوٹس لوٹانے آیا تھا... اس نے دانین کی طرف دیکھتے ہوئے نوٹس بڑھائے تھے دانین کو نوٹس پکڑا کر اس نے ہاتھ پیچھے کیا-

آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے ہماری مدد کی... دانین نے اس کی طرف دیکھا تو اسے لائبریری والا منظر یاد آیا تھا اور گھبرا کر کشف کے پیچھے ہوئی تھی اور خود کو تسلی دی تھی کہ اس کا اس سے کیا واسطہ شاید وہ کسی اور کو دیکھ رہا ہو ایک میں ہی تو نہیں تھی وہاں-

شکریہ کی کیا بات ہے اگر ہم نہیں ہوتے تو کوئی اور آپ کی مدد کر دیتا اب ہم چلتے ہیں... کشف نے نرمی سے کہا اور وہ دونوں جانے کے لیے پلٹی۔

اور ہادی کا دل کیا کہ وہ ابھی نا جائے اس لیے اس نے پیچھے سے پکارا تھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

اگر آپ کو برا نہ لگے تو آپ دونوں میرے ساتھ کافی پینے چلیں گیں... تھینک یو ٹریٹ... وہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہہ رہا تھا اور دانش اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا

-

کتنی ہی لڑکیوں کی آفر کو رد کرنے والا آج خود ایک لڑکی کو کافی آفر کر رہا تھا-

سوری میں کافی نہیں پیتی... اس نے فوراً انکار کر دیا تھا-

آپ مجھ سے اتنی خوفزدہ کیوں ہیں... ہادی نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا جب کہ وہ اس کے چہرے پر اس کی سوچ کی پرچھائیں کو پڑھ چکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں خوفزدہ ہے-

میں آپ سے کیوں خوفزدہ ہونے لگی... وہ اس انداز پر جی بھر کے حیران ہوئی تھی-

تو پھر آپ چل رہی ہیں ہمارے ساتھ...اس نے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کہتی کشف نے کہا-

ابھی تو ہماری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے...ہم آپ سے اس کلاس کے بعد ملتے ہیں...ابھی ہم چلتے ہیں...کشف نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں آپ دونوں کا کیفے میں انتظار کروں گا...آپ دونوں ضرور آنا...اس نے دانین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور واپس پلٹ گیا تھا-

****

اور وہیں ان سے کچھ دوری پر کھڑی رحاب ہمدانی نے سلگتی ہوئی نظروں سے ان

چاروں کو دیکھا تھا۔

میں نے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا مسٹر ہادی لیکن آپ نے مجھے ٹھکرا دیا اور اس لڑکی کو تم خود کافی آفر کر رہے ہو... میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں... اپنی انسلٹ کا بدلہ تو میں لے کر ہی رہوں گی... غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

تجھ کو آنا ہے مجھ تک

یہ میرا انتظار کہتا ہے

(از خود)

کیفے میں چائے اور سموسوں کی خوشبو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔

وہ دونوں ایک ٹیبل کے پاس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یہ کیا کیا ہے تم نے آج... دانش ہادی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کیا ہے میں نے... یہ صرف ایک تھینک یو ٹریٹ ہے اور کچھ نہیں... اس نے لاپرواہی سے کہا۔

تھینک یو ٹریٹ ہاں... ہادی ابراہیم حیات شاہ جو ایک دنیا کی لڑکیوں سے دور رہتا ہے وہ کسی لڑکی کو کافی آفر کر رہا ہے اور تم کہتے ہو کیا کیا... دانش نے کہا۔

ویسے اس لڑکی میں کیا خاص بات ہے... دانش نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا-

اس لڑکی میں کیا خاص بات ہے میں خود نہیں جانتا... ایک انجانی سی کشش ہے جو مجھے اس کی طرف کھینچتی ہے... میں نہیں سمجھ پایا کہ کیا ہے یہ... اس کے لہجے میں الجھن تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انٹریسٹنگ... تجھے کیا لگتا ہے وہ آئے گی... دانش کہتے ہوئے مسکرایا-

ہاں... اس کے لہجے میں یقین تھا-

اور تمہیں اتنا یقین کیوں ہے... دانش نے کہا-

پتہ نہیں....

مگر مجھے لگتا ہے نہیں آئے گی...

وہ آئے گی میرا دل کہتا ہے دانش نے اس کی آنکھیں میں بغور دیکھا جہاں ایک یقین درج تھا۔

اور تو نے دل کی سننی کب سے شروع کر دی...دانش نے چھیڑنے والے انداز میں پوچھا تھا۔

دل کی ابھی سنی ہی کہاں ہے... لیکن لگتا ہے دل میرے اختیار سے باہر ہو رہا ہے اور اب آگے اس بارے میں میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا...اب کوئی سوال مت کرنا...

کہتے ہوئے اس نے کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں تھی وہ جانتا تھا وہ اس سے خوفزدہ ہے اور وہ اس کا خوف دور کرنا چاہتا تھا اسی لیے اس نے کافی آفر کی تھی۔

ہو گیا جس دن سے اپنے دل پر اس کو اختیار

اختیار اپنا گیا بے اختیاری رہ گئی

***

ہادی میں ذرا اک فون کر کے آتا ہوں... دانش کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا۔

وہ کال کر کے جیسے ہی مڑا سامنے رحاب ہمدانی کو اپنے انتظار میں کھڑے پایا۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے... رحاب نے کہا۔

مجھ سے... مجھ سے کیا بات کرنی ہے آپ کو... دانش نے حیران ہو کر پوچھا-

بات بعد میں کر لیں گے پہلے مجھے کچھ دکھانا ہے... یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا سیل فون نکال کر وڈیو اوپن کر کے اس کے سامنے کیا... جس میں ان کی اس دن کی بات چیت کا چھوٹا سا حصہ تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانش نے حیرت سے پہلے وڈیو اور پھر اسے دیکھا اور کہا-

تم لوگ کلاس میں بیٹھ کر یہ سب کرتی ہو...

ہم کیا کرتے ہیں اس سے آپ کو مطلب نہیں ہونا چاہیے... مجھے بس یہ کہنا تھا کہ آپ لوگ یہاں کیوں ہیں اور کس کے لیے آئے ہیں اس کا مجھے اندازہ ہے... وہ لڑکی دانین

ہی ہے نہ جس کا آپ لوگ ذکر کر رہے تھے...اس کے اتنے سٹیک اندازے پر وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا جب کہ وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی... جلد ہی اس نے اپنی حیرت پر قابو پایا تھا اور اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا۔

دیکھو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے... ہم یہاں دانین کے لیے نہیں آئے ہیں اور نہ ہی ہم اس کے بارے میں بات کر رہے تھے... ہم تو اس لڑکی کی بات کر رہے تھے جو ہادی کی بیوی ہے اور ہم اسی کے لیے یہاں آئے ہیں...اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور سامنے دیکھا جہاں اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھی۔

بیوی...یو مین کہ ہادی میرڈ ہے... وہ گہرے سدمے میں بولی۔

ہاں... بڑی دکھ بھری کہانی ہے پھر کبھی سناؤ گا...ابھی کہ لیے بس اتنا جان لو کہ وہ

شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے... ہم اسے ہی ڈھونڈنے یہاں آئے ہیں... اچھا اب میں چلتا ہوں اور کچھ جاننا ہو تو مجھ سے بعد میں پوچھ لینا... وہ اس کی حالت دیکھ کر محظوظ ہوا تھا اور وہ ابھی تک سدمے میں کھڑی تھی۔

دانش نے آگے جا کر پھر پلٹ کر دیکھا تھا وہ ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی کیونکہ جو منصوبہ وہ بنا کر آئی تھی وہ دھرا رہ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑی آئی مجھے بلیک میل کرنے والی... سستی بلیک میلر... آئی ایم پراؤڈ آف یو دانش ...خود کو شاباشی دیتا ہوا وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

***

یار دانین تھوڑی دیر کی ہی تو بات ہے چلو نہ... کشف خوشامدی لہجے میں کہہ رہی تھی

-

سوری میں نہیں جاؤں گی... میرا موڈ نہیں تم چلی جاؤ... اس نے کتاب پر جھکے ہوئے کہا-

تمہیں میری کوئی پرواہ ہے... میں نے ہامی بھر لی اور اب تم منع کر رہی ہو... میں کیا منہ لے کر جاؤں گی... کشف نے کہا تو دانین نے اسے گھور کر دیکھا-

یہی منہ جو تمہارے پاس ہے اسے ہی لے کر جانا اور کس نے کہا تھا ایسا کرنے کو... مجھ سے پوچھ کر ہامی نہیں بھری تھی تم نے... اب جو کیا ہے وہ بھگتو... اس نے جل کر کہا

-

میں تم سے آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں تم چل رہی ہو یا نہیں... کشف نے دھمکی آمیز

لہجے میں پوچھا تھا۔

نہیں...

اچھا ٹھیک ہے جو کیا میں نے کیا...اب پلیز چلو...میں تمہیں اپنا بیسٹ فرینڈ کہتی ہوں اور سمجھتی بھی ہوں لیکن تم ایسا نہیں سمجھتی...ٹھیک ہے مت جاؤ میں اکیلی چلی جاؤں گی...وہ مصنوعی ناراضگی سے کہنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب ناراض تو مت ہو...میں چل رہی ہوں وہ بھی صرف تمہاری خاطر...وہ ہامی بھرتے ہوئے بولی۔

نہیں رہنے دو مجھ پر یہ احسان عظیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں...وہ اسے اٹھتا ہوا دیکھ کہنے لگی۔

اب میں چل رہی ہوں نا زیادہ نکھرے مت دکھاؤ... دانین نے کہا تو اس کا پارا ہائی ہو گیا۔

میں نخرے دکھا رہی ہوں... تم ایسا کرو مت جاؤ... یہی بیٹھو میں جا رہی ہوں... کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کشف... دانین نے پکارا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی رکی۔

***

ہزاروں میں مجھے صرف وہ ایک شخص چاہیے

جو میری غیر موجودگی میں میری برائی نہ سن سکے

ایکسکیوز می... کسی کی آواز سن کر وہ رکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا وہ جو سوچ رہی تھی کہ دانین اس کے پیچھے آئے گی مگر اپنے سامنے رحاب ہمدانی کو کھڑا دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔

اسے مجھ سے کیا کام پڑ گیا... اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

جی... اس نے کہا۔

کشف پروفیسر خورشید کے نوٹس ہوں گے تمہارے پاس... رحاب اس کی جانب آ کر بولی۔

ہاں ہوں گے لیکن ابھی نہیں دے سکتی...اس نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا-

کیوں نہیں دے سکتی...اس نے پوچھا-

دیکھو اس وقت میرا دماغ خراب ہے ابھی میں اس لڑکی سے سر کھپا کے آرہی ہوں... میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں...وہ عجلت میں کہتی ہوئی آگے بڑھی جب اس نے ایک دفعہ پھر اسے روکا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے ایک بات پوچھوں کافی روڈ نہیں ہے تمہاری دوست...رحاب نے کہا-

مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا...اسے غصہ ہی آگیا تھا اس کی بات سن کر کہاں تو کلاس کی لڑکیوں سے بات تک نہیں کرتی تھی اور کہاں آج وہ دانین کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی تھی-

ارے تم تو غصہ ہی ہو گئیں... میں صرف یہ کہہ رہی تھی کہ تمہارے علاوہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی سے زیادہ بات کرتی ہے... بس تم دونوں ہی ہر جگہ ساتھ پائی جاتی ہو... اس نے کہا-

پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ جیسی بھی ہے میری دوست ہے اور دوستی کسی مطلب یا مقصد سے نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کا مزاج دیکھ کر کی جاتی ہے... دوستی نبھانے کے لیے ایک خوبصورت دل چاہیے ہوتا ہے جو اس کے پاس ہے... اس کی اپنی زندگی ہے... اور وہ جلدی کسی سے گھلتی ملتی نہیں ہے اس لیے اس کا میرے علاوہ کوئی دوست نہیں ہے... اب ہر کوئی تمہاری طرح تو نہیں ہوتا جو ہر کسی سے فری ہو جائے اور ہر بات میں اپنی ٹانگ اڑائے... اور اب تمہاری بات پوری ہو گئی ہو تو میں اپنی دوست کے پاس جاؤں... کشف کہتے ہوئے وہاں سے چلتی ہوئی واپس آئی تھی لیکن دانین کو دروازے پر ہی کھڑا دیکھ کر رک گئی تھی-

چلیں...اس نے دانین سے کہا-

کیا دھواں دھار قسم کی سپیچ تھی تمہاری...مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم مجھے اتنا چاہتی ہو...
دانین نے مسکرا کر کہتے ہوئے قدم آگے بڑھایا تھا-

تم نہ مجھ سے بات مت کرنا...کشف اس کے ساتھ چلتی ہوئی تپ کر بولی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر کس سے کروں جا کر میرا تو تمہارے علاوہ کوئی دوست نہیں ہے یہاں...اب مان
بھی جاؤ میں تو تیار ہو گئی تھی جانے کے لئے مگر تمہیں ہی غصہ کرنے کا شوق چڑھا تھا
اور میرا غصہ اس بے چاری پر نکال دیا تم نے...دانین نے مسکراہٹ دبا کر کہا-

کوئی بے چاری نہیں ہے وہ...اس کی حرکتیں دیکھی ہیں تم نے...کشف نے اس سے
سوال کیا تھا-

وہ کچھ بھی کرے ہمیں کیا کرنا...دانین نے کہا-

وہ کچھ بھی کرے میرے دوست کی برائی نہیں...اب کچھ بولنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے گی...میری دوست کو روڈ بولتی ہے...ڈفر کہیں کی...وہ بڑبڑائی تھی-

تمہیں پتہ ہے تم میری سب سے پیاری دوست ہو...میری اور بھی دوست رہی ہیں...اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بچپن کے دوست سب سے اچھے اور اہم ہوتے ہیں... ہوتے ہیں میں بھی مانتی ہوں مگر میری ایک ایسی دوست ہے جو مجھے کافی دیر سے ملی ہے لیکن وہ مجھے مجھ سے زیادہ سمجھتی ہے...اور دنیا میں سچا دوست تو وہی ہے جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی دوستی کا حق ادا کرے اور اس دوستی کا مان رکھے...اور دنیا کے ہجوم میں اگر آپ کو ایک ایسی مخلص دوست مل جائے تو کیا یہ خوش قسمتی نہیں ہے اور

وہ خوش قسمت میں ہوں جسے تم جیسی دوست ملی...اس نے کہا تو وہ مسکرا دی-

اچھا بس بس...مجھے زیادہ سر پر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ میرے پیر زمین پر نہیں ٹکے گیں...اب ہمیں چلنا چاہیے ورنہ پھر اگلے لیکچر کا ٹائم ہو جائے گا...اس نے کہا تو دونوں کیفے ٹیریا کی جانب چل دیں-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

کیا ہوا میری بے بی کو ایسے کیوں حیران پریشان کھڑی ہے...کشف کے جانے کے بعد کامران نے آکر اس سے پوچھا-

وہ جو سکتے میں کھڑی رحاب ہمدانی اپنی اتنی عزت افزائی پر منہ کھولے کشف کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی...کامران کی آواز سن کر ہوش میں آئی اور رحاب ہمدانی کو تو کشف کی

باتیں یاد کر کے پتنگے ہی لگ گئے تھے کیونکہ اسے امید نہیں تھی کہ وہ اسے اتنا کچھ سنا کر چلی جائے گی۔

کامی میری بات سنو...اس نے کامران کو پکارا تھا۔

ہاں بولو میری جان...وہ اس کے قریب آ کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں میرے لیے ایک کام کرنا ہو گا...اس نے کچھ سوچتے ہوئے غصے سے کہا۔

تمہارے لیے تو میں کچھ بھی کروں گا...تم ایک اشارہ تو کرو میری جان...کامران نے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

چلو میرے ساتھ میں بتاتی ہوں کہ کب کیا کرنا ہے...وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی-

چلو...وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا-

***

کیفے ٹیریا میں وہ چاروں ایک ٹیبل کے ارد گرد کرسیوں پر بیٹھے تھے-

آپ لوگ کیا لیں گی...ہادی نے پوچھا-

جو بھی آپ منگوالیں...ٹریٹ تو آپ کی طرف سے ہے...کشف نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہادی بھی مسکرا دیا-

آرڈر ٹیبل پر آنے کے بعد دانین نے دیکھا کہ تین کافی کے مگ تھے اور ایک جوس کا گلاس...اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا-

آپ کو کیسے پتہ کہ دانین کافی نہیں پیتی... کشف نے سوال کیا تھا-

انہوں نے خود ہی بتایا تھا...دانش نے جیسے بہت اہم اطلاع اس تک پہنچائی تھی-

مجھے بھی پتہ ہے...میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ ہو سکتا ہے یہ جھوٹ بول رہی ہو آپ کو اتنا یقین کیسے ہوا کہ یہ سچ بول رہی تھی...دانش کو گھوری سے نواز کر اس نے ہادی سے پوچھا اور دانین اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی...اسے کشف پر جی بھر کے غصہ آیا تھا کیا ضرورت تھی بھلا یہ سب باتیں کرنے کی-

مجھے یقین تھا کہ یہ سچ کہہ رہیں ہیں...ہادی نے کہا تو دانین نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو کشف کی جانب دیکھ رہا تھا...بات اتنی خاص نہیں تھی لیکن اس کے یقین نے اس دل کو چھوا تھا۔

اس نے اپنے سامنے بیٹھے ہادی ابراہیم حیات شاہ کو دیکھا تھا...دل ہی دل میں اس کی شاندار پرسنیلٹی کو سراہا تھا...اس کی مکمل شخصیت اور اس کے بات کرنے کا لہجہ...وہ اپنی سوچ کو جھٹکتی ہوئی سر جھکا گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اپنی سوچ پر اسے کہیں پر پڑھا ہوا شعر یاد آیا تھا....

تیری قربت کے لمحے پھول جیسے

مگر پھولوں کی عمریں مختصر ہوتی ہیں

کم بولنا آپ کی عادت ہے یا آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں ابھی بھی...اسے چپ بیٹھا دیکھ کر اس نے کہا۔

اس کی آواز پر اس نے اپنا سر اٹھایا اور پھر جھکا لیا۔

ابھی بھی یعنی کہ وہ جانتا تھا میں سے خوفزدہ ہوں...اس نے دل میں سوچا یہ میری سوچ تک رسائی حاصل کر چکا ہے۔

نہیں میں آپ سے خوفزدہ نہیں ہوں...وہ کہنا چاہتی تھی ہاں وہ خوفزدہ ہوئی تھی لیکن وہ کہہ نہیں پائی تھی۔

اچھا مجھے لگا تھا...اس نے کہا۔

آپ کو غلط لگا تھا... کہہ کر وہ اپنے ارد گرد دیکھنے لگی تھی۔

اسے کشف پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا پتہ نہیں کون کون سی باتیں لے کر بیٹھ گئی تھی اور اس کی باتیں اتنی جلدی ختم نہیں ہوتی تھیں۔

وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے کنفیوز سی ہو گئی تھی... بظاہر وہ سب سے بات کر رہا تھا لیکن اس کی نظر دانین پر تھی... اس نے ایک نظر پھر اس کی جانب کی تھی اور اس کی کنفیوز سی صورت دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر اک مسکان آئی تھی جسے اس نے ہاتھ میں پکڑے کافی کے مگ کو منھ سے لگاتے ہوئے چھپایا تھا۔

اس وقت وہ بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے... وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی دوبارہ ہمدرد بن کر اس کی ذات تک رسائی حاصل کرے... زندگی ہر بار اسے

اک نئے انداز سے آزمانے چلی آتی تھی وہ اب تھکنے لگی تھی اس لیے اس نے سوچا کہ اب ہر ممکن کوشش کرے گی کہ اس سے سامنا کم سے کم ہو لیکن جیسا ہم سوچتے ہیں ہر بار ویسا نہیں ہوتا۔

وہ وہاں سے اٹھنا چاہتی تھی اس نے کشف کو اشارہ کیا کیونکہ اس کے بغیر وہ ایسے اٹھ کر نہیں جا سکتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب ہم چلتے ہیں کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے اور کافی کے لیے شکریہ... کشف نے کہا۔

مائی پلیزر... ہادی نے کہا تو وہ وہاں سے چلی گئیں۔

ان کے جانے کے بعد ہادی کچھ سوچ کر مسکرا دیا تھا۔

اور ایک شعر گنگناتا ہوا اٹھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

میں نے دیکھا ہے اس کی آنکھوں میں

صرف میرا ہی عکس نظر آیا ہے مجھے

(از خود)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

خدا کے لیے کشف اب ایسی کوئی پیشکش کبھی قبول مت کرنا پلیز... دانین نے کیفے ٹیریا سے نکلتے ہوئے کشف سے کہا۔

کیا ہوا... ایسا کیوں کہہ رہی ہو... کشف نے پوچھا۔

کچھ نہیں بس جو کہہ رہی ہوں وہ سنو اور اب چلو مجھے ہاسٹل ڈراپ کر دو میں نے اور کوئی لیکچر اٹینڈ نہیں کرنا...اور مجھ سے کوئی سوال مت کرنا پلیز...اس نے کہا-

وہ خود سے ڈر گئی تھی وہ انجانے میں ہی سہی اس کے سحر میں گم ہوتی جا رہی تھی...وہ سامنے ہو تو اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اور وہ یہی نہیں چاہتی تھی وہ کسی اور شخص سے جڑی ہوئی تھی اور یہ اس شخص کے ساتھ دھوکہ تھا-

وہ دونوں پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ رہی تھی کہ جب سامنے سے اتا ہوا ایک لڑکا جان بوجھ کر ان سے ٹکرا گیا اور اس لڑکے کے ہاتھ میں تھاما ہوا کیک کا باکس زمین پر گر گیا تھا-

دیکھ کر نہیں چل سکتی اندھی ہو...وہ ان دونوں پر زور سے چلایا تھا جب کہ دیکھنے پر پتہ

چلتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ان سے ٹکرایا ہے-

اے مسٹر حد میں رہ بات کرنا ورنہ منہ توڑ دوں گی تمہارا اور اندھے ہو گے تم تمہارا پورا خاندان... ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہم سے اس طرح بات کرنے کی... کشف نے غصے سے کہا-

کیا ہوا ہے کامران... اچانک دو تین لڑکوں وہاں آئے تھے اور اس کے ساتھ آ کھڑے ہوئے تھے... وہ جو وہاں پہلے سے ہی ان لڑکوں کو اکٹھا کیے ہوئے تھا ان دونوں کی طرف دیکھ کر خباثت سے مسکرایا-

کشف چلو یہاں سے ہمیں ان کے منہ نہیں لگنا... کیچڑ میں کنکڑ مارو گی تو اپنے ہی ہاتھ گندے ہوں گے... دانین نے کشف کا ہاتھ پکڑ کر کہا اور جانے کے لیے مڑی-

آرے واہ اس کے پاس بھی زبان ہے...ان میں سے ایک خباثت سے ہنستے ہوئے بولا-

ویسے ہیں دونوں ایک سے بڑھ کر ایک... قیامت ہے قیامت...دوسرا اپنی زبان کے جوہر دکھانے لگا-

وہ آپس میں گھٹیا جملے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہہ رہے تھے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے رکو تو جانِ جاں کہاں جا رہی ہو...ان میں سے ایک نے کہتے ہوئے دانین کا ہاتھ پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا...اس سے پہلے کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ایک مضبوط ہاتھ نے دانین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کیا تھا اور ایک زوردار گھوسا اس کے منھ پر مارا تھا جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کے کئی قدم پیچھے ہٹا تھا اور اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا-

تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں...اس شہر کے سب سے امیر لوگوں میں سے ایک نام میرے بابا کا آتا ہے... تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا...اس نے گردن اکڑا کے کہا-

میں واقع ہی نہیں جانتا کہ تم کون ہو...اس نے زوردار گھوسا اس کے منہ پر پھر سے مارا تھا-

تب ہی ان میں سے ایک کار سے ہاکی اسٹک نکال کر لایا تھا اور اپنی پوری طاقت سے اس کے مارنی چاہی تھی لیکن اس نے کمال مہارت سے اپنے آپ کو بچا لیا تھا اور ہاکی کار شیشے پر پڑی تھی جس سے وہ ٹوٹ گیا تھا...ہادی اس کی طرف بڑھا تو کامران نے موقع پا کر دانین کو ایک زوردار دھکہ مارا تھا-

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے...اب مرو تم...وہ اسے دھکیل کر بولا-

اس دھکے کی وجہ سے اس کا پیر مڑ گیا تھا اور وہ توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور اسی کار کے ٹوٹے شیشے سے جا کر ٹکرائی تھی جس کی وجہ سے اس کا کانچ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ پر لگ گیا تھا۔

اللہ...اس کی چیخ نکلی تھی اور وہ زمین پر گری تھی۔

ایک نظر اس پر ڈال کر ہادی نے جوان کی پٹائی شروع کی تھی تو پھر اسے کسی بات کا ہوش نہیں رہا تھا اور اس نے تب تک ان کی پٹائی کی تھی جب تک وہ جان بچا کر بھاگ نہیں گیے تھے۔

دانش نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

کامران بھی وہاں سے بھاگ رہا تھا جب اس نے پیچھے سے اس کا کالر پکڑا اپنے سامنے کیا

تھا اور سخت لہجے میں کہا تھا۔

اسے چھونا تو دور کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو یہ آنکھیں نوچ لوں گا میں... کبھی اس کے آس پاس بھی مت بھٹکنا ورنہ اس دنیا سے ایسے غائب ہو جاؤ گے جیسے کبھی تھے ہی نہیں... آج تو زندہ چھوڑ دیا ہے... اگلی دفعہ ایسی غلطی کی یا اس کے آس پاس بھی نظر آئے تو سمجھ لینا کہ موت سے ملاقات کا وقت نزدیک آگیا ہے... میری بات کو اچھے سے یاد کر لینا ورنہ پھر تمہارا خدا ہی حافظ ہے... اس نے کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ بے دم ہو کر وہیں زمین پر گر گیا تھا۔

****

آپ ٹھیک تو ہیں نہ... وہ جو اس درجہ جنونیت پر آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہی تھی اس کے پوچھنے پر اس کی بات کا کوئی جواب نہ دے پائی تھی۔

اف میرے اللہ دانین تمہیں کیا ہوا... کشف جلدی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔

آئی تھنک کے پیر مڑ گیا ہے... ہادی نے کہا۔

اٹھنے کی کوشش کرو دانین... اٹھو شاباش... کشف نے اسے اٹھانے کی کوشش کی جو زمین پر اپنا پیر پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔

نہیں بہت درد ہو رہا ہے مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا ہے... وہ اپنا پاؤں پکڑے ہوئے بولی۔

آپ کے تو ہاتھ سے بھی خون بہہ رہا ہے دکھائیں مجھے... وہ اس کا خون سے بھرا ہاتھ دیکھ کر گھبرا گیا تھا اور دوزانو ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا اور بے ساختہ اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے زخمی ہاتھ پر لپیٹنے لگا تھا اور وہ سب کچھ بھول کر اس کی ساری

کارروائی دیکھ رہی تھی....اس کے ہاتھ کا خون اس کی شرٹ پر لگا تھا جس کی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی...جو سب کچھ بھلائے زمین پر اس کے سامنے جھکا بیٹھا تھا...اس کے لیے فکر مند تھا...کیوں تھا وہ اس کے لیے فکر مند...؟کیوں تھا وہ اس کے لیے پریشان...؟اس نے اپنے آپ سے سوال کیا تھا-

آپ ٹھیک ہیں نہ...اس نے ایک بار پھر پوچھا تھا جس پر وہ ہوش میں آئی تھی اور اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا تھا -

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا ہاتھ دیں اور اٹھنے کی کوشش کریں...اس نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا-

جسے اس نے نظر انداز کر دیا تھا...ہادی اپنی جگہ شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا...یہ اس کا بلکل غیر ارادی عمل تھا وہ اس کا زخم دیکھ کر گھبرا گیا تھا ورنہ اسے چھونے کی کوئی خواہش اس کے دل و دماغ میں بھی نہیں تھی...پتہ نہیں وہ کیا سمجھی تھی-

نہیں میں ٹھیک ہوں... کشف میری مدد کرو... وہ اسے نظر انداز کرتی کشف کا ہاتھ تھام کر اٹھی تھی... پاؤں مڑنے کی وجہ سے اس کے پاؤں میں سوجن آگئی تھی... جس کی وجہ سے اسے کھڑے ہونے میں تکلیف ہو رہی تھی-

دانین چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں... کشف نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میں ٹھیک ہوں... یہ ایسے ہی ٹھیک ہو جائے گا چھوٹی سی تو چوٹ ہے... اس نے لاپرواہی سے کہا-

چھوٹی سی چوٹ ہے دیکھو خون نکل رہا ہے تمہارے ہاتھ سے اور تم ٹھیک سے کھڑی بھی نہیں ہو پا رہیں... کشف نے فکر مندی سے کہا-

کچھ نہیں ہوتا مجھے ایسی چوٹوں کی عادت ہے... مجھے فرق نہیں پڑتا ایسے ماموں زخموں سے... دانین نے پھر اسی لاپرواہی سے کہا تھا-

آپ کو فرق نہیں پڑتا ہو گا لیکن آپ کے زخموں سے... آپ کے آنسوؤں سے کسی اور کو فرق پڑ سکتا ہے... ہادی کے منھ سے ادا ہونے والے لفظوں نے اسے اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ پلیز انہیں لے کر چلیں... میں گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوں... اس نے کشف سے کہا اور گاڑی کی چابی لے کر آگے بڑھ گیا-

ڈاکٹر نے اسے ایک ہفتے کے لیے چلنے پھرنے سے منا کیا تھا اور آرام کرنے کو کہا تھا... ساتھ ہی کچھ دوائیں لکھ کر دی تھیں-

جب ڈاکٹر نے اس کے ہاتھ کی ڈریسنگ کی اور دوا لگا کر پٹی لپیٹنی چاہی تو اس نے ڈاکٹر کو وہی رومال باندھنے کو کہا۔

آپ پلیز اسے ہی میرے زخم پر لگا رہنے دیں اور اس کے اوپر پٹی کر دیں...اس کی بات پر ڈاکٹر نے اسے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

دیکھیں مجھے اپنا کام کرنے دیں...ڈاکٹر نے کہا۔

آپ رہنے دیں مجھے نہیں کروانی ڈریسنگ چھوڑیں...وہ جھنجھلا کر بولی تھی...اسے خود نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

ٹھیک ہے بیٹھو میں کرتی ہوں...ڈاکٹر کہتے ہوئے اس کی ڈریسنگ کرنے لگی۔

لگتا ہے کافی محبت ہے تمہیں اس رومال سے یا اس کے دینے والے سے...ڈاکٹر نے کہا تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا-

محبت... نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے....وہ کہہ کر باہر آگئی تھی..وہ اس بارے میں اور کچھ سننا نہیں چاہتی تھی-

اب ہم چلے جائیں گے...آپ کیسے جائیں گے...کشف نے پوچھا-

دانش آتا ہو گا....میں چلا جاؤں گا...اس نے کہا-

وہ دیکھیں وہ آ بھی گیا...اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا-

اپنا خیال رکھیے گا... اتنی لاپرواہی اچھی نہیں ہوتی... اپنی لیے نہ سہی پر ان کے لیے تو اپنا خیال رکھ سکتی ہیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں... کہہ کر وہ رکا نہیں تھا اور دانش کی جانب چل دیا تھا۔

محبت... اس نے ایک بار پھر زیر لب دہرایا تھا۔

وہ اسے دور جاتا ہوا دیکھتی رہی... اس کے ہاتھ کا خون اس کی بے داغ سفید شرٹ میں لگا ہوا تھا اور اس کا رومال اس کے ہاتھ پر لپٹا ہوا تھا۔

***

وہ گاڑی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور ان دونوں کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

تم جس راہ پر قدم رکھ رہے ہو وہاں سے تمہیں سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں ملے گا...دانش نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اس راستے پر نظر جمائے کھڑا تھا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی۔

تم کیا کہہ رہے ہو...میری سمجھ میں نہیں آرہا...چلو گاڑی میں بیٹھو...وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مر بھی سکتا تھا...جس طرح تم نے اسے مارا اس کی جان بھی جا سکتی تھی...دانش نے سنجیدگی سے کہا۔

اس نے جو کیا اسی کا انعام ملا ہے اسے...آئندہ ایسی حرکت کرنے سے پہلے سو بار سوچے گا...اس نے غصے سے کہا۔

تمہارا جنون تمہیں لاحاصل کی طرف لے کے جا رہا ہے...اس نے ٹھر ٹھر کے کہا تھا

-

کیا مطلب ہے تمہارا...اس نے کہا-

آنکھیں میں بھی رکھتا ہوں دیکھا ہے میں نے جس طرح تم اسے دیکھتے ہو...آج جو ہوا...تمہارا یہ جنونی روپ...تم اپنے مقصد سے بھٹک گئے ہو اور اس بات کی خبر تمہارے بابا کو ہوئی تو ان سے کیا کہو گے...دانش نے کہا تو اس نے خاموشی سے اس کی طرف دیکھا-

میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میرا دوست کوئی دکھ اٹھائے...تم مانو یا نہ مانو تم اس کی طرف بہت خاموشی سے کھینچتے جا رہے ہو جس کا شاید تمہیں ابھی اندازہ نہیں ہے...ابھی وقت ہے واپس لوٹ آؤ ورنہ بہت مشکل ہو جائے

گی...وہ اسے سمجھا رہا تھا-

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ جو ایک بار اس راہ میں قدم رکھ دے اس کے لیے واپسی کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں..وہ اسی راستے پر چلتے ہوئے بھٹک جاتا ہے یا پھر اپنی منزل پا لیتا ہے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

کشف اس کے ساتھ ہی ہاسٹل آئی تھی اور پھر اپنے والدین سے اجازت لے کر ایک ہفتے کے لیے اس کے پاس آگئی تھی کیونکہ دانین گھر جانے کو تیار نہیں تھی-

اس کا کہنا تھا کہ اس کے گھر والے خاص کر کے اس کی ماما پریشان ہو جائیں گی...اس لیے کشف پورا ہفتہ اس کے ساتھ رہی تھی اور اسی بہانے وہ یونیورسٹی سے چھٹی کرنا

چاہتی تھی لیکن دانین نے اس کی ایک نہیں چلنے دی تھی...اس لیے وہ یونیورسٹی جاتی تھی...وہاں سے آنے کے بعد وہ اسی کے ساتھ رہتی تھی اور پورے دن کی روداد اسے سناتی تھی...اس دن کے بعد سے ان لوگوں نے اسے پریشان نہیں کیا تھا-

***

اس دن بھی جب وہ یونیورسٹی سے لوٹ کر آئی تو کہنے لگی-

دانین تمہیں ایک خبر سناؤں...اس نے کہا-

بنا سنائے تم چین سے بیٹھو گی کیا...اس نے کہا تو کندھے اچکا کے اس کے پاس بیٹھ گئی-

تمہیں پتہ ایک خبر ہے جو یونیورسٹی میں ان دنوں آگ کی طرح پھیلی ہے...وہ بڑے ہی ڈرامائی انداز میں بولی-

اب مجھ کیا پتہ...میں تو یونیورسٹی نہیں جا رہی نہ...اس نے کہا-

ہاں تمہیں کیسے پتہ ہو گا لیکن فکر نہ کرو میں ہوں نہ میں بتاتی ہوں...وہ ہادی ابراہیم حیات شاہ ہے نہ...اس نے کہا تو اس کے نام پر اس کی دھڑکن بڑھی تھی-

کیا ہوا اسے...اس نے جلدی سے کہا تھا-

ارے اسے کچھ نہیں ہوا...بس اس کے بارے میں ایک خبر پھیلی ہے کہ وہ میرڈ ہے...اس نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا اور وہ جو ہاتھ میں کوئی کتاب لیے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر زمین پر گری تھی-

کیا ہوا دانین...اس نے پوچھا تو دانین نے نفی میں سر ہلایا وہ تو ابھی تک اسی بات کے زیرِ اثر تھی کہ وہ میرڈ ہے-

دانین ایک بات پوچھوں...؟ کشف نے کہا-

پوچھو...اس نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا-

دانین تمہیں اس کی شادی کا سن کر دکھ ہوا... کشف نے پوچھا-

نہیں...اس نے خود کو سنبھال کر کہا-

دانین میں نے تمہاری آنکھوں میں اس کی خوبصورت تصویر دیکھی ہے اور ابھی اس خبر کو سن کر جو دکھ ان آنکھوں میں سمٹ آیا ہے وہ بھی دیکھا ہے... کشف نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہاری بے کار کی باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں... وہ اس سے نظریں چراتی ہوئی بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری باتیں بے کار نہیں ہے... میں نے تمہاری اور اس کی آنکھوں میں ایک دوسرے کا عکس دیکھا اور جو اس دن پارکنگ ایریا میں ہوا... اس کا جنونی انداز تمہارے لیے تھا وہ تمہارے لیے ان لوگوں کی جان بھی لے سکتا تھا... جس دن سے تم یونیورسٹی نہیں آئی اس نے بھی وہاں قدم نہیں رکھا ہے... کشف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

میں اس سب کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی... دانین کہتے ہوئے اٹھ کر کھڑکی پر آ کھڑی ہو گئی۔

ٹھیک ہے لیکن ایک دن تم میری اس بات کو ضرور مانو گی دانین... کشف نے مسکرا کر کہا۔

کبھی نہیں... وہ نیچے سڑک پر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھ کر کہنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

رنج اتنا بھی نہیں ہے کہ میں چیخوں اس پر

بات ایسی بھی نہیں ہے کہ بھلائی جائے

دانین نے کھڑکی سے نظر ہٹا کر ایک نگاہ کشف پر ڈالی... جو اس کے دل کی دنیا ہلا کر اب کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔

کیا تاریخ ایک بار پھر سے خود کو دہرانے والی تھی... وہ بھی تو کسی اور کا تھا... میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے... کیوں... کیوں جو مجھے پسند ہو وہ پہلے ہی کسی اور کا ہوتا ہے... اسے اپنی قسمت پر ہنسی آئی تھی اور اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی... اس نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پلک چھپک کر پیچھے کیا تھا لیکن پھر بھی کئی آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے تھے... جنھیں اس نے جلدی سے صاف کیا تھا اور جا کر بیڈ پر منھ پر تکیا رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

میں کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہوں... وہ اگر کسی اور کا نہ بھی ہوتا تو بھی وہ میرا کبھی نہیں ہو سکتا... اپنی حقیقت کیوں بھول جاتی ہوں میں... اس نے دل ہی دل میں خود سے کہا تھا۔

دانین... کشف نے اسے آواز دی تھی۔

دانین سو گئی ہو کیا... اس نے پھر پکارا۔

لیکن وہ ایسے لیٹی رہی جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا ہو... وہ اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی... وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کی روئی ہوئی آنکھیں دیکھیں اور اس سے وہ سوال کرے جس کے جواب اس کے پاس نہیں تھے۔

جب وہ کچھ نہیں بولی تو کشف نے اسے دوبارہ آواز نہیں دی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ سو نہیں رہی... ابھی تھوڑی دیر میں وہ پھر سے اٹھ کر بیٹھ جائے گی... یہ محبت کرنے والی بے چین روحوں کو سکون کہاں نصیب ہوتا ہے۔

اسی دل دار وگ لگا بیٹھے... گنگناتے ہوئے وہ اپنا کام کرنے لگی تھی۔

***

تمہیں کس قدر چاہتے ہیں یہ ہم نہیں جانتے

بس تمہاری اک نشانی کو دل کے پاس رکھا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(از خود)

وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا اپنے ہاتھ میں موجود اس ائر رنگ کو دیکھ رہا تھا جو اس نے اس دن سب کی نظروں سے بچا کر اٹھا لیا تھا۔

اور اپنی اس حرکت پر کھل کر مسکرایا تھا۔

کیا ہے تم میں جو میں تمہاری طرف کھنچتا چلا جا رہا ہوں... وہ مسکراتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

تم جس راہ پر قدم رکھ رہے ہو وہاں سے تمہیں سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں ملے گا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا جنون تمہیں لاحاصل کی طرف لے کے جا رہا ہے...

اس بات کی خبر تمہارے بابا کو ہوئی تو ان سے کیا کہو گے...

اسے دانش کے کہے گئے جملے یاد آئے تھے اور بے چین سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ائر رنگ کو اس نے سنبھال کر الماری میں رکھا تھا اور گاڑی کی چابیاں لے کر نکل گیا۔

***

میں یہ سب کیوں سوچ رہی ہوں... مجھے کیوں برا لگ رہا ہے... کیوں مجھے اتنی بے چینی ہو رہی ہے... میں تو سب پہلے سے جانتی تھی نہ کہ وہ میرا کبھی نہیں ہو سکتا... تو کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے دل ویران سا ہو گیا ہے... اک اداسی اتر گئی ہے وجود میں... کچھ اچھا نہیں لگ رہا... کیوں... کیوں... کیوں... اس نے تکیا منہ سے ہٹا کر دور پھینک دیا اور جھنجلاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

اسی دل دار وگ لگا بیٹھے... کشف گنگناتے ہوئے اپنا سامان سمیٹ رہی تھی۔

تم اپنا منھ بند کرو گی... دانین نے جھنجھلا کر کہا-

اب میرے منھ سے تمہیں کیا پرابلم ہے... کشف نے انجان بنتے ہوئے پوچھا-

کوئی پرابلم نہیں ہے مجھے تمہارے منھ سے مگر جو لفظ تمہارے منہ سے ادا ہو رہے ہیں اس وقت زہر لگ رہے ہیں مجھے... وہ بے زاری سے بولی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا وہ کیوں... کشف نے پوچھا-

میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی... اس نے جھلا کر کہا-

اچھا ٹھیک ہے چپ... چلو نہ دانین باہر چلتے ہیں... ویسے بھی رات تک بابا آئیں گے

مجھے لینے تو میں چلی جاؤں گی گھر... تمہیں میری کوئی پرواہ نہیں اور تم یہ سڑی ہوئی شکل لے کر بیٹھی ہو... کشف نے کہا تو وہ اٹھ کر اس کے سامنے آئی-

کہہ تو تم ایسے رہی ہو جیسے سات سمندر پار جا رہی ہو... میں تیار ہو کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں... کہہ کر وہ اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی-

اور کشف جو اس کا دھیان بٹانا چاہتی تھی اس میں کامیاب ہوئی تھی... اس نے خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ جانے کے لئے تیار ہو گئی تھی-

وہ اس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی لیکن اس نے آپ کو روکا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا ابھی اس کے پوچھنے پر وہ کچھ نہیں بتائے گی-

چلیں... دانین نے کہا-

ہاں چلو...وہ اٹھتے ہوئے بولی-

***

وہ دونوں ہاسٹل سے باہر نکل رہی تھی جب ہی اس کی نظر سامنے گاڑی کا دروازہ کھولتے بچے پر پڑی تو اس کے ہونٹوں کو ایک مسکراہٹ چھو گئی تھی...کچھ دیر پہلے والی جھلاہٹ کہیں کھو گئی تھی...وہ فوراً اس کی طرف بڑھی-

دانین آپی آپ یہاں...اذہان نے حیران ہو کر پوچھا-

آپ یہاں رہتے ہو اذہان...دانین نے سوال کیا-

جی... یہ میرا گھر ہے... اذہان نے کہا-

میں وہاں سامنے رہتی ہوں... دانین نے ہاسٹل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا-

ارے آپ تو میرے اتنے پاس رہتی ہیں آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا... اذہان نے کہا
-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس لیے کہ مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ آپ یہاں میرے اتنے پاس رہتے ہو... اس نے اس کا گال کھینچے ہوئے کہا-

میں آپ کو روز ٹیرس سے ہیلو بولا کروں گا... اذہان نے خوش ہوتے ہوئے کہا-

ٹھیک ہے...اس نے مسکراتے ہوئے کہا-

ڈرائیور انکل آج آپ رہنے دیں...میں آپی کے ساتھ چلا جاؤں گا...یہ مجھے واپس بھی چھوڑ دیں گیں...اذہان نے ڈرائیور سے کہا-

لیکن اذہان بابا...ڈرائیور نے کچھ کہنا چاہا تھا-

میں اسے چھوڑ دوں گی...ہم ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے...آپ یہی انتظار کریں تب تک...اس نے کہا تو وہ سر ہلا کر کھڑا ہو گیا-

اب چلو اذہان ہم چلتے چلتے بات کر لیں گے...دانین نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا-

جی ٹھیک...دانین آپی آپ میرے گھر بھی آیئے گا مجھے آپ کو بہت کچھ دکھانا ہے...میرے سارے کھلونے اور بکس بھی...اس نے معصوم سے لہجے میں کہا-

ٹھیک ہے میں آؤں گی...اس نے کہا-

آپ پرامس کریں...اس نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا-

وہ وعدہ نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی اس کا دل توڑنا چاہتی تھی اسے کچھ ہی دنوں میں بہت انسیت ہو گئی تھی اس معصوم بچے سے...اس لیے اس نے وعدہ کیا تھا-

میں بھی یہاں ہوں اور آپ کی دانین آپی کی دوست ہوں اور آپ دونوں نے ٹھیک ٹھاک مجھے نظر انداز کیا ہے اور مجھے اپنے گھر انوائٹ بھی نہیں کیا...کشف نے منہ پھلا

کر کہا۔

نہیں کشف آپی آپ تو بہت پیاری ہیں... ناراض تو مت ہوں... اپ بھی دانین آپی کے ساتھ آیئے گا... اذہان نے مسکراتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

ہاؤں سوئٹ یار... کتنے پیارے ہو تم... وہ جھک کر اس کا گال چومتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب اندر چلو یا یہی کھڑے رہنا ہے... اس نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

ہاں چلیں... وہ سب پارک کے اندر چلے گئے۔

***

اور وہیں پر تھوڑے سے فاصلے پر کھڑے شخص نے ان تینوں کو دیکھا تھا۔

ڈیمن اٹ... یہ مجھے کبھی اکیلی کیوں نہیں ملتی... اب پتہ نہیں کتنی دیر اس کا انتظار کرنا پڑے گا... وہ گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بڑبڑایا۔

اور وہیں کھڑا ہو کر اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔

***

کیا ہوا ماموں آپ اتنے پریشان کیوں ہیں... ہادی نے رفیق صاحب کی پریشان صورت دیکھ کر پوچھا۔

وہ جو سکون کی تلاش میں رفیق ماموں کے گھر آیا تھا انہیں پریشانی سے ڈرائیور کو ڈانٹتے ہوئے دیکھا تھا تو ان کی طرف آیا۔

اچھا ہوا تم آ گئے بیٹا... اذہان پتہ نہیں کس کے ساتھ پارک تک گیا ہے... تم جا کر دیکھو... انہوں نے پریشانی سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ پریشان تو مت ہوں اور پلیز یہاں بیٹھے... میں جاتا ہوں ابھی اس کو لے کر آتا ہوں... اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر ایک لمحہ کی بھی دیری کیے بغیر گاڑی لے کر پارک کی جانب گیا... وہ خود بھی پریشان ہو گیا تھا کہ اذہان کسی انجان انسان کے ساتھ کیسے جا سکتا ہے۔

وہ گاڑی سے اتر کر پارک میں جا ہی رہا تھا کہ اس کی نگاہ اس شخص پر پڑی جسے اس نے دو بار دانین کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

***

وہ تینوں واپس جانے کے لئے پارک سے باہر نکل رہی تھیں کہ جب ہی اذہان دانین کا ہاتھ چھڑا کر سامنے کھڑے شخص کی جانب بھاگا تھا۔

اذہان رکو... وہ دونوں بھی اس کے پیچھے گئی تھیں۔

ہادی چاچو... وہ جو سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہا تھا... اذہان کی آواز پر پیچھے مڑا۔

دانین جو اس کے پیچھے آئی تھی...اس سے تھوڑے سے فاصلے پر تھی جب ہادی کے نام پر اس کے قدم وہیں رک گئے تھے-

چلو اذہان ہمیں چلنا ہے آپ کے دادو نے بلوایا ہے...دادو کتنا پریشان ہو رہے ہیں اور آپ کو ان کو بتا کر آنا چاہیے تھا...ہادی نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے کہا-

اوہ سوری چاچو...میں بھول گیا تھا...وہ گردن جھکا کر بولا-

کوئی بات نہیں ہم چل رہے ہیں نا آپ دادو کو سوری کر لینا...ہادی نے اسے گود سے نیچے اتارتے ہوئے کہا تھا-

اچھا رکیں میں دانین آپی کو بائے بول دوں...کہتے ہوئے وہ دانین کی جانب گیا تھا-

دانین کا نام سن کر وہ چونکا تھا...اس نے سامنے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے وہی تھی جس کو دیکھتے ہی اس کے اندر سکون اتر آیا تھا...اس کی بے چینی کہیں دور کھو گئی تھی...آج پتہ نہیں کیوں وہ اسے پہلی بار کی ہی طرح اداس اداس اور ناراض ناراض سی لگی تھی۔

اس نے پیچھے پلٹ کر اس شخص کو دیکھا تھا جو اب بھی اسی طرح کھڑا ادھر ادھر نظریں دوڑا رہا تھا...اس کی نظر اب تک دانین پر نہیں پڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کو یہ اتفاق نہیں لگا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی دانین کے ہی ارد گرد ہی دکھائی دیا تھا۔

اذہان...اپنی آپی کو بولو گاڑی میں بیٹھیں ہم ان کو بھی ڈراپ کر دیں گے...ہادی نے کہا۔

نہیں ہم چلے جائیں گے...آپ کا شکریہ...اس نے انکار کیا تھا۔

اذہان...اپنی آپی کو بولو کہ میں بار بار بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں اور نہ ہی نہ سننے کا...اس لئے گاڑی میں بیٹھو...اس نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا تھا کیونکہ وہ اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا...وہ پہلے بھی اس کی آنکھوں میں ناگواری دیکھ چکا تھا اس شخص کے لیے...وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی مصیبت میں پڑے-

ہونہہ مجھ پر کس حق سے اتنی دھونس دکھا رہے ہیں...جا کر اپنی بیوی کو دکھائیں...میں نہیں بیٹھوں گی...اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا-

آپی پلیز چلیں نا...تھوڑی دیر تک ہم اور ساتھ میں رہیں گے...پلیز...پلیز....چلیں نا...اذہان کے کہنے پر وہ مجبوری میں گاڑی میں بیٹھ گئی تھی کیونکہ وہ اسے انکار کر کے دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی-

ان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا تھا پھر رک کر جیب سے موبائل نکالا تھا اور اس شخص کی فوٹو لی تھی اور گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اور ایک نگاہ اس کے پھولے ہوئے منہ پر ڈالی تھی اور مسکرا کر باہر دیکھنے لگا تھا۔

***

جب بہت دیر تک وہ پارک سے نہیں نکلی تو وہ ادھر ادھر اسے دیکھنے لگا تھا۔

تم ایک بار پھر میرے ہاتھوں سے نکل گئی...اب مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا...اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں...وہ کمینگی سے مسکرایا اور وہاں سے چلا گیا۔

***

وہ جب گھر آئے تو رفیق صاحب کو بے چینی سے گیٹ کے پاس ٹہلتا ہوا پایا۔

ان کو گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ کر وہ بے تابی سے آگے بڑھے تھے اور اذہان کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

کہاں چلے گئے تھے پتہ ہے ہم کتنا ڈر گئے تھے...انہوں نے اسی طرح سینے سے لگائے ہوئے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری دادو...میں بھول گیا تھا...میں نے سوچا تھا میں آپ کو آکر بتا دوں گا...اس نے کہا۔

آپ میرے بیٹے کی نشانی ہو...میرے بیٹے کے بعد آپ ہی میرے جینے کا سہارا ہو...مجھے آپ میں اپنے بیٹے کا عکس نظر آتا ہے...اس طرح سے سے کہیں مت جایا

کرو... وہ غمزدہ لہجے میں بولے-

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا... اور ان دونوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا... اگر اذہان نے ان کو نہیں بتایا تھا تو ان دونوں کو تو ان سے اجازت لینی چاہیے تھی یا انہیں بتا تو دینا چاہیے تھا-

انکل آپ ہمیں معاف کر دیں... اذہان کی کوئی غلطی نہیں ہے... غلطی ہماری ہے ہمیں یوں بن بتائے اس کو نہیں لے کر جانا چاہیے تھا... آپ ہمیں معاف کر دیں پلیز... ان دونوں نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا-

غلطی تو ہے آپ لوگوں کی... آپ لوگوں کو بتا کر جانا چاہئے تھا لیکن خیر ہے سب ٹھیک ہے اور غلطیاں تو سب سے ہو جاتی ہے... معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ بھی میرے بچوں کی طرح ہیں... بس میں پریشان ہو گیا تھا... آپ لوگ تو

بہت پیارے بچے ہیں ایسے سر جھکا کے مت کھڑے ہوں... چلو سب مسکراؤ.. انہوں نے شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا تو وہ لوگ مسکرا دیں تھیں-

شاباش... چلو اب اندر چلو... انہوں نے کہا-

نہیں انکل ہمیں ابھی جانا ہے میرے بابا آتے ہی ہوں گے مجھے لینے کے لیے... ہم پھر کبھی آجائیں گے... اب اجازت دیں... کشف نے مسکرا کر کہا تو انہوں نے ان دونوں کو جانے کی اجازت دے دی تھی اور اندر کی جانب مڑ گئے تھے-

آپ کا ہاتھ کیسا ہے اب... وہ دونوں آگے بڑھیں ہی تھی جب ہادی کی آواز پر دانین نے اسے دیکھا-

ٹھیک ہے اب... اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا... وہ اس کی جانب نہیں

دیکھنا چاہتی تھی۔

خیال رکھا کریں اپنا... کہتا ہوا وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔

میں کیوں ہر بار اس لڑکی کے سامنے اس طرح بے بس ہو جاتا ہوں... وہ خیال رکھے یا نہ رکھے مجھے کیا کرنا... دانش سہی کہتا ہے میں اس کی طرف کھنچتا جا رہا ہوں... اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے آپ کو جھڑکا۔

انہیں کیا ہے میں اپنا خیال رکھو یا نہیں... جا کر اپنی بیوی کا خیال رکھیں... وہ غصے سے بولی۔

تم اس کی بیوی سے جیلس ہو.... کشف نے کہا۔

دانین کسی سے بھی جیلس نہیں ہوتی...اس نے کشف کو گھورتے ہوئے کہا-

تو پھر اتنے غصے کی وجہ... کشف نے پوچھا-

مجھے نہیں پتہ...وہ جھلا کے بولی اور اندر چلی گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

دانین بابا آ گئے ہیں اب میں چلتی ہوں... تم اپنا خیال رکھنا... کشف اسے جاتے ہوئے کہنے لگی تھی-

ٹھیک ہے اور کچھ ہو تو وہ بھی بتا دو...اس نے ہنستے ہوئے کہا-

ہاں بہت کچھ ہے وہ میں فون پر بتادوں گی...اب چلو مجھے نیچے چھوڑ کر آؤ...کشف نے کہا-

ہاں چلو...وہ دونوں نیچے جانے کے لئے کمرے سے باہر نکلی-

دانین ایک بات بولوں...کشف نے کہا تو وہ رک کر اسے دیکھنے لگی-

کیا...

پتہ نہیں میں غلط ہوں یا سہی لیکن تمہاری ان آنکھوں میں ایک درد سمٹا ہوا دکھتا ہے مجھے...مجھے لوگوں کو پڑھنا نہیں آتا لیکن مجھے لگتا ہے تم اپنے اندر کچھ چھپائے ہوئے ہو...تم اپنے دل کی بات اگر مجھ سے شئر کر لو گی تو اچھا محسوس کرو گی دانین...کشف

نے کہا تو حیرت سے اسے دیکھنے لگی... پھر مسکرا کہنے لگی تھی-

تمہیں پتہ ہے تم بہت پیاری ہو... میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم جیسی دوست ملی... زندگی میں اگر مجھے کسی سے کچھ شئر کرنا ہوا تو وہ پہلی انسان تم ہو گی کشف... اب تم جاؤ انکل کب سے انتظار کر رہے ہیں... اس نے کہا تو کشف نے نفی میں سر ہلایا... اسے پتہ تھا وہ اسے ابھی کچھ نہیں بتائے گی لیکن وہ اس سے اپنے دل کی بات شئر ضرور کرے گی اس کا بات کا اسے یقین تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اسی یقین کے ساتھ وہ وہاں سے چلی گئی تھی-

***

کمرے میں گہری خاموشی تھی... وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں سر دیے بیٹھی تھی... کشف کے جانے کے بعد سے وہ کمرے میں بیٹھی اس باتوں کو سوچ رہی تھی-

کیا میری آنکھوں سے کوئی میرے اندر چھپے درد کا اندازہ لگا سکتا ہے... میرے اندر جو غم بھرا ہے کیا مجھے کشف سے سب شئر کرنا چاہیے... میں نے تو بہت کوشش کی تھی کہ میرے بیتے کل کی پرچھائی ان آنکھوں میں نہ جھلکے لیکن پھر کشف نے کیسے اندازہ لگا لیا... میں بھی تو یہی چاہتی تھی کہ کوئی ایسا دوست ہو جس سے میں اپنا درد بانٹ سکوں... خدا نے مجھے ایک مخلص دوست دی ہے جس سے میں اپنا درد بانٹ سکوں... میں سب کچھ شئر کروں گی تم سے کشف... سب کچھ... کہتے ہوئے وہ کتاب لیکر بیٹھ گئی تھی۔

***

اس وقت وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا... سامنے بیٹھے شخص نے اس کی طرف دیکھا کر پوچھا تھا۔

کیا کام کروانا چاہتے ہیں آپ مجھ سے...اس نے پوچھا-0

مجھے اس آدمی کی ساری انفارمیشن چاہیے...اس نے ایک تصویر سامنے بیٹھے شخص کو دی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کا کام ہو جائے گا...سامنے بیٹھے اس شخص نے کہا تھا-

اس انسان کی ساری انفارمیشن مجھے چاہیے یہ کہاں جاتا ہے، کہاں سے آتا ہے، کہاں اٹھتا ہے، کہاں بیٹھتا ہے... تمہیں اس پر پوری طرح نظر رکھنی ہے...مجھے اس کے پل پل کی خبر چاہیے سمجھے...اس کے سانس لینے کی خبر تک مجھے چاہیے اور اس کا مراد علی سے کیا رشتہ ہے اس کی بھی خبر مجھے چاہئے... سمجھے تم...اس نے سامنے بیٹھے اس شخص سے سختی سے کہا-

آپ کا کام ہو جائے گا آپ بے فکر رہیں میرے کام کی قیمت...اس شخص کے کہنے پر ہادی نے نوٹ کی گڈی اس کی طرف بڑھائیں تھی-

اور یہ کام کل تک ہو جانا چاہیئے...مجھے کل صبح تک اس کی ساری انفارمیشن چاہیے...کل صبح تک یعنی کل صبح تک...اس نے وارننگ والے سخت انداز میں کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی باس آپ کا کام صبح تک ہو جائے گا یہ میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے...کہتے ہوئے وہ نوٹ سنبھالتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا-

***

صبح سے ہی موسم بہت اچھا تھا...بادل اپنی ٹولیاں لے کر آسمان پر چھا گئے تھے...

سورج کہیں دور بادلوں کے پیچھے چھپ گیا تھا... ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی تھی۔

بارش کی برستی بوندوں کی آواز سن کر وہ چائے کا مگ تھامے وہ ہاسٹل کے روم کی کھڑکی کے پاس آئی تھی اور کھڑکی سے باہر برستی بوندوں کو دیکھ رہی تھی۔

ساتھ ہی اس کے فون پر کوئی گانا بج رہا تھا... جس کی آواز کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

جب تو نہیں تھا یہاں تو غم نہیں تھا

عادت تیری لگنے تک سب کچھ سہی تھا

آیا تو زندگی میں بن کے ستم سا

ہاں اک ستم سا

اک تیرے پیار نے ایسے دیے زخم

نا ہی تو جی سکے، نا ہی مرے ہیں ہم

اک تیرے پیار نے ایسے دیے زخم

نا ہی تو جی سکے، نا ہی مرے ہیں ہم

اک تیرے پیار میں

جس کے بول سن کر وہ اپنی ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔

تب ہی اس کا فون بجا تھا جب وہ اپنے خیالوں سے چونکی اور فون اٹھا کر کال ریسیو کی۔

اسلام علیکم حدید بھائی...اس نے سلامتی بھیجی تھی۔

وعلیکم السلام... کیا کر رہی ہے میری بہن... اس نے پیار سے پوچھا تھا-

کچھ نہیں بھائی بس بیٹھی چائے پی رہی ہوں... آج یونیورسٹی سے آف ہے تو فری ہوں... اس نے کہا-

اچھا چلو تیار ہو جاؤ... میں آج شہر آ رہا ہوں پھر ہم دونوں آج ساتھ پورا دن انجوائے کریں گے... میں بس ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا... اب میں فون رکھتا ہوں... تم مجھے تیار ملنا... اللہ حافظ... اس نے کہا تو اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آ گئی تھی-

میں آپ کو تیار ملوں گی بھائی... اللہ حافظ... اس نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا تھا اور پھر سے باہر دیکھنے لگی تھی-

***

ملازم ٹرے میں کافی کا مگ لیے ہوئے اس کے کمرے کے سامنے کھڑا تھا...اس نے دروازے پر دستک دی تھی...پر کوئی جواب نہ پا کر وہ تھوڑی دیر باہر کھڑا رہا تھا...پھر کافی کے ٹھنڈے ہو جانے کے خیال سے اس نے ناب پر ہاتھ رکھا تھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

کمرہ بالکل خالی تھا...ملازم نے پورے کمرے میں نگاہ ڈالی تھی مگر وہ کہیں بھی نہیں تھا...کمرے میں دھیمی آواز میں گانا بج رہا تھا...وہ آگے بڑھ کر واشروم کی طرف آیا تو اسے پانی گرنے کی آواز آئی۔

صاحب جی تو لگتا ہے نہا رہے ہیں...ایسا کرتا ہوں بعد میں آتا ہوں تب تک تو یہ کافی ٹھنڈی ہو جائے گی...ملازم اپنے آپ سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

ملازم کے کمرے سے نکلتے ہی وہ واشروم سے نکلا تھا... تولیے سے بال رگڑتے ہوئے تولیا بیڈ پر پھینکا تھا اور وارڈروب سے کپڑے نکال کر پہنے تھے اور اب وہ آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔

دل کیوں یہ میرا شور کرے

دل کیوں یہ میرا شور کرے

ادھر نہیں، ادھر نہیں

تیری اور چلے

جب گانے کے بول پر اس کا شرٹ کے بٹن لگاتا ہاتھ پل بھر کو رکا تھا۔

اسی وقت اسے آئینے میں اس کا عکس نظر آیا... اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا... اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کر پلک جھپک کر دوبارہ دیکھا تو وہ عکس وہیں تھا... اس نے اب

کے آنکھیں بند کر کے کھولی تو سامنے اس کا عکس اب مسکرا رہا تھا۔

تم یہاں...اس نے حیرت سے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے...میں بھی نہ...کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے...پھر اپنی اس حرکت پر خود ہی مسکرا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرا دیر میں یہ کیا ہو گیا

نظر ملتے ہی کہاں کھو گیا

اس نے ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنتے ہوئے ایک نظر خود پر ڈالی...اور پھر پرفیوم کی شیشی اٹھا کر خود پر اسپرے کیا...کچھ ہی پلوں میں سارا کمرہ خوشبو سے نہا گیا تھا۔

اس نے پرفیوم واپس رکھا اور موبائل فون اور گاڑی کی چابیاں اٹھانے لگا تھا کہ اسے پھر سے وہ اپنے پاس کھڑی نظر آئی تھی... جو اس کی جانب نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

شروع ہو گئی کہانی میری

میرے دل نے بات نہ مانی میری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہے تم میں... میں تم سے ہٹ کر کچھ سوچ نہیں پا رہا... مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے... بار بار کیوں میرے سامنے آ کر مجھے بے چین کر رہی ہو... تم مجھے اپنے سحر میں جکڑ رہی ہو اور میں اس سے آزاد ہونا نہیں چاہتا... اس نے اپنی سوچوں میں گم بے اختیاری میں ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا تھا وہ پل میں غائب ہو گئی تھی اور اپنی بے اختیاری پر سر پر ہاتھ مار کر مسکرا دیا تھا اور کمرے سے باہر نکل آیا تھا... کتنے حسین رنگ بکھرے تھے اس کے چہرے پر... اس کے چہرے پر کتنی حسین مسکراہٹ تھی کہ جو ایک بار دیکھ

لے تو چار و خانوں چت ہو جائے-

اس نے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے دانش کو کال کی تھی اور اسے باہر ملنے کے لیے بلایا تھا-

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمرہ کہاں جا رہی ہو... وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلی تو اسے دیکھ کر بیگم شفیق نے پوچھا-

فرینڈز سے ملنے جا رہی ہوں مام... کیوں کیا ہوا... اس نے رک کر پوچھا-

ایک تو یہ تمہاری دوستوں کا ملنا ملانا ختم نہیں ہوتا... جس سے ملنا چاہیے اس کے لیے

وقت ہی نہیں ہے تمہارے پاس... وہ چڑ کر بولیں-

کیا ہوا ہے مام... آپ میری دوستوں کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہیں... اس نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا-

مام میں جا رہا ہوں ہادی سے ملنے... آپ کھانے پر میرا انتظار نہیں کریے گا... دانش کہتا ہوا ان کے پاس آیا-

ٹھیک ہے... تم سمرہ کو بھی اپنے ساتھ لیتے جاؤ... انہوں نے فرمان سنایا تھا... جس پر دونوں نے انہیں دیکھا-

سمرہ ہمارے ساتھ جا کر کیا کرے گی... اس نے حیران ہو کر پوچھا-

تم چلو میرے ساتھ اور اپنا حلیہ درست کرو اور زرا ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آؤ...انہوں نے دانش کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سمرہ سے کہا جو سفید جینس پر سرخ رنگ کی شرٹ پہنے ہوئی تھی۔

ان کپڑوں میں کیا برائی ہے...اس نے اپنے سراپے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تو انہوں نے اسے گھور کر دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا جاتی ہوں...آپ یہی رکے... کہتی ہوئی چلی گئی۔

کیا ہے یہ سب مام...؟ مجھے کچھ بتائیں گیں...اس نے پوچھا۔

میں نے سمرہ کی شادی ہادی سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے...ان کے بتانے پر دانش غصے میں آ گیا۔

آپ نے میری بہن کی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کر لیا اور ہمیں بتانا ضروری نہیں سمجھا... دانش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

سب جانتے ہیں اس فیصلے کے بارے میں سوائے تمہارے... یہ تمہاری پھوپھو کی خواہش ہے اور میری بھی کہ سمرہ کی شادی ہادی سے ہو... سمرہ سے پوچھ کر ہی یہ فیصلہ لیا گیا ہے... اس لیے میں چاہتی ہوں کہ وہ پہلے سے ایک دوسرے کو جان لیں... سمجھ لیں... انہوں نے اسے تفصیل سے بتایا۔

آپ لوگوں نے ہادی سے پوچھا...؟ پھوپھو نے ہادی سے بات کی اس بارے میں... اس نے پوچھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہادی سمرہ سے کبھی شادی نہیں کرے گا اور پھر دانین کے لیے اس کا جھکاؤ وہ دیکھ چکا تھا۔

نہیں لیکن وہ انکار نہیں کرے گا...انھوں نے کہا-

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں...اس نے پوچھا-

تمہاری پھوپھو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے...انھوں نے کہا-

وعدے اکثر ٹوٹ جایا کرتے ہیں مام...میں نہیں چاہتا میری بہن کا دل ٹوٹے...آپ میری ایک بات سن لیں مام...آپ پھوپھو کو اس رشتے کے لیے منا کر دیں...اس نے دھیمے لہجے میں کہا-

تمہیں کیا پریشانی ہے اس رشتے سے...ہادی تو تمہارا دوست ہے نہ...سارا سارا دن تو اس کے ساتھ غائب رہتے ہو...بہن کے رشتے پر تمہیں کیا تکلیف ہے...تم کیا جانتے ہو اس کے بارے میں...بتاؤ مجھے...تب ہی سمرہ تیار ہو کر آ گئی تھی...اسے دیکھ کر وہ

مسکرادیااوراسے باہر آنے کا کہہ کر وہاں سے نکل گیا تھا۔

اور پیچھے بیگم شفیق اپنی سوچ میں ڈوب چکیں تھیں۔

***

تم اس رشتے کے بارے میں جانتی تھیں...؟راستے میں دانش نے سمرہ سے پوچھا۔

ہاں...اس نے مختصر سا جواب دیا۔

اور تم نے ہاں کر دی...یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم دونوں کے مزاج ایک دوسرے سے نہیں ملتے...اس نے کہا۔

ہاں... پھر سے وہی جواب دیا گیا تھا-

سمرہ تم اس رشتے سے انکار کر دو... دانش نے کہا-

دانش پلیز... صرف اس لئے کہ ہمارے مزاج ایک دوسرے سے نہیں ملتے میں اس شادی سے انکار کر دوں... اس نے دانش کی جانب سے نظریں پھیرتے ہوئے کہا-

سمرہ تم سمجھ نہیں رہی ہو... تم اس شادی سے انکار کر دو ابھی سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے... اس نے سمجھانے کی کوشش کی تھی... وہ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ ابھی خود نہیں جانتا تھا کہ ہادی کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے-

نہیں میں انکار نہیں کر سکتی... اس نے انکار کیا-

کیوں...اس نے حیرت سے پوچھا کیونکہ پہلے وہ خود اس رشتے سے انکاری تھی-

میں محبت کرتی ہوں اس سے... سمرہ نے مدھم لہجے میں کہا-

کب سے...ڈیڈ کے ہاسپٹل میں جانے کے بعد سے...اپنے سوال کا اس نے خود ہی جواب دے کر اس کی جانب دیکھا تو وہ پہلے تو حیران ہوئی پھر کار کے شیشے سے باہر دیکھنے لگی-

وہ لوگ مال پہنچ چکے تھے...تو گاڑی پارک کر کے اس کے ساتھ چلنے لگا-

تم جسے محبت سمجھ رہی ہو وہ صرف اٹریکشن ہے... تمہیں اس سے محبت نہیں ہے...دانش نے کہا جسے سن کر سمرہ کو غصہ آیا تھا-

تم میری محبت کو اٹریکشن کا نام کیسے دے سکتے ہو...اور میں کچھ سمجھنا نہیں چاہتی اس لیے اب مجھے سمجھانے کی کوشش مت کرنا...وہ غصے سے کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی-

میری بات مانو سمرہ اس رشتے سے انکار کر دو... تم جس کے پیچھے بھاگ رہی ہو وہ پہلے ہی کسی پر دل ہار بیٹھا ہے...وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا...میں تمہیں جانتے بوجھتے آگ میں کودتے نہیں دیکھ سکتا...اس نے سمرہ کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے اسے سمجھانا چاہا تھا لیکن سمرہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا تھا-

کیسے بھائی ہو تم...بجائے اس کے کہ تم اپنے دوست کو اس رشتے کے لیے رضامند کرو... تم مجھے اپنی بہن کو پیچھے ہٹنے کو کہہ رہے ہو...وہ تیز لہجے میں بولی-

بے وقوف لڑکی بھائی ہوں تمہارا...اسی لیے تو تمہیں دکھ سے بچانا چاہتا ہوں...اسی

لیے تو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں...اس نے بھی غصے سے کہا-

مجھے کچھ نہیں سمجھنا اور آئندہ مجھے سمجھانے کی کوشش مت کرنا...اس نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لہرایا تھا جب ہادی کسی لڑکی کو پھول دے رہا تھا اور اس نے اس لمحے کو اپنے سیل فون میں قید کر لیا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کی بات کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے...اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا کیونکہ اس کے سمجھانے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا-

ہاں...اب تم چل رہے ہو یہاں سے یا میں جاؤں...وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی-

اور وہ اپنی کوشش بے کار جاتی دیکھ کر نفی میں سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا-

***

وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا...اس نے گاڑی سائڈ میں روک کر کال ریسیو کی تھی۔

ہیلو سر... جس بندے کی آپ نے انفارمیشن لانے کو کہا تھا...اس کا تعلق پاس کے ہی ایک گاؤں کے زمین دار گھرانے سے ہے... وہ اس گاؤں کے سب سے عزت دار خاندان میں سے ہے... وہ مراد علی کے چچا کا بیٹا ہے... جو کہ اس کے بڑے بیٹے کے ہم عمر ہے... ایک نمبر کا گھٹیا، بد تمیز اور آوارہ شخص ہے... اس کی شادی ہو چکی ہے اور ایک بیٹی کا باپ ہے لیکن ایک نمبر کا ٹھرکی انسان ہے... جانے کتنے افیئرز ہیں اس کے... اب میں آپ کو کیا خوبیاں بتاؤں بس اتنا جان لیں کہ وہ ایک برے کردار کا مالک ہے... اب میں فون رکھتا ہوں اگر آپ کو دوبارہ کوئی کام پڑے تو مجھے ضرور یاد

کیجیے گا...اس نے کہا-

ٹھیک ہے...کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا-

سوچ کی ان گنت پرچھائیاں اس کے خوبصورت چہرے پر رقم تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

پہلے کہاں چلو گی دانین...آئی تھنک ہمیں مال چلنا چاہیے پہلے میں تمہیں شاپنگ کروا دیتا ہوں...حدید نے دانین سے کہا-

نہیں بھائی ابھی مجھے کس چیز ضرورت نہیں ہے...جب ہو گی تو آپ سے ہی کہوں گی...اس نے کہا-

تم شاپنگ کے لیے منا کر رہی جب کہ جس شاپ پر تم کھڑی ہو جاؤ وہاں سے دو چار ڈریسز لیے بنا ہلو گی نہیں...اس نے دانین کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا-

ہاں تو آپ دلواتے بھی تو ہیں..مجھے کیا...مجھے کون سا بل پے کرنا ہوتا ہے...عادتیں تو آپ نے خراب کی ہیں میری...اس نے بھی ہنس کر کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا میں نے عادتیں خراب کی ہیں تو میں سنبھال بھی لوں گا...اس نے دانین کی ناک دباتے ہوئے کہا-

حسیب بھائی بھی یہی کہتے تھے لیکن جب سے ان کی بیوی آئی ہیں...ان ہی کو سنبھال رہیں ہیں...مجھے تو بھول ہی گئے ہیں...اس نے افسردگی سے کہا-

ایسی باتیں نہیں کرتے اور میں ہوں نہ... میں ہمیشہ ایسے ہی رہوں گا تمہارے ساتھ کوئی بھی ہمارے بیچ دراڑ نہیں ڈال سکتا... اس نے پیار سے کہا-

آپ ابھی ایسا بول رہے ہیں جب آپ کی بیوی آئے گی آپ بھی بدل جائیں گے... اس نے کہا-

تم مجھے ایسا سمجھتی ہو... میں تم سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا میری طوطی... حدید نے ناراضگی سے کہا-

ہاں پتہ ہے مجھے بھائی... میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی... آپ تو سب سنبھال لیں گے مگر آپ کی بیوی مجھے ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر کر دیں گی کہ جب دیکھو میرے شوہر کی جیب کھالی کرواتی رہتی ہو... اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا-

ہاں تو وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر باہر کرے تو تم اس کی چوٹی پکڑ کر اندر آ جانا... سمپل...اس نے کہا تو دانین نے اس کی طرف دیکھا پھر دونوں قہقہہ مار کر ہنس دیے تھے-

ایسے ہی ہنستی رہا کرو ہمیشہ... حدید نے پیار سے کہا-

آپ ایسے ہی مجھے ہنساتے رہا کریں میں ہنستی رہوں گی...اس نے اسی انداز میں کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ مال پہنچ چکے تھے اور وہ گاڑی پارک کر کے اسے ساتھ لیے اندر چلا گیا تھا-

***

ہمیں یہاں بلا کر خود پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے...دانش نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے

ہوئے کہا۔

تم یہی رکو میں زرا آتی ہوں... سمرہ کہتی ہوئی ایک شاپ کی جانب بڑھ گئی۔

ایک تو اس کو ساتھ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی مام کو... مجھے ہادی سے بات کرنی ہو گی... اس کے دل میں کیا ہے مجھے جاننا ہو گا... میں ان دونوں کو ہی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا... ایک طرف میرا بھائی میرا دوست ہے اور دوسری طرف میری بہن... اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

***

بھائی کتنا ٹائم ہو گیا ہے... وہ ہاتھ میں شاپنگ بیگ لیے گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئے بولی۔

ہاں تو تم نے ہی زایا کیا ہے اتنا وقت... حدید نے شرارت سے کہا-

اچھا میں نے زایا کیا... جب میں آپ سے پوچھ رہی تھی کہ کون سا ڈریس اچھا... کون سالوں اور کون سا نہیں... تب آپ نے جو اتنا وقت لگایا وہ کچھ نہیں... وہ مصنوعی غصے سے بولی-

ہاں تو میں کیا کرتا... ڈریسز تمہیں پہننے تھے مجھے تھوڑی... حدید نے اپنے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ دوسرے ہاتھ میں کرتے ہوئے کہا-

آپ کو پتہ ہے میں سب کچھ آپ کی پسند سے لیتی ہوں... پتہ ہے وہ شاپ والے انکل کہہ رہے تھے کہ آج کے دور میں بھی تم اپنے بھائی کی پسند سے ڈریسز لے رہی ہو... آج کل تو لڑکیاں اپنی پسند کا ہی سب کچھ لیتی ہیں... اس نے شاپ کیپر کی کہی بات دہرائی-

پھر تم نے کیا کہا...اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا...وہ جانتا تھا اس نے کیا کہا ہو گا-

میں نے کہا وہ لڑکیاں اور ہوتی ہوں گی...میں تو ہمیشہ اپنے بھائی اور ماما کی پسند سے لیتی ہوں...میں دانین مراد علی ہوں اور میرے پاس حدید مراد علی جیسا بھائی ہے جو شاید ان لوگوں کے پاس نہیں ہو گا...اس کے لہجے میں حدید کے لیے محبت اور غرور تھا-

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

شاباش میری طوطی... چلو اب کچھ کھاتے ہیں... مجھے اب بھوک لگ رہی ہے... اس نے کہا۔

آپ مجھے طوطی مت کہا کریں... منہ پھلا کر کہتی ہوئی وہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

نہیں میں تو طوطی ہی کہوں گا... اس نے کہا تو اپنے پھولے ہوئے منہ سے مسکرا دی۔

***

کہاں رہ گئے تھے یار... کتنا انتظار کرواتے ہو... دانش نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جب ہی وہ سرخ گلاب کا بوکے لیے ایک شاپ سے باہر نکلی تھی۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے...؟اس نے دانش سے پوچھا۔

وہ میرے ساتھ آئی ہے...دانش نے سمرہ کی جانب دیکھ کر کہا جواب ان تک پہنچ چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے...یہ تمہارے لیے...اس نے بوکے ہادی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

میرے لیے...اس نے حیرت سے اسے پھر دانش کو دیکھا۔

ہاں مجھے تمہیں تھینکس بولنا تھا اس دن کے لیے... سمرہ نے کہا تو اس نے پھول تھام

لیے مگر اسے سمرہ کے انداز بدلے بدلے لگے تھے۔

پھولوں کو دیکھ کر اسے دانین سے ہوئی ملاقات یاد آئی تھی...اس کے لب خود وخد مسکرا اٹھے تھے اور سمرہ نے اس کی مسکراہٹ کا کچھ اور ہی مطلب اخذ کر لیا تھا اور ایک جتاتی ہوئی نگاہ دانش پر ڈالی تھی۔

***

کیا کھاؤ گی دانین... حدید نے پوچھا۔

ابھی آپ مجھے بس برگر اور فرائز منگوا دیں لیکن باہر چل کر مجھے بریانی کھلائیے گا... دانین نے کہا تو اس نے ویٹر کو آرڈر دیا۔

ہاں ٹھیک ہے... بریانی بھی کھلا دیں گے... آج کا دن تمہارے لیے ہے میری طوطی... اس نے اسے چھیڑنے کے لیے اسے پھر سے طوطی کہا تھا-

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسی وقت حدید کا فون بجا تھا-

اس نے کال ریسیور کی اور بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر پریشانی چھائی تھی... بات کرنے کے بعد فون ٹیبل پر رکھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین مجھے واپس جانا ہو گا... کچھ مسئلہ ہو گیا ہے... میں پھر آؤں گا کسی دن... اس نے اسے بہلاتے ہوئے کہا-

کوئی بات نہیں بھائی ہم پھر آ جائیں گے... آپ جائیں لیکن رکیں پہلے یہ تو کھا لیں... اس نے ٹرے آگے کرتے ہوئے کہا تھا-

میری پیاری بہن ناراض نہیں ہونا... ضروری کام نہیں ہوتا تو میں نہیں جاتا اور یہ میں راستے میں کھالوں گا... اس نے پیار سے کہتے اس کا گال تھپتھپایا-

نہیں بھائی میں ناراض نہیں ہوں... مجھے پتہ ہے آپ کو کام ہو گا... اس نے مسکرا کر کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دوں... اس نے کہا تو نفی میں سر ہلانے لگی-

آپ جائیں میں ابھی کشف کو بلا لوں گی... اس نے کہا-

ٹھیک ہے لیکن اندھیرا ہونے سے پہلے واپس چلی جانا... پتہ نہیں کیوں میرا تمہیں یوں اکیلے چھوڑ کر جانے کا دل نہیں کر رہا... تم احتیاط سے جانا اور یہ بیگس مجھے لاؤ میں

ہاسٹل میں پہنچا دوں گا تم واپسی پر لے لینا...اس نے کہا تو دانین نے اثبات میں سر ہلایا اور مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا-

***

حدید کے جانے کے بعد اس نے کشف کو کال کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو... تمہیں میری یاد کیسے آ گئی... فون اٹھاتے ہوئے کشف نے کہا-

تانے مارنے سے باز نہ آنا... میں نے اس لیے فون کیا تھا کہ میں باہر آئی ہوئی تھی بھائی کے ساتھ... تم آ جاؤ تو ساتھ انجوائے کرتے ہیں...اس نے کہا-

تم اپنے بھائی کے ساتھ گئی ہو میرا وہاں کیا کام... تم لوگ انجوائے کرو... کشف نے کہا
-

بات تو سنو پوری... بھائی کے ساتھ آئی تھی لیکن انہیں کسی کام سے واپس جانا پڑ گیا ہے... اس لیے تمہیں بلا رہی ہوں... دانین نے پوری بات بتائی-

واہ... دانین واہ... مطلب کہ جب کوئی نہیں تو کشف سہی... کشف نے تیکھے لہجے میں کہا-

زیادہ بکواس نہیں کرو شرافت سے تیار ہو کر جلدی آجاؤ میں انتظار کر رہی ہوں... جو کچھ کہنا ہے یہی آکر کہنا... دانین نے حکم دیا تھا-

اوکے میں آتی ہوں... یہ کہہ کر اس نے کال کٹ کر دی-

***

کشف جب گھر سے نکلی تو ہلکی ہلکی بوندیں اب بھی ہو رہی تھی۔

وہ کار ڈرائیو کرتی ہوئی جا رہی تھی کہ اچانک اس کی کار ایک جھٹکا کھا کر رکی...اس نے کئی بار کار سٹارٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

اب اس کو کیا ہوا...وہ کہتی ہوئی گاڑی سے باہر آئیل تھی۔

اب میں اس بارش میں کب تک یہاں کھڑی رہوں گی...یہاں سے تو کوئی ٹیکسی بھی نہیں ملے گی...وہ سوچ ہی رہی تھی کہ ایک کار اس کے پاس آکر رکی تھی اور وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

کیا ہوا... گاڑی خراب ہو گئی... آپ کو جہاں جانا ہو میں چھوڑ دوں گا... کار میں بیٹھے اس شخص نے کہا۔

نہیں میں چلی جاؤں گی... شکریہ... وہ کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

دیکھو گھبراؤ نہیں... اپ دانین کی دوست ہو نہ... میں اس کا انکل ہوں... آجاؤ میں آپ کو چھوڑ دوں گا... اس نے اسے دانین کا حوالہ دیا تھا تو پل بھر کو رک کر سوچنے لگی تھی۔

آپ آرہی ہیں... اس نے کہا تو وہ اپنی سوچ کو جھٹکتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

***

وہ وہیں اسی جگہ بیٹھی کشف کا انتظار کر رہی تھی جہاں اسے حدید چھوڑ کر گیا تھا۔

کہاں رہ گئی کشف اب تو کافی دیر ہو گئی ہے...اب تو رات ہونے کو ہے...وہ سوچ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب اس نے ایسے ہی اپنے ارد گرد نگاہ ڈالی تو ایک ٹیبل پر اس کی نظر رک گئی تھی۔

میں جو کبھی اگر تمہیں کبھی تفسیر سے لکھوں

صرف تمہاری مسکراہٹ پر ہی کئی زمانہ لگ جائے

(از خود)

وہ اپنے دوست کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا اور وہ بس اسے دیکھے گئی تھی اور اس کے اپنے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی اسے دیکھتے ہوئے جس سے وہ انجان تھی... کتنی پیاری تھی اس کی مسکراہٹ... یہ وہ ہزار بار اپنے آپ سے کہہ چکی تھی جب بھی اسے مسکراتا ہوا دیکھتی... تب ہی اس کی نظر اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی پر پڑی تھی اور اس کی مسکراہٹ پل میں سمٹی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لڑکی کون ہے اس کے ساتھ... شاید اس کی بیوی ہو گی... وہ خود سے ہی سوال جواب کرنے لگی تھی... ایک اداسی نے اس کے وجود میں پنجے گاڑے تھے-

مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے... اس نے خود سے سوال کیا تھا-

محبت...دل سے سدا آئی تھی-

لیکن میں اس سے محبت نہیں کر سکتی...اس نے دکھ سے کہا تھا-

کیوں نہیں کر سکتیں...دل نے ضد کی تھی-

وہ کسی اور کا ہے اور مجھے کسی کے زخمی دل کی بددعا نہیں لینی...اس نے دکھ سے کہا-

تم اس سے محبت کرنے لگی ہو...دل نے پھر کہا تھا-

کچھ اسیر لوگوں کی ہاتھ کی لکیروں میں

قسمتیں نہیں ہوتیں عمر قید ہوتی ہے

وہ میرا نہیں ہے... میں کسی اور کی ہوں... میں کیسے اسے بھول کر کسی اور کے بارے میں سوچ سکتی ہوں... وہ بھی اس کو جو پہلے ہی کسی اور کا ہے... مجھے ہر ممکن کوشش کرنی ہے کہ اب اس سے سامنا کم سے کم ہی ہو... مجھے دوری بنا کر رکھنی ہو گی اس سے... اس نے دل ہی دل میں طے کیا تھا۔

کاش آپ مجھے پہلے ملے ہوتے اور کسی اور کے نا ہوتے... اس کے دل نے سوچا۔

دانین... وہ خود سے الجھ رہی تھی جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا تھا۔

ارے آنٹی آپ... اسلام علیکم... بیٹھے پلیز... اس نے کہا۔

وعلیکم السلام... تم یہاں اکیلی بیٹھ کر کس سے باتیں کر رہیں تھی..انہوں نے پوچھا-

کسی سے بھی تو نہیں وہ میں اپنی ایک فرینڈ کا انتظار کر رہی تھی...آپ کب آئیں... اس نے پوچھا-

میں بھی تمہارے انکل کا انتظار کر رہی ہوں مجھے یہاں بٹھا کر پتہ نہیں کہاں چلے گئے...انہوں نے کہا تو انکل کے نام پہ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا-

تب ہی اس کی نظر سامنے سے آتے ہوئے عادل علی اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی کشف پر پڑی...ایک غصے کی جھلک اس کے چہرے پر آئی تھی-

لیجیے ہم نے آپ کو آپ کی منزل تک پہنچا دیا...اس نے ٹیبل کے پاس آکر کشف سے کہا-

شکریہ انکل... آپ بہت اچھے ہیں... اس نے بھی مسکرا کر کہا-

ایک منٹ آنٹی میں ابھی آتی ہوں... کہتی ہوئی وہ اسے سائڈ میں لے گئی-

تم اس گھٹیا آدمی کے ساتھ کیا کر رہی ہو... اس کے ساتھ کیوں آئیں... اس نے غصے سے کہا-

یار میری گاڑی خراب ہو گئی تھی اور کوئی ٹیکسی بھی نہیں مل رہی تھی... انہوں نے کہا تمہارے انکل ہیں تو میں آ گئی ان کے ساتھ... اس کے غصے کی وجہ اسے سمجھ نہیں آئی تھی-

اس نے کہہ دیا کہ وہ میرا رشتے دار ہے تو تم نے اس پر بھروسہ کر لیا... میری ایک بات

دھیان سے سنو اگر تم مر بھی رہی ہو نہ اور یہ شخص مدد کو آئے تو مر جانا لیکن اس کی مدد مت لینا... وہ انسانوں کے بیچ میں رہنے والا بھیڑیا ہے... اس نے سختی سے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

تم مجھے کچھ بتاؤ گی... کیا ہے یہ سب... تم کیوں اتنی بدگمان ہو اس شخص سے... کشف نے کہا تو اس کی آنکھوں کے سامنے کتنے ہی منظر لہرائے تھے جب وہ بہانے بہانے سے اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا تھا اور بیٹی بیٹی کہہ کر اسے اوپر سے نیچے تک گندی نظروں سے دیکھتا تھا۔

کہاں کھو گئی دانین.... کشف نے کہا۔

میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گی لیکن ابھی ہم بائے بول کر یہاں سے نکلیں گے اور تمہاری گاڑی خراب ہو گئی ہے تو تم جلدی نکلنا یہاں سے... ہم پھر کبھی آ جائیں گے...

اب تو ویسے بھی رات ہو گئی ہے...اس نے کہا اور ان کی ٹیبل کے پاس آئیں تھیں-

اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں...اس نے کہا تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا-

ارے دانین بیٹھو تو تمہارے انکل نے کھانا آرڈر کر دیا ہے ہم سب کے لیے...انہوں نے پیار سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور عادل نے سب سے نظر بچا کر ویٹر کو کچھ اشارہ کیا تھا جس پر سر ہلاتا ہوا چلا گیا تھا-

نا نا کرنے کے باوجود ان کے کہنے پر وہ مجبوراً بیٹھ گئی تھی کیونکہ جتنا وہ برا تھا اس کی بیوی اتنی ہی اچھی تھی-

ویٹر کھانا لے کر آیا تو صرف ان کا ساتھ دینے کے لیے پلیٹ میں چمچ گھمانے لگی تھی۔

عادل علی کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے نفرت سے منہ پھیرا تھا پھر اس نے کشف کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔

اچھا اب میں چلتی ہوں... رات ہو رہی ہے مجھے دیر ہو جائے گی... کشف نے کہا تو بیگم عادل نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم بھی بس نکلنے ہی والے ہیں... ہم آپ لوگوں کو ڈراپ کر دیں گے... انھوں نے کہا۔

نہیں شکریہ آنٹی ہم چلے جائیں گے... دانین نے کہا۔

سبرینہ آپ چلی جائیں... مجھے کچھ کام ہے کسی سے ملنا ہے... عادل کہتے ہوئے دانین کی جانب دیکھنے لگا دانین نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک دیکھ کر وہ اندر تک کانپ گئی تھی... اسے لگا تھا کچھ غلط ہے پر کیا یہ وہ نہیں جانتی تھی-

اچانک ہی اسے سب کچھ گھومتا ہوا دکھنے لگا... سر اچانک بھاری ہو گیا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور پھر اسے اس کی شیطانی مسکراہٹ کا سبب سمجھ میں آ گیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جلد از جلد وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی.... خود کو سنبھالتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی... تب ہی اسے چکر آیا تھا اور وہ لڑکھڑا گئی تھی-

ارے دانین کیا ہوا.... تم ٹھیک تو ہو نہ... سبرینہ نے فکر مندی سے پوچھا-

ہاں میں ٹھیک ہوں بس زرا سا چکر آ گیا تھا...اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا-

تم اکیلی ہاسٹل تک چلی جاؤ گی... سبرینہ نے پوچھا-

آپ فکر نہ کریں میں چھوڑ آتا ہوں اور ایک کام کریں آپ کشف کے ساتھ چلی جائیں...میں دانین کو چھوڑ دوں گا...آپ لوگ چلیں میرے ساتھ میں آپ لوگوں کے لیے ٹیکسی کر دیتا ہوں...اس نے اٹھتے ہوئے کہا-

کشف نے اس کی طرف دیکھا جو سر پکڑے بیٹھی تھی-

دانین تم بھی ہمارے ساتھ چلو... کشف نے اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا-

نہیں کشف تم جاؤ میں چلی جاؤں گی... تم آنٹی کے ساتھ جاؤ پلیز...اس نے جیسے التجا کی تھی۔

اس کے کہنے پر مجبوراً وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

دانین کو تھوڑا وقت مل گیا تھا جب تک وہ واپس آتا اسے یہاں سے نکلنا تھا اسی لیے اس نے کشف کو بھیج دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کوئی مصیبت میں مبتلا ہو...وہ اپنی ساری ہمت سمیٹ کر اٹھی تھی...اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے اندھیرا چھانے لگا تھا...اسے ہلکا ہلکا سا ہی نظر آ رہا تھا....لڑکھڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی...اسے بس وہاں سے نکلنا تھا...چلتے چلتے کچھ ہی دور بڑھی تھی کہ جب کسی سے ٹکرائی تھی۔

***

جس نے رکھا ہے مجھے اپنی نگہبانی میں

اب سنبھالے گا وہی بے سر و سامانی میں

ایسا لگتا ہے کہ تو دیکھتا رہتا ہے مجھے

ایسا لگتا ہے کہ میں ہوں تیری نگرانی میں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانش میں اب چلتا ہوں... وہ عجلت میں کہتا ہوا اٹھا-

کہاں جا رہے ہو ہادی... دانش نے اس کو پریشانی سے اٹھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا-

میں بعد میں بتاؤں گا... دانش سے کہہ کر وہ چلا گیا سمرہ پر نگاہ ڈالے بنا-

چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں...اس نے سمرہ سے کہا-

یہ اتنی جلدی میں کہاں گیا ہے اور تم لوگوں کا تو کافی لمبا پلان تھا... سمرہ نے دانش کو گھورتے ہوئے پوچھا-

پلان اس نے بنائے تھے اسی نے کینسل کر دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں...اب چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں...دانش نے سکون سے کہتا ہوا جانے کے لیے اٹھا لیکن اندر ہی اندر وہ پریشان تھا اس کے اس طرح جانے پر-

***

لڑکھڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی...جب وہ سامنے سے آتے ہوئے ویٹر سے ٹکرائی

تھی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل نیچے گرا تھا اور ویٹر کے ہاتھ میں موجود ٹرے فرش پر گر کر اک شور پیدا کر گئی تھی جس کی وجہ سے وہاں بیٹھے لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

آپ ٹھیک تو ہیں میم...اپ ادھر آئیں ورنہ گر جائیں گی...ویٹر نے کہتے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈونٹ ٹچ ہر...تب ہی ایک آواز نے اس کے ہاتھوں کو بڑھنے سے روکا تھا اور وہاں موجود لوگوں نے اس آواز کی جانب دیکھا تھا۔

سامنے ہادی ابراہیم حیات شاہ اپنی تمام تر وجاہت سمیت چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اور اسے سخت گھوری سے نوازا تھا جس سے بری طرح گڑبڑا گیا تھا۔

دانین نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور پھر چلتی ہوئی کچھ آگے بڑھ آئی تھی۔

دانین آپ ٹھیک ہیں... وہ بے اختیار اس کا نام پکار کر اس کی طرف بڑھا۔

اپنے نام کی پکار پر وہ پلٹی تھی اور پھر اس کا سر گھوما تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی ہادی نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا تھا... اچانک جھٹکا لگنے پر وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی تھی اور اس کے ساتھ آ لگی تھی... دانین نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالا تھا... اس کا دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کاندھوں پر آ گیا تھا۔

ہادی نے اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کے سر پر اوڑھایا تھا... دانین نے اپنی دھندلاتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور اس کا کالر پکڑ کر کچھ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہائے... کتنا پیارا کپل ہے نہ...

کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں دونوں ساتھ میں...

میڈ فار ایچ ادر...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پرفیکٹ کپل...

کتنی محبت ہے دونوں میں... ان کے پاس سے گزرتی لڑکیوں کا گروپ ان کے بارے میں آپس میں تبصرے کرتی ہوئی وہاں سے نکل گئیں۔

***

تو یہ تھی اس کی مصروفیت... سمرہ دانش کی طرف غصے سے دیکھتی ہوئی بولی...اسے ان لڑکیوں کی باتیں سن کر آگ ہی لگ گئی تھی۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ مت بھاگو اس کے پیچھے...وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا...وہ اس لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو چکا ہے جس کا شاید اسے خود بھی پتہ نہیں...وہ اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی...وہ اس لڑکی کے علاوہ تمہارا تو کیا کسی اور کا بھی نہیں ہو سکتا...اس لیے میں تم سے کہہ رہا ہوں پیچھے ہٹ جاؤ...خود کو آگ میں مت جھونکو...دانش نے اسے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش تھی۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تم بھائی کم اور اس کے دوست زیادہ بنتے جا رہے ہو... تمہیں اپنی بہن کی خوشیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے...وہ غراتی ہوئی بولی۔

تم میری بہن ہو اسی لئے تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں... وہ میرا دوست ہے اور تم میری بہن اور میں دونوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں لیکن تم دونوں ایک ساتھ نہیں ہو سکتے یہ کیوں نہیں سمجھ رہی ہو تم.... اس نے کہا تو وہ کچھ بولے بنا غصے سے اسے گھورتی ہوئی اس کے ہاتھ سے کار کی چابی لے کر وہاں سے چلی گئی۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر... پتہ ہے کتنی اکیلی ہو گئی تھی میں... آپ واپس کیوں نہیں آئے... میں نے آپ کا کتنا انتظار کیا... جب کہ میں جانتی ہوں آپ واپس کبھی نہیں آئیں گے... وہ کیوں آیا ہے میری زندگی میں... وہ مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتا... جب... جب میں اسے دیکھتی ہوں مجھے کچھ اور دکھائی نہیں دیتا... وہ م... مم... میرے... دل و دماغ میں سوار رہتا ہے... آپ نے مجھ سے پوچھا تھا نہ کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں کہ نہیں... میں آپ سے کہنا چاہتی تھی... م... مم... میں آ... آپ... آپ... س... سہ... سے... ب... بہ... بہت... م..... مح...

محب... محبت... دانین اس کا کالر پکڑے جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی جس کا اسے خود پتہ نہیں تھا... اس کی آنکھ سے بہتے ہوئے آنسو ہادی کی شرٹ میں جزب ہو گئے تھے اور وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر وہ ہوش و حواس کھو چکی تھی۔

میرے صبر کی انتہا کیا پوچھتے ہو فراز

وہ مجھ سے لپٹ کے رویا کسی اور کے لیے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے انکشاف پر اس کے دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی... اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا اور اب اس کے بے جان وجود کو دیکھ کر اس کی سانس بند ہونے لگی تھی۔

***

یہاں معاملہ الٹا ہو گیا ہے صاحب... آپ جلدی آئیں... وہ لڑکی بے ہوش ہو چکی

ہے...دانش پانی لینے آیا تو اس بات سن کر رک گیا-

ویٹر جیسے ہی کال کٹ کر کے مڑا...دانش نے اس کا گریبان پکڑ کر ایک سائڈ پر لے گیا تھا-

کس سے بات کر رہے تھے تم...کون ہے وہ آدمی...اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا-

کیا کہہ رہے ہیں آپ...کون آدمی میں کچھ نہیں جانتا...چھوڑیں مجھے...اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی-

کیا کیا ہے اس لڑکی کے ساتھ بولو...اب کے اس نے سختی سے پوچھا تھا-

میں کہہ رہا ہوں نا میں کچھ نہیں جانتا... وہ اب بھی اسی طرح بولا تھا-

میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے... جو پوچھا ہے اس کا جواب دو...

اب کے اس نے پوری قوت سے ایک مکا اس کے منہ پر مارا تھا جس سے وہ بلبلا اٹھا تھا-

اب بولو جلدی اگر میرا دوست یہاں آ گیا وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا... اس نے دھمکایا تھا اور اس کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی تھی... وہ اسے سب بتاتا چلا گیا تھا-

اب جانے دیں مجھے صاحب... میں نے سب بتا دیا ہے... اس نے ڈرتے ہوئے کہا تھا تو دانش سنجیدگی سے دھیمے لہجے میں پوچھا-

تمہاری کوئی بہن یا بیٹی ہے... اس نے ویٹر سے پوچھا تھا-

جی دونوں ہی ہیں...اس نے کہا-

محبت کرتے ہو ان سے...اس نے پھر پوچھا-

یہ کیسا سوال ہے....سب کو ہی ہوتی ہے مجھے بھی ہے...اس نے حیرانی سے کہا-

اگر اس لڑکی کی جگہ تمہاری بہن یا بیٹی ہوتی اور کوئی شخص آکر تم سے یہ کرنے کو کہتا جو ابھی تم نے کیا...کیا تم اتنی آسانی سے کر دیتے...؟دانش نے غصے سے پوچھا تھا-

کبھی نہیں...وہ جلدی سے بولا اور پھر اس کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ ندامت سے سر جھکا گیا تھا-

تو وہ بھی کسی کی بہن اور بیٹی ہے... جاہل انسان... وہ بھی کسی کی عزت ہے... دانش نے ایک اور مکا اس کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا-

معاف کر دیں صاحب... ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہو گا... اس نے گڑگڑا کر کہا جس پر وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا وہاں سے نکل گیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

دانین آنکھیں کھولو... دانین آنکھیں کھولو... کیا ہوا تمہیں... وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بے تابی سے اسے پکار رہا تھا اور وہ اس سے بے خبر تھی-

دانش پانی لے کر آیا تو ہادی نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے... جس کی وجہ سے وہ اس نے زرا سی آنکھیں خولی تھی اور ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی تھی-

دانین...اسے بے ہوش دیکھ کر ہادی کے چہرے کا رنگ اڑا....اس نے دانین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔

دانش چلو...ہمیں اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا...وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا۔

***

وہ دونوں گاڑی کے قریب آئے تھے جب دانش نے ہادی سے کہا تھا...

اسے ہاسپٹل لے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے...یہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گی...دانش نے کہا تھا۔

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو...؟ ہادی حیرانی سے پوچھا-

تمہیں دکھ نہیں رہا کہ یہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے...اس کے کہنے پر دانش نے اسے وہ سب کچھ بتادیا تھا جو ویٹر نے اسے بتایا تھا اور اس کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون تھا وہ آدمی...اس نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ کر پوچھا تھا-

مجھے نہیں پتہ...دانش نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا-

ہادی نے دانین کو گاڑی میں بٹھایا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کا دروازہ کھولنے لگا تھا-

کہاں لے جا رہے ہو اسے... عادل علی اس کے سامنے آتے ہوئے بولا اور ہادی کو ایک پل لگا تھا یہ جاننے میں کہ اس سب کے پیچھے کون ہے۔

اسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا... اس کے جبڑے بھینچے تھے اور اس کی کنپٹی کی نس واضح ہوئی تھی... اس نے غصے سے دروازہ بند کیا تھا اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم یہ سوال کرنے والے ہوتے کون ہو... اس نے اپنی سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑے ہوئے پوچھا۔

وہ بھتیجی ہے میری... اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اس نے گڑبڑا کر کہا تھا۔

تف ہے تم پر... تم انسان کہلانے کے لائق نہیں ہو... جانور سے بھی بدتر ہو تم... جو اپنے ہی گھر کی بیٹی پر بری نظر رکھے ہوئے ہے.. شرم نہیں آتی تمہیں ایک بیٹی کے باپ ہو کر... اتنی گھٹیا اور گری ہوئی حرکت... وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تو اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے-

تم اسے میرے ساتھ جانے دو میں اسے ہاسٹل چھوڑ دوں گا... وہ ڈھٹائی سے بولا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے... میں اسے چھوڑ دوں گا... اس نے کاٹدار لہجے میں کہا-

کیوں تم کیوں چھوڑو گے اسے... فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اس کا... کیا لگتی ہے وہ تمہاری... وہ کمینگی سے بولا تھا جس پر ہادی کے اعصاب تنے تھے-

اوشٹ اپ یو باسٹرڈ...اور پھر وہ اس کے منھ پر ایک کے بعد ایک مکے مارتا چلا گیا تھا اور جیب سے گن نکال کر اس کے ماتھے پر رکھی تھی-

آئندہ اس کے آس پاس بھی نظر مت آنا...اس پر نظر ڈالنا تو دور اگر اس کی طرف نگاہ بھی کی تو یہ ہادی ابراہیم حیات شاہ تمہاری آنکھیں نوچنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا...یہ میری فرسٹ اور لاسٹ وارننگ ہے...اسے ہلکے میں لینے کی کوشش مت کرنا کیوں کہ اس کے بعد سیدھا ڈیڈ اینڈ ہو گا...اس نے اس کے ماتھے پر گن رکھے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور پھر اسے چھوڑتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا-

***

یو ول پے فار دس...جسٹ ویٹ اینڈ واچ...وہ پیچھے سے غراتا ہوا بولا-

یو ول پے فار دس مگر اس سے پہلے مجھے پتہ کرنا ہو گا کہ تم ہو کون...اس شہر میں اتنی جرات کسی میں نہیں ہے کہ وہ عادل علی کو انگلی بھی دکھا سکے اور تم نے تو بندوق تانی ہے مجھ پر...وہ اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا تھا-

تمہاری دھمکیوں سے میں ڈرنے والا نہیں ہوں...اسے تو میں حاصل کر کے رہوں گا...وہ میرے لیے نشہ بنتی جا رہی ہے جس کی طلب ہے مجھے... تم نے ابھی عادل علی کو جانا نہیں ہے...اب اس کھیل میں مزا آئے گا...وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لاتا ہوا زہریلے لہجے میں بولا-

***

تم اسے کہاں لے کر جاؤ گے...ہم اسے ہاسٹل نہیں لے جا سکتے مسئلہ ہو جائے گا... اس کے فون میں پاس ورڈ لگا ہوا ہے ورنہ ہم اس کے کسی جاننے والے کو اطلاع کر دیتے اور وہ اس کو آ کر لے جاتے...گاڑی میں خاموشی پھیلی ہوئی تھی اور اس خاموشی

کو دانش کی آواز نے توڑا تھا۔

کہاں لے جاؤں گا کا کیا مطلب ہے... گھر ہی لے کر جاؤں گا... اب میں اسے سڑک پر تو نہیں چھوڑ سکتا اس حالت میں اور نہ ہی ہم اسے ایسے لے کر گھوم سکتے ہیں... تم اس کا فون کھولنے کی کوشش کرو... ہادی نے کہا تو دانش نے سر ہلا کر فون کا لاک کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ہادی اس کو اپنے بیڈ روم میں لایا تھا اور اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر کمفرٹر ڈال کر وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا اور چہرے پر پریشانی لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

ڈونٹ وری یار... یہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گی... دانش نے اسے تسلی دی تھی۔

اب ہمیں چلنا چاہیے یہاں سے...اسے سونے دو....اس نے ہادی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اگر فون کھل گیا ہو تو ہم اس کی فرینڈ سے رابطہ کریں...ہادی نے دانش سے کہا۔

نہیں ابھی نہیں ہوا میں کوشش کر رہا ہوں...دانش کہہ کر باہر نکل گیا۔

وہ گہری سانس لے کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکلنے کے لیے مڑا...ابھی وہ ایک قدم ہی بڑھا تھا جب اسے رکنا پڑا تھا۔

اسے اپنے ہاتھ پر ایک کھنچاؤ محسوس ہوا تھا...وہ اس کی جانب مڑا تھا اور پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو دانین کا دوپٹہ اس کی گھڑی میں اٹکا ہوا تھا۔

ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو احاطہ کیا تھا...اس نے اپنی گھڑی میں اٹکا اس کا دوپٹہ نکال کر جھک کر اس کے پاس رکھا تھا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا-

اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے...اسے دیکھتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ کیا دکھ ہے اس لڑکی کو اور پھر اسے اس کے بے ربط سے ٹوٹے پھوٹے جملے یاد آئے تھے اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

جیسی اب ہے تیری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

لے گیا چھین کے کون آج تیرا صبر و قرار

بے قراری اے دل تجھے کبھی ایسی تو نہ تھی

چشمِ قاتل میری دشمن تھی ہمیشہ لیکن

جیسی اب ہو گئی قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

ان کی آنکھوں نے نا جانے کیا کیا جادو

کہ تبیعت میری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ وہاں سے نکل کر دوسرے کمرے میں آیا تھا اور دروازہ بند کر کے کمرے میں چکر کاٹنے لگا تھا... دانین کے کہے گئے جملے اس کے آس پاس گونجے تھے۔

آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر... پتہ ہے کتنی اکیلی ہو گئی تھی میں... آپ واپس کیوں نہیں آئے...

میں نے آپ کا کتنا انتظار کیا... جب کہ میں جانتی ہوں آپ واپس کبھی نہیں آئیں گے...

وہ کیوں آیا ہے میری زندگی میں... وہ مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتا... جب... جب میں اسے دیکھتی ہوں مجھے کچھ اور دکھائی نہیں دیتا... وہ م... مم... میرے... دل و دماغ میں سوار رہتا ہے...

آپ نے مجھے سے پوچھا تھا نہ کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں کہ نہیں... میں آپ سے کہنا چاہتی تھی... م... مم... میں آ... آپ... آپ... س... سہ... سے... ب... بہ... بہت... م..... مح... محب... محبت...

کیا وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے... اور یہ سوچتے ہوئے اس کا دل دکھا تھا... دھڑکن رک کے چلی تھی... پورے وجود میں اک جلن کا احساس ہوا تھا اور اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

اس نے اے سی آن کر کے اپنی شرٹ کے اوپر کے دو، تین بٹن کھولے تھے...اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے اندر کی گھٹن کم نہیں ہوئی تھی...اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا-

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے...وہ اپنا سر ہاتھوں میں پکڑ کر بیڈ پر دراز ہو گیا تھا-

وہ کتنی دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہا تھا...پھر اچانک ہی اٹھ بیٹھا تھا اور وہ دروازہ کھول کمرے سے نکل کر اس کمرے آیا تھا جہاں اس وقت وہ دنیا سے بے خبر لڑکی نیند کی وادیوں میں گم تھی-

اسے دیکھتے ہی اس کے اندر سکون اتر آیا تھا...اندر کی گھٹن کم ہوئی تھی-

وہ وہیں بیڈ کے دوسرے سائڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

تھا۔

صرف یہ سوچ کر کہ تمہیں کسی اور سے محبت ہے... میرا دم گھٹنے لگا ہے... تمہیں کسی اور کا صرف سوچ کر میرا یہ حال ہے اگر تمہیں کسی اور سے محبت ہوئی تو... میں تو مر جاؤں گا دانین... وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بے بسی سے بولا تھا۔

تم صرف میری ہو... تمہیں صرف میرا ہونا ہو گا کیونکہ تم ہادی ابراہیم حیات شاہ کی زندگی کے لیے بہت اہم ہو گئی ہو... اب تو تمہیں اپنا بنا کر ہی سکون ملے گا مجھے کیونکہ میرا عشق تم ہو... تم اس دل میں تب سے رہتی ہو جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا... مجھے عشق ہو گیا ہے تم سے... سنا تم نے میرا عشق تم ہو... اس کی آواز زرا اونچی ہوئی تھی... اس کے لہجے میں اتنی شدت تھی کہ دنیا جہاں سے بے خبر لڑکی نیند میں کسمسائی تھی۔

اور وہ اپنی محبت میں اپنے بابا سے کیا وعدہ بھول رہا تھا۔

***

دانین کی آنکھ کھلی...اس کا سر کافی بھاری ہو رہا تھا...اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا...دکھتے سر کے ساتھ اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی تھیں...کافی دیر تک وہ غائب دماغی سے چھت کو گھورتی رہی تھی...پھر ایک نظر کمرے میں دوڑائی تھی یہ اس کے لیے انجان جگہ تھی...جیسے ہی اس نے اپنے دوسری طرف نگاہ کی...بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے سوئے ہوئے ہادی کو دیکھ کر اس کے حواس سلب ہوئے تھے...کسی انجانے خوف سے اس کی سانس سینے میں اٹکی تھی اور وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔

اس کے ہڑبڑا کے اٹھنے پر ہادی کی بھی نیند ٹوٹی تھی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں...؟اس نے خوفزدہ ہو کر پوچھا تھا-

کہاں ہوں میں...؟

میں یہاں کیسے آئی...؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون لایا مجھے یہاں...؟وہ خوفزدہ ہو کر سوال کرنے لگی تھی-

ریلیکس دانین...آپ پلیز گھبرائیں مت...یہ میرا گھر ہے...ہادی نے نرمی سے کہا تھا

-

میں یہاں کیسے...آپ کے گھر کیسے آئی...؟سوال پوچھتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئے تھے...اس کا دل خوف کی وجہ سے تیزی سے دھڑک رہا تھا-

آپ مجھے مال میں بے ہوشی کی حالت میں ملی تھی...اب ایسی حالت میں میں آپ کو ہاسٹل نہیں لے جا سکتا تھا اور نہ ہی وہاں چھوڑ سکتا تھا...اس لیے اپنے گھر لے آیا...اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس نے دھیمی آواز میں اسے بتایا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ یہاں کیوں سو رہے تھے...لہجہ ابھی بھی خوف کے زیرِ اثر تھا-

گھبرائیں نہیں...میں بس آپ کو دیکھنے آیا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں کہ نہیں...پتہ نہیں کیسے آنکھ لگ گئی...ہادی نے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں اسے بے یقینی سی دکھائی دی تھی-

آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں...اس نے مدھم آواز میں اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو دیکھ کر کہا...وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی...اس کے اس طرح سے کہنے پر اس کے دل نے یقین کر لیا تھا لیکن وہ پھر بھی بول اٹھی-

آپ اپنی بیوی کو بھی بھیج سکتے تھے مجھے دیکھنے کے لیے...اس نے کہا تو اب ہادی جی بھر کے حیران ہوا تھا کہ اس کی کون سی بیوی ہے جس کے بارے میں اسے ہی نہیں پتہ-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بیوی...میری بیوی بھی ہے...؟اس نے حیرت سے سوال کیا تھا-

آپ کی بیوی ہے آپ کو نہیں پتہ...یونیورسٹی میں تو تقریباً سب کو ہی معلوم ہے کہ آپ شادی شدہ ہیں...دانین نے کہا-

میں آپ کو ناشتہ بھجواتا ہوں...اس کے بعد میں آپ کو ہاسٹل چھوڑ دوں گا...کہہ کر

وہ باہر نکل گیا تھا۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ ناشتے کی کیا ضرورت ہے...اسے بس یہاں سے جانا ہے لیکن وہ اس کو بات کرنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے عجلت میں نکل گیا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کے چلے جانے کے بعد وہ کل رات کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آرہا...وہ دماغ پر زور ڈالتے ہوئے کل رات کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

اور پھر اس سب آیا تھا... دانین کو ہادی کو دیکھنا... پھر سبرینہ آنٹی کا آنا اور کشف کا عادل علی کے ساتھ آنا... عادل علی کا اس کی جانب شیطانی مسکراہٹ لیے دیکھنا... پھر اسے چکر آنا اور سر گھومنا... جوں جوں اسے سب یاد آرہا تھا خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

سب یاد آنے پر اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ کل رات اس کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا... اس پاک ذات نے اسے ایک بار پھر بچا لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہادی کو اس بھیڑیے جیسے شخص سے اسے بچانے کا ذریعہ بنایا... اس کے دل میں ہادی کے لیے ایک خاص مقام بنا تھا کیونکہ کل رات وہ جو چاہے اس کے ساتھ کر سکتا تھا اسے روکنے والا کوئی نہیں تھا لیکن وہ اس کے لیے محافظ ثابت ہوا تھا۔

اور عورت محبت کرنے والے مرد کو تو بھول سکتی ہے لیکن عزت کرنے والے مرد کو کبھی چاہ کر بھی نہیں بھولتی کیونکہ عزت کی ترجیح محبت سے پہلے ہوتی ہے... ہم محبت کو کھو کر تو زندہ رہ سکتے ہیں لیکن عزت کو کھو کر ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور زندہ رہ جاتے ہیں تو ایک چلتی پھرتی لاش بن کر... جسے اس امید پر ڈھویا جاتا ہے کہ ایک دن اس سے جان چھوٹ جائے گی-

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ملازم کو ناشتے کا کہہ کر دانش کے پاس آیا تھا جو لاؤنج میں رکھے ہوئے صوفے پر ہی سو گیا تھا-

ہادی نے اسے کئی آوازیں دی تھیں لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا... ہادی نے پانی کا جگ لا کر اس کے اوپر پانی پھینکا تھا-

کیا ہوا... کیا ہوا... بارش کہاں سے ہو گئی صبح صبح.... وہ ہڑ بڑا کے اٹھتا ہوا بولا اور سامنے کھڑے ہادی کو اور اس کے ہاتھ میں جگ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ بارش کہاں سے ہوئی لیکن بارش کیوں ہوئی یہ اسے سمجھ نہیں آیا تھا-

تم میں زرا بھی مینرز نہیں ہے... کوئی گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے... اس نے ہاتھ سے چہرے کا پانی صاف کرتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہمان کون ہے یہاں مجھے تو نہیں دکھ رہا اور مجھے مینرز سکھانے کی ضرورت نہیں ہے... بس میری بات کا جواب دو... ہادی نے دانش کے اپنے آپ کو مہمان کہنے پر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا-

میں نے کشف کے موبائل پر میسج چھوڑ دیا تھا رات کو ہی... وہ اس کا سوال سنے بنا ہی

بول پڑا۔

شٹ آپ دانش... میں جو پوچھوں صرف اس کا جواب دو مجھے... وہ تیز لہجے میں بولا۔

کیا بات ہے یار کیوں مجھ معصوم پر اتنا تشدد کر رہے ہو یوں دھمکا کر صبح صبح... وہ معصوم بننے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے صرف یہ بتاؤ کہ یہ میری بیوی کا کیا قصہ ہے... اس نے پوچھا۔

تمہیں کیسے پتہ... وہ چونک کر بولا۔

سب کو ہی پتہ ہے تقریباً پوری یونیورسٹی کو... اس نے دانین کی بات دہرائی۔

یہ لڑکیوں کے پیٹ میں کوئی بات ٹک نہیں سکتی...وہ بڑبڑایا تھا-

مجھے یقین تھا کہ یہ تمہارے ہی دماغ کی پکائی ہوئی کھچڑی ہے...وہ اسے گھور کر بولا-

اب زیادہ مجھے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب میں نے تمہارے لئے کیا تھا...وہ آئی تھی میرے پاس کیا بھلا سا نام ہے اس کا...وہ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا

-

ہاں رحاب ہمدانی...وہ آئی تھی میرے پاس ایک ویڈیو کلپ لے کر...جس میں ہماری باتیں رکارڈ تھی...میں نے بس اس سے جان چھڑوانے کے لیے بول دیا وہ سب جو تم نے سن رکھا ہے...اور تمہیں تو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس چپکو لڑکی سے تمہاری جان چھڑائی اور تم نے صبح صبح میرے ساتھ یہ سلوک کیا...اس نے اپنی

حالت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تب ملازم ان کے پاس آیا تھا اور کشف کے آنے کی اطلاع دی تھی۔

انہیں اندر لے آؤ...اس نے کہا تو ملازم چلا گیا۔

میں جاتا ہوں فریش ہو کر آتا ہوں...مجھے اپنا مزاق نہیں بنوانا کسی کے سامنے...ایک تو پوری رات جاگ میں نے فون کا لاک توڑا اور اس کی دوست کو میسج کیا لیکن پھر بھی میری کوئی قدر نہیں ہے...وہ کہتے ہوئے اپنے نظر نہ آنے والے آنسو صاف کرتا ہوا دوسری طرف چل دیا تھا۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا...وہ کہہ کر کشف کی جانب دیکھنے لگا تھا جواب اندر آ چکی تھی۔

کہاں ہے دانین... کیسی ہے وہ... وہ اس کے پاس آتے ہی پوچھنے لگی تھی-

وہ ٹھیک ہے آپ ریلیکس کریں... اوپر کمرے میں ہے آپ جا کر مل لیں اور پلیز ان سے کوئی سوال مت کریے گا... وہ بہت گھبرائی ہوئی ہے... اس کے سمجھانے پر کشف مسکراتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ جب کمرے میں آئی تو دانین ناشتے کی ٹرے سامنے رکھے پتہ نہیں کن سوچوں میں گم تھی-

گڈ مارننگ... کشف کی آواز سن کر وہ اپنے خیالوں سے چونکی اور اٹھ کر اس کے گلے

لگ گئی۔

پلیز یہاں سے چلو جلدی... مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے... اس نے کہا تو کشف نے اسے اپنے سامنے کیا اور اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

ہم چل رہے ہے دانین... میں تمہیں ہی لینے آئی ہوں... کشف نے اسے بہلاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بس چلو اگر میرے گھر میں کسی کو پتہ چل گیا کہ میں رات بھر ایک اجنبی کے گھر رکی ہوئی تھی تو شاید میں اگلی سانس بھی نہ لے پاؤں... وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

چلو ہم چل رہے ہیں... چہرہ ٹھیک کرو اپنا پھر ہم چلتے ہیں... کشف نے اس کی حالت دیکھ کر کہا۔

ہاں اب ٹھیک ہے چلو...اس نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی-

***

آپ کا شکریہ کہ آپ نے میری دوست کا خیال رکھا...اس کی حفاظت کی... کشف نے ہادی سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں...اگر ان کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو میں اس کی مدد کرتا...اس نے دانین کو دیکھتے ہوئے کہا-

اور یہ تو پھر میری زندگی ہے...ان کے لیے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں...یہ اس نے دل میں ہی سوچا تھا زبان سے ادا نہیں کر سکا تھا اور یہ سوچتے ہوئے اس دانین کی جانب

دیکھا تھا اور دانین نے بھی اسی وقت نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں اپنے لیے مچلتے جزبات دیکھ کر نگاہ چرا گئی تھی۔

اب ہم چلتے ہیں... کشف نے کہا اور وہ دونوں وہاں سے چلی گئیں۔

اور وہ انہیں دور جاتا دیکھتا رہا تھا... تب ہی دانش نے پیچھے سے آ کر اس سے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ جو کہتا تھا کہ عشق میں کیا رکھا ہے

اک ہیر نے اسے رانجھا بنا رکھا ہے

تم کب تک اسے ایسے دیکھ سکتے ہو...دانش نے پیچھے سے آ کر کہا تھا-

ساری زندگی...اپنی آخری سانس تک...اس نے اک پل میں جواب دیا تھا اور اس کا جواب سن کر دانش زرا بھی حیران نہیں ہوا تھا کیونکہ اسے پہلے ہی اندازہ تھا اور اب یقین ہو گیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا میں سونے جا رہا ہوں...رات بھر میں سو نہیں پایا...وہ کہہ کر اندر آ گیا تھا-

ہادی...ہادی سنو...دانش پیچھے اسے پکارتا رہ گیا تھا لیکن اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا

-

روم میں آکر اس نے دروازہ بند کیا اور بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گیا تھا۔

اس دشمنِ جان کی خوشبو اسے محسوس ہوئی تھی... وہ وہاں نہ ہو کر بھی وہاں موجود تھی... وہ جانتا تھا اس کے دل نے جو خواہش کی ہے اسے پا لینا اتنا آسان نہیں ہے لیکن وہ اس دل کو اس کی چاہت سے... اسے چاہنے سے روک نہیں پایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اپنے بابا کی فکر تھی کہ جب انہیں پتہ چلے گا تو ان کا رد عمل کیا ہو گا... اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا بابا کو کسی ایک بات کے لیے پریشان دیکھا تھا... اس کی پرورش بہت اچھے طریقے سے اور اچھے ماحول میں ہوئی تھی... اس کے ماما بابا نے بچپن سے اسے صنف نازک کی عزت کرنا سکھائی تھی۔

شروع سے ہی وہ آزادانہ ماحول میں رہا تھا... جہاں لڑکے لڑکیوں کی دوستی ان کا ملنا جلنا

مامولی بات تھی لیکن اس نے کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا... وہ جہاں بھی جاتا تھا وہاں وہ ہر اک نظر کے حصار میں ہوتا ہے... وہ اپنی خوبصورتی اور وجاہت سے اچھی طرح واقف تھا لیکن اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا... کتنی ہی لڑکیوں نے اس سے دوستی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ خود ہی اک فاصلہ بنائے رکھتا تھا اس لیے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اس کے نزدیک آنے کی... اسے عشق، محبت، پیار ان سب پر زرا بھی یقین نہیں تھا۔

مگر اس لڑکی میں ایسی کون سی کشش تھی کہ وہ اس کی طرف کھینچتا چلا گیا وہ نہیں جانتا تھا... وہ تو صرف یہاں اپنے بابا کے انتقام کے لیے آیا تھا... اسے عشق عاشقی میں زرا بھی دلچسپی نہیں تھی... اور اس کی ایک وجہ اس کی پھوپھو کی محبت، ان کا گھر چھوڑنا، خاندان کی بدنامی کا باعث بننا اور اس کی وجہ وہ مراد علی تھا... بابا کے کہنے پر وہ اس لڑکی کے ساتھ ایسا کرنے پر مجبور ہوا تھا کیونکہ وہ یہ بدلہ لینے کے حق میں نہیں تھا مگر وہ اپنے بابا کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا... اسی لیے وہ یہاں آیا تھا مگر نہ جانے کیا ہوا تھا کہ وہ اداس، ناراض، خاموش سی لڑکی دھیرے دھیرے اس کے دل میں اترتی چلی گئی

تھی...انجانے میں ہی وہ اس کی جانب جھکتا چلا گیا تھا...بہت سی خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھی اس نے پر اس میں ایسا کیا تھا...؟خود سے بھاگنے لگا تھا وہ اور شاید وہ کبھی خود سے بھی اقرار نہ کرتا اگر کل وہ حادثہ نہ ہوا ہوتا...سوچتے سوچتے اس کا سر دکھنے لگا تھا...نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور تھی...وہ ایسے ہی بیڈ پر جانے کتنی دیر تک لیٹا رہا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کے گھر سے آنے کے بعد وہ خاموشی سے بستر پر لیٹ گئی تھی...کشف نے بھی اس سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ وہ پہلے ہی پریشان تھی۔

اگلے کئی دن تک وہ یونیورسٹی بھی نہیں گئی تھی...بس ہاسٹل میں ہی بند ہو کر رہ گئی تھی۔

اسے رہ رہ کر یہ خیال آ رہا تھا کہ اگر گھر میں کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا۔

یار کب تک یوں بند ہو کر بیٹھی رہو گی... کشف اس سے ملنے آئی تو کہنے لگی۔

میرا دل نہیں کرتا باہر جانے کو... وہ اداسی سے بولی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ایسا کب تک چلے گا... کشف نے پوچھا۔

پتہ نہیں... میں واپس اپنے گھر چلی جاؤں گی... اس نے کہا۔

پاگل ہو گئی ہو... کچھ سمجھ آ رہا کیا کہہ رہی ہو...؟ کشف نے غصے سے کہا۔

ہاں کچھ نہیں سمجھ آ رہا... کیا کروں میں بتاؤ... اس دن جب لوٹ کر آئی تو تم نے دیکھا وارڈن کس انداز میں دیکھ رہی تھی اور پھر وہ شاپنگ بیگ جو بھائی دے گئے تھے وہ دینے آئی تو تو عجیب و غریب سوال کر رہی تھی... ایسا لگتا ہے ہر نظر مجھے ہی دیکھ رہی ہے... مجھ سے ہی سوال کر رہی ہے... وہ بے بسی سے کہتی ہوئی رو دینے کو تھی۔

تمہیں پتہ ہے اگر میرے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو وہ مجھے زندہ زمین میں دفن کر دیں گے... اور میں اپنے حق میں کوئی صفائی نہیں دے پاؤں گی کہ ایک اجنبی کے ساتھ اس کے گھر کیا کر رہی تھی میں... میرے بھائی نے بہت یقین کے ساتھ مجھے یہاں اکیلا چھوڑا ہے میں ان لوگوں کے یقین کو نہیں توڑ سکتی... وہ بولتے بولتے رونے لگی تھی۔

ایک ماموں سے ایکسیڈنٹ کے لیے وہ لوگ تمہیں مار دیں گے... پتہ نہیں کیسی باتیں

کر رہی ہو... کتنے دن سے اس کمرے میں بند ہو اسی لئے ایسی باتیں کر رہی ہو... چلو اٹھو شاباش کہیں باہر چلتے ہیں... کشف نے حیران ہو کر کہا تو دانین رونا بھول کر حیرانی سے اسے دیکھنے لگی-

ایکسیڈنٹ... اس نے کہا-

ہاں ہادی نے مجھے سب بتا دیا ہے... اب تم تیار ہو جا کر... وقت نہ برباد کرو... کشف نے اسے واش روم کی جانب دھکیلتے ہوئے کہا-

کیا اسے کچھ نہیں پتہ... ہادی نے اسے کچھ نہیں بتایا... اس نے دل میں سوچا-

ہادی کے لیے اس کے دل میں عزت اور بڑھی تھی-

***

وہ دونوں پارک میں چہل قدمی کر رہی تھیں اور آس پاس کھیلتے بچوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی... یہاں آکر اس کا موڈ فریش ہوا تھا... کچھ وقت کے لیے وہ سب کچھ بھول چکی تھی۔

کشف کے ذہن میں کچھ سوالات تھے جو پوچھنا چاہتی تھی لیکن وہ اس وقت اس سے سوال کر کے اسے پھر سے اداس نہیں کرنا چاہتی تھی اور پھر کشف کو اپنی اور ہادی کی ملاقات یاد آئی تھی۔

جب وہ اس حادثے کے دوسرے دن یونیورسٹی پہونچی تھی... دانین نے اس دن جانے سے منا کیا تھا اس لیے وہ اکیلی ہی آئی تھی۔

دانین کیسی ہے... وہ ٹھیک تو ہے... وہ کلاس میں بیٹھی تھی جب اس سے ہادی نے سوال کیا تھا... اس کے پر فکر اور بے چینی وہ صاف دیکھ سکتی تھی۔

ہاں وہ ٹھیک ہے... شاید آج آنا نہیں چاہتی تھی اس لیے نہیں آئی... ویسے آپ کا شکریہ لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ کل ہوا کیا تھا... اس نے دانین کی خیریت بتا کر سوال کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں بس ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا تھا... اللہ کا شکر ہے کہ کچھ نہیں ہوا... آپ تو اس کی دوست ہیں نہ... کیا آپ کو پتہ ہے کیا دکھ ہے اسے... کیوں وہ اتنی اداس اور ناراض رہتی ہے دنیا سے... ایسا لگتا ہے جیسے وہ مسکرانا بھول گئی ہے جب کہ وہ ہونٹوں پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے رہتی ہے... اس نے کشف سے سوال کیا تھا۔

میں زیادہ تو نہیں جانتی اس کے بارے میں لیکن اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں کہ وہ مسکرانا

بھولی نہیں ہے وہ اب بھی اتنی ہی بے فکری سے ہنس سکتی ہے جیسے میں اور آپ...اسے کیا دکھ میں نہیں جانتی لیکن کچھ تو جو وہ چھپاتی ہے سب سے شاید وہ کسی پر یقین نہیں کرتی...اس نے کہتے ہوئے ہادی کی جانب دیکھا-

اور اگر آپ کو اس کی مسکراہٹ کا اتنا ہی خیال ہے تو ساتھ کیوں نہیں بخش دیتے اپنا اسے...شاید آپ کی سنگت میں وہ سچائی سے مسکرانا سیکھ جائے جب کہ آپ اس سے اتنی شدید محبت کرتے ہیں...کشف نے سنجیدگی سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیسے جانتی ہیں...ہادی نے اس پر سے نظر ہٹا کر کہا-

شروع سے...اظہار کر دیں اپنی محبت کا ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کی دسترس سے بہت دور نکل جائے...کشف نہ جانے کس خدشے کے تحت بولی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے الفاظ سامنے بیٹھے شخص کا دل دہلا گئے تھے کیونکہ جس شخص کو وہ محبت

کے اظہار کے لئے کہہ رہی تھی وہ تو اس لڑکی کے عشق کی آگ میں جل رہا تھا... وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا اور پھر نظر نہیں آیا تھا-

***

عشق سنتے تھے جسے ہم وہ یہی ہے شاید
خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے میں اندھیرا کیے لیٹا تھا جب دانش دروازہ کھول کر اندر آیا تھا-

کیا ہو گیا ہے تمہیں ہادی... کیوں ناکام عاشق کی طرح یوں اندھیرے میں اس کمرے میں بند ہو... وہ لائٹس آن کرتا ہوا بولا-

کیا تکلیف ہے تمہیں... سکون سے دو منٹ آرام بھی نہیں کر سکتا... ابھی واپس آیا ہوں بابا کی اہم میٹنگ اٹینڈ کر کے... وہ جھنجھلا کے بولا-

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ہادی... دانش نے سنجیدگی سے کہا-

ہاں بولو... میں سن رہا ہوں... ہادی نے جواب دیا-

یہاں نہیں... آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں... دانش نے کہا-

ٹھیک ہے... وہ دونوں لان میں پڑی ٹیبل کے ارد گرد رکھی کرسیوں میں بیٹھ گئے تھے

-

محبت کرتے ہو دانین سے... دانش نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

نہیں... اس کے جواب پر دانش نے بے یقینی سے دیکھا تھا۔

اور ہادی کچھ پل رک کر بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے عشق ہو گیا ہے اس سے... اس نے اقرار کیا تھا۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تمہارے بابا کے دشمن کی بیٹی ہے... تمہیں اس سے عشق ہو گیا ہے... دانش نے کہا۔

ہاں جانتا ہوں...اس سب میں اس کا کیا قصور ہے...اس نے بھی مضبوط دلیل دی تھی۔

اس کا قصور یہ ہے کہ وہ اس شخص کی بیٹی ہے جس کی وجہ سے تمہارے بابا اتنے سالوں سے بے سکون ہے... تم کیسے اس سے عشق کر سکتے ہو...دانش نے اسے جتاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے آج تک کسی کے لیے ایسا محسوس نہیں کیا جیسا میں اس کے لیے کرتا ہوں... ان فیکٹ میں نے تو آج تک کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا... تمہیں پتہ ہے جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا اس کی معصومیت اداسی اور ناراضگی میرے دل میں اتر گئی تھی...وہ میرے وجود میں آباد ہے...پہلی ملاقات سے ہی وہ اس دل پر قبضہ کر چکی ہے...وہ بے بسی سے مسکرایا۔

تمہارے بابا کے انتقام کا کیا ہو گا... دانش نے پوچھا-

اس کے اور بھی طریقے ہیں... مراد علی کو تو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑے گی... وہ سخت لہجے میں بولا-

تم جانتے ہو نہ پھوپھو کیا چاہتی ہیں... اس نے پھر سوال کیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جانتا ہوں لیکن میں وہ نہیں چاہتا جو امی چاہتی ہیں... اس نے کہا-

سمرہ تم میں انٹریسٹیڈ ہے وہ بھی وہی چاہتی ہے جو پھوپھو چاہتیں ہیں... دانش نے بتانا ضروری سمجھا-

وہاٹ... سمرہ... وہ حیران ہوا-

سمرہ... لیکن میں امی کو انکار کر چکا ہوں اور میں نے اپنی طرف سے ایسی کوئی امید نہیں دلائی کہ وہ اس طرح سے سوچے... ہادی نے پریشان ہو کر کہا-

میں جانتا ہوں میں اسے سمبھال لوں گا... اگے کیا کرنا ہے... اس نے تسلی دی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح... اس نے سکون سے جواب دیا-

تم جانتے ہو نہ تم دونوں کی فیملی میں سے کوئی نہیں مانے گا... کوئی اس رشتے کو منظوری نہیں دے گا... تمہارے بابا کبھی نہیں مانیں گے... سب تمہارے خلاف ہو جائیں گے... دانش نے اسے حقیقت سے واقف کروایا تھا-

میں سب جانتا ہوں یار...اور ابھی تو میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچتی ہے...وہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

مان لو اگر وہ تم سے محبت نہیں کرتی تو تم کیا کرو گے...دانش نے پھر سے سوال کیا تھا۔

تو بھی میں اسے نہیں چھوڑ سکتا...وہ ان آتی جاتی سانسوں میں بستی ہے...اسے میری زندگی میں شامل ہونا ہو گا...اس دل نے پہلی بار کسی کو چاہا ہے...کسی کی تمنا کی ہے...اسے میرا ہونا ہو گا اگر وہ میری نہ ہوئی تو ہادی ابراہیم حیات شاہ زندہ نہیں رہ پائے گا...ہادی نے بے بسی سے کہا۔

اس کے لہجے کی تڑپ محسوس کر کے دانش نے دل ہی دل میں ان دونوں کے ایک ہو جانے کی دعا کی تھی۔

تو تو گیا میرے یار... پھر دیر کس بات کی ہے یار... اظہار کر دو اور نکاح کر لو.. دانش نے ہنس کر کہا۔

یہ سب اتنا آسان بھی نہیں ہے... مجھے بابا سے بھی بات کرنی پڑے گی... ہادی نے سنجیدگی سے کہا۔

میں تمہاری ہر مشکل میں تمہارے ساتھ رہوں گا... کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے دانش ہمیشہ ہادی کا ساتھ دے گا... اب تم آرام سے سوچو تمہیں کیا کرنا ہے... دانش نے اس کی ہمت بندھائی تھی اور اٹھ کر اندر چلا گیا تھا اور ہادی وہیں بیٹھا اپنی سوچوں میں گم تھا۔

***

یہ میری ذات کی سب سے بڑی تمنا ہے

وہ میرے ساتھ رہے میرے نام کی طرح

وہ کتنی ہی دیر تک لان میں بیٹھا اپنی سوچوں میں گم تھا... وہ اچھے سے جانتا تھا کہ جو قدم وہ اٹھانے کی سوچ رہا ہے... اس سے سب اس کے خلاف ہو جائیں گے... دل و دماغ میں جنگ چھڑی تھی... دل کہتا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا اور دماغ کا کہنا تھا کہ حالات بالکل الٹ ہو جائیں گے... وہ الجھن کا شکار تھا کہ کیا کرے کہ جس سب ٹھیک ہو جائے اور ہر طرح سے سوچنے کے بعد اس نے ایک فیصلہ کیا تھا اور مسکرا دیا تھا پھر اٹھ کر اندر کی جانب چل دیا تھا... اس کی مسکراہٹ دیکھ کر لگتا تھا کہ اس کے دل نے اس کے عشق کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔

***

ایسے چپ ہیں کہ یہ منزل بھی کڑی ہو جیسے

تیرا ملنا بھی جدائی کی گھڑی ہو جیسے

وہ دونوں اسی بک شاپ میں آمنے سامنے کھڑے تھے جہاں وہ پہلی بار ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔

دانین...ہادی نے محبت بھرے لہجے میں اسے پکارا تھا مگر وہ خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی۔

دانین... میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ سے عشق ہو گیا ہے... میں آپ کو اپنا بنانا چاہتا ہوں... کیا آپ میرا ساتھ قبول کریں گیں...؟ ہادی اس سے اظہار کر رہا تھا اور وہ ویسے ہی سر جھکائے خاموشی سے کھڑی تھی۔

دانین... تھوڑی دیر تک کوئی جواب نہ پا کر اس نے پھر پکارا تھا لیکن اس کی جانب سے وہی جان لیوا خاموشی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی خاموشی سے گھبرا کر اس نے ہمت کر کے تھوڑی پکڑ کے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا اور اس کی آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں دیکھ کر تڑپ کر رہ گیا تھا۔

دانین کیا ہوا... کچھ تو بولو پلیز... وہ بے چینی سے بولا تھا۔

آئی ایم سوری... وہ بہتے آنسوؤں کو پلک جھپک کر روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

کس بات کی سوری...اس نے کہا-

میں آپ کی کبھی نہیں ہو سکتی...ہم کبھی ایک ساتھ نہیں ہو سکتے...دانین نے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہااور اس کا ہاتھ جھٹک کر وہاں بھاگتی چلی گئی تھی اور اس کے کہے گئے الفاظ اس کے دل پر بجلی گرا گئے تھے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین...

دانین...ہادی نے پکارا تھا-

دانین...ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تھی اور وہ اٹھ بیٹھا تھا...اے سی کی ٹھنڈک میں بھی وہ پسینے میں بھیگا ہوا تھا...سانسوں کی رفتار بہت تیز تھی...دل کسی انجانے

خوف سے دھڑک اٹھا تھا... کسی کو کھو دینے کا خوف... وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

نہیں اللہ تعالیٰ... اسے مجھ سے دور مت کریے گا... میں جی نہیں پاؤں گا... آپ جانتے ہیں وہ میرے لیے کتنی اہم ہے... آپ تو سب جانتے ہیں پلیز اسے میرا کر دیں... اس کی آنکھ نم ہوئی تھی اور پھر آنسو بہہ نکلے تھے اور وہ وہیں سجدے میں گر کر رونے لگا تھا... شاید ہی اب تک کی زندگی میں کبھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو بھی چھلکا ہو مگر رات کے اس پہر آج وہ ایک لڑکی کے لیے اپنے رب کے سامنے آنسو بہا رہا تھا۔

***

میرے دل میں تم رہتے ہو

میری روح میں تم بستے ہو.

تمہارے خواب و خیال سے نکل سکوں

اتنی اجازت کہاں تم دیتے ہو

(از خود)

وہ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس آئینے کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا...رات کا خواب ابھی بھی اس کی سوچوں میں تھا۔

میں آج دانین سے ہر حال میں بات کر کے رہوں گا...مجھے اسے بتانا ہو گا کہ اس کے لیے کیا محسوس کرتا ہوں...یہ دل اسے کتنا چاہتا ہے اور یہ آنکھیں ہر وقت اسے دیکھنے کی تمنا کرتی ہیں...جینا محال کر رکھا ہے میری ان آنکھوں نے...یہ ہر جگہ اسی کو تلاش کرتی ہیں اور نیندوں میں بھی خواب اسی کے دیکھتی ہیں...یہ دن اسے دیکھے بنا میں نے کیسے گزارے ہیں صرف میں ہی جانتا...جب میں کچھ دن اسے دیکھے بغیر

نہیں رہ سکتا تو ساری زندگی اس کے بنا کیسے گزرے گی...دل ہی دل میں فیصلہ کرتا وہ موبائل فون اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا-

***

سمرہ...تم یہاں...وہ جب باہر نکلا تو لان میں کھڑی سمرہ پر اس کی نظر پڑی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے...وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی-

مجھے کچھ ضروری کام ہے ہم بعد میں بات کر لیں گے...ہادی اس کے آنے کا مقصد سمجھ گیا تھا اس لیے اسے ٹالنے کے لیے بولا-

تم میری بات سنے بغیر کہیں نہیں جا سکتے ہادی... میں تم سے محبت کرتی ہوں ہادی... سمرہ نے کہا-

تم نے کوئی جواب نہیں دیا اب تک... اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ بولی-

تم نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور میں نے سن لیا اب تم جا سکتی ہو... وہ غصے سے بولا تھا ہادی کو اس کا یوں اظہار کرنا زرا بھی پسند نہیں آیا تھا-

مجھے میرا جواب چاہیے... وہ ہکلاتی ہوئی بولی تھی-

جواب چاہیے نہ تمہیں تو سنو... تم صرف میری کزن ہو اور کچھ نہیں محبت تو بہت دور کی بات ہے اور یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہوں... پلیز واپس پلٹ جاؤ میں تم سے محبت نہیں کرتا... غصے سے کہتے ہوئے آخر میں اس نے دھیمے لہجے میں

سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

مجھ سے محبت نہیں کرتے تو پھر کس سے کرتے ہو اس لڑکی سے جسے سڑک پر پھول پیش کر رہے تھے... وہ حسد بھرے لہجے میں بولی۔

ہاں میں اسی لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور آج میں اسے ہی پرپوز کرنے جا رہا ہوں اور میں اسی لڑکی سے شادی کروں گا... اس نے اسے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا تاکہ وہ پیچھے ہٹ جائے وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی اس کی وجہ سے پریشان ہو۔

اگر اس نے انکار کر دیا تو... جیسے تم نے آج مجھے ٹھکرایا ہے ویسے ہی اس نے تم کو ٹھکرا دیا تو... اس نے کہا تو ہادی اندر ہی اندر پریشان ہو گیا تھا۔

تو میں ساری زندگی اس کا انتظار کروں گا... میری محبت، میرا عشق... میرے جزبات

اور احساسات اسے میرا احساس دلا دیں گے اور وہ ایک دن میری ہو گی صرف میری...

کیا تم ساری زندگی میرا انتظار کر سکتی ہو...اعتماد سے کہتے ہوئے اس نے آخر میں اس سے سوال کیا تھا-

اور تھوڑی دیر تک کوئی جواب نہ پا کر وہ مسکرا دیا تھا-

تمہارے پاس میرے سوال کا جواب نہیں ہے...اس نے کہا-

میں بھی تمہارا انتظار کر سکتی ہوں...وہ بولی-

اگر انتظار کر سکتی تو ایک پل میں بول دیتی اس طرح سوچ کر نہیں...اپنے اندر جھانکو سمرہ اور اپنے آپ سے سوال کرو کہ جو تم کر رہی ہو کیا وہ سہی ہے...مجھے ابھی جانا ہے تو میں چلتا ہوں...کہتے ہوئے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ وہیں بیٹھی رہ گئی تھی-

***

یونیورسٹی میں دانین سے بات کرنے کے لیے وہ بے چین تھا...رات کا خواب اور سمرہ کی باتوں نے اس کا دل دہلا دیا تھا لیکن وہ اسے اکیلی نہیں ملی تھی اور پھر اسے اکیلے لائبریری کی طرف جاتا ہوا دیکھ کر اس نے دانش کو اشارہ کیا تھا اور اٹھ کر لائبریری کی طرف چل دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

جیسے ہی دانین نے لائبریری میں قدم رکھا تو ویران لائبریری کو دیکھ کر اسے خوف آیا تھا اس نے مڑ کر پیچھے مڑ کر کشف کو دیکھا تھا جو کسی سے باتوں میں مصروف تھی اسی لئے وہ اس کے ساتھ نہیں آئی تھی...دانین دل کو مضبوط کرتی ہوئی اندر آگئی تھی۔

دانین کے لائبریری پہنچنے سے پہلے دانش نے لائبریری خالی کروادی تھی اس لیے لائبریری اتنی ویران تھی۔

***

تجھ کو چاہنے کی وجہ کچھ بھی نہیں

عشق کی فطرت ہے بے وجہ ہونا

دانین بک شیلف کے پاس کھڑی کوئی بک نکال رہی تھی جب ہادی نے آکر اسی بک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا اور اس سے پہلے دانین خوف سے چلاتی ہادی نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے منہ پہ رکھ دیا تھا تاکہ وہ چیخ نہ سکے اور دانین پوری آنکھیں کھولے خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔

شش کوئی شور نہیں کرنا... میں ہوں ہادی... میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں پلیز چلانا مت... وہ اپنی گرفت ہلکی کرتے ہوئے بولا اور دانین کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا-

آپ... یہ آپ کیا کر رہے تھے... وہ اس سے دور ہٹتی ہوئی بولی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس... سوری آپ کو ڈسٹرب کیا... وہ میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا تھا... اس کی خوفزدہ شکل دیکھ کر وہ شرمندگی سے بولا تھا اور پھر اس نے اپنے آپ کو جھڑکا تھا-

جی کہئے کیا بات کرنی تھی آپ کو... دانین نے سکون کی سانس لیتے ہوئے پوچھا-

آپ عشق اور محبت پر یقین رکھتی ہیں... اس کے سوال پر دانین نے حیران ہو کر اسے

دیکھا تھا مگر اس کی آنکھوں میں بولتے جزبوں کو دیکھ کر وہ نگاہ چرا گئی تھی۔

آئی لو یو دانین... مجھے عشق ہو گیا ہے آپ سے... میں آپ کے بغیر اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں پیار محبت کے چکر میں پڑوں گا... مگر پہلی بار جب آپ سے ملا تب آپ اس دل میں اتر گئی تھی اور جب میں نے آپ کو دوسری دفعہ دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے... اس وقت اس دل نے ان آنسوؤں کو سمیٹنے کی بڑی شدت سے خواہش کی تھی... میں آپ کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں... کیا آپ میرا ساتھ قبول کریں گیں...؟ ہادی کی بات سن کر وہ ساکڈ ہو کر رہ گئی تھی۔

آریوا وکے... اسے گم سم دیکھ کر ہادی پریشان ہو گیا تھا۔

دانین... اس نے گھبرا کر پکارا تھا تب ہی جیسے وہ ہوش میں آئی تھی اور وہاں سے جانے

لگی تھی تب ہی ہادی نے آگے بڑھ کر اس کلائی تھام کر اسے روکا تھا۔

تم اس لمحے کو یوں ادھورا چھوڑ کر نہیں جا سکتی... وہ آپ سے تم کا تم سفر کب طے کر گیا اسے خود کو بھی خبر نہیں تھی۔

ہاتھ چھوڑیں میرا پلیز... دانین نے آہستہ سے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپ ایسے نہیں جا سکتی... آپ کو میری بات کا جواب دینا ہو گا... اس نے اس کی کلائی کو چھوڑ کر اسے کندھوں سے تھام کر بولا۔

آپ کی باتوں کے میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے... آپ پلیز واپس پلٹ جائیں میں کسی سے محبت نہیں کر سکتی... وہ بے بسی سے بولی تھی۔

میں اس سفر میں بہت آگے نکل آیا ہوں... واپس پلٹنا میرے لیے ممکن نہیں ہے... آپ سے جدائی میرے لیے موت ہے... میں مر جاؤں گا آپ کے بغیر... وہ نم لہجے میں اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے بے بسی سے بولا تھا۔

آپ کو واپس پلٹنا ہو گا کیونکہ میں شادی شدہ ہوں... سمیر شوہر ہے میرا... اور میں اسی سے محبت کرتی ہوں... اس کی زبان سے نکلے لفظوں کو سن کر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی... وہ دانین کی طرف یک ٹک دیکھ رہا تھا اور دانین کچھ قدم پیچھے ہٹی تھی اور ہادی کو لگا تھا جیسے اس کے جسم سے روح جدا کر دی گئی ہو... اس کی سانس سینے میں اٹکی تھی... اسے لگا تھا جیسے کسی نے تیز دھار خنجر سے اس کا دل چیر دیا ہو... اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی... گزری رات کا خواب پوری حقیقت بن کر اس کے سامنے آیا تھا۔

درد، تکلیف، کچھ کھو دینے کا ملال، ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں، محبوب سے جدائی کا غم... ویسا ہی دکھ جیسا اس کی آنکھوں میں تھا... کون کون سا احساس نہیں تھا جو دانین نے ہادی کی آنکھوں میں نہیں دیکھا تھا اور وہ اسے ایسے ٹوٹے ہوئے زیادہ دیر نہیں دیکھ

پائی تھی اور وہاں سے روتی ہوئی باہر نکلنے لگی تھی جب ہادی نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... تم مزاق کر رہی ہو نہ دانین... تم صرف میری ہو... کہہ دو کہ تم مزاق کر رہی ہو... کہہ دو پلیز... وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتا ہوا بے بسی سے بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین کا دل اس کی تڑپ دیکھ کر زور سے دھڑکا تھا... اسے اپنے آپ کو سنبھالنے میں وقت لگا تھا۔

نہیں یہی حقیقت ہے میری زندگی کی... میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی... جو کچھ میں نے آپ سے کہا اس کا ایک ایک لفظ سچ ہے... وہ آنکھوں میں آنسو لیے نظریں جھکائے ہوئے بولی اور ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہٹنے لگی تھی اور ہادی یوں ساکت بیٹھا

تھا کہ جیسے کوئی پتھر...اس کے لفظ ہادی کو اپنے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ میں تمہیں کسی اور کا سوچوں...لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی اور وہ آنسو صاف کرتی وہاں سے بھاگی تھی کیونکہ اس سے زیادہ اس کی برداشت نہیں تھی اور دروازے کے باہر کھڑے دانش نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو لائبریری کے اندر آیا تو اس کی نگاہ ہادی پر گئی جو سامنے دیکھ رہا تھا اس پاس سے بے خبر...عجیب دکھ پھیلا ہوا تھا اس کے چہرے پر...آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھی۔

میں مر جاؤں گا دانین...وہ بے بسی سے چلایا تھا اور رو دیا تھا۔

مت چھوڑو مجھے یوں تنہا

کہ تیرے بغیر مر ہی جائیں گے

وہ جا چکی ہے... دانش نے آہستہ سے کہا تھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی اس کی حالت دیکھ کر اسے بہت دکھ ہوا تھا اور ہادی اس کے گلے لگ کر رو دیا تھا-

وہ ایسے کیسے جا سکتی ہے... ہاں وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے... وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہے... میں کیا کروں گا اس کے بغیر... دانش کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تھا-

ہادی سنبھالو اپنے آپ کو اور چلو یہاں سے... وہ تمہاری ہی ہے... دانش اس کو بہلاتے ہوئے بولا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ ہادی ہوش میں نہیں ہے-

کیسے سنبھالوں اپنے آپ کو... آئی لو ہر اور اب وہ میری کبھی نہیں ہو سکتی یہ خیال ہی

جان لیوا ہے... وہ کیسے کسی اور سے محبت کر سکتی ہے... جب میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں... اس کی خاطر میں بابا سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا... وہ دیوانگی سے بولا-

ہادی چلو یہاں سے... ابھی سب لوگ آجائے گے خواہ مخواہ میں تماشا لگ جائے گا... چلو یہاں سے... دانش اسے سمجھاتا ہوا بولا-

وہ میری کبھی نہیں ہو گی... وہ پہلے ہی کسی کو بنا مانگے ہی دے دی گئی ہے دانش... میں ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہا تھا... وہ جو کبھی میری ہو ہی نہیں سکتی میں اسی سے عشق کر بیٹھا... اسے دل میں بسا بیٹھا... لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی-

اور پھر وہ چلتا ہوا باہر نکل گیا تھا... دانش اس کے پیچھے بھاگا تھا... وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا-

***

دانین نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا اور دل ہی دل میں اس کی سلامتی کی دعا کی تھی کہ وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھالے...اسے اپنا آپ مجرم لگا تھا...اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اس سے اتنی محبت کر سکتا ہے...وہ ہادی کی اپنی جانب اٹھی نظر محسوس کرتی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس سے اس حد تک محبت کرتا ہے-

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

دانین کہاں تھی یار کب سے ڈھونڈ رہی ہوں... کشف نے اس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا-

دانین تم ٹھیک تو ہو... اس کی طرف سے جواب نہ پا کر اور اداس چہرہ دیکھ کر کشف نے فکر مندی سے پوچھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب سے وہ لائبریری سے آئی تھی کھوئی کھوئی سی تھی-

ہاں ٹھیک ہوں... اس نے اپنی نظریں اس کی طرف سے پھیر کر کہا-

کیا ہوا ہے دانین... کشف نے پوچھا-

کچھ نہیں بس ماما یاد آ رہی تھی... وہ بولی-

ادھر دیکھو دانین... تم روئی ہو... کسی نے کچھ کہا... کشف نے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا-

کچھ نہیں آنکھ میں کچرا چلا گیا تھا... وہ نظریں چراتی ہوئی بولی-

تم جانتی ہو نہ تم جھوٹ نہیں بول سکتی پھر کیوں کوشش کر رہی ہو اور تمہارا یہ نظریں چرانا مجھے لگتا ہے کوئی بات ضرور ہے... دانین تمہاری آنکھوں کو دیکھ کر لگتا ہے ان میں دکھ بسا ہوا ہے... کشف نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا-

ایسی کوئی بات نہیں ہے کشف میں ماما بابا سے کبھی اتنی دور نہیں رہی تو ان کی یاد آ جاتی

ہے...اس نے ہلکا سا مسکرانے کی کوشش کی تھی جو بے کار گئی تھی-

وہ الگ بات ہے آتی ہو گی یاد لیکن دانین تمہاری آنکھوں میں کچھ کھونے کا دکھ رہتا ہے جیسے کوئی دکھ ہے تم مجھے بتا سکتی ہو دکھ بانٹنے سے کم ہو جاتا ہے کشف نے ہمدردانہ لہجے میں کہا-

ایک بات بولوں... کشف نے پوچھا تو دانین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا-

تم اگر اپنے دل کی بات مجھ سے شئر کر لو گی تو اچھا محسوس کرو گی.. تم چاہے جتنا نارمل رہنے کی کوشش کرو تمہاری یہ آنکھیں سارے راز کھول دیتی ہے...مجھے نہیں پتہ کیا غم ہے تمہیں لیکن کچھ ہے جو تم نے مجھ سے شئر نہیں کیا اب تک.. لیکن تمہیں جب بھی لگے تم اپنا دکھ ہلکا کرنا چاہتی ہو تو مجھ سے شئر کر لینا تب تک میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی...اس کا انداز سمجھانے والا تھا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلا دیا اور خود کو

تیار کرنے لگی تھی اسے بتانے کے لیے کیونکہ وہ بھی تھک گئی تھی اس درد کو سہتے ہوئے اور اسے بھی کوئی ہمدرد چاہیے تھا جو اس کی بات سنیں اور اسے سمجھے...ان دونوں کے بیچ خاموشی چھائی تھی جسے کسی کی آواز نے توڑا تھا۔

دانین...وہ جو کشف کو سب بتانے کا ارادہ رکھتی تھی آواز پر پیچھے مڑی۔

حدید بھائی...وہ اٹھ کر اس کے پاس گئی۔

دانین میں تمہیں لینے آیا ہوں چلو دادی اماں کی تبیعت ٹھیک نہیں ہے... تمہیں یاد کر رہی ہیں...حدید نے کہا تو وہ کشف کو خدا حافظ کہہ کر اس کے ساتھ چلی گئی اور اس کی بات ادھوری رہ گئی۔

***

نیند سوتی ہے میرے بستر پر

میں ٹہلتا ہوں رات بھر

ناجانے کتنی دیر تک وہ سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑاتا رہا تھا لیکن اندر کی گھٹن کم نہیں ہوئی تھی... جو درد اس کے وجود میں پنجے گاڑ چکا تھا اس سے اسے چھٹکارا نہیں ملا تھا... دانین کے کہے گئے لفظ اس کے وجود کو زخمی کر گئے تھے... اسے اپنے چاروں اور ایک آگ دہکتی محسوس ہوئی تھی... جس میں جل کر سب کچھ راکھ ہو گیا تھا... اس کی پہلی محبت... پہلا عشق ادھورا رہ گیا تھا-

***

دادی اماں سے مل کر وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی... ان کی تبیعت اب پہلے سے ٹھیک

تھی...وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی...اس وقت صرف ہادی کی فکر تھی اسے...اسی کا خیال تھا...ہادی کے بارے میں سوچتے ہی کب کے رکے آنسو بہہ نکلے تھے...اس نے اپنے دل سے ایک سوال کیا تھا جس کا جواب پا کر وہ اس کے وجود کو ہلا گیا تھا۔

آپ دیکھ رہے ہیں نہ اللہ تعالیٰ...یہ درد برداشت نہیں ہو رہا...میں کیا کروں...آپ تو سب جانتے ہیں میں نے بہت کوشش کی تھی کہ میں اس سے دور رہوں مگر میں نہیں جانتی کب میرا دل اس کی چاہ کرنے لگا...میں نے تو بہت کوشش کی تھی کہ میری وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے پھر آج ایسا کیوں ہوا...مجھے اس کا چہرہ نہیں بھولتا اللہ تعالیٰ...مجھے اسے تکلیف میں دیکھ کر بہت تکلیف ہو رہی ہے...دل بہت بے چین ہے اس کے لیے...آج اس کی آنکھوں میں میں نے وہی خوف دیکھا جو میری آنکھوں میں دو سال پہلے تھا...آپ پلیز اسے اپنی حفظ و امان میں رکھیے گا...اسے کے دل کو سکون دیجیے گا...اسے حوصلہ دیجیے گا کہ وہ یہ درد برداشت کر سکے...اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیجیے گا پلیز...اس نے شدت سے دعا کی تھی۔

وہ مجھ سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے...اگر آپ نے اس کے دل میں میری محبت ڈالی تھی تو وہ پہلے کیوں نہیں ملا مجھے...پہلے کیوں نہیں ملا مجھے...وہ شدت سے تڑپ کر رو دی تھی-

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں آج درد کی وہ شدت ہے

جس میں کہتے ہیں موت بہتر ہے

آپ کو واپس پلٹنا ہو گا کیونکہ میں شادی شدہ ہوں...

سمیر شوہر ہے میرا...

میں اسی سے محبت کرتی ہوں...

میرا کہا گیا ایک ایک لفظ سچ ہے...

یہی حقیقت ہے میری زندگی کی...

میں آپ کی کبھی نہیں ہو سکتی...

رات کے تین بج رہے تھے... نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی... اس نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی پلک نہیں جھپکی تھی... اس کے اندر ایک علاؤ دہک رہا تھا جسے

بارش کی برستی بوندیں بھی نہیں بجھا پائیں تھیں...وہ جانے کب سے کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا... بارش بہت تیز ہو رہی تھی اور وہ ہر چیز سے بے نیاز کھڑا تھا...اسے اس وقت کسی بات کا بھی احساس نہیں تھا نہ وقت کا اور نہ اپنا...ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا... صرف دانین اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی...وہ ہادی ابراہیم حیات شاہ تھا جس نے کتنی ہی لڑکیوں کو ٹھکرایا تھا اور آج وہ ایک لڑکی کے لیے رو رہا تھا...اس سے جدائی کا احساس اس کے لیے جان لیوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں ہوئی مجھے تم سے اتنی محبت جب تمہیں میرا ہونا ہی نہیں تھا...؟

کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تمہارے بغیر جی نہیں پاؤں گا...؟

آپ اسے مجھے نہیں دے سکتے تھے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا...؟ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں شکوہ اور درد تھا۔

مجھے ایک پل بھی سکون نہیں ہے...وہ یہاں کہیں بھی نہیں ہے مگر مجھے وہ ہر طرف نظر آ رہی ہے...

پلیز اللہ مجھے ایسی سزا مت دیں اسے میرا کر دیں...اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر بے بسی سے التجا کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

میں اس سفر میں بہت آگے نکل آیا ہوں...

آپ سے جدائی میرے لیے موت ہے...

تم مزاق کر رہی ہو...

تم صرف میری ہو...

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ میں تمہیں کسی اور کا سوچوں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مر جاؤں گا...

اس کی درد میں ڈوبی آوازیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں... وہ بستر پر بے چینی سے کروٹ بدل رہی تھی... اچانک ہی وہ اٹھ بیٹھی تھی اور اٹھ کر ماما کے کمرے میں آئی تھی۔

ماما میں آپ کے پاس سو جاؤں... وہ اپنی کے پاس آ کر بولی-

کیا ہو بیٹا... انہوں نے فکر مندی سے پوچھا-

کچھ نہیں بس ایسے ہی... اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آ جاؤ میرے بچے... کب سے میں نے تمہیں اپنے سینے سے نہیں لگایا... اب تو میرا بیٹا کبھی کبھی ہی ملتا ہے... وہ آ کر ان گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی-

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہوئی بولیں اور وہ کتنی ہی دیر بولتی رہیں تھیں اور وہ خاموشی سے ان کو سن نے لگی تھی اور اس نے سوچا تھا کہ لوگ سہی کہتے کہ ماں کی گود میں آپ دنیا کا ہر غم، ہر تکلیف بھول جاتے ہیں-

ماں کے ہاتھوں کا لمس پا کر اسے سکون ملا تھا اور دھیرے دھیرے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

***

دو دن تک گھر رہنے کے بعد وہ شہر جانے کے لیے تیار کھڑی تھی... حدید اسے چھوڑنے جا رہا تھا... اور جب وہ سب کو سلام کر کے گاڑی میں بیٹھنے لگی تو اس کا دل انجانے خوف سے دھڑک اٹھا تھا اور دل کیا کہ وہ نہ جائے اور بھائی کو منا کر دے کہ اسے کہیں نہیں جانا... اسے پتہ نہیں کیوں لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے لیکن پھر ایک گہرا سانس لے کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔

اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کا خوف سچ تھا... کچھ برا ہونے والا تھا جسے شاید کوئی نہیں

روک سکتا تھا سوائے اللہ کے۔

***

ہادی کہاں ہو یار... دانش اسے آواز دیتا ہوا اندر آیا تھا جب اسے وہ پسینے میں شرابور پنچنگ بیگ پر پنچ مارتے ہوئے دکھا تھا.... دانش کو نظر انداز کرتا وہ مسلسل پنچنگ بیگ پر پنچ مارے جا رہا تھا.... اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مسئلہ ہے یار... تم مجھے سن کیوں نہیں رہے... دانش نے اکتا کر کہا تھا اور اس کا ہاتھ روکا تھا۔

مسئلہ میرے ساتھ نہیں تمہارے ساتھ ہے.... کیوں میرے سر پر کھڑے ہو... وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے تولیے سے پسینہ پوچھتا ہوا بولا۔

ایسا کب تک چلے گا ہادی... تم بھول کیوں نہیں جاتے.... آنکھیں دیکھی ہے اپنی لگتا ہے دو دن سے سوئے نہیں ہو.... وہ اس کے بکھرے چلیے کو دیکھ کر فکر سے بولا تھا-

پتہ نہیں... یہ اتنا آسان نہیں ہے اور نہ ہی میرے اختیار میں ہے... وہ بے بسی سے بولا تھا-

تم جانتے ہو اب یہ ممکن نہیں ہے پھر بھی.... دانش نے کہا-

میں جانتا ہوں وہ میری نہیں ہو سکتی... مگر اسے بھولنا میرے اختیار میں نہیں ہے... میں بہت بے بس ہوں... میرے دل کا سکون اسی سے جڑا ہوا ہے... وہ بے بسی سے بولا تھا اور اس کی باتوں کا دانش کے پاس کوئی جواب نہیں تھا جب کہ وہ واش روم میں بند ہو چکا تھا-

جس سے دل جڑ جائے

اس کے بغیر دل نہیں لگتا

***

اسے جاتا ہوا دیکھ کر بیگم مراد نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب... میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھنا... میری بچی نے بہت دکھ اٹھائے ہیں اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے میرے مولا... میری بیٹی بہت معصوم ہے اسے ہمیشہ اپنی امان میں رکھنا... آمین

اور اس کے جاتے ہی وہ بھی اندر چلی گئی تھی۔

***

حدید اسے ہاسٹل چھوڑ کر اپنا کچھ کام نپٹا کر واپس چلا گیا تھا۔

حدید کے جانے کے بعد وہ یوں ہی خاموش بیٹھی تھی جب اس کا فون بجا...اس نے کشف کالنگ دیکھ کر فون ریسیو کیا۔

دانین آج بھائی کی منگنی ہے... تم پلیز آ جانا...اور کچھ مت پوچھنا...یہ سب اچانک ہوا ہے تو اس لیے ایسا کرنا پڑ رہا ہے ورنہ میں خاص طور پر تمہارے گھر انوائٹ کرنے آتی...پلیز تم آ جانا...مجھے بہت کام ہے ورنہ میں تمہیں لینے آ جاتی... کشف نے کہا۔

میں نہیں آ پاؤں گی...وہ بولی۔

کیا مطلب تم نہیں آؤ گی... تم انتظار کرو میں ابھی پہنچتی وہاں...وہ اس کی بات کاٹ کر فوراً بولی۔

وارڈن اجازت نہیں دے گی... پچھلی بار کا بھول گئی ہو... مجھ میں ان کے سوالوں کے جواب دینے کی سکت نہیں ہے... وہ دھیمے لہجے میں بولی-

اس بات کی فکر مت کرو میں اجازت لے لوں گی... ایسا کرتی ہوں بابا سے فون کروا دوں گی... اور تمہارے گھر بھی بات کر لیتی ہوں میں... پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے... اس کے پاس ہر دانین کے ہر مسئلے کا حل تھا-

ٹھیک ہے میں آجاؤں گی... مگر تم مجھے لینے آؤ گی... کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا-

***

یہ کیا اس طرح جاؤ گی... وہ اسے لینے آئی تھی جب اسے دیکھ کر اس نے پوچھا تھا-

کیوں کیا کمی ہے...اب اتنی بری نہیں لگ رہی میں...اس نے کہا-

منگنی کا فنکشن ہے...مانا کہ سادگی میں بھی اچھی لگتی ہو لیکن اتنی سادہ تو نہ رہو آج کے دن اور میری اکلوتی دوست کو سب سے اچھا لگنا چاہیے...اس نے کہا ساتھ ہی میک اپ کرنے لگی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز یار مجھے عادت نہیں ہے...دانین نے روکنا چاہا تھا-

چپ چاپ بیٹھی رہی رہو اور میں جو کر رہی ہوں کرنے دو...آج میں تمہاری نہیں سنوں گی...کشف نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا-

دانین کتنی پیاری لگ رہی ہو تم اگر میں لڑکا ہوتی نہ تو ابھی تم سے نکاح کر لیتی...کشف

اسے دیکھ کر تعریفی لہجے میں کہا جو ہلکے سے میک اپ میں بے حد حسین دکھائی دے رہی تھی۔

اب چلیں یا میری خوبصورتی پر دیوان لکھنا ہے تمہیں...اس نے جھینپ کر کہا۔

ہاں چلو...ماما سے ڈانٹ پڑ جانی ہے اب تو کتنی دیر ہو گئی...وہ کہتی ہوئی باہر نکلنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ کشف کے ساتھ گاڑی سے باہر آئی تھی...جب ہادی شیشے میں کب سے اسے کو دیکھ رہا تھا... کتنی پیاری لگ رہی تھی وہ...ہادی سب کچھ بھول کر اسے ہی دیکھے گیا تھا جب تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی تھی۔

وہ کشف کے کہنے پر یہاں آیا تھا... اس نے بہت مان سے کہا تھا اس لیے وہ آ گیا تھا... وہ جانتا تھا کہ دانین بھی وہاں ضرور ہو گی مگر اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کا سامنا نہیں کرے گا اور جا کر واپس آ جائے گا لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ دشمنِ جان پہلے ہی نظر آ جائے گی... اس نے سر کو سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موند لی تھی اور پھر گہری سانس لے کر خود کو سنبھالتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے میں تو بھول گئی... ماما نے کچھ سامان بولا تھا جو گاڑی میں ہی بھول آئی... تم اندر جاؤ میں آتی ہوں... کشف نے کچھ یاد آنے پر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

تم مجھے چابی دو میں لے آتی ہوں... لیکن تم مجھے یہی ملنا... دانین نے کہا۔

تب ہی کشف کی ماما نے اسے آواز دی تھی۔

میں وہاں ماما کے پاس ملوں گی... تم وہیں آ جانا... کشف نے کہا تو دانین ہاں کہہ کر باہر کی جانب چل دی۔

وہ جلدی جلدی جا رہی تھی جب ہی اس کا پاؤں مڑا تھا اور کسی سے ٹکرائی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم چلتا آ رہا تھا جب وہ دانین سے زور سے ٹکرایا تھا... ٹکرانے کی وجہ سے دانین اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ سیڑھیوں پر گرتی ہادی نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا اور دانین گرنے کے ڈر سے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

ہادی نے بانہوں میں قید دانین کو دیکھا تھا...اسے اتنا پاس دیکھ دل دھڑک اٹھا تھا اور ایک بار پھر بے خیالی میں اسے دیکھے گیا تھا...اس نے اسے ہمیشہ سادہ سے حلیے میں دیکھا تھا لیکن آج ہلکے سے میک اپ میں ہی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی کہ کوئی بھی اپنا دل ہار جائے...دانین نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھی اور سامنے ہادی کو دیکھ کر بوکھلا کر سیدھی ہوئی تھی۔

ہادی اسے خود سے دور کرتا کچھ قدم پیچھے ہٹا تھا...کیا کیا نہیں یاد آیا تھا اسے...دل ایک دم ویران سا ہو گیا تھا۔

آر یو او کے...اس نے پوچھا۔

م..مم..میں ٹھیک ہوں...اس نے شرمندگی سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

آئی ایم سوری... وہ میں... پتہ نہیں کیسے... وہ شرمندگی سے ایک بار پھر بولی تھی۔

اٹس اوکے... کہتا ہوا وہ وہیں سے واپس مڑ گیا تھا... اس سے زیادہ اس کی برداشت نہیں تھی... اور دانین نے اسے دور جاتے ہوئے دکھ سے دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے

***

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی گاڑی کی طرف گئی تھی اور گاڑی کا لاک کھول کر سامان نکال کر جیسے ہی مڑی تھی کسی نے اس کے منہ پر پیچھے سے رومال رکھا تھا... اس نے خود کو

بچانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی گرفت سخت تھی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔

اس کے بے جان وجود کو ان دو لوگوں نے گاڑی میں ڈالا تھا اور وہاں سے نکل گئے تھے

۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

بے خودی لے گئی کہاں ہم کو

دیر سے انتظار ہے اپنا

وہ ہال سے پیدل ہی نکل آیا تھا... دانین کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا... وہ جسے اپنا سمجھنے لگا تھا اس پر کسی اور کا حق تھا... تم مجھے ایک پل بھی سکون سے نہیں رہنے

دیتی... یہ دل بہت دکھتا ہے... تم مجھے کسی اور کی ہو کر کیوں ملیں... اگر پہلے پتہ ہوتا کہ تم کسی اور کی ہو تو میں اپنے آپ کو تمہاری جانب بڑھنے سے روک لیتا... سوچتے ہوئے وہ بے مقصد چلے جا رہا تھا۔

چلتے چلتے وہ کافی دور نکل آیا تھا... تب ہی اسے صرف ایک آواز سنائی دی تھی جو دلوں کو سکون بخشتی ہے... اس نے سامنے مسجد کو دیکھا تھا اور پھر چلتا ہوا اس کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وضو کر کے نماز ادا کی اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو جانے کتنے آنسو اس کا چہرہ بھگو گیے تھے... دعا مانگ کر وہ منہ پر ہاتھ پھیر کر اٹھا۔

کیا دکھ ہے تمہیں... پاس بیٹھے سفید لباس میں ملبوس بزرگ نے اس سے پوچھا جو کب سے اسے آنسو بہاتا دیکھ رہے تھے۔

آپ کو کیسے پتہ...اس کے بچکانہ سوال پر وہ مسکرا دیے-

یہاں جب کوئی آتا ہے تو کوئی چوٹ یا درد تکلیف میں مبتلا ہو کر آتا ہے...کیوں کہ ہم خوشیوں میں تو اس رب کو بھول جاتے ہیں لیکن غم میں ہمیں اللہ کے سوائے کوئی سہارا نہیں نظر نہیں آتا اور جس طرح ایک معصوم بچہ تکلیف میں سب سے پہلے ماں کو پکارتا ہے اسی طرح ہم اس رب کو پکارتے ہیں جو ہم سے ستّر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے...انہوں نے کہا-

میں بہت تکلیف میں ہوں...وہ کسی کے نکاح میں ہے اور یہ درد مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا...اس نے بے بسی سے کہا-

یہ گناہ ہے...ایک شادی شدہ لڑکی کو سوچنا گناہ ہے...کیا تم اپنے رب کے حضور ایک

گناہگار کی حیثیت سے پیش ہونا چاہتے ہو...انہوں نے سوال کیا تھا...ان کے سوال پر اس کا دل کانپا تھا۔

نہیں...اس نے فوراً کہا تھا۔

پھر میں کیا کروں...؟ یہ تکلیف کیسے کم ہو گی...مجھے سکون کیسے ملے گا...اس نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب اللہ پر چھوڑ دو...اس رب سے رابطہ مضبوط کر لو اور صبر کرو...بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور کیا پتہ اس رب کو تمہارا صبر پسند آجائے تو وہ تمہیں بہتر کے بدلے بہترین سے نواز دے...انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں مسکرا کر کہا۔

وہ رب بنا وجہ کچھ نہیں کرتا...اس پوری کائنات میں اس کی رضا کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا...پریشان مت ہوا گر اس نے تمہارے دل میں اس لڑکی کی محبت ڈالی ہے تو وہ ہی تمہیں اس محبت سے نکلنے میں تمہاری مدد کرے گا...وہ رب اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا...یہ شاید تمہارا امتحان ہے تمہیں صبر کرنا ہے باقی وہ رب سب ٹھیک کر دے گا...وہ کہتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپا کے چلے گئے۔

دل کو مارنا اتنا آسان نہیں تھا لیکن ان کی باتوں سے اس کے اندر سکون اترا تھا اور وہ وہیں سجدے میں گر گیا تھا۔

یا اللہ مجھے معاف کر دیں...یا اللہ مجھے معاف کر دیں...مجھے صبر دے کہ میں اس تکلیف کو برداشت کر سکوں...آنسوؤں کے درمیان وہ بولا تھا۔

***

وہ مسجد سے باہر نکلا تھا جب ہی اسے کشف کی کال آئی تھی...اس نے کال ریسیو کی تھی...اور کشف کی جانب سے جو اسے خبر ملی تھی اسے ہلانے کے لیے کافی تھی-

وہ فوراً ہال کی طرف گیا تھا-

***

جب وہ وہاں پہنچا تو کشف اسے باہر ہی مل گئی تھی...وہ اس کے پاس آیا-

کہاں جا سکتی ہے وہ...آپ نے سب جگہ دیکھا...اس نے پوچھا-

میں سب جگہ دیکھ چکی ہوں... وہ کہیں نہیں مل رہی تب ہی آپ کو فون کیا اور یہ سامان جس طرح سے بکھرا ہے اس کا فون بھی یہی پڑا ہوا ہے وہ اتنی لاپرواہی نہیں کر سکتی... آپ اسے ڈھونڈیں پلیز... مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے... کشف نے پریشانی سے کہا۔

ریلیکس کشف... کچھ نہیں ہو گا اسے... میں واپس لاؤں گا اسے... آپ اندر جا کر فنکشن اٹینڈ کرے... مجھے جیسے ہی کچھ پتہ چلے گا ہے میں آپ کو انفارم کر دوں گا... اور پلیز اندر جائیں اور کسی کو مت بتائے گا کہ یہاں کیا ہوا ہے... سمجھ رہی ہیں نہ آپ... ہادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جب کہ اس کے خود کے اندر طوفان اٹھا ہوا تھا۔

کشف کو اندر بھیج کر وہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا اور کسی کو کال ملائی تھی۔

عادل علی اس وقت کہاں ہے... کیا کر رہا ہے مجھے اس کی پوری خبر چاہیے ابھی کے ابھی... کار میں بیٹھتے ہوئے اس نے کہا تھا-

آپ پانچ منٹ دے مجھے میں بتاتا ہوں.... دوسری سے کہا گیا تھا-

مجھے دو منٹ کے اندر پوری خبر چاہیے... دو منٹ مطلب دو منٹ انڈر سٹینڈ... اس نے تیزی سے کہا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی ہی دیر میں اس کا فون بجا اس نے کال ریسیو کی-

سر عادل علی تو پچھلے کئی دنوں سے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ باہر گیا ہے-

تم نے ٹھیک سے پتہ کیا...اس نے پوچھا-

جی سر...اس نے کہا تو ہادی نے فون کٹ کر دیا-

کہاں جا سکتی ہے وہ... سوچتے ہوئے اچانک ہی اس کے ذہن میں دھماکا سا ہوا تھا وہ یہ بات کیسے بھول گیا تھا کہ کسی اور کی بھی اس سے گہری دشمنی ہے...اس نے دانش کو فون کر کے کہیں پہنچنے کے لئے کہا تھا اور خود بھی وہاں سے نکل گیا تھا-

***

وہ دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس کی توقع کے عین مطابق ابراہیم حیات شاہ اس کے سامنے بڑے سکون سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے صوفے پر بیٹھے تھے-

اسلام علیکم بابا...اس نے سلام کیا تھا-

وعلیکم السلام...انہوں نے جواب دیا تھا-

آؤ برخوردار آؤ... ہمیں آپ کا ہی انتظار تھا...انہوں نے تنزیہ لہجے میں کہا-

وہ ان کے سامنے مودبانہ انداز میں بیٹھا تھا وہ وہاں کیوں تھا وہ بہت اچھی طرح سے جانتے تھے-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری بازی الٹ گئی تھی وہ جس لڑکی کا استعمال کر کے مراد علی کو تکلیف دینا چاہتے تھے...اس سے اپنا انتقام لینا چاہتے تھے...آج ان کے بیٹے کا دل اسی لڑکی کی مٹھی میں آ گیا تھا-

بولو کیا کہنا چاہتے ہو...انہوں نے کہا تھا-

آج جو کچھ بھی ہوا ہے یہ آپ نے کروایا ہے...اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا تھا-

ہاں میں نے کروایا ہے کیونکہ تم سے تو کچھ ہوا نہیں میرے بیٹے...اتنے دن سے یہاں ہو...کیا کیا تم نے...اب جب تم کچھ کرو گے نہیں تو مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا...وہ تیز لہجے میں بولے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جان یہ بدلا لینے سے پھوپھو واپس تو نہیں آجائیں گی نہ...؟آپ اسے ترک کر دیں تو کیا یہ ممکن نہیں ہے...اس نے دھیمے لہجے میں بولا تھا...اس کے لہجے میں احترام وہ محسوس کر سکتے تھے-

کیوں دل ہار بیٹھو ہو...تمہاری اس لڑکی میں دلچسپی سے میں بے خبر نہیں ہوں...وہ شدید طیش میں بولے تو وہ خاموشی سے انہیں دیکھے گیا-

آپ جانتے ہیں...اس کی بات پر وہ ایک زخمی ہنسی ہنسے تھے-

تمہیں کیا لگا میں تم سے بے خبر ہوں نہیں میرے بیٹے میں نے تو احتیاط کے طور پر کچھ بندے لگوائے تھے کہ کوئی تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے اور انہوں نے ہی مجھے تمہاری خبر دی

اور جس انسان کی تم نے انفارمیشن نکلوائی تھی اس نے مجھے بتایا تمہارا اس لڑکی کی طرف بڑھنا میرے لیے فائدہ مند تھا لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ میرا بیٹا اسی لڑکی سے عشق کر بیٹھے گا اور اس آگ میں جل جائے گا اور اپنے باپ کی عزت، بدلہ سب اس آگ میں جھونک دے گا اور اپنے باپ کے حکم کی نافرمانی کرے گا اور جو میں مراد علی کو توڑنے...اسے اپنے سامنے جھکانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اب ایسا لگتا ہے کہ میرا بیٹا خود اپنے باپ کو توڑنے کے درپہ ہے...وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولے تھے اور ان کی باتیں اس کے دل پر لگیں تھی-

***

اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں بند پایا... سر درد سے پھٹا جا رہا تھا... بھاری ہوتے سر کے ساتھ اس نے سوچنے کی کوشش کی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے اور سب یاد آتے ہی اور یہ سوچ کر کہ وہ کڈنیپ ہو چکی وہ تڑپ کر اٹھی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ تعالیٰ پلیز میری مدد کریں پلیز... اس نے اللہ کو یاد کیا تھا-

ماما... حدید بھائی بچائیں مجھے... وہ چلائی تھی-

دروازہ کھولو پلیز... مجھے جانے دو... کوئی تو مدد کرو... وہ دروازہ پیٹتے ہوئے چلائی تھی

-

ہادی...بچائیں مجھے...اور پھر نہ جانے کیسے اس لبوں نے ہادی کو پکارا تھا جیسے وہ اسے پکارے گی اور وہ فوراً آ جائے گا۔

ہادی بچائیں مجھے پلیز...وہ دروازہ سے ٹیک لگائے روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

بابا اس سب میں اس کا کیا قصور ہے...اس نے کہا تو ابراہیم حیات شاہ نے اسے ملامتی نظروں سے دیکھا۔

تم جانتے نہیں ہو یا تم سب بھول گئے ہو کہ میری بہن کی موت کیسے ہوئی تھی اور اس کا

جمے دار کون تھا...انہوں نے سخت آواز میں لفظ ادا کیے تھے-

ان ہاتھوں میں دم توڑا تھا اس نے....انہیں ہاتھوں سے اس کی لاش اٹھائی تھی ہم نے...اسے بے آبرو کر دیا گیا تھا...ہماری عزت خاک میں مل گئی تھی...ہمیں اپنا گاؤں چھوڑنا پڑا....میری بہن مجھے اس حالت میں ملی تھی کہ میں اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا...ایک قیامت ٹوٹی تھی ہمارے اوپر اور اس سب کا جمے دار کون تھا کس کی وجہ سے یہ سب ہوا اس مراد علی کی وجہ سے اور آج جب مجھے اس سے اپنا بدلہ لینے کا موقع ملا ہے تو میرا ہونہار بیٹا میرے دشمن کی بیٹی کے عشق میں گرفتار ہو کر میرے بھروسے کو ریزہ ریزہ کر کے میرے سامنے بیٹھا مجھ سے سوال کر رہا ہے اور مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ اب تک تم نے اپنے باپ کے سر پر بندوق کیوں نہیں رکھی...ٹوٹے لہجے میں بولتے بولتے انہیں یک دم طیش آ گیا تھا...ان کے ٹوٹے شکستہ لہجے نے اس کے دل کو چیر کر رکھ دیا تھا...وہ ان کے درد کو محسوس کر سکتا تھا-

آپ کو اپنے بیٹے پر بھروسہ نہیں رہا بابا...آپ کہیں تو ابھی کے ابھی چھ کی چھ گولیاں

مراد علی کے سینے میں اتار کر آ سکتا ہوں لیکن میں اس کی زندگی برباد نہیں کر سکتا وہ شادی شدہ ہے...اس کی زندگی برباد مت کریں بابا...وہ بولا تو ابراہیم حیات شاہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا جتنا وہ غصے والے اور سخت دل تھے ان کا بیٹا اتنا ہی نرم دل اور لحاظ کرنے والا تھا اور آج اس وقت اپنے بیٹے کی یہ نرم دلی انہیں بہت بری لگی تھی۔

تم مجھے مت سکھاؤ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں اور بھروسے کی بات تو کرنا بھی مت میں نے تم اعتماد کر کے یہاں بھیجا تھا لیکن تم نے کیا کیا...اور تم کیا سمجھتے ہو میں نہیں مار سکتا اس کے سینے میں گولی...اگر مجھے یہی کرنا ہوتا تو جانے کب کا کر چکا ہوتا...اس کام کے لیے مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت نہیں تھی مگر میں اسے وہاں چوٹ پہنچانا چاہتا ہوں جہاں اس نے مجھے گھاؤ دیے تھے...وہ تیز سخت لہجے میں بولے۔

لیکن تم فکر مت کرو اب میں اس سب کو اپنے طریقے سے ڈیل کروں گا کیونکہ تم تو کچھ کر نہیں سکتے...تم تو بس چوڑیاں پہن لو...اسی لائق رہ گئے ہو کیونکہ مردوں والے کام تو تم کر نہیں سکتے...انہوں نے اس کی مردانگی پر چوٹ پہنچائی تھی...ان کی بات

پر وہ تپ اٹھا تھا۔

اپنی بے عزتی، بربادی اور اپنی بہن کا انتقام ہم خود لے لیں گے... تم جاؤ اور اس لڑکی سے اپنا رشتہ جوڑو... ہمارا کوئی بیٹا نہیں ہے آج سے اور اسی وقت سے... وہ آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے تکلیف سے بولے۔

وہ جوان کی پہلی بات سن کر تپا بیٹھا تھا ان کے لفظوں کی مار سے سلگ اٹھا تھا اور ان کی آخری بات پر وہ تڑپ کر ان کے پاس آیا تھا... وہ آنسو اس کے دل پر گرے تھے اور یہ بات اسے تکلیف دینے کے لیے کافی تھی کہ وہ ان آنسوؤں کا سبب تھا۔

میں آپ کا بیٹا ہوں... آپ سے الگ ہو کر میں کچھ نہیں ہوں... ٹھیک ہے آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا... وہ دل ہی دل میں ایک فیصلہ کرتے ہوئے بولا۔

تم کر لو گے ورنہ میں کسی اور سے کروالوں گا...انہوں نے کہا-

ہاں میں کر لوں گا... کہاں ہے وہ...اس نے دل پر پتھر رکھتے ہوئے پوچھا تھا-

وہ وہیں ہے جہاں تم نے دانش کو بھیجا تھا وہ تمہیں دانش بتادے گا... تمہارے کہنے پر وہ پہلے ہی پہنچ چکا ہے اب تو شاید یہاں آ بھی چکا ہے...انہوں نے سکون سے جواب دیا تو وہ وہاں سے چلا گیا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ابراہیم حیات شاہ صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر مسکرا دیے تھے...وہ اسے راضی کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے-

مراد علی وقت آ گیا ہے تیار رہو اپنی بربادی کے لیے... جس طرح خون کا بدلہ خون...اسی طرح عزت کا بدلہ عزت...آج میں بہت خوش ہوں آج میرا برسوں

پرانا انتقام پورا ہو جائے گا... کل کا سورج میرے لیے ایک روشن سویرا لائے گا اور تمہاری زندگی میں گرہن لگ جائے گا... کل تم وہ تکلیف اور زخم محسوس کرو گے جن کے ساتھ اتنے برسوں سے ہم جی رہے ہیں... وہ اپنے خیالوں میں مراد علی سے مخاطب تھے۔

ابراہیم حیات شاہ انتقام کی آگ میں اندھے ہو گئے تھے اپنی نفرت میں وہ یہ بھی بھول گئے تھے کہ ایک لڑکی کی عزت آئینے کی طرح ہوتی ہے جو غلطی سے ٹوٹ جائے یا پھر جان بوجھ کر توڑا جائے وہ کرچی کرچی ہو جاتا ہے اور ان کرچیوں کو واپس کوئی نہیں جوڑ سکتا۔

***

اور ہادی دانش کو دیکھ کر اس کے پاس آیا۔

کیا کرنے والے ہو اب تم... دانش نے اس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا جس پر آج کوئی اور ہی رنگ تھا۔

جو بابا چاہتے ہیں... اس نے مختصر جواب دیا۔

تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو... دانش نے کہا۔

ہاں...

پھر بھی...

ہاں...

تمہیں تو اس عشق تھا نہ تم تو اس سے محبت کرتے تھے... دانش نے اسے اسی کی کہی ہوئی باتیں یاد دلائی تھیں-

تم آؤ میرے ساتھ... وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر ہادی...

وہ اس کی بات کا جواب دیے بنا ہی وہاں سے نکل گیا تھا-

***

اللہ جی پلیز مجھے یہاں سے نکلنے میں مدد کیجیے... مجھے معاف کر دیجئے... پتہ نہیں میں نے کوئی نیکی کی ہے کہ نہیں لیکن میں نے کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا... کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کی... میں نے جو بھی غلطیاں کی ہیں انہیں معاف کر دیں... پلیز مجھے یہاں سے باہر نکال دیں... وہ دروازے سے ٹکی بیٹھی کتنی ہی دیر سے رو رہی تھی تب ہی اسے کسی کے پیروں کی آہٹ سنائی دی تھی... وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی... مجھے بچالیں....

کوئی ہے... پلیز دروازہ کھولیں... آہٹ سن کر وہ چلائی تھی-

اس کے لبوں سے اپنا نام سن کر وہ ایک پل کو رکا تھا اور پھر دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اور وہ اس کے سامنے آکر رکا تھا اور وہ سب کچھ بھول کر روتے ہوئے اس کے سینے سے جا

لگی تھی...اسے لگا تھا ہمیشہ کی طرح وہ اسے ایک بار پھر بچا لے گا-

مجھے بچا لے شاہ...مجھے بچا لیں...پتہ نہیں کون لوگ ہیں...مجھے یہاں کیوں رکھا ہے مجھے نہیں پتہ...وہ اس کے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی تھی اور وہ اسے تسلی بھی نہیں دے پایا تھا-

اس کے آنسوؤں سے نظریں چراتے ہوئے اس نے دانین کو خود سے الگ کیا تھا اور پیچھے مڑ کر دروازہ بند کیا تھا-

وہ جانتا تھا آج جو وہ کرنے جا رہا ہے اس سے وہ ہمیشہ کے لیے اس کی نظروں میں ایک برا شخص بن جائے گا...وہ جانتا تھا دانین اس پر بھروسہ کرتی ہے...اس کا دل دکھا کر چین سے تو وہ بھی نہیں رہ سکتا تھا لیکن بابا سے کیا وعدہ بھی تو نبھانا ضروری تھا-

آپ نے یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے...اس نے خوف سے کانپتے لہجے میں پوچھا تھا....اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا-

ابھی پتہ چل جائے گا...اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر دیکھ کر وہ جی جان سے لرز گئی تھی-

مجھے جانے دیں پلیز...وہ کانپتے ہوئے بولی-

تم ایسے یہاں سے نہیں جا سکتی...رات تمہیں یہیں رکنا ہو گا... صبح میں خود تمہیں چھوڑ آؤں گا...نرمی سے کہتا وہ اسے خوفزدہ کر گیا تھا وہ سکتے میں کھڑی اسے دیکھتی رہ گئی تھی-

مجھے جانا ہے...وہ روتے ہوئے آگے بڑھی-

میں نے کہا نہ ابھی تم کہیں نہیں جا سکتی... وہ اس کی کلائی پکڑتے ہوئے بولا-

کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا... کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا...؟ آپ تو ایسے نہیں تھے... بولیں نہ کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا... کیوں رکھا ہے مجھے یہاں... آپ ہی تھے نہ وہ جس نے اس دن مجھے اس شیطان سے بچایا تھا پھر اس حرکت کا کیا مقصد ہے... وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تم یہاں کیوں ہو اور کس لیے ہو... اس نے کہتے ہوئے ایک نظر اس کے معصوم چہرے پر ڈالی تھی-

کاش...! تم مراد علی کی بیٹی نہ ہوتی... کاش...! مجھے تم کبھی ملی نہ ہوتی... اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا-

دیکھو...اگر میرے بابا اور بھائیوں کو پتہ چلا وہ آپ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے...وہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بول اٹھا-

تم یہاں اپنے بابا کے ماضی میں کیے گئے کارنامے کی ہی قیمت ادا کر رہی ہو...وہ بولا تو دانین حیرانی سے اسے دیکھے گئی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو احساس ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں...کیا کیا ہے میرے بابا نے...اس نے کہا-

کیا کیا ہے آپ کے بابا نے...جاننا چاہتی ہو تو سنو...ایک کہانی سنو...پھر اس کے بعد فیصلہ کرنا کہ کون غلط اور کون سہی...وہ اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا-

ایک لڑکی تھی بھولی بھالی معصوم سی بالکل تمہاری طرح...علیزے حیات شاہ نام تھا

ان کا... کسی سے دیوانوں کی طرح محبت کرتی تھی... اپنی اس محبت کے آگے کچھ نہیں دیکھا انہوں نے... نہ خاندان کی عزت... نہ اپنے باپ بھائیوں کی عزت و وقار کا خیال کیا... اور وہ محبت کی دیوانی اپنے محبوب کی چاہت میں اپنے باپ، بھائیوں اور خاندان کی عزت کو قدموں تلے روند کر سب کچھ چھوڑ کر کسی کی بھی پرواہ کیے بنا اس شخص کے پاس چلی گئی جس نے اپنے غصے میں یہ بھی نہیں دیکھا کہ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر صرف اس کے لیے آئی ہے اور ان کی محبت اور چاہت کو ٹھکرا کر انہیں اکیلا چھوڑ دیا یہ سوچے بنا کہ اس اکیلی لڑکی کا کیا حال ہو گا... وہ شخص اور کوئی نہیں مراد علی تھا جس نے اس لڑکی کو آدھی رات کو اکیلا چھوڑ کر عزت کے لٹیروں کے حوالے کر دیا جنہوں نے ان کی عزت کو تار تار کر کے ذلت اور رسوائی کے گہرے پاتال میں پھینک دیا اور وہ معصوم لڑکی جسے کبھی کسی نے پھول سے بھی نہ چھوا ہو اس کی روح یہ داغ برداشت نہیں کر پائی تھی اور دنیا چھوڑ گئی تھی... بتاتے ہوئے اس کی اپنی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

اور اس سب کے ذمے دار مراد علی ہے جس کی وجہ سے یہ سب ہوا... ایک زندگی

اجڑی...ایک خاندان برباد ہوا...مراد علی کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑے گی...وہ سخت ترین لہجے میں بولا-

آپ کو لگتا ہے صرف آپ کے خاندان کے ساتھ غلط ہوا...صرف آپ کا نقصان ہوا...ہمارا کچھ نہیں ہوا اور جتنا میرے بابا کا قصور تھا اتنا ہی قصور آپ کی پھوپھو کا بھی ہے تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی...کیوں گئیں ایک نامحرم کے لیے اپنے سگے خونی رشتوں کو چھوڑ کر...اپنی عزت کو داغدار کرنے والی وہ خود تھی جو ایک نامحرم کے لیے گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے خاندان کی عزت کے ساتھ ساتھ وہ اپنی عزت کو بھی اپنے قدموں تلے روند کر چلی گئی تھی کیونکہ اپنی عزت کے محافظ ہم خود ہوتے یا ہم سے جڑے محرم رشتے...میں جانتی ہوں اور مانتی بھی ہوں کہ جو بابا نے کیا غلط کیا لیکن اگر بابا سے ملنے سے پہلے ان کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہوتا تب کیا کرتے آپ...؟ کس پر الزام لگاتے...؟ کس سے اپنا انتقام لیتے...؟ گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کے ساتھ ایسے حادثات ہو جاتے ہیں کیونکہ جب لڑکیاں اپنی محفوظ پناہ گاہوں کو چھوڑ کر بے اعتبار دنیا کو چنتی ہیں تو کہیں کی نہیں رہتیں...وہ کئی سوال کرتے ہوئے چلائی تھی-

تم حد سے بڑھ رہی ہو... حقیقت تلخ تھی اسے غصہ آیا تھا اور اس کا ہاتھ اٹھا تھا پھر رک گیا وہ اسے مار نہیں سکتا تھا۔

پلیز مجھے جانے دیں... میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے جانے دیں... آپ کو خدا کا واسطہ... وہ روتے روتے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ کئی قدم پیچھے ہٹا تھا وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا اس کی اپنی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے جنہیں چھپانے کے لئے وہ رخ موڑ گیا تھا۔

تم یہ خیال جھٹک دو کہ آج میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ صبح میں تمہیں خود چھوڑ کر آؤں گا... اس نے کہا تو اس نے روتے ہوئے سہم کر اسے دیکھا۔

گھبراؤ نہیں میں مراد علی نہیں ہوں... میں ہادی ابراہیم حیات شاہ ہوں... تم جیسی یہاں آئیں تھیں پاکیزہ اور بے داغ بالکل اسی طرح بے داغ اور پاکیزہ یہاں سے جاؤ گی... وہ اس کے خیالات بھانپتے ہوئے بولا-

جب جانا ہی ہے تو ابھی کیوں نہیں ہادی ابراہیم حیات شاہ... اس نے پوچھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مراد علی کو بھی وہی تکلیف برداشت کرنی ہو گی جو میرے بابا اور دادو نے کی... یہی مراد علی کی سزا ہے... وہ سفاک انداز میں بولا-

کس بات کی سزا... ہاں کس بات کی سزا دیں گے آپ انہیں... اللہ تعالیٰ انہیں پہلے ہی سزا دے چکے ہیں... آپ کی پھوپھو کے جانے کے بعد میرے بابا نے میری ماں سے شادی کی لیکن وہ اپنی پہلی محبت نہ بھلا سکے اور اپنی ناکام محبت کا انتقام انہوں نے میری

ماما کی زندگی کو عذاب بنا کر لیا... انہوں نے میری زندگی داؤ پر لگائی... میری شادی کر دی اس ڈر سے کہ کہیں ان کا کیا ہوا ان کے سامنے نہ آ جائے... لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کسی کی دل سے نکلی ہوئی آہ.... بددعا نسلوں کو تباہ کر دیتی ہے... آپ انہیں سزا دینا چاہتے ہیں... سزا تو انہیں مل چکی ہے... اور ان کی سزا یہ تھی کہ ان کی پیاری بیٹی کم عمری میں ہی بیوگی کی چادر اوڑھ چکی ہے... اس دکھ نے انہیں توڑ کر رکھ دیا ہے...

ارے آپ کیا سزا دیں گے انہیں خدا انہیں پہلے ہی سزا دے چکا ہے... آپ ایک ٹوٹے ہوئے شخص سے انتقام لینا چاہتے ہیں اور سزا کے لیے آپ نے بھی میرے بابا کی طرح عورت کو ہی استعمال کیا... آخر عورت ہی کیوں انتقام کی بھینٹ چڑھے...؟ آخر عورت ہی کیوں ہر رشتے کے لیے قربانی دے...؟ کل جس مقام پر علیزے حیات شاہ کھڑی تھی... آج اسی مقام پر دانین مراد علی ہے... کل جس جگہ پر مراد علی تھے وہاں ہادی ابراہیم حیات شاہ موجود ہے... کیا فرق ہے آپ میں اور ان میں... جو کل انہوں نے غصے میں کیا... آج آپ اپنے انتقام کے لیے کر رہے ہیں... آج آپ کا انتقام پورا ہو گا تو کل پھر ایک ہادی ابراہیم حیات شاہ کسی دانین مراد علی کے لیے کھڑا ہو گا... یہ انتقام کی آگ کبھی نہیں بجھے گی... یہ صرف برباد کرتی ہے اور کچھ نہیں... میری یہ بات رکھیے گا اور اپنے لیے دعا کریے گا کہ خدا آپ کو کبھی بیٹی نہ دے

ورنہ کل کو کوئی اور ہادی کسی دانین کی زندگی برباد کرنے کے لئے پھر اٹھ کہ کھڑا نہ ہو کیونکہ مکافات عمل ایک تلخ حقیقت ہے...اس سے آپ بھی نہیں بچ سکتے جس طرح آج آپ اپنا انتقام مجھ سے لینے آئے ہو کل کو میرا انتقام لینے کے لئے کوئی اور آئے گا...یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا... کبھی ختم نہیں ہو گا...وہ روندھی ہوئی آواز میں چلاتے ہوئے بولی-

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کے بابا کا نقصان ہوا صرف انہوں نے تکلیفیں اور درد سہے.... نہیں اس سب میں صرف تین لوگوں کا نقصان ہوا...علیزے حیات شاہ... میری ماما اور میرا... کون کرے گا اس درد کا احساس جو ہم نے سہا...اگر آپ کو انتقام لینا ہے...میرے بابا کو تکلیف پہنچانی ہے...انہیں احساس دلانا ہے تو دیر کس بات کی ہے میں آپ کے سامنے ہوں لے لیں اپنا انتقام...کوئی نہیں ہے یہاں جو مجھے بچا سکے...اس نے کہتے ہوئے اپنے سر سے دوپٹہ اتارا تھا جس ہادی تیش میں آیا تھا اور اس کا دوپٹہ اتارتا ہاتھ روکا تھا-

تم نے کیا سمجھا ہے مجھے... تم نے ابھی ہادی ابراہیم حیات شاہ کو جانا نہیں ہے جس دن جان جاؤ گی اپنے کہے لفظوں پر پچھتاؤ گی... جاؤ یہاں سے تم... اس سے پہلے کہ میں تم سے کوئی سخت بات بولوں جاؤ یہاں سے... وہ دھاڑا تھا اس کے انکشاف اور کہے گئے تلخ لفظوں نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا اور دانین موقع غنیمت جان کر وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ غصے سے بالوں میں پھیرتا کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا پھر آئینے کے سامنے جا کر رکا... دانین کی باتوں نے اسے گہری چوٹ پہنچائی تھی۔

تم نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھا... اس قدر برا ہوں تمہاری نظروں میں... اس نے افسردگی سے کہا۔

جتنا میرے بابا کا قصور تھا اتنا ہی قصور آپ کی پھوپھو کا بھی ہے تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی...

کیوں گئیں ایک نامحرم کے لیے اپنے سگے خونی رشتوں کو چھوڑ کر...

اگر بابا سے ملنے سے پہلے ان کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہوتا تب کیا کرتے آپ...؟

کس پر الزام لگاتے...؟ کس سے اپنا انتقام لیتے...

کس بات کی سزا...ہاں کس بات کی سزا دیں گے آپ انہیں...اللہ تعالیٰ انہیں پہلے ہی سزا دے چکے ہیں...

آپ نے بھی میرے بابا کی طرح عورت کو ہی استعمال کیا...آخر عورت ہی کیوں انتقام کی بھینٹ چڑھے...؟ آخر عورت ہی کیوں ہر رشتے کے لیے

قربانی دے...؟

کل جس مقام پر علیزے حیات شاہ کھڑی تھی...آج اسی مقام پر دانین مراد علی ہے...کل جس جگہ پر مراد علی تھے وہاں ہادی ابراہیم حیات شاہ موجود ہے...کیا فرق ہے آپ میں اور ان میں...

میری یہ بات رکھیے گا اور اپنے لیے دعا کریے گا کہ خدا آپ کو کبھی بیٹی نہ دے ورنہ کل کو کوئی اور ہادی کسی دانین کی زندگی برباد کرنے کے لئے پھر اٹھ کہ کھڑا نہ ہو کیونکہ مکافات عمل ایک تلخ حقیقت ہے...

اس سے آپ بھی نہیں بچ سکتے جس طرح آج آپ اپنا انتقام مجھ سے لینے آئے ہو کل کو میرا انتقام لینے کے لئے کوئی اور آئے گا...یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا...کبھی ختم نہیں ہو گا...

پلیز مجھے جانے دیں... میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے جانے دیں... آپ کو خدا کا واسطہ...

اس سب میں صرف تین لوگوں کا نقصان ہوا... علیزے حیات شاہ... میری ماما اور میرا... کون کرے گا اس درد کا احساس جو ہم نے سہا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سزا تو انہیں مل چکی ہے... اور ان کی سزا یہ تھی کہ ان کی پیاری بیٹی کم عمری میں ہی بیوگی کی چادر اوڑھ چکی ہے...

دیر کس بات کی ہے میں آپ کے سامنے ہوں لے لیں اپنا انتقام... کوئی نہیں ہے یہاں جو مجھے بچا سکے...

کئی آوازیں اس کے ارد گرد گونجی تھیں۔

اتنا برا سمجھا ہے تم نے مجھے... وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر چیخا... پھر آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ کر ایک مکا مارا جس سے آئینہ چکنا چور ہو کر زمین پر گرا... اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا جس کی اسے زرا بھی پرواہ نہیں تھی... ایک نظر اس نے ان بکھرے ٹکڑوں کو دیکھا تھا اس کا دل بھی ایسے ہی ٹوٹ کے بکھرا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے تمہیں صرف اس لئے روکا تھا کہ بابا تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے کیونکہ میں بابا کو اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ اتنی آسانی سے چپ نہیں بیٹھتے... ان کے بھیجے ہوئے بندے باہر ہی تھے وہ میں دیکھ چکا تھا اس لئے روکا تھا کہ ان کے جانے کے بعد میں تمہیں چھوڑ آؤں گا... تم نے مجھے کیا سمجھا... اتنا گھٹیا اور گرا ہوا کہ جس لڑکی سے میں محبت کرتا ہوں اس کے ساتھ میں برا کروں گا... سوچا بھی کیسے تم نے... اس نے ایک بار اپنا زخمی ہاتھ آئینے کے بچے ہوئے ٹکڑے پر مارا تھا جس سے اس کا ہاتھ اور زخمی ہوا تھا لیکن اس کی اذیت کم نہیں ہوئی تھی... درد کا احساس نہیں ہوا تھا وہ

خاموشی سے بہتے ہوئے خون کو دیکھ رہا تھا۔

***

ہادی...دانین جا رہی ہے...دانش اس کی تیز آواز سن کر کمرے میں آیا تھا جب اس نے دانین کو جاتے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے دو اسے...اس نے کہا۔

بابا کو کیا جواب دو گے...دانش نے پوچھا۔

میں انہیں سنبھال لوں گا...اس نے کہا۔

تم اس کے پیچھے جاؤ اور اسے حفاظت سے ہاسٹل تک چھوڑ کر آؤ...اس نے کہا-

لیکن تم...اس نے کچھ کہنا چاہا جب اس کی نظر اس کے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون پر پڑی-

یہ کیا کیا تم نے ہادی...وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول اٹھا-

میں ٹھیک ہوں...میں خود کو سنبھال سکتا ہوں...تم جاؤ اب...اسے ایک خرونچ بھی نہیں آنی چاہیے ورنہ اس کا حساب میں تم سے لوں گا اب جاؤ یہاں سے...اس نے کہا تو دانش نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے چلا گیا-

***

ہیلو...ابراہیم سر... کسی نے فون پر کہا تھا-

بولو سن رہا ہوں...انہوں نے کہا-

سر وہ لڑکی یہاں سے جا چکی ہے...ہادی سر نے انہیں جانے دیا اور اپنے دوست کو ان کے پیچھے بھیجا ہے حفاظت سے ہاسٹل بھیجنے کے لئے...ہم چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتے...اس نے کہا-

تم لوگ وہاں سے جاؤ اب...میں دیکھ لوں گا...وہ بولے اور کال کٹ کر دی اور پاس ٹیبل پر رکھا اس غصے سے توڑ دیا-

یہ کیا تم نے ہادی...وہ غصے سے چلائے-

***

وہ وہاں سے بھاگ کر چلتی ہوئی جانے کتنی دور نکل آئی تھی...اسے ہادی سے ایسی امید نہیں تھی...وہ اس پر بھروسہ کرنے لگی تھی...وہ ہی تو تھا جس نے اس شیطان سے اسے بچایا تھا لیکن آج وہ کیا کرنے والا تھا...اس کا دل بری طرح ٹوٹا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلتے چلتے اپنی سوچوں میں گم جانے کہاں پہنچ گئی تھی...اس نے نظر اٹھا کر سامنے اس گیٹ کو دیکھا اور اسے کھول کر اندر چلی گئی-

***

دانش جو کب سے اس کے پیچھے آرہا تھا...اسے اندر جاتے دیکھ کر پریشان ہوا...اس

نے فوراً ہادی کو کال کی۔

ہادی...

کیا ہوا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بس جلدی سے آجا... وہ اجلت میں بولا۔

کیوں کیا ہوا... وہ ٹھیک تو ہے نہ... اس کے لہجے میں فکر بول رہی تھی۔

تو بس آجا... میں ایڈریس ٹیکسٹ کرتا ہوں... دانش نے کہتے ہوئے کال کٹ کر دی اور ٹیکسٹ کر کے دانین کے پیچھے گیا۔

***

وہ قبرستان کا گیٹ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی...اس وقت اسے کوئی ڈر کوئی خوف نہیں تھا...وہ چلتی ہوئی آگے بڑھی تھی اور ایک قبر کے پاس جا کر رکی تھی۔

آپ یہاں کتنے سکون سے ہو...آپ نے زرا بھی میری پرواہ نہیں کی...آپ مجھے چھوڑ کر کیوں آ گئے اس دنیا کے برے لوگوں کے بیچ...آپ کو میرا خیال نہیں آیا...اگر آپ کو یہاں آنا ہی تھا تو مجھے ساتھ کیوں نہیں لائے...میں نے آپ سے ملنے کی کتنی کوشش کی...لیکن ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ہوا کہ میں آپ تک پہنچ نہیں پائی...وہ لوگ مجھے آپ کے پاس نہیں آنے دیتے کہتے ہیں کہ اس سے میرا درد اور بڑھ جائے گا...آپ تو کہتے تھے نہ کہ آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے پھر کیوں چھوڑ دیا...کیوں چھوڑ کر گئے مجھے...؟کیوں اپنی دانین کو اکیلا چھوڑا...؟کیوں...؟وہ

روتے روتے چلائی تھی۔

پتہ ہے میں آپ سے ملنے آرہی تھی... میں نے آپ کے لیے پھول بھی لیے تھے اور میں آپ تک نہیں پہنچ پائی... مجھے لگتا تھا آپ مجھ سے ملنا ہی نہیں چاہتے... اور پھر مجھے وہ ملا جب جب میں مصیبت میں پھنسی اس نے میری مدد کی... میں اس پر بھروسہ کرنے لگی تھی... اور پھر پتہ نہیں چلا کب اور کیسے میں اس کے سحر میں گرفتار ہو گئی... مجھے پتہ ہی نہیں چلا... لیکن آج میرا دل ٹوٹ گیا ہے... میں زندہ کیوں ہوں... میں آپ کے ساتھ ہی کیوں نہ مر گئی... سب نے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں لیکن میں نے آپ کو یہاں بسا کے رکھا... اس نے روتے ہوئے اپنے دل پر انگلی رکھتے ہوئے کہا سامنے والا سکون سے دنیا سے بے خبر گہری ابدی نیند میں تھا... اور سامنے بیٹھی لڑکی دنیا سے بے خبر آدھی رات کو اس قبر پر رو رہی تھی... روتے روتے اچانک ہی زمین پر ڈھ گئی تھی اور ہوش و حواس کھو چکی تھی۔

***

ہادی دس منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کر کے اس ایڈریس پر آیا...اور قبرستان دیکھ کر رکا تھا۔

کہاں ہے وہ...اس نے بے چینی سے پوچھا۔

وہاں اندر...اس نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا تو وہ ایک پل رکے بنا سیدھا اندر گیا تھا

۔

***

ہادی اسے ڈھونڈتے ہوئے ایک قبر کے پاس آیا تھا جہاں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر پڑی تھی اور وہ فوراً اس کے پاس آیا تھا۔

دانین...اس نے پکارا تھا-

دانین...کیا ہوا...ہادی نے اس کا سر اٹھا کر اپنے بازو پر رکھا تھا اور اس کا چہرہ تھپتھپا کر پکارا تھا-

ہادی نے اس کی نبض چیک کی تھی جو کہ دھیمی چل رہی تھی...اس کا ہوش سے بیگانہ وجود اس کے دل میں خوف پیدا کر گیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین...پلیز آنکھیں کھولو...وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے شدت سے پکارا تھا شاید اسی لیے وہ ہلکا سا کسمسائی تھی اور موندی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور پھر اسے اس کے چہرے پر کسی اور چہرے کا گمان ہوا تھا...وہ بے اختیار اس کا کالر پکڑ کر زور سے چلائی تھی-

کہاں چلے گئے تھے....؟

کہاں چلے گئے تھے...؟

کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر...بولتے کیوں نہیں...میں نے آپ کو کتنا یاد کیا...؟وہ شدت سے روتے ہوئے بولی تھی...وہ جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گا...کہیں بھی نہیں جاؤں گا...وہ اسے خود میں بھینچ کر بولا تھا اور اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اچانک وہ بے ہوش ہو کر ایک طرف لڑھک گئی تھی۔

ہادی اسے بانہوں میں اٹھا کر باہر کی جانب قدم بڑھانے ہی لگا تھا جب اس نے مڑ کر قبر پر لکھے نام کو دیکھا تھا جس پر سمیر ملک لکھا تھا۔

اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی جس لڑکی کے ذریعے سے وہ مراد علی کو تکلیف دینا چاہتے تھے وہ پہلے سے ہی اتنے بڑے غم سے گزر رہی تھی۔

وہ اسے اٹھائے ہوئے باہر آیا تھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھا تھا اور دانش کو کار ڈرائیو کرنے کو کہا تھا... پھر کشف کو کال کر کے اس کے گھر کا ایڈریس لے کر اسی جانب چل دیے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ اسے لیے کشف کے گھر آیا تھا.... منگنی کا فنکشن ہال سے تھا اور ختم ہو چکا تھا... گھر میں زیادہ رشتے دار موجود نہیں تھے جو آئے تھے وہ وہیں ہال سے واپس چلے گئے تھے اور جو کچھ ایک رکے تھے وہ اس وقت آرام سے سو رہے تھے... دانین ویسے ہی بے

ہوش تھی... وہ اسے کشف کے کمرے میں لے گیا تھا اور نرمی سے اسے بیڈ پر لٹا دیا تھا-

کیا ہوا ہے دانین کو...؟ یہ ایسے کیوں ہے...؟ یہ کہاں ملی آپ کو...؟ کشف نے ایک سانس میں ہی کئی سوال کر ڈالے تھے-

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے... یہ ٹھیک ہے بس آپ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں... میں اب چلتا ہوں... وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولا -

آپ نہیں رکے گے...؟ آئی مین اس کے ہوش میں آنے تک... کشف نے کہا-

نہیں... مختصر سا جواب دیا گیا-

کیوں...جب کہ میں جانتی ہوں کہ آپ دانین سے محبت کرتے ہیں شاید پہلے ہی دن سے اور اس کی گمشدگی کی خبر سن کر بنا کچھ سوچے اور بنا اپنی پرواہ کیے آپ جس طرح یہاں سے گئے تھے پھر اب کیا ہوا...اس کے لہجے میں اعتماد تھا۔

میں نہیں چاہتا میری موجودگی اس کے لیے تکلیف کا باعث بنے...اس کے لہجے میں بے بسی اور فکر مندی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن ایسا کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے آپ کو دیکھ کر دانین کو تکلیف ہو گی...آپ نے تو اس کی مدد کی ہے...کشف نے حیرانی سے کہا۔

ہاں اسے بچا کر میں لایا ہوں اور اسے مصیبت میں ڈالنے کا سبب بھی میں ہی تھا...اور اب میں ڈرتا ہوں کہ جب یہ آنکھیں کھول کر مجھے دیکھے گی تو مجھ سے ناراض ہو جائے گی...اسے تکلیف ہو گی اور میں اسے تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھ سکتا...میں اس کی

آنکھوں میں اپنے لیے ناگواری نہیں دیکھ سکتا اور میں اسے اب کھونا نہیں چاہتا شاید اس لیے نہیں چاہتا کہ جب یہ ہوش میں آئے تو مجھے دیکھے... یہ کہتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا... خود کو سنبھالنا بہت مشکل تھا اس کے لئے... وہ نہیں چاہتا تھا کہ جب وہ ہوش میں آئے تو وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھے۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کے جانے کے بعد کشف نے سائڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ میں سے پانی نکال کر دانین کے چہرے پر پانی کی کچھ چھینٹے ڈالے تھے جس سے اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولی تھی اور دھیرے دھیرے ہوش میں آئی تھی... وہ سر دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے اٹھی تھی... وہ اپنا سر تھامے خالی خالی نظروں سے کبھی کشف کو دیکھتی کبھی اس کے کمرے کو... پھر وہ ایک دم بے اختیار ہو کر کشف کے گلے لگ کر رو دی اور اتنی شدت سے روئی تھی کہ گویا سارے بندھن ٹوٹ گئے تھے۔

کیا ہوا ہے دانین... چپ ہو جاؤ... کشف اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے بولی-

جب وہ دل کے کھول کے رو چکی تو کشف سے الگ ہوئی تو کشف نے گلاس میں پانی ڈال کر اسے پلایا جسے اس نے ایک دو گھونٹ ہی پی کر واپس رکھ دیا تھا-

تم بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں... کشف کہہ کر اٹھنے لگی تو دانین نے اس کا ہاتھ پکڑ اسے روکا-

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیئے بس تم یہی رہو... دانین نے آہستہ سے کہا-

اب تم آرام کرو ہم ہم صبح بات کریں گے... کشف نے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہا جو رونے کی وجہ سے ہوا تھا-

تب ہی کشف کا فون بجا تھا...اس نے کال ریسیو کی تھی...تب ہی دانین کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا اور وہ کال بھول کر اس کی بات سننے لگی تھی۔

آج نہیں پوچھو گی کہ کیا بات ہے...اس نے کشف کی جانب سے چہرہ موڑ کر پوچھا تھا۔

دانین ہم صبح بات کریں گے ابھی تم آرام کرو...دیکھو چہرہ کتنا سرخ ہو رہا ہے...
کشف نے اسے پچکار کر کہا۔

کچھ نہیں ہو گا مجھے...بڑی سخت جان ہوں میں...زندگی کو مجھ سے بہت محبت ہے یہ مجھے موت کی بانہوں میں نہیں جانے دے گی...اس لئے بے فکر رہو...وہ جیسے اپنا ہی تمسخر اڑاتے ہوئے بولی۔

کیسی باتیں کر رہی ہو دانین... کشف نے فوراً اسے ٹوکا تھا اور فون کے دوسری طرف موجود شخص کی سانس سینے میں الجھی تھی اس کی بات سن کر۔

تمہیں شروع سے ہی شوق تھا نہ میرے بارے میں جاننے کا... تمہیں میری آنکھوں میں درد، تکلیف، کسی کا عکس دکھتا تھا نہ... آج میں سب کچھ بتانا چاہتی ہوں... وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ماضی کا سفر شروع ہوا تھا تو اس سفر کا ایک ایک نقش ذہن کے پردوں پر روشن ہوا تھا... درد، آنسو، اذیت، سسکیاں، دکھ، زخم... وہ باتیں جو زندگی کا روگ بن گئیں تھی سب ایک ایک کر کے کھلنے لگی تھیں۔

اس کے بابا مراد علی گاؤں کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے... پورے گاؤں میں سب سے امیر زمیندار شہاب علی کے تین بیٹے تھے اور تین بیٹیاں تھیں... بیٹیوں کی شادیاں ہو چکی تھیں کیونکہ وہ بیٹوں سے عمر میں بڑی تھیں اور اپنے اپنے گھروں میں خوش تھیں... شہاب علی کے دو بڑے بیٹوں کی بھی شادیاں ہو گئیں تھی اور وہ بھی اپنی زندگیوں میں خوش تھے اور سب بہن بھائیوں میں صرف مراد علی ہی بچے تھے جن کی شادی نہیں ہونی باقی تھی-

مراد علی ایک بڑے باپ کی بگڑی ہوئی اولاد والی مثال پر پورے نہ سہی پر آدھے تو سہی اترتے تھے... شہاب علی جتنے نیک دل، باوقار، رحم دل، اور سب کی مدد کرنے والے تھے ان کے بیٹے اتنے ہی ان سے الٹ تھے... مراد علی ایک عاشق مزاج، جھگڑالو، غصیلہ، گھمنڈی، دولت کے نشے میں چور رہنے والا ایک نوجوان تھا... جو دولت کے نشے میں اپنی تعلیم بھی ادھوری چھوڑ چکا تھا... آئے دن کسی نہ کسی سے جھگڑا... مار پیٹ کچھ نہ کچھ کارنامے انجام دیتا رہتا تھا... اس کی غنڈہ گردی پورے گاؤں میں مشہور تھی... پھر مراد علی کو علیزے حیات شاہ سے محبت ہو گئی... بہت

شدید قسم کی... وہ روز اس کا پیچھا کرتے جب وہ شہر پڑھنے کے لیے جاتی اور وہ بھی شہر آتے اس کے پیچھے... اور کچھ دن تک ان کے آگے پیچھے گھومنے کے بعد علیزے حیات شاہ نے ان کی محبت کو قبول کر لیا تھا اور رشتہ بھیجنے کے لئے کہا تھا جس پر خوشی سے رازی ہو گئے تھے اور اپنے بابا کو بھی رازی کر لیا تھا۔

وہ خوشی خوشی اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو لے کر حیات شاہ کے گھر پہنچے تھے اور جب شہاب علی نے رشتے کی بات کی تو حیات شاہ حتھے سے اکھڑ گئے اور مراد علی کے سامنے ان کے والدین اور بہن بھائیوں کی بے عزتی کر دی... حیات شاہ کو ان کے کردار اور رہن سہن پر اعتراض تھا جس پر شہاب علی نے انہیں یقین دلایا تھا کہ وہ شادی کے بعد ایک اچھے انسان کی طرح زندگی گزارے گا مگر حیات شاہ نے ان کی ایک نہیں سنی تھی... وہ انہیں اس رشتے کے لیے ایک تریقے سے بھی منع کر سکتے تھے لیکن انہوں نے انہیں بے عزت کر کے گھر سے نکالا اور یہی بات مراد علی کے دل کو چبھی تھی کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے ماں باپ کی بے عزتی کی گئی تھی کیونکہ وہ دنیا کے لیے جیسا بھی وہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے بہت محبت کرتا تھا حد سے

زیادہ-

علیزے حیات شاہ بھی مراد علی سے دل و جان سے محبت کرتی تھی...انہوں نے اپنے بابا کو منانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور ان کی شادی طے کر دی...جب انہیں اس بات کا پتہ چلا تو ایک رات چپکے سے گھر کی دہلیز پار کر گئیں اور مراد علی کے پاس جا پہنچیں اور مراد علی جو پہلے ہی ناکام محبت اور والدین کی بے عزتی کا غم منا رہے تھے اور پہلے سے ہی غصے میں تھے...اپنے غصے میں انہوں نے علیزے کو اس رات ٹھکرا دیا تھا اور وہیں اسی جگہ چھوڑ کر چلے گئے تھے یہ سوچ کر کہ اس سے حیات شاہ کی بدنامی ہو گی اور والدین کی بے عزتی کا بدلہ پورا ہو جائے گا اور ساتھ ہی علیزے حیات شاہ کے بھاگنے کی خبر ابراہیم حیات شاہ تک پہنچا دی تھی جسے سن کر وہ علیزے کو ڈھونڈنے نکل پڑے تھے-

محبت کی بے قدری، ٹھکرائے جانے کا غم نے علیزے حیات شاہ کو بہت گہری چوٹ پہنچائی تھی اور وہ یہ سدمہ برداشت نہیں کر پائی تھی اور اپنی جان دینے چلیں تھیں...

جب ہی دو درندوں نے آکر انہیں اپنی حوس کا شکار بنایا تھا اور وہ معصوم لڑکی جسے کبھی کسی نے پھول سے بھی نہ چھوا ہو اس کی روح یہ داغ برداشت نہیں کر پائی تھی اور دنیا چھوڑ گئی تھی۔

جب ابراہیم حیات شاہ علیزے تک پہنچے تو اس کی حالت دیکھ کر شرم سے زمین میں گڑھ گئے تھے اور پھر یہ خبر آگ کی طرح پورے گاؤں میں پھیلی تھی جس سے حیات شاہ کی بہت بدنامی ہوئی تھی اور وہ پھر گاؤں چھوڑ کر دوسرے شہر جا بسے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب مراد علی کو علیزے کے ساتھ ہوئی زیادتی کا پتہ چلا تو انہیں اپنے کیے پر بہت پچھتاوا ہوا اور وہ سارا دن ساری رات دیوانوں کی طرح ادھر ادھر پھرتے اور افسوس کرتے کے یہ سب ان کی وجہ سے ہوا۔

مگر شاید یہ انسانی فطرت ہے کہ جب ہم کسی چیز یا انسان کو کھو دیتے ہیں تب ہمیں اس

کی اہمیت، اس قدر کا اندازہ ہوتا ہے یہی مراد علی کے ساتھ ہوا تھا لیکن اب کیا فائدہ تھا غلطی چاہے جس کی رہی ہو ایک روح داغدار ہو چکی تھی۔

ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے شہاب علی نے ان کی شادی کا فیصلہ کیا اور ثمن نامی ایک خوبصورت لڑکی سے ان کی شادی کروادی... ثمن خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خوب سیرت بھی تھیں.. وہ ایک غریب مگر عزت دار گھر سے تعلق رکھتیں تھی... صبر کرنے والی، سیدھی سادی سی ثمن بھی ان کے دل کو نہ بھائیں تھیں اور انہوں نے اس معصوم سے اپنی ناکام محبت کا بدلہ لیا تھا... اسے ہر طرح سے اذیت دی تھی... بات بات پہ مار پیٹ کرنا روز کا معمول بن گیا تھا اور وہ معصوم ان کے سارے ظلم یہ سوچ کر برداشت رہی کہ اگر وہ مائکے چلی گئی تو اس کی باقی بہنوں کی شادیاں کیسے ہوں گی۔

ان دنوں ان کا صرف ایک ہی کام تھا اپنی بیوی کو اذیت دینا اور دنیا سے غافل رہنا... بچوں کی آمد سے بس اتنا فرق پڑا تھا کہ وہ اپنے بچوں سے محبت کرنے لگا تھا مگر

ثمن کی اذیتوں کا سلسلہ جاری تھا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا بچے بڑے ہوتے گئے... مراد علی کی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آیا تھا جبکہ ان کا بزنس ڈوبتا ہی جا رہا تھا... جس کا خمیازہ بھی ثمن مراد علی کو بھگتنا پڑتا تھا۔

مراد علی کے ڈوبتے ہوئے بزنس کو ان کے بیٹوں نے بہت کم عمر میں سنبھالا تھا اور ان کے ڈوبتے ہوئے بزنس کو نئی اونچائیوں تک پہنچایا تھا... مراد علی کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا تھا بس اتنا ہوا تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنا کام سنبھالنے لگے تھے اور علیزے حیات شاہ آہستہ آہستہ پیچھے چھوٹ گئی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے بچے اپنے باپ کی ناکام محبت کی داستان سنے یا ان کے نقش قدم پر چلیں... اور اس کے لیے بھی انہوں نے اپنا ہی طریقہ استعمال کیا تھا انہوں اپنے بچوں پر بہت سی پابندیاں لگائی تھیں۔

مگر خدا نے مراد علی کو نیک اولادوں سے نوازا تھا جو کہ ثمن مرا علی کے صبر کا صلہ تھیں اور ان کے دل کا سکون تھیں... مراد علی کے تین بیٹے حسیب، حدید، ندیم اور ایک بیٹی دانین... حسیب اور حدید اپنی ماں کے جیسا مزاج رکھتے تھے جب کہ ندیم میں غصہ اپنے باپ کے جیسا ہی تھا... دانین میں غصہ اور صبر دونوں ہی شامل تھے... حسیب کی شادی ہو چکی تھی... دانین گھر بھر کی لاڈلی تھی... ہر کوئی اس سے محبت کرتا تھا... مراد علی کو بھی اپنی بیٹی سے بہت محبت تھی اور اس کے بھائی اس پر جان دیتے تھے... وہ تھی ہی ایسی محبت کیے جانے کے قابل... سادہ سی معصوم... سادگی کا پیکر... بھولی بھالی... جس کے ہونٹوں پر ہمیشہ پیاری سی دھیمی مسکراہٹ رہتی تھی... اپنے کام سے کام رکھنے والی... کم گو اور بہت ریزرو رہنے والی... وہ اپنی ماں کی ہی طرح خوبصورت تھی رنگت صاف، پرکشش نین نقش، بڑی بڑی خوبصورت سیاہ آنکھیں... سب سے بڑھ کر اس کے چہرے پر جو معصومیت اور اک کشش تھی وہ کسی کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی۔

اس کی معصومیت کو لے کر حدید اکثر اس سے کہتا تھا کہ اتنی بھولی بن کر مت رہا کرو میری طوطی کہ کوئی تمہیں آسانی سے بیوقوف بنا کر نکل جائے...اور اس کی بات کے جواب میں صرف مسکرا دیا کرتی تھی۔

اس کی خوبصورتی اور سادگی پر بری نظر مراد علی کے چچازاد بھائی عادل علی کی بچپن سے ہی تھی...دس سال کی دانین نہیں جانتی تھی کہ اس مکار انسان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے وہ تو اسے اپنا چچا سمجھ کر بات کر لیا کرتی تھی...عادل علی اس کے بابا کے چچا کا بیٹا تھا اور عمر میں اس کے بڑے بھائی کے برابر تھا...بچپن سے ہی بھائیوں کے علاوہ وہ کسی کے ساتھ نہیں کھیلی تھی اور ان کے کھیل میں کبھی کبھی وہ بھی شامل ہو جاتا تھا اور اسے عجیب نظروں سے دیکھتا تھا...وہ بچی پھر اس کی نظروں سے گھبرا کر وہاں سے ہٹ جاتی تھی۔

ایسے ہی ایک گرمیوں کی دوپہر تھی اور اس ماما کہیں گئی ہوئی تھی اور وہ کتاب پڑھتے پڑھتے سو گئی تھی...اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا تب ہی عادل علی وہاں آیا تھا اور

اسے اکیلا پا کر وہ اس کے پاس آیا تھا اور کتنی دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا اور پھر اس کے اندر کی حیوانیت نے سر اٹھایا تھا اور اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور اس کا ہاتھ سہلانے لگا تھا...اس سے پہلے کے وہ آگے بڑھتا دانین کو اپنے ہاتھ پر کسی کے چھونے کا احساس ہوا تھا اس نے خوف سے آنکھیں کھولی تھی اور روتے ہوئے اپنی ماما کو آوازیں لگانے لگی تھی...اس نے کس کو اس کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹتے دیکھا تھا پر وہ چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور تب سے وہ بہت محتاط رہنے لگی تھی...ہر کسی سے فاصلہ بنائے رکھتی تھی...ایسے وقت گزرتا گیا اس دن کے بعد سے عادل علی نے کوئی حرکت نہیں کی تھی لیکن دانین کے ذہن سے وہ دوپہر نہیں نکلی تھی...اور ایسے ہی ایک دن کچھ کام کرتے ہوئے اس کے ہاتھ میں چوٹ لگ گئی تھی اور پاس سے گزرتے عادل اس کا پکڑ کر اس کی چوٹ دیکھنے لگا تھا اور پھر اس پر دوا لگا کر ہاتھ سہلانے لگا تھا مگر نہ جانے کیوں دانین کو اچھا نہیں لگا تھا اور پھر اس کے ہاتھ سہلانے پر اس کے ذہن میں بجلی سی چمکی تھی اور اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی اور وہ سمجھ گئی تھی کہ اس دن کمرے

میں کون تھا...اس کے بعد اس نے اس انسان کی شکل دیکھنا تک چھوڑ دیا تھا مگر وہ ایک نمبر کا ڈھیٹ تھا یہ جان کر کہ وہ سمجھ گئی ہے وہ اور پھیلنے لگا تھا-

اس کا دل بری طرح ٹوٹا تھا اس کا یہ روپ دیکھ کر...ایک اس کے بابا دوسرا اس کے بابا کا بھائی...ان دو آدمیوں نے اس کے ذہن میں مردوں کے بدگمانی بھر دی تھی-

اس کی دنیا صرف اس کی ماں اور بھائیوں تک ہی محدود تھی...حدید سے اس کی سب سے زیادہ بنتی تھی...وہ اپنی ماں اور بھائی کے زیادہ قریب تھی کیونکہ مراد علی کا جیسا رویہ اس کی ماں کے ساتھ تھا وہ چاہ کر بھی ان سے قریب نہیں ہو پائی تھی...اس نے بچپن سے ہی اپنے باپ کو اپنی ماں پر ظلم کرتے دیکھا تھا...ان کے زخم دیکھے تھے... ان کی سسکیاں سنی تھی...بہت چھوٹی سی عمر میں ہی اس نے اپنے آپ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی وجہ سے اپنی ماں کو کوئی دکھ، کوئی چوٹ نہیں پہنچنے دے گی...اس لیے اس نے اپنی دنیا صرف ماں اور بھائیوں تک ہی محدود رکھی تھی...اس نے باہر کے لوگ اور دنیا کی لوگوں کی چالاکیاں نہیں دیکھی تھی...وہ کسی اجنبی یا رشتے دار کے

سامنے نہیں جاتی تھی... شاید یہی وجہ تھی کہ وہ جلدی وہ کسی سے گھل مل نہیں پاتی تھی... وہ بہت کم ہی کسی سے بات کیا کرتی تھی... وہ صرف اپنی ماں اور اپنے بھائیوں سے ہی ہنسی مذاق کرتی تھی۔

اس کے پاس صرف ایک ہی کام تھا پڑھائی... وہ پڑھنے میں بہت اچھی تھی اور پڑھنے کا اسے شوق بھی تھا... اس لیے اس نے اپنے آپ کو پڑھائی میں مصروف کیا... وہ ہر کلاس میں ٹاپ پوزیشن لے کر آتی تھی شروع سے ہی... جس سے سب ہی خوش ہوتے تھے مراد علی بھی لیکن اسے اپنی ماں کی مسکراہٹ دیکھ کر جو سکون ملتا تھا وہ اس کے لیے دنیا کی کسی بھی شے سے قیمتی تھا۔

مراد علی دانین سے بہت محبت کرتے تھے لیکن وہ ان سے دور دور ہی رہتی تھی... جب وہ بولیں تو بات کر لیتی تھی... اور دوسرے بچوں کی طرح اپنی مرضی سے وہ ان سے کوئی فرمائش نہیں کرتی تھی اور نہ ہی ضد... یہ بات مراد علی نے شدت سے محسوس کی تھی... پھر انہوں نے بچوں کے سامنے ثمن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا شروع

کر دیا تھا۔

مراد علی سے اسے محبت تھی لیکن ماں کے ساتھ جو وہ سلوک کرتے تھے اس نے اسے ان سے بد گمان کر دیا تھا... ہوش سنبھالتے ہی اس نے اپنے باپ کی ناکام محبت کے قصے اپنے خاندان والوں کے منہ سے سن رکھے تھے... اپنی ماں کے ساتھ کیے گئے برے سلوک کی وجہ بھی اسے سمجھ آ گئی تھی... اس بات نے اسے ان سے اور دور کیا تھا کہ اس سب میں اس کی ماں کا کیا قصور تھا... لیکن وہ ان سے کہہ نہیں سکتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سب ٹھیک چل رہا تھا کہ ان کے رشتے داروں میں سے کسی کی بیٹی نے کسی لڑکے کے ساتھ گھر سے بھاگ کر شادی کر لی تھی... جس پر خوب باتیں ہوئی تھی اور مراد علی کو گزرا کل یاد آیا تھا۔

دانین کے شوق کو دیکھتے ہوئے مراد علی نے اسے آگے پڑھنے کی اجازت دے دی

تھی... گریجویشن کے لیے اس کا داخلہ کروا دیا گیا تھا... اور یہ حادثہ ہونے پر ان کی ماں جی نے یہ کہہ کر انہیں کچا کر دیا کہ لڑکی ذات ہے سوچ سمجھ کر آگے پڑھانا... کہیں سب کی طرح یہ بھی کوئی کارنامہ نہ کر دے... اس وقت مراد علی نے کچھ نہیں کہا تھا بس چپ چاپ ان کی بات سنی تھی اور پھر ثمن بیگم نے ہی ہمت کر کے کہا تھا کہ ان کی بیٹی ایسی نہیں ہے اور انہیں اس پر پورا بھروسہ ہے... اور یہ بات ان کے کمرے کے پاس سے گزرتی دانین نے سنی تھی... اپنے بابا کی چپ اسے بہت چبھی تھی کیا تھا اگر اس کی ماں کی طرح وہ بھی اس کے لیے کچھ کہہ دیتے-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مراد علی نے اس کی پڑھائی بند نہیں کی تھی مگر وہ اس کی شادی کے لیے فکر مند ہو گئے تھے اور انہوں نے اس کے لیے رشتہ دیکھنا شروع کر دیا تھا... سب نے مخالفت کی تھی ثمن نے اس کے بھائیوں نے مگر مراد علی نے رشتہ طے کر دیا تھا اس کا... ایک ڈر تھا جو ان کے اندر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا-

دانین نے قسمت کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر لیا تھا... وہ اپنی ماں کے لیے کوئی مشکل نہیں

پیدا کرنا چاہتی تھی... مگر ایک ڈر تو اس کے اندر بھی کنڈلی مار کے بیٹھا تھا کہ اس کی آنے والی زندگی میں جس شخص کو شامل کیا جا رہا تھا کیا وہ بھی مراد علی کی ہی طرح ہو گا... ویسا ہی سلوک کرے گا... کیا وہ دوسری ثمن بنے گی...؟ کئی طرح کے سوال تھے اس کے ذہن میں جسے نہ ہی وہ کسی سے کہہ سکتی تھی بس سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔

عادل علی کی ہمت روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور یہ شادی ہو اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک سکتی تھی اس لیے اس نے چپ سادھ لی تھی۔

اور پھر اس کے نکاح کا دن بھی آ پہنچا... دوسری لڑکیوں کی طرح اس کے دل میں کوئی جزبات، کوئی خواب، کوئی خیال نہیں تھا... یہ نکاح صرف اس کے بابا کی مرضی تھی... اس کے اوپر بے اعتباری کی مہر تھی اور عادل سے بچنے کا ذریعہ... اور جب نکاح کے لئے اسے تیار کیا گیا اور نکاح سے مراد علی اپنی بیٹی سے ملے تو اسے سینے سے لگا کر اتنی شدت سے روئے تھے ان کے آس پاس موجود لوگوں کی بھی آنکھیں نم ہو گئی

تھی...اور دانین کو احساس ہوا تھا کہ اس کے بابا اس کے بابا اس سے بہت محبت کرتے ہیں بھلے ہی کبھی انہوں نے جتایا نہ ہو...اس دن پہلی بار اس نے اپنے بابا کی محبت کو محسوس کیا تھا اور وہ بھی ان کے گلے لگ کر بری طرح روئی تھی کہ ان کے گھر والوں نے انہیں الگ الگ کر کے چپ کروایا تھا۔

نکاح کے وقت جب مولوی صاحب نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے تو اس کے دل کی دھڑکن رکی تھی...زندگی بھر کا فیصلہ لمحوں میں ہونا تھا...ایک اجنبی کے ساتھ ساری زندگی بتانی تھی...اس نے خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ قبول ہے کہہ دیا تھا اور قبول ہے کہتے ہوئے اس کے ہونٹ کپکپائے تھے اور پھر نکاح نامہ پر دستخط کرتے وقت اس کے ہاتھ کانپے تھے اور پین پھسلا تھا...آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے تھے اور نکاح نامہ پر گرے تھے اور اس نے کانپتے ہاتھوں سے دستخط کر دیئے تھے اور اپنی ماما کے گلے لگ کر شدت سے روئی تھی۔

وہ رخصت ہو کر سسرال چلی گئی تھی اور ثمن نے دعا کی تھی کہ اس کی تقدیر ان کے

جیسی نہ ہو وہ کوئی درد اور تکلیف نہ جھیلے اور ہمیشہ خوش رہے۔

سمیر اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا... ہنس۔مکھ سا، ہر وقت ہنسی مذاق کرنے والا... اکلوتا ہونے کی وجہ سے اس کی ساری ضدیں اور فرمائشیں پوری کی جاتی تھی... شروعاتی دنوں میں سب اچھا تھا... سمیر اس کا بہت خیال رکھتا تھا... وہ جو دل میں یہ خیال لے کر آئی تھی کہ وہ بھی اس کے بابا کے جیسا ہو گا یہ خیال غلط ثابت ہوا تھا... وہ محبت سے اس سے پیش آتا تھا لیکن وہ پھر بھی اس بے تکلف نہیں ہو پائی تھی۔

مگر دھیرے دھیرے وہ اس کی عادی ہوتی جا رہی تھی اور یہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی... سمیر کے مام ڈیڈ کے بیچ بڑی محبت تھی اور وہ بہت پیار سے رہتے تھے... اکثر انہیں دیکھ کر وہ ان دونوں کا موازنہ اپنے ماں باپ سے کیا کرتی تھی... کیا تھا کہ اس کے بابا بھی اس کی ماں کے ساتھ ایسے ہی رہتے۔

سمیر اس کا بہت خیال رکھتا تھا... شادی کو ایک ماہ ہوا تھا اور سب اچھا چل رہا تھا... ایک دن کام کرتے ہوئے اچانک اس کے ہاتھ میں چاکو لگ گیا تھا اور اس سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا اور اس کی چیخ نکلی تھی... سمیر جو کہیں باہر سے ابھی گھر آیا تھا اس کی چیخ کی آواز سن کر بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا اور اس کا بہتا ہوا خون دیکھ جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس کا زخم صاف کیا تھا اور اس پر ڈریسنگ کرنا شروع کی تھی-

کیا کر رہی تھی... دیکھو کتنا گہرا کٹ لگا ہے... دھیان کہاں رہتا ہے تمہارا... وہ اس کی ڈریسنگ کرتے ہوئے بولتا جا رہا تھا اور وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اسے امید نہیں تھی کہ وہ اس طرح سے اس کا خیال رکھے گا... جس طرح کا ماحول اس نے دیکھا تھا جس طرح وہ رہی تھی اس کے یہ سب نیا اور بڑی بات تھی-

کیا ہوا تم جواب کیوں نہیں دے رہی... میں کچھ پوچھ رہا ہوں... اس کی طرف سے جواب نہ پا کر اس نے دانین کو دیکھا تھا اور اسے اپنی طرف حیرت سے دیکھتا پا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا-

آہم... کیا میں بہت ہینڈسم لگ رہا ہوں جو اس طرح پوری آنکھیں کھول کر مجھے دیکھے جا رہی ہو... اس کے کہنے پر دانین شرما کر چہرہ جھکا گئی تھی۔

جب تم مجھ سے ایسے شرماتی ہو نہ... بڑی پیاری لگتی ہو... وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے پاس اس کی باتوں کے بدلے میں کوئی جواب نہیں ہوتا تھا۔

دانین کب تک یوں اجنبیوں کی طرح رہو گی... بولا کرو... باتیں کیا کرو ڈھیر ساری... سمیر نے کہا۔

کیا بولوں... وہ اس کی ناراضگی کے ڈر سے اتنا ہی بول سکی۔

کچھ نہیں میری بیوی... فکر نہیں آہستہ آہستہ بولنا بھی سکھادوں گا اچھا یہ بتاؤ کھانا کھایا...اس نے پوچھا-

نہیں...اس نے نامیں گردن ہلائی-

اچھا میں لے کر آتا ہوں... کہہ کر وہ کچن کی جانب جانے لگا جب وہ پیچھے سے پکاری-

میں لاتی ہوں نہ...آپ...آپ پلیز بیٹھیں...وہ ہکلاتی ہوئی بولی-

کیسے لاؤ گی ہاتھ دیکھو...آرام کرو...روز تم کرتی ہو آج میں کردوں گا تو کیا ہو جائے گا...پیار سے کہتے ہوئے وہ اس کا گال تھپتھپا کر کچن میں چلا گیا تھا-

تھوڑی ہی دیر میں وہ ٹرے لیے اس کے سامنے تھا...وہ پلیٹوں میں کھانا نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگی تھی کہ اس نے روک دیا تھا اور ایک پلیٹ میں کھانا نکال کر نوالہ بنا کر اس کے آگے کیا تھا۔

میں کھالوں گی...وہ منمنائی تھی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

منہ کھولو مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے... سمیر نے کہا تو وہ چپ چاپ کھانے لگی...

پھر اس نے سارا کھانا اپنے ہاتھ سے اسے کھلایا-

کھانے کے بعد وہ ٹرے رکھ کر واپس آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشان ہو گیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا دانین... رو کیوں رہی ہو... درد زیادہ ہو رہا ہے کیا... اس کے پوچھنے پر وہ اس سے لپٹ کر رو دی تھی-

دانین... کیا ہوا...

آپ پلیز ہمیشہ ایسے ہی رہنا... کبھی مت بدلنا... آپ بہت اچھے ہیں... وہ روتے

ہوئے بولی۔

تم کیا چاہتی ہو میں ساری زندگی تمہاری یوں ہی خدمت کرتا رہوں، تمہارے ناز اٹھاتا رہوں اور تمہارا غلام بن کر رہوں... وہ مصنوعی غصے سے بولا تو رونا بھول کر اسے دیکھے گئی۔

اب میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا... وہ دھیرے سے بولی تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

جسٹ کڈنگ یار... تم اتنا ڈرتی کیوں ہو میری گڑیا... تم پریشان مت ہو... سمیر ملک تم سے بہت محبت کرتا ہے اور آج تم سے وعدہ کرتا ہے وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ایسے ہی رہے گا اور اپنی ساری زندگی آپ کی غلامی میں دیتا ہے... وہ اس کے سامنے تھوڑا سا جھک کر سینے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے بولا تو وہ اس کے انداز پر مسکرا دی۔

ہاں بس مل گئی یہی مس کر رہا تھا میں اتنی دیر سے... وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا-

کیا مس کر رہے تھے... اس نے پوچھا-

تمہاری مسکراہٹ... وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا-

آپ یہ تو مت کیا کریں میرے درد ہوتا ہے... وہ جھنجھلا کر بولی تھی-

درد ہے تو اس کی دوا بھی ہے... لاؤ میں ٹھیک کر دیتا ہوں... اس نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا اور باری باری دونوں رخساروں پر اپنے لب رکھے تھے اور وہ شرم سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اس کے سینے میں ہی منہ چھپا گئی تھی-

***

مسٹر اینڈ مسز ملک اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھے...انہیں دانین سے کوئی شکایت نہیں تھی...وہ ان کے لیے ایک اچھی بہو ثابت ہوئی تھی اور سمیر کے لیے ایک اچھی بیوی...اکثر لوگوں کے سامنے وہ اس کی تعریف کیا کرتے تھے کہ ان کی بہو ہیرا ہے ہیرا...وہ دونوں دانین سے محبت کرنے لگے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین خدا کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا کہ اس کی زندگی میں اتنے اچھے لوگ شامل ہوئے تھے... سمیر کی محبت دانین کے لیے دن و دن بڑھتی جا رہی تھی اور دانین اس کی محبت کی عادی ہوتی جا رہی تھی...شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے اور اس وقت میں ایک بدلاؤ آیا تھا کہ اب وہ سمیر سے بے تکلف ہو کر بات کرنے لگی تھی اور ان دونوں کے بیچ کی اجنبیت کی دیوار گری تھی جو کہ سمیر کی ہی کوششوں کا نتیجہ تھی۔

***

سمیر آفس گیا ہوا تھا اور اس کی مام اپنی بہن کے گھر شادی ہونے کی وجہ سے وہیں موجود تھی... وہ کمرے میں بیٹھی سمیر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ اس کا فون بجا تھا-

اسکرین پر سمیر کالنگ دیکھ کر اس کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکراہٹ آئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم... اس نے سلام کیا تھا-

وعلیکم السلام... کیا کر تھی میری بیوی... اس نے سلام کا جواب دے کر پوچھا تھا-

کچھ بھی نہیں... اس نے جواب دیا-

مجھے یاد کیا...اس نے پوچھا-

آپ ہی کو سوچ رہی تھی کہ آپ کا فون آ گیا...وہ روانی سے بولتی ایک دم چپ ہو گئی تھی-

اچھا مجھے سوچا جا رہا تھا...کیا سوچ رہی تھی میرے بارے میں...اس نے اسے تنگ کرنے کے لیے پوچھا تھا اسے پتہ تھا وہ نہیں بتائے گی پتہ نہیں کتنا شرماتی تھی اس سے یہ لڑکی...وہ سوچ کر مسکرا دیا-

وہ میں آپ کو پھر کبھی بتاؤں گی...اس کی توقع کے مطابق جواب آیا تھا-

دانین میں شوہر ہوں تمھارا مجھے تو تم بتا سکتی ہو کہ کیا سوچ رہی تھی میرے بارے

میں... پتہ نہیں کب تم اپنے دل کی باتیں مجھ سے بے جھجک کیا کرو گی... وہ بولا تو بالکل چپ ہو کر رہ گئی... وہ چاہ کر اس کے سامنے اظہار نہیں کر پاتی تھی۔

کبھی زبان کو بھی زحمت دے دیا کرو... اچھا سنو شام میں تیار رہنا ہمیں خالا کی طرف جانا ہے... اور اچھے سے تیار ہونا میری بیوی کو سب سے اچھا لگنا چاہیے... سمجھ گئیں نہ... اس نے کہا تو وہ اس کی بات کو اگنور کر کے اپنی پریشانی اسے بتانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیا پہنوں شام کو... مام تو گھر پر نہیں ہیں آپ ہی میری ہیلپ کر دیں... اس کی پریشانی سن کر سمیر نے ایک گہری سانس کھینچی تھی۔

تم مجھ سے جب بھی بات کرنا یہی کرنا... میری خواہش، میری چاہت کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہے... مجھے معلوم تھا تمہارے اس مسئلے کا اس لیے میں پہلے ہی وارڈروب میں تمہارے لیے ڈریس اور جیولری وغیرہ رکھ آیا ہوں اسے نکال کر پہن لینا... وہ

خفگی سے بولا-

آپ نہیں ہوتے تو میرا کیا ہوتا... آپ نے میری اتنی بڑی مشکل حل کر دی... آپ بہت اچھے ہیں... اس کے لہجے کی خفگی محسوس کیے بنا وہ ہمیشہ کی طرح بولی-

کبھی تو کہہ دیا کرو کہ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں... یا میں یہ حسرت لیے ہی دنیا سے چلا جاؤں گا... وہ آہ بھرتے ہوئے بولا-

اللہ نہ کرے... کیسی باتیں کرتے ہیں آپ... آپ بہت برے ہیں... وہ بے اختیار بولی... اس کی بات پر اس کا دل ایک پل کو دھڑکنا بھول گیا تھا... ایک انجانے خوف نے دل میں جگہ بنائی تھی... کچھ دن سے ویسے ہی اس کا دل گھبرا رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے-

تو پھر بولو نہ آئی لو یو...اس نے کہا تو اس کے چہرے پر جانے کتنے رنگ سمٹ آئے تھے مگر ابھی کی گئی بات کی وجہ سے اسے غصہ تھا اس پر-

میں آپ سے ناراض ہوں اور فون رکھ رہی ہوں...اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی

-

اور دوسری طرف وہ اس کی ناراضگی کا سوچ کر مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ زیادہ دیر تک اس سے ناراض نہیں رہتی تھی-

***

وہ گھر آیا تو جلدی سے تیار ہونے چلا گیا تھا کیونکہ مام کے فون بار بار آ رہے تھے...

دانین اسے کہیں نہیں دکھی تھی تو اسے لگا تھا وہ تیار ہو رہی ہو گی اس لیے وہ سیدھا اپنے

کمرے میں آیا تھا... جب وہ تیار ہو کر آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر خود پر ایک نظر ڈال رہا تھا جب وہ اسے پیچھے سے آتی دکھائی دی... وہ پوری طرح تیار اس کے ہوش اڑا چکی تھی... کتنی ہی دیر تک وہ اسے بنا پلک جھپکے دیکھے گیا تھا۔

اسے اپنی طرف محویت سے دیکھتا پا کر وہ ناراضگی کے اظہار کے لئے دوسری طرف منہ کر کے بیڈ پر جا بیٹھی تھی... اس کے نظر سے ہٹتے ہی وہ ہوش میں آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسے قتل کرنے کا ارادہ ہے میں تو پہلے ہی تمہاری محبت میں گرفتار ہوں... وہ اس کے قریب آتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی... میں ناراض ہوں... وہ منہ دوسری طرف کیے بچوں کے سے انداز میں بولی تھی۔

اتنا غصہ...اتنی ناراضگی...پلیز جانو...مان جاؤ نہ...وہ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتا ہوا بولا-

پلیز مجھے یہ جانو مانو نہ کہا کریں زہر لگتا ہے مجھے...وہ جھنجھلا کر بولی-

تو پھر مان جاؤ نہ...آج کے بعد نہیں بولوں گا...اچھا بتاؤ کیا کروں میں تمہاری ناراضگی دور کرنے کے لیے...وہ مسکین سی شکل بنا کر اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا-

آپ اتنی فضول باتیں نہ کیا کریں...آپ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں نہ تو میری جان نکل جاتی ہے...وہ اس کے سینے پر سر ٹکا کر بولی-

نہیں کروں گا آئندہ ایسی کوئی بات...اب خوش...مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری بیوی مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے اور تم ایسے ناراض اور اداس مت رہا کرو تم مجھے ہنستی مسکراتی

اچھی لگتی ہو... وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا-

لگتا ہے تمہارا شادی میں شرکت کرنے کا موڈ نہیں ہے اور تم ویسے ہی میرے ہوش اڑا چکی ہو... اور تم میرے اتنے قریب ہو کیوں نہ ہم آج شادی میں جانے کا پلان کینسل کر دیتے ہیں ویسے بھی تمہارا موڈ کافی رومانٹک لگ رہا ہے آج مجھے... وہ شرارت سے بولا تو وہ اس کی بات سن کر ایک جھٹکے سے اس کے حصار سے باہر نکلی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں... دیر ہو رہی ہے... مام کے کتنے فون آ چکے ہیں وہ پریشان ہو رہی ہوں گی... سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہ جھجھکتے ہوئے بولی تھی-

اچھا چلو... وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتا اس کا ہاتھ تھام کر کمرے سے نکل گیا تھا-

***

میرج ہال پہنچ کر وہ دونوں بیگم ملک کے پاس گئے تھے... دانین کو ان کے پاس چھوڑ کر وہ ڈیڈ کے پاس آیا تھا... وہیں پر اس کے کزن بھی تھے... جو کہ اس کے کافی اچھے دوست بھی تھے۔

یار تمہاری شادی کیا ہوئی تم تو عید کا چاند ہو گئے... بھابھی نے لگتا ہے اپنے پلو سے باندھ کر رکھا ہے... اس کا ایک کزن اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے... ہاں لیکن میرا دل اس سے جڑ کر رہ گیا ہے... اس کے سوا کچھ دیکھنا نہیں چاہتا... جب وہ سامنے نہیں ہوتی تو اسی کو سوچتا رہتا ہے... وہ اپنے دل کی حالت بیان کرنے لگا تھا۔

بڑی ہی کوئی چالاک لڑکی ہے جو تجھ جیسے بندے کو قابو کیا ہے... ورنہ ایک وہ لڑکی

بیٹھی ہے جس سے تجھے کبھی محبت ہوئی تھی تم تو اسے بھول گئے اور وہ آج بھی تمہاری محبت میں گرفتار ہے...اس نے جتاتے ہوئے کہا-

وہ میری نادانی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ ایسا کچھ ہو گا... تم اسے سمجھاؤ کہ وہ مجھے بھول کر آگے بڑھ جائے...دانین کے سامنے اس بات کا کبھی ذکر مت کرنا...وہ بہت معصوم اور بھولی بھالی ہے...میں اسے کوئی دکھ نہیں دینا چاہتا...میں نہیں جانتا کیسے وہ میرے لیے اتنی ضروری ہو گئی ہے مگر ایک بات جانتا ہوں میں اس بہت محبت کرتا ہوں اور اگر اس کا دل ٹوٹا تو میں بھی ٹوٹ جاؤں گا...اس کے دیوانگی بھرے لہجے میں دانین کے لیے محبت ہی محبت تھی-

اتنی محبت...چل کوئی نہیں یار...کوئی ذکر نہیں کرے گا...وہ بولا اور پھر وہ اپنی دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے-

***

بیگم ملک نے سمیر کو کسی سے ملوانے کے لیے بلایا تھا اور سمیر اور دانین ایک دوسرے کے قریب کھڑے کسی سے بات کر رہے تھے... جب دانین کو خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوا تھا تو اس نے سامنے دیکھا تو ایک لڑکی ان ہی کی جانب دیکھ رہی تھی... دانین اسے دیکھ کر مسکرائی تھی لیکن اسے اس کی آنکھوں میں نمی چھلکتی دکھائی دی تھی اور وہ اب سمیر کو دیکھے جا رہی تھی... آنسو آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھے جنہیں چھپانے کے لئے وہ دوسری طرف گھوم گئی تھی لیکن دانین اس کے آنسو دیکھ چکی تھی اور اس کے ذہن میں ایک خیال نے ڈیرا ڈالا تھا اور وہ سمیر کی جانب دیکھنے لگی تھی جو اپنی ہی باتوں میں مگن تھا۔

***

گھر آکر بھی وہ لڑکی اس کے ذہن پر سوار تھی... وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنی سوچوں میں گم جیولری اتار رہی تھی جب سمیر نے اسے پیچھے سے آکر اپنے حصار میں لیا تھا۔

ابھی تو میں نے تمہیں جی بھر کے دیکھا بھی نہیں تھا اور تم چینج کر کے آ گئیں... وہ اس کے بالوں میں منہ دیے مدہوش سا بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں پتہ ہے آج تم کتنی پیاری لگ رہی تھی... سب نے تمہاری تعریف کی... وہ اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کے چہرے کے ایک ایک دلکش نقش پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا جب کہ دانین اپنی ہی سوچ میں الجھی ہوئی تھی۔

سمیر ماہم سے آپ کا رشتہ تھا... وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

ماہم کا یہاں کیا ذکر ہمارے بیچ... سمیر اس کی بات سن کر چونکا تھا مگر پھر لاپرواہی سے بولا-

سمیر مجھے جاننا ہے...ماہم سے آپ کا کیا رشتہ ہے یا تھا...وہ اس سے دور ہٹتی بیڈ پر بیٹھ کر چوڑیاں اتارنے لگی تھی-

تم یہ سب کیوں جاننا چاہتی ہو کسی نے کچھ کہا ہے... سمیر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا-

ہاں کہا ہے اس لڑکی کی آنکھوں نے جو آپ کی طرف دیوانوں کی طرح دیکھ رہیں تھی...اس کے آنسوؤں نے جو آپ کو دیکھ کر اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے...وہ روتے ہوئے بولی-

وہ میری نادانی تھی دانین...جب میں کالج میں تھا تو وہ بھی اسی کالج میں پڑھتی تھی... ایک بار غلطی سے ہم ٹکرا گئے تھے اور پھر وہ روز میرے سامنے آنے لگی...میں بھی اسے دیکھنے لگا تھا اور ایسے ہی یہ سلسلہ چلتا رہا...پھر مام نے بھی اسے میرے لیے پسند کیا...پھر انہیں تم نظر آئیں اور تم میری زندگی میں شامل ہو گئیں...جو حماقت میں نے کی ماہم کے ساتھ اس کے لیے میں شرمندہ ہوں....اس نے شرمندگی سے کہا-

آپ کی نادانی کسی کے لیے جان کا روگ بن گئی ہے...اس نے روتے ہوئے کہا...اس کی نظروں سے ماہم کا چہرہ نہیں اتر رہا تھا-

دانین اس کی شادی طے ہو چکی ہے کچھ دن میں وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی...دانین میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں پلیز مجھے سمجھو...ماہم کچھ نہیں ہے اب میرے لیے اور تم میری بیوی ہو...تم میری زندگی ہو...وہ سمجھاتے ہوئے بولا-

ٹوٹے دل کے زخم اتنی آسانی سے نہیں بھرا کرتے...اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا-

میرے اتنا سمجھانے پر بھی تمہیں سمجھ نہیں آیا...تم ہی بتاؤ میں کیا کروں جا کر اس سے شادی کر لوں...وہ اس کی بات کے جواب میں بولا تھا...دانین کا چوڑیاں اتارتا ہاتھ کانپا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کر لیں جا کر...ویسے بھی میں آپ کی زندگی میں شامل نہیں ہوتی تو آج اس جگہ پر ماہم ہوتی...وہ دکھ سے بولی-

سوچ لو میری بٹی ہوئی محبت برداشت کر پاؤ گی...وہ بولا تو اس کے ہاتھ سے چوڑیاں چھوٹ کر اس کے پیروں میں گری تھیں...سمیر نے نیچے گری ہوئی چوڑیاں سمیٹ کر بیڈ کی سائڈ ٹیبل پر رکھیں تھیں-

تمہیں پتہ ہے میری دادی کہا کرتی تھیں کہ جن بیویوں کی چوڑیاں ان کے شوہروں کے پاؤں میں لگتی ہیں وہ اس دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں... دیکھنا میں بھی چلا جاؤں گا... تم چوڑیاں تو میرے پاؤں پر گرا ہی چکی ہو... وہ اس کا دھیان ماہم سے ہٹا کر اپنی طرف لانا چاہتا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا اس کی یہ بات سچ ہونے والی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بہت برے ہیں مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی... آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ بنا نہیں رہ سکتی اس لئے ایسی باتیں کرتے ہیں... جائیں آپ کو جہاں جانا ہے میں بھی دوسرا کوئی ڈھونڈ لوں گی... نہیں ضرورت مجھے آپ کی... وہ اس کے سینے میں اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارتے ہوئے روتے ہوئے بولی... اسے نہیں پتہ تھا کہ کیا بولے جا رہی ہے۔

کسی اور کے پاس جا کر تو دکھاؤ... جان لے لوں گا میں تمہاری... وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا-

آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جایئے گا... وہ اس کے گلے لگ کر خوف سے بولی تھی-

نہیں چھوڑ کر جاؤں گا کبھی نہیں... وہ اس کے ارد گرد اپنا حصار مجبوت کرتے ہوئے بولا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اگلے دن وہ اسے شام میں تیار رہنے کا کہہ کر آفس چلا گیا تھا اور وہ شام کو تیار ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی تھی... جب وہ آیا تو وہ مام ڈیڈ سے اجازت لے کر چلے گئے تھے... سمیر نے اسے لانگ ڈرائیو پر لے جانے اور باہر ڈنر کا کروانے پلان بنایا-

ڈنر کے بعد وہ لونگ ڈرائیو پر نکل گئے تھے... گاڑی اپنی رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی... وہ چاکلیٹ کھاتے ہوئے سامنے روڈ پر دیکھ رہی تھی... جب کہ میوزک کی آواز گاڑی میں گونج رہی تھی تھی... چاکلیٹ کا ایک بائٹ لے کر وہ سمیر کے آگے کر دیتی تھی اور اس کے بائٹ لینے کے بعد خود بائٹ لینے لگتی... سمیر مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا... رات کی خاموشی.... ان دو دلوں کی دھڑکنیں اس پر گلوکار کی آواز اور گانے کے بول ایک سحر زدہ سا ماحول تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے تو سارے سویرے

بانہوں میں تیری ٹھہرے

میری تو ساری شامیں

تیرے ساتھ ڈھل رہی ہیں

سمیر ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھالے اور دوسرے ہاتھ سے دانین کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں کے قریب لے گیا تھا اور اس پر اپنے پر حدّت لب رکھے تھے اور پھر سینے سے لگایا تھا اور دانین شرما کر اس کے بازو سے سر ٹکا گئی تھی۔

تھوڑا سا بھی شک نہ کرنا

تم سے میرا جینا مرنا

تم چل رہے ہو تو سانسیں

میرے ساتھ چل رہی ہیں

تب ہی اسے سڑک کنارے اسے ایک بچہ گجرے لیے کھڑا نظر آیا تھا...اس نے گاڑی روک اس سے گجرے لیے تھے اور دانین کے ہاتھ پر چوڑیوں کی طرح لپیٹ دیے تھے

۔

او ہمسفر...او ہمنوا...

بے شرط میں تیرا ہوا

او ہمسفر...او ہمنوا...

بے شرط میں تیرا ہوا

اس نے پھولوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا...آئی لو یو دانین...بے حد محبت کرتا ہوں میں تم سے...تھینک یو میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے...وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے محبت سے بولا تھا اور پھر سے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور آگے بڑھا دی تھی۔

پاس آؤ میں تمہیں

دیکھ لوں قریب سے

آنکھوں کو راحتیں

ملتی ہیں نصیب سے

سمیر نے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا اور اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔

بازوؤں میں تم مجھے

بے تحاشا گھیرے ہو

کل کی فکر ہے کس کو

تم ابھی تو میرے ہو

دانین نے اس کے بازو سے سر نہیں اٹھایا تھا اور نہ ہی سمیر نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی۔

میں صرف تیرا رہوں گا

تجھ سے ہے وعدہ یہ میرا

تو مانگ لے مسکرا کے

میرا پیار حق ہے تیرا

سمیر واپس چلیں...بہت دیر ہو گئی ہے...مام ڈیڈ انتظار کر رہے ہوں گے...وہ کافی دور نکل آئے تھے جب دانین نے وقت دیکھا تو سمیر سے واپس چلنے کے لیے کہا۔

سمیر نے گھڑی میں وقت دیکھا تو واقعی بہت دیر ہو گئی تھی...اس نے گاڑی واپسی کے موڑی تھی اور اس کی رفتار بڑھائی تھی۔

سمیر پلیز آرام سے چلیں نہ...دانین نے کہا اچانک سے اسے بہت گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

کچھ نہیں ہوتا دانین... دیکھو سڑک بالکل سنسان پڑی ہے... وہ لاپرواہی سے بولا-

تب ہی سامنے سے ایک گاڑی لہراتی ہوئی آئی تھی جیسے چلانے والا اپنے ہوش میں نہیں تھا اور اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی اور پھر وہ گاڑی ان کی گاڑی سے آکر ٹکرائی تھی... بہت زوردار ٹکر ہوئی تھی کہ گاڑی پوری طرح گھوم ایک پیڑ سے جا ٹکرائی تھی اور دانین کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا ہوا تھا بس اتنا یاد تھا کہ سمیر نے اسے مضبوطی سے تھام کر اپنے پہلو میں چھپایا ہوا تھا اور پھر وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی تھی-

***

اپنے آس پاس اسے کچھ دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دی تھی جس کی وجہ سے اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی مگر وہ پوری طرح ہوش میں نہیں آپا رہی تھی-

بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے...

اللہ رحم کرے...

لگتا ہے نیا شادی شدہ جوڑا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکا شدید زخمی ہوا ہے...

لڑکی کے کم چوٹیں ہیں...

اس کی سانسیں ابھی چل رہی ہیں...

اس کا بچ پانا مشکل ہے...

ارے کوئی ایمبولینس کو منگوالو... شاید اس کی زندگی بچ جائے...

آس پاس کے رہنے والے گاڑیوں کی زوردار ٹکر کی آواز سن کر ان کی گاڑی کے قریب آئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی کئی طرح کی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائی تھیں جسے سن کر وہ ہوش میں آئی تھی اور سمیر کو دیکھا تھا... اسے خون سے لت پت دیکھ کر اس کی چیخ نکلی تھی... دانین کا وجود سرد پڑنے لگا تھا... آنکھوں میں آنسو آئے تھے اور وہ سمیر کا بازو پکڑ کر ہلانے لگی تھی۔

سمیر... سمیر کیا ہوا ہے... پلیز آنکھیں کھولیں... پلیز... وہ اس کا بازو ہلاتے ہوئے بولی۔

تب ہی ایمبولینس کی آواز آئی تھی اور پھر سب نے مدد کر کے سمیر کو باہر نکال کر ایمبولینس میں لٹایا تھا اور پھر دانین کے بیٹھتے ہی ایمبولینس ہاسپٹل کی طرف روانہ ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

جیسے ہی ان کے گھر والوں کو اس بات کی خبر ملی تو سب ہاسپٹل پہنچ گئے تھے... دانین نے ہی ان لوگوں کو یہ جان لیوا خبر دی تھی... اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی... دل بیٹھا جا رہا تھا اس نے حدید کو بھی کال کر کے اسے حادثے کے بارے میں بتایا تھا تو وہ اسی وقت ہاسپٹل کے لیے نکل پڑا تھا۔

ہاسپٹل میں سمیر کو ٹریٹ منٹ کے لئے ایمر جینسی میں لے جایا گیا تھا اور کچھ چوٹیں دانین کے بھی آئی تھی جس کی ڈریسنگ کر دی گئی تھی...اب وہ بیٹھی سمیر کے لیے دعا کر رہی تھی...ہاسپٹل میں عجیب طرح کی ہلچل مچی ہوئی تھی اور اس ماحول سے اسے وحشت ہونے لگی تھی...وہ تو پہلے ہی ہاسپٹل اور ڈاکٹر کا نام سنتے ہی ڈر جاتی تھی جبکہ اس وقت وہ ہاسپٹل میں موجود تھی...اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے....لبوں پر ایک ہی دعا تھی کہ سمیر کو کچھ نہ ہو...وہ ٹھیک ہو جائے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

مسٹر اینڈ مسسز ملک اپنے لاڈلے بیٹے کی زندگی کے دعا کر رہے تھے...تب ہی ڈاکٹر ایمر جنسی سے باہر نکلے تھے تو مسٹر ملک ان کی طرف بڑھے تھے۔

ڈاکٹر... میرا بیٹا کیسا ہے... انہوں نے بے تابی سے پوچھا-

دیکھیں ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے... مریض کی حالت تشویشناک ہے... خون کافی بہہ چکا ہے... ان کے سر پر گہرے زخم آئے ہیں... ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں... باقی اس خدا کے ہاتھ میں ہے... آپ لوگ دعا کریں... ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے واپس اندر چلا گیا تھا اور وہ جو کسی اچھی خبر کی امید لے کر ان کے پیچھے آئی تھی ڈاکٹر کی بات سن کر اس کی سانس الجھی تھی... روتے ہوئے وہ دیوار کا سہارا لیکر الٹے قدموں سے پیچھے کو سرکی تھی جب ہی اس کے کاندھے پر حدید نے ہاتھ رکھا تھا تو وہ پیچھے مڑی تھی-

بھائی... وہ اس کے سینے سے لگ کر اتنی شدت سے روئی تھی کہ آس پاس موجود لوگوں نے اس کو دیکھا تھا-

وہ اس کی بکھری حالت دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا...اپنی لاڈلی بہن کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔

دانین بچے پریشان نہیں ہوتے...وہ ٹھیک ہو جائے گا...وہ خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

بھائی وہ ڈاکٹر بول رہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہے...وہ سسکتے ہوئے بولی۔

دانین میری بات سنو...وہ ٹھیک ہو جائے گا...اسے تمہارے لیے ٹھیک ہونا ہو گا....تم اس کے لیے دعا کرو...تم دعا کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا ضرور سنیں گے...اس لیے اب رومت اور اس کے لیے دعا کرو...وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا جب کہ اس کی خود کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے اس کی تکلیف پر۔

****

کافی دیر ہو گئی تھی ڈاکٹر نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا تب ہی ڈاکٹر باہر آئے تھے۔

یہاں دانین کون ہے...ڈاکٹر کے سوال پر وہ جلدی سے اٹھ کر ان کے سامنے آئی تھی۔

پیشنٹ بار بار بس یہی ایک نام لیے جا رہے ہیں...اپ جا کر ان سے مل لیں...ڈاکٹر نے کہا تو فوراً روم میں گئی تھی۔

دانین کے جاتے ہی حدید ڈاکٹر کے سامنے آیا تھا۔

سمیر ٹھیک تو ہے نہ... حدید نے پوچھا-

دیکھیں ان کی حالت اور زیادہ بگڑ گئی ہے... ہمیں افسوس ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے... آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں شاید آخری بار مگر اللہ بہتر کرنے والا ہے آپ لوگ دعا کریں... کہہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ بات وہاں کھڑے ان تینوں پر بجلی بن کے گری تھی... حدید کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے اپنی بہن کے اوپر ٹوٹنے والی اتنی بڑی قیامت پر... ابھی اس نے دنیا میں دیکھا ہی کیا تھا اور اس معصوم پر اتنی بڑی قیامت-

نہیں اللہ پلیز میری بہن کو اتنا بڑا غم مت دینا... وہ بے بسی سے بولا تھا-

***

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے بیڈ کے قریب آئی تھی اور اس کے پٹیوں سے جکڑے ہوئے وجود پر ایک نگاہ ڈالی تھی۔

سمیر...اس نے پکارا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین...آہستہ سے اس کے لب ہلے تھے۔

دانین مام کہاں ہیں...اس نے کمزور سی آواز میں پوچھا۔

یہی ہے باہر...میں بلاؤں انہیں...وہ کہنے لگی۔

نہیں تم یہی رہو میرے پاس... وہ کہہ کر کمزوری کے باعث آنکھیں موند گیا تھا-

سمیر آنکھیں کھولیں... سمیر آنکھیں کھولیں پلیز... دیکھیں مزاق مت کریں... وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھ سے تھام کر بے قراری سے بولی تھی... آنسو رخساروں کو بھگوتے ہوئے سمیر کے چہرے پر گرے تھے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومت دانین... تمہارے رونے سے مجھے تکلیف ہو گی... وہ سر میں اٹھتے درد کی وجہ سے دھیرے سے بولا تھا-

آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں میں بالکل بھی نہیں روؤں گی... وہ بولی تو اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی مگر اچانک ہی اس کی سانس کا تنفس تیز ہوا تھا جسے دیکھ کر اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا.. آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے-

سمیر آنکھیں کھولیں... مجھ سے بات کریں پلیز... میرے ساتھ ایسے مت کریں... میں مر جاؤں گی... وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

حدید بھائی... اس کی بگڑتی ہوئی حالت کو دیکھ کر وہ چلائی تھی۔

اس کی چیخ سن کر حدید فوراً وہاں آیا تھا اور اس کی حالت دیکھ کر ڈاکٹر کو آواز دی تھی۔

ڈاکٹر نے آکر آکسیجن ماسک لگایا تھا لیکن اسے سانس لینے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

دانین کی حالت دیکھ کر حدید اسے باہر لایا تھا۔

دانین میری بہن رونے سے کچھ نہیں ہوگا تم اس کے لیے دعا کرو... وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو جلدی وضو کر کے نماز ادا کرنے چلی گئی اور حدید سمیر کے پاس چلا گیا تھا۔

***

یااللہ... میرے سمیر کو بچالیں... اسے جلد صحتیاب کر دیں... اسے لمبی اور صحت مند زندگی عطا فرما میرے اللہ... سمیر کو مجھ سے دور مت کریں... میں مر جاؤں گی... یااللہ سمیر کو کچھ نہ ہو پلیز... سمیر کو کچھ نہ ہو... میں نہیں رہ پاؤں گی ان کے بغیر... آپ پلیز انہیں ہنستے مسکراتے ہوئے میرے سامنے لانا... میرے لیے نہ سہی ان کے ماں باپ کے لیے انہیں ٹھیک کر دیں... رحم کریں مجھ پر... رحم کریں... رحم کریں... نماز ادا کرنے کے بعد دانین روتے ہوئے سمیر کی زندگی کے لیے دعا مانگ رہی تھی۔

***

سوری ہم انہیں بچا نہیں سکے...ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا تھا لیکن ان سب کے دلوں پر قیامت ٹوٹی تھی۔

حدید نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا تھا اور ملک صاحب اور بیگم ملک بری طرح رونے لگے تھے...ان کی جوان اور اکلوتی اولاد انہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

***

دانین نماز ادا کر کے واپس آئی تو ان لوگوں کی حالت دیکھ کر اس کا دل ڈوبا تھا۔

مام آپ رو کیوں رہی ہیں... سمیر ٹھیک تو ہیں نہ... اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں... دل کی دھڑکن رک رک کر چل رہی تھی۔

سب ٹھیک ہے دانین... کچھ بھی نہیں ہوا ہے... آنٹی کو گھر جانے کے لئے بولا تھا اور وہ جانا نہیں چاہتی اس لیے رو رہی ہیں... ایسا کرو تم آنٹی کے ساتھ گھر جاؤ... ہم سمیر کو لے کر تھوڑی دیر میں آجائیں گے... ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج کر دیا ہے... اب وہ بالکل ٹھیک ہے... حدید اس سے نگاہ چراتے ہوئے بولا اور پھر انہیں ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج کر ہاسپٹل کی فارمیلٹی پوری کر کے گھر چلے گئے۔

***

جب وہ گھر پہنچی تو وہاں پہلے سے ہی موجود لوگوں کو دیکھ کر اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا... عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی تھی جیسے ہاتھوں سے کچھ چھوٹ گیا ہو... وہ جلے پیر کی

بلی کی طرح پورے گھر میں چکراتی گھوم رہی تھی...اس ایک پل چین نہیں تھا۔

اس کے ماما، بابا اور بھائی بھی وہاں پہنچ گئے تھے...ماما کو وہاں چھوڑ کر وہ حدید کے پاس گئے تھے...وہ بار بار ان سے سوال کر رہی تھی کہ سمیر ٹھیک ہے آپ لوگ اتنی رات کو کیوں آئیں ہیں...ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور وہ اسے سینے سے لگائے بیٹھی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب ہی ایمبولینس کی آواز گونجی تھی...اس کا دل ایمبولینس کی آواز سن کر بہت گھبرایا تھا...اس نے اپنی ماما کو خوف کی وجہ سے سختی سے پکڑا ہوا تھا...ملک ہاؤس میں ایک قیامت ٹوٹی تھی....ایک کہرام مچا ہوا تھا...باہر شور کی آواز سن کر وہ اچانک چیخ مار کر روئی تھی....پھر وہ اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔

سب اس کے پیچھے آئے تھے... سمیر کے بے جان وجود کو دیکھ کر وہ پتھر کی ہو گئی

تھی...وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی...اس کے بے جان چہرے پر وہی مسکراہٹ تھی جو ہمیشہ ہوتی تھی...اس کی ایک دعا قبول ہوئی تھی اس کے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے آنے کی مگر اس طرح اس نے سوچا نہ تھا...اس کی باقی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھیں۔

مسز ملک سمیر کے پاس بیٹھی بلک بلک کے رو رہی تھیں اور ملک صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ان کا اکلوتا لاڈلا بیٹا ان کی دنیا اندھیری کر کے چلا گیا تھا۔

اسے بت بنا دیکھ کر حدید اس کے پاس آیا تھا اور حسیب اور ندیم بھی آئے تھے...حدید کو دیکھ کر دانین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے۔

بھائی...ان کو بولیں کہ یہ آنکھیں کھولیں پلیز...مجھ سے بات کریں...وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

دانین...اب وہ پر سکون نیند سو گیا ہے...اب وہ کبھی بات نہیں کرے گا...حدید نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

نہیں بھائی...میں بولوں گی تو یہ ضرور بات کریں گے مجھ سے...سمیرا اٹھیں نہ پلیز... وہ روتے ہوئے اسے آواز دینے لگی مگر وہ اب بہت دور جا چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیر...پلیز ایسا مت کریں....اللہ...بھائی آپ نے کہا تھا کہ میں دعا کروں گی تو اللہ تعالیٰ میری ضرور سنیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے میری نہیں سنی...وہ روتے ہوئے چیخی تھی...اور بھی جانے کیا کیا بول رہی تھی مگر جسے سننا تھا وہ بہت دور جا چکا تھا اور پھر اس کی دلخراش چیخوں سے اس گھر کے در و دیوار ہل گئے تھے...وہ تینوں بھائی اسے سنبھالنے میں لگے تھے وہ خود بھی رو رہے تھے...حدید سے زیادہ برداشت نہیں ہوا تھا تو وہ باہر چلا گیا تھا...وہ جیسے پاگل ہو رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ دونوں ساتھ تھے کتنے خوبصورت پل تھے...وہ دونوں خوش تھے مگر اب...وہ کیسے اسے چھوڑ کر جا سکتا تھا...اپنی چاہتوں کی عادت ڈال کر... ڈھیروں وعدے کر کے اسے بنا بتائے اس سے دور کیسے جا سکتا تھا...وہ جس نے اس کی آنکھ سے ایک بھی آنسو نہیں گرنے دیا تھا ان دو ماہ میں...وہ اسے آنسوؤں کے حوالے کر کے کیسے جا سکتا تھا...اس کی آنکھیں رو رو کر سوج گئیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی دیر ہو گئی تھی اسے غسل دے کر اپنی آخری آرام گاہ تک لے جانے کے لئے تیار کر دیا گیا تھا...دانین کو اس کی ماما باہر سمیر کے پاس لے کر آئی تھی آخری دیدار کے لیے...اسے ایک چیئر پر بٹھا دیا گیا تھا اس ڈر سے کہ کہیں وہ گر ہی نہ جائے...وہ جیسے ہوش میں ہی نہیں تھی۔

اسے ایک نظر دیکھ کر وہ اپنی ماما سے لپٹ کر رونے لگی تھی جب کسی نے کہا تھا کہ آخری

بار دیکھ لو اسے جی بھر کے... وہ جا رہا ہے کبھی واپس نہیں آئے گا... دانین خاموشی سے اس کے کفن میں لپٹا وجود دیکھے جا رہی تھی-

تب ہی اس کی چوڑیاں تڑوانے کا خیال کسی کو آیا تھا... سمیر کے پہنائے ہوئے گجرے ابھی تک اس پہ لپٹے ہوئے تھے... ان کے ہاں رسم تھی کہ بھائی ہی چوڑیاں توڑیں اپنی بہن کی.... جب باہر خبر بھیجی گئی تو ان میں کوئی بھی اندر آنے کو تیار نہیں تھا وہ کیسے کر سکتے تھے ان کا تو دل کٹ رہا تھا مگر جب زبردستی بلایا گیا تو حدید ہی ہمت کر کے وہاں آیا تھا... جب ہی کسی عورت کی نظر اس کے ہاتھوں پر گئی تھی تو اس نے اس کے گجرے کھولنے کا کہا تھا اس عورت نے جیسے اس نے ہاتھ بڑھایا تھا دانین نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا-

نہیں میں نہیں دوں گی... یہ سمیر نے مجھے بہت چاہت سے پہنائے ہیں میں کسی کو نہیں دوں گی... وہ روتے ہوئے بولی-

جب ہی اس کے ہاتھ پکڑ کر زبردستی گجرے کھولے گئے تھے اور حدید سے آگے آنے کو کہا تھا... حدید نے جیسے ہی چوڑی پکڑی تھی اس کا ہاتھ کانپا تھا-

بھائی نہیں.... وہ روئی تھی اور حدید اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے گلے لگ کر رو دیا تھا... دانین اتنی شدت سے روئی تھی کہ آس پاس کھڑے لوگوں کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے تھے پھر ان دونوں بھائیوں کو بلایا تھا اور جیسے ایک چوڑی انہوں نے پکڑی ان کا بھی وہی حال تھا ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا-

تب ایک عورت نے آگے بڑھ اس کی ہاتھوں کی ساری چوڑیاں توڑ دی تھیں... اس کے دل میں درد کی لہر دوڑی تھی... جب جنازہ اٹھایا گیا تو ایک کہرام مچا تھا لیکن جانے والے کو کون روک پایا ہے... دانین کی حالت بگڑتی جا رہی تھی... اس کی زندگی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی تھی-

بس ایک لمحے کا کھیل تھا اور ایک ہنستا مسکراتا انسان مٹی کے ڈھیر تلے جا سویا تھا۔

دانین کو کمرے میں لا کر پانی پلایا گیا جسے اس نے بڑی مشکل سے ایک گھونٹ ہی پیا تھا تب ہی وہاں موجود عورتوں میں خسر پسر شروع ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور یہ حادثہ....

ابھی تو اس کے ہاتھوں کی مہندی بھی نہیں اتری...

یہ لڑکی ان کے گھر کے لیے منحوس ثابت ہوئی ہے...

اس کے قدم پڑتے ہی دیکھو گھر کیسا ویران ہو گیا ہے...

اس کا تو نصیب ہی خراب ہے...

اس گھر کا اکلوتا چراغ بجھ گیا ہے...

ان کی خوشیوں کی مدت کتنی کم تھی...

کتنی چاہ سے بیاہ کر لائے تھے کیا پتہ تھا خوشی کی جگہ ماتم بجھ جائے گا...

ایسی کئی طرح کی زہریلی باتیں وہ کر رہی تھیں یہ جانے بنا کہ کسی کا معصوم دل یہ سہہ پائے گا بھی یا نہیں... کوئی اس پر ترس کھا رہا تھا تو کوئی اسے منحوس کہہ رہا تھا... اور ان

کی باتوں کا یہ اثر ہوا تھا کہ سمیر کی مام جو اسے اتنی چاہت سے بیاہ کر لائیں تھی...ان کے دل میں دراڑ پڑ گئی تھی۔

***

اک لفظ محبت ہے اسے کر کے دیکھو تم

برباد نہ ہو جاؤ تو میرا نام بدل دینا

اک لفظ مقدر ہے اس سے لڑ کر دیکھو تم

ہار نہ جاؤ تو میرا نام بدل دینا

اک لفظ وفا ہے جو دنیا میں نہیں ملتی

کہیں سے گر مل جائے میرا نام بدل دینا

اک لفظ آنسو ہے اسے دل میں چھپا کے دیکھو تم

آنکھوں سے نہ بہہ جائیں تو میرا نام بدل دینا

اک لفظ جدائی ہے اسے سہہ کر دیکھو تم

ٹوٹ کر نہ بکھر جاؤ تو میرا نام بدل دینا

سب مہمانوں کے جانے کے بعد بس وہ ہی لوگ گھر پر تھے... پورا دن ایسے ہی گزرا تھا ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہوئے... دانین چپ چاپ بیٹھی دروازے کو تکتی رہتی جیسے ابھی وہ کہیں سے آجائے گا اور کہے گا کہ میں تو مزاق کر رہا تھا-

دو دن گزر گئے تھے اور ان دو دنوں میں وہ ایک پل کے لیے نہیں سوئی تھی... اسے نیند کی گولیاں بھی دی گئی تھی ڈاکٹر کے کہنے پر مگر ان کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس پر... و پوری رات پورا دن بس بت کی طرح بیٹھی دروازے کو دیکھتی رہتی یا پھر روتی رہتی

تھی...روتے روتے اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں...اس کے بائیں ہاتھ میں اٹھتا درد شدت اختیار کر رہا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

پھر اچانک دانین کی حالت کافی خراب ہوئی تھی...اس کے بائیں ہاتھ میں اٹھنے والا درد ایک دم بڑھا تھا اور دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی...ہاتھ، پیروں میں عجیب سی سنسناہٹ ہوئی تھی اور اسے سانس میں کافی تکلیف ہونے لگی تھی...حدید اسے لے کر ہاسپٹل گیا تھا اور اس کے سسرال والوں میں کسی نے یہ تک نہیں پوچھا تھا کہ اسے کیا ہوا۔

ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کر کے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے...رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ان کے لیے نیند بہت ضروری ہے آپ لوگ کوشش کریں کہ یہ سو جائیں...آپ لوگ انہیں اس ماحول سے دور لے جائیں ورنہ جس طرح کی ان کی حالت ہے ان کی باڈی پیرالائز ہو سکتی یا پھر ہارٹ اٹیک...ڈاکٹر کی بات سن کر حدید بہت گھبرا گیا تھا۔

دوائیں لے کر وہ اسے گھر لے آیا تھا...اس کی اتنی خراب حالت پر بھی سمیر کے والدین نے اس پر ایک نگاہ نہیں ڈالی اور نہ ہی اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ کہیں نہ کہیں خود کو قصوروار سمجھنے لگی تھی اور اسے اس دن کی ان عورتوں کی باتیں یاد آئی تھیں اور وہ رو دی تھی۔

کیا اس کا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا...اگر انہیں نے اپنا بیٹا کھویا تھا تو اس نے بھی اپنا شوہر کھویا تھا...جو ہوا وہ اللہ کی مرضی تھی کوئی کیسے کسی انسان کو اس کے لیے قصوروار ٹھہرا سکتا ہے۔

زندگی لینا یا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے کسی انسان کے نہیں مگر ان لوگوں کو کون سمجھائے جن کو صرف لوگوں کو دل دکھانا آتا ہو اور زہر اگلنا آتا ہو چاہے وہ اگلے انسان کی زندگی برباد کر دے مگر لوگوں کو صرف بولنے سے مطلب ہوتا ہے کسی کے دکھ یا درد سے

نہیں۔

اس کی تبیعت پھر خراب ہوئی تھی... حدید اس کے پاس کھانا لے کر آیا تھا... تاکہ اسے کچھ کھلا کر دوا کھلا سکے... اس نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

دانین پلیز کچھ کھالو... دیکھو ماما نے بھی کچھ نہیں کھایا ہے... حدید نے نوالہ بنا کر اس کے سامنے کیا۔

مجھے بھوک نہیں ہے... اس نے انکار کیا تھا آنکھوں میں نمی جھلکی تھی۔

دانین تم اس طرح روتی رہو گی تو اسے بھی تکلیف ہو گی... کیا تم چاہتی ہو وہ تکلیف میں رہے... دانین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور نفی میں گردن ہلائی تھی۔

تو پھر کچھ کھالو... دیکھو ماما تمہیں اس طرح دیکھ کر کتنی پریشان ہیں... وہ اس کے منہ میں چھوٹے چھوٹے نوالے ڈالتا کہہ رہا تھا جب دو چار نوالے کھانے کے بعد اس نے کھانے سے منع کیا تھا... حدید نے اسے کہا تھا کہ تھوڑا سا اور کھالے۔

نہیں بھائی مجھ سے نہیں کھایا جائے گا... وہ بے بسی سے بولی تھی اور اس کا چہرہ دیکھ کر حدید نے اسے دوا کھلا کر لٹا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

پھر یوں ہوا اک شخص سے محبت ہو گئی مجھ کو

پھر یوں ہوا اس کی عادت سی ہو گئی مجھ کو

پھر یوں ہوا میری باتیں اثر کرنے لگیں اس پر

پھر یوں ہوا اس نے دوست بنا لیا مجھ کو

پھر یوں ہوا ہزاروں باتیں ہونے لگی ہمارے درمیان

پھر یوں ہوا رات بھر جاگنا پڑ گیا مجھ کو

پھر یوں ہوا اپنی دنیا سمجھ لیا اس کو میں نے

پھر یوں ہوا سب سے منقطع ہونا پڑ گیا مجھ کو

پھر یوں ہوا وہ چھوڑ گیا مجھ کو

پھر یوں ہوا اکیلے رہنا پڑ گیا مجھ کو

پھر یوں ہوا زندگی میں طاق راتیں آ گئیں

پھر یوں ہوا رب سے مانگنا پڑ گیا مجھ کو

پھر یوں ہوا زندگی موت جیسی لگتی تھی

پھر یوں ہوا زندہ رہ کر مرنا پڑ گیا مجھ کو

وقت کسی کے لیے نہیں رکتا گزر ہی جاتا ہے... گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتا مگر جو یادیں اس گزرے ہوئے وقت سے وابستہ ہوتی ہیں وہ کہیں نہیں جاتیں...اور انسان ان یادوں کو سینے سے لگائے کہیں پیچھے چھوٹ جاتا ہے-

دانین کے سسرال والوں کا برتاؤ دیکھ کر مراد علی اپنی بیٹی کو وہاں سے واپس لے آئے تھا اور ان لوگوں نے بھی اسے رکھنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی...دانین وہاں سے آنا نہیں چاہتی تھی مگر کیا کر سکتی تھی...ان لوگوں کے رویے سے اسے بہت تکلیف پہنچی تھی وہ جو اسے دیکھ کر خوشی سے دعائیں دیتے تھے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا تھا-

دانین نے اپنے گھر پر ہی عدت پوری کی تھی...اس کی ہارٹ پرابلم ویسی ہی تھی... ایک سال ایسے ہی نکل گیا تھا وہ جیسے دنیا سے کٹ کر الگ ہو کر رہ گئی تھی-

تب ہی ان دنوں مراد علی نے اپنے بڑے بیٹے کی شادی طے کر دی تھی کہ ماحول بدلے گا تو اس پر اچھا اثر پڑے گا... حسیب کی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو کر وہ ذرا بہل گئی تھی مگر اس کی یادوں سے نہیں نکل پائی تھی... لیکن اب ان لوگوں کے سامنے اداس نہیں ہوتی تھی کیونکہ جب وہ اداس ہوتی تھی تو اس کے بھائی بھی اداس ہو جاتے تھے... اس کے بھائیوں نے اس پورے سال میں ماں باپ کی طرح ہی اس کا خیال رکھا تھا.... اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا جس کی وجہ سے وہ تھوڑا سنبھل گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسیب کی شادی سے گھر میں چہل پہل ہو گئی تھی مگر یہ کچھ دن تک ہی تھی کیونکہ آنے والی دلہن کو ان بہن بھائیوں کا آپس میں اتنا پیار پسند نہیں آیا تھا... وہ بس یہی چاہتی تھی کہ حسیب صرف اسی کا ہو کر رہے... اس لیے الٹی سیدھی حرکتیں کرتی جو دانین کو پسند نہیں تھیں اور جب وہ کچھ کہہ دیتی تو حسیب سے اس کی شکایت لگاتی... وہ اپنی بہن کو اچھی طرح جانتا تھا اس لیے کچھ نہیں کہتا تھا اور گھر میں کوئی بدمزگی نہ ہو اس لیے وہ اپنی بیوی کو بھی کچھ نہیں کہتا تھا... اور دانین لگتا تھا کہ اس کا بھائی بدل گیا ہے اب... اسی طرح دو سال گزر گئے تھے۔

***

حدید جو گھر کے حالات خاموشی سے دیکھ رہا تھا اس نے اسے آگے پڑھانے کے لیے سوچا جس کے لیے اسے بابا سے اجازت لینی تھی۔

اسی بیچ دانین نے مراد علی کے منہ سے یہ اعتراف سنا تھا کہ اس رات علیزے کو وہاں تنہا چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی تھی اور ان کے کیے گئے عمل کا بھگتان ان کی بیٹی نے بھگتا تھا... بابا کی شخصیت کبھی بھی اس کے لیے متاثر کن نہیں رہی تھی مگر ان کا اعتراف سن کر اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔

کہیں نہ کہیں ان کے کیے گئے عمل کا خمیازہ اس نے بھگتا تھا اور اسے ایسے زخم ملے تھے جن کی کرچیاں سمیٹتے سمیٹتے اس کے اپنے ہاتھ زخمی ہو گئے تھے۔

اور اس نے ان دو سالوں میں ایک بات سیکھی تھی کہ اس دنیا میں اداس رہنے والے کے ساتھ ایک دو دن تک سب ساتھ رہتے ہیں پھر لوگ بے زار ہو جاتے ہیں اور پھر وہی لوگ آپ پر ہنستے ہیں۔

اس لیے آپ چاہے جتنا اندر سے مر رہے ہو... آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہونا ضروری ہے... اداس رہنے والے زندگی میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں... یہاں کسی کے دکھ کا کسی کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا.... سب کے لیے اپنا دکھ بڑا ہوتا ہے۔

اور دوسری طرف عادل علی نے اسے پھر سے پریشان کیا ہوا تھا... اس کی شادی کے بعد سے وہ بالکل اس سے دور ہو گیا تھا مگر اس کے واپس آجانے پر وہ پھر سے پرانے انداز میں اس کے سامنے آیا تھا اور اس بچنے کے لیے اور

اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لیے اس نے حدید کی بات مان لی تھی۔

***

وہ پڑھنے میں شروع سے ہی اچھی تھی... ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتی تھی... اسے پڑھنے کا بہت شوق تھا... اس لیے اس کی حالت کو دیکھ کر حدید نے سوچا تھا کہ اسے پھر سے پڑھنے دیا جائے تاکہ وہ اس فیز سے باہر نکل سکے... اس لیے حدید نے طے کیا تھا کہ اس کا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروا دیا جائے... اور اس بات کے لیے اس نے مراد علی کو رازی کر لیا تھا... وہ تو پہلے ہی اپنی بیٹی کے غم میں ٹوٹ چکے تھے انہوں نے اجازت دے دی تھی مگر ان کی ماں نہیں مان رہی تھیں۔

جانے دیں اسے پڑھنے ورنہ وہ اپنے غم سے باہر نہیں نکل پائے گی... حدید نے کہا تھا۔

کیا کرے گی اب پڑھ کر... جو ہو گیا سو ہو گیا... عزت سے گھر میں بیٹھنے دے بچی کو اور

دوسرا رشتہ ڈھونڈو... دادی اماں نے کہا تھا-

کتنا شوق تھا اسے پڑھنے کا لیکن آپ لوگوں نے اپنی ضد میں اس کی زندگی برباد کر دی... کیا ملا اسے اس شادی سے زندگی بھر کا غم... دوسرا رشتہ ہاں... اس گھر میری بہن کی زندگی کا فیصلہ اب اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہوگا اگر وہ چاہے گی تو اس کی شادی ہوگی ورنہ نہیں... حدید نے تلخ لہجے میں کہا تو سب اپنی جگہ پہلو بدل کے رہ گئے تھے-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب سب طے کر لیا ہے تو یہ بھی بتا دو کہ کہاں رہے گی وہ اکیلی... روزانہ اس کو یہاں سے وہاں کون لے کر جائے گا... ایسے روزانا جانا ٹھیک نہیں اور نہ ہی کسی کے گھر رہنا... حدید کا لہجہ تلخ تھا مگر بات سچ تھی اس لیے دادی اماں نے بات کا رخ بدلا-

ہاسٹل ہے شہر میں اماں وہاں رہ لے گی... مراد علی نے کہا-

اور پھر اس کا ایڈمیشن یونیورسٹی میں ہو گیا تھا اور وہ یہاں چلی آئی تھی۔

***

یہی تھی میری کہانی جسے تم جاننا چاہتی تھی... یہی تھا وہ درد جو تمہیں میری آنکھوں میں دکھتا تھا... تم پوچھا تھا نہ کہ وہ پھول میں نے کس کے لیے لیے تھے... سمیر ہی وہ شخص تھا جس کے لیے میں نے وہ پھول خریدے تھے مگر اس تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہادی سے ٹکرا کر بکھر گئے تھے... کہتے ہوئے اس نے کشف کی جانب دیکھا جو بری طرح رونے میں مصروف تھی۔

تمہیں صرف سن کر ہی اتنا دکھ ہو رہا ہے... مجھ پر تو وہ قیامت گزر چکی ہے سوچو میرا کیا حال ہوا ہو گا... اس نے کہا تو کشف اس کے گلے لگ کر رو دی تھی... اس کے لفظ

نہیں تھے کہ وہ اس کے غم کو بانٹ سکتی... آنسو تو اس کی آنکھوں میں بھی تھے جسے اس نے آج روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

***

اور وہیں دوسری طرف فون کان سے لگائے ہادی نے شروع سے لے کر آخر تک اس کی کہانی سنی تھی اور اپنی آنکھوں سے گرتے آنسو کو روک نہیں پایا تھا۔

اس پر ہوئے ظلم، اس کے دکھ، تکلیف، اس پر ٹوٹنے والی قیامت نے اس کا دل مٹھی میں لے کر مسلا تھا... آنسو ایک بار پھر اس کے گال بھگو گئے تھے جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا اور خود سے عہد کیا تھا کہ وہ نہ اسے کوئی تکلیف پہنچائے گا اور نہ ہی کسی کو اس تک پہنچنے دے گا جو اسے تکلیف پہنچا سکے... اس لڑکی سے نفرت تو وہ چاہ کر بھی نہیں کر پایا تھا اور اب تو وہ اس سے عشق کرتا تھا۔

اچانک فون بند ہو گیا تھا...اس نے فون دیکھا تو فون کی بیٹری ختم ہو چکی تھی...اس نے فون ایک طرف پھینکا تھا۔

دروازے پر دستک دی گئی تھی اور ابراہیم حیات شاہ بھسم کر دینے والے انداز میں اندر داخل ہوئے تھے...انہیں دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ اس کے قریب آ کر رکے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں ہے وہ لڑکی...انہوں نے تنے اعصاب کے ساتھ پوچھا تھا۔

جہاں اسے ہونا چاہئے تھا بابا...وہ ایک نظر ان چہرے کو دیکھ کر بولا۔

تم نے اپنے باپ کا سر نیچا کرنے کی قسم کھا رکھی ہے...؟انہوں نے غصے سے کہا۔

ایسا کچھ نہیں ہے بابا... آپ غلط سمجھ رہے ہیں... اس نے کہا-

تو سہی کیا ہے تم مجھے سمجھاؤ... وہ دھاڑے تھے-

بابا آپ اس انتقام کو بھول جائیں... اس سے کسی کا بھی بھلا نہیں ہو گا... کیا آپ اسے یہیں ختم نہیں کر سکتے.... اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت جو شخص میرے سامنے کھڑا ہے وہ میرا بیٹا ہادی ابراہیم حیات شاہ نہیں بلکہ ایک لڑکی کی محبت میں گرفتار ایک ناکام شخص کھڑا ہے... جو ایک لڑکی کے لیے اپنے باپ سے کیے وعدے کو بھی بھول گیا ہے... اگر تم میرے بیٹے نہ ہوتے تو میں اسی وقت تمہیں زمین میں گاڑ دیتا... اس کی بات کے جواب میں غصے سے بولے-

دفنا دیں ابھی اسی وقت مگر میں کسی بے گناہ کو تکلیف نہیں دے سکتا... اس سب میں

اس کا کیا قصور ہے جو وہ کوئی بدنامی یا ذلت برداشت کرے... مراد علی نے جو کیا اس کی سزا وہ بھگت چکے ہیں... اولاد کے غم سے بڑا غم اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور اس غم نے انہیں توڑ کر رکھ دیا ہے... آپ ایک ٹوٹے اور ہارے ہوئے شخص سے کیا انتقام لیں گے... آپ اس کہانی کو یہیں ختم کر دیں ورنہ ماضی کی پرچھائیاں حال اور مستقبل دونوں کو برباد کر دیں گی... وہ سمجھاتے ہوئے بولا-

تم مجھے اپنی باتوں میں مت الجھاؤ... یہ تم نہیں اس لڑکی کی زبان بول رہی ہے... مگر تم فکر نہ کرو اب میں اپنے طریقے سے اس کام کو کروں گا اور تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں... تم واپس چلے جاؤ... وہ غصے سے بولے-

کیا کریں گے آپ...؟؟؟

بابا اسے تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچیے گا بھی مت... جتنا قصور اس کہانی میں

مراد علی کا ہے اتنی ہی قصوروار پھوپھو بھی ہیں کیوں گئی تھی وہ آدھی رات کو گھر کی دہلیز پار کر کے... نگاہیں نیچی کیے اس نے کہا تھا وہ ان سے کوئی گستاخی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

تم اس لڑکی کے لیے اپنے باپ سے سوال کر رہے ہو... میری بہن کو غلط ٹھہرا رہے ہو... مگر تم مجھے روک نہیں سکتے... وہ جیسے اس کی بات کو سمجھنا نہیں چاہتے تھے یا غصے کی وجہ سے وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس تک پہنچنے والے ہر راستے پر میں آپ کو ملوں گا بابا... میں اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا اور نہ ہی میں آپ کو گناہ گار بننے دوں گا... اس نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تھا۔

دیکھتے ہیں... وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے تھے اور وہ وہیں صوفے پر ڈھیر ہو گیا تھا...

ابھی جانے کیا کیا ہونا باقی تھا اور کتنے ہی لوگوں نے اس سے خفا ہونا تھا۔

***

وہ لان میں بیٹھی خوبصورت پھولوں کو دیکھ رہی تھی... جب کشف ہاتھ میں کافی کے دو مگ لیے اس کے قریب آئی تھی... کل کے مقابلے آج وہ بہتر محسوس کر رہی تھی... وہ کشف کے گھر پر ہی رکی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم پہلے بھی کم بولتی تھی مگر اب ایسا لگتا ہے جیسے تمہیں خاموشیوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے... کشف اسے کافی کا مگ پکڑاتے ہوئے بولی۔

تم نے زندگی کو قریب سے نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اس کا وہ رنگ دیکھا ہے جو میں دیکھ چکی ہوں... وہ اداس لہجے میں بولی۔

اک بات بولوں...؟؟؟ کشف نے پوچھا-

ہاں بولو میں سن رہی ہوں... وہ ارد گرد نظر ڈالتے ہوئے بولی-

اتنی اداسی اچھی نہیں لگتی تم پر... تم بس ہنستی مسکراتی اچھی لگتی ہو... کشف نے کہا تو ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو سجایا تھا-

ایک اور بات پوچھوں...؟؟؟ کشف نے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا-

آج کیا ہو گیا ہے تمہیں کشف... بات بات پر اجازت مانگ رہی ہو... بولو بھی کیا کہنا چاہتی ہو...؟؟؟ دانین نے کشف کو دیکھ کر حیرت سے کہا-

اچھا ٹھیک ہے پہلے مجھ سے وعدہ کرو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو گی... کشف اس کے سامنے ہتھیلی پھیلا کر بولی-

وعدہ... نہیں ہوتی ناراض... اب بولو بھی... دانین اس کی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو ہو گیا ہے اسے ہم بدل نہیں سکتے بہتر ہے کہ اسے قبول کر کے ہمیں آگے بڑھ جانا چاہیے... یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں کوئی بہترین شخص لکھا ہو گا جو تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دے.... کشف نے کہا تھا-

قبول کر چکی ہوں تب ہی تو یہاں ہوں... اسی پاک ذات پر تو بھروسہ ہے اب... باقی دنیا شاید ہم جیسے سادہ دل لوگوں کے لئے نہیں ہے... دانین نے کہا-

محبت کرتی ہو ہادی سے...؟اچانک سوال پر دانین نے کشف کو دیکھا تھا اور پھر دوسری جانب منہ پھیر کر دیکھنے لگی تھی...اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہی وہ سوال تھا جس کے لیے وہ اتنی دیر سے اسے باتوں میں الجھا رہی تھی-

تم نے وعدہ کیا تھا تم ناراض نہیں ہو گی...بولو نہ محبت کرتی ہو نہ ہادی سے...اس نے اپنا سوال دہرایا تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں...اس نے صاف جواب نہیں دیا-

پر کیوں جب کہ تمہاری آنکھوں میں...اور تمہیں پتہ ہے اس مصیبت سے نکلنے میں تمہاری مدد اسی نے کی ہے...بہت محبت کرتا ہے وہ تم سے اس کی آنکھوں میں دکھتا ہے...کشف نے اسے دیکھتے ہوئے کہا-

مجھے اس مصیبت سے نکال کر وہ لایا ہے تو اس مصیبت میں ڈالنے کا سبب بھی وہی ہے...اسی نے یہ سب ڈرامہ رچایا ہے میرے بابا سے بدلہ لینے کے لئے...وہ مجھ سے اپنی پھوپھو کا بدلہ لینا چاہتا ہے...

تم جانتی ہو مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی...میری ماما کے ساتھ جو میرے بابا نے کیا اس سب کی وجہ سے مجھے لگتا تھا محبت، شادی دنیا کا فضول رشتہ ہے اور دنیا...میں کبھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی...پھر سمیر میری زندگی میں آیا بہت کم مدت کے لیے اور میں نے جانا کہ محبت ایک خوبصورت احساس ہے...اور یہ احساس ہی ہے جو دو دلوں کو جوڑتا ہے... سمیر سے میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں آگے پڑھنا چاہتی تھی...اس سے شادی کے بعد بھی مجھے محبت نہیں ہوئی تھی لیکن میں نے اس رشتے کو نبھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی...وہ میرا شوہر تھا اور مجھے اسی سے محبت کرنی تھی مگر سمیر کی چاہت اور محبت نے مجھے اس کی محبت کا عادی بنا دیا تھا اور دھیرے دھیرے مجھے احساس ہوا کہ میں بھی اس سے محبت کرنے لگی ہوں مگر اس رشتے کی عمر

بہت چھوٹی تھی... پھر اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا... اس غم سے باہر نکلنے میں بہت وقت لگا-

یہاں آنے کے بعد ایک دن اچانک ہی وہ میرے سامنے آیا... میں نہیں جانتی تھی کہ کون ہے وہ مگر جب جب میں مصیبت میں پڑی... اسی نے میری مدد کی... اس کے بات کرنے کا انداز... اس کی آواز نے مجھے اس کی جانب متوجہ کیا... پھر پتہ نہیں کیسے بنا اجازت چپکے سے وہ میرے دل میں آبسا اور میں غیر محسوس انداز میں اس کی جانب کھنچتی چلی گئی... اس کے لیے میرے دل میں جو محبت تھی اسے میں صرف اپنے تک ہی رکھنا چاہتی تھی کیونکہ اس محبت کی کوئی منزل نہیں... بہت بھروسہ کرنے لگی تھی میں اس پر اور اس نے میرے اس یقین کو پل بھر میں توڑ دیا... اس نے مجھے یہ احساس دلایا کہ محبت جیسا خوبصورت جزبہ شاید میرے لیے بنا ہی نہیں ہے... اس کی آنکھوں میں جو چاہت تھی وہ صرف ایک ڈرامہ تھا...

وہ ایک مکمل شخصیت کا مالک ہے کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا ہے مگر اس شخص سے

میرا کوئی واسطہ نہیں... ٹوٹے لہجے میں کہتی ہوئی وہ چپ ہو گئی تھی۔

میرا تم سے دل کا رشتہ اب نہیں

تو میرے خیال میں بستا اب نہیں

اس زندگی میں میری تیرا کوئی حصہ نہیں

میرے دل کی کہانی میں تیرا کوئی قصہ نہیں

میری ان جھیل سی آنکھوں میں تو بستا اب نہیں

میرے ان گلابی ہونٹوں پر تیرا ذکر رہتا اب نہیں

میرے چہرے کی مسکان میں تیرے نام کے رنگ اب نہیں

میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہو ایسا خیال اب نہیں

عمر بھر تیرا ساتھ ہو ایسی خواہش اب نہیں

میرے دل کی مجھ سے تیرے لئے کوئی جنگ اب نہیں

میں رہوں تجھ سے آشنا ایسی حماقت اب نہیں

اس دل نے مجھے برباد کیا دل کی بات سننا اب نہیں

(از خود)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کشف کے پاس اس وقت اسے سمجھانے کے لیے الفاظ نہیں تھے... تو وہ خاموش ہی رہی۔

***

اذہان کیا ہوا بیٹا اتنے اداس کیوں بیٹھے ہو...رفیق صاحب نے پوچھا تھا-

دادو...دانین آپی کی یاد آرہی تھی مجھے....کتنے دن ہو گئے وہ مجھ سے ملی بھی نہیں...

وہ اداسی سے بولا-

کیا ہوا اذہان...ہادی کی آواز پر وہ پیچھے مڑا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی چاچو...وہ دوڑ کر اس کے پاس آیا تھا ہادی نے اسے گود میں اٹھا کر پیار کیا تھا-

کیوں اداس ہے میرا پرنس...اس نے پیار سے پوچھا تھا-

دانین آپی کی یاد آرہی تھی مجھے...اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا-

وہ تو مجھے بھی آ رہی ہے...اس نے آہستہ سے کہا تھا مگر اذہان نے سن لیا تھا-

آپ کو کیوں...اس کے سوال پر اس نے ایک ہاتھ سے سر پر ہاتھ پھیرا تھا-

چلو ایسا کرتے ہیں اپنے پرنس کو اس کی آپی سے ملوا دیتے ہیں...اس نے کہا تو اذہان فوراً تیار ہو گیا اور وہ ماموں سے اجازت لے کر اذہان کے ساتھ چلا گیا تھا-

***

موسم کافی اچھا تھا...وہ دونوں لان میں بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں...جب ہی گیٹ سے ایک کار اندر داخل ہوئی تھی...کار سے نکلتے ہوئے ہادی کو دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھیں...کشف نے دانین کی جانب دیکھا تھا جو اندر جانے کے لیے مڑی

تھی مگر اذہان کی آواز پر اس قدم رکے تھے اور اس نے مڑ کر دیکھا تھا وہ دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اور ہادی بھی چلتا ہوا ان کی طرف آیا تھا۔

دانین آپی آپ کہاں تھیں اتنے دن سے... میں نے آپ کو کتنا یاد کیا... وہ اس کے پاس آکر بولا۔

یہی تھی میں بس تھوڑی سی مصروفیت کی وجہ سے آپ سے مل نہیں پائی... اس نے کہا۔

اچھا پھر ٹھیک ہے... پتہ ہے آج مجھے آپ کی بہت یاد آرہی تھی... پھر ہادی چاچو نے کہا کہ وہ آپ سے ملوا دیں گے تو میں فوراً آگیا آپ سے ملنے... اس نے معصومیت سے کہا تو اس نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جسے دیکھتے ہی وہ اپنے ارد گرد سے بے خبر ہو جاتی تھی لیکن آج وہ اس پر ایک سرسری سی نظر ڈال کر منہ پھیر

گئی تھی۔

چلو اذہان ہم اوپر کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں... وہ اذہان کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔

ہاں چلیں مجھے بھی آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں... چلیں... اذہان نے کہا تو وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس کی بے رخی ہادی نے محسوس کی تھی... اسے دکھ پہنچا تھا مگر جو ہو چکا تھا وہ اسے بدل نہیں سکتا تھا۔

***

کیسی ہے وہ...اس نے کشف سے پوچھا تھا-

اسے تکلیف دے کر اس کی خیریت پوچھ رہے ہیں آپ...آپ نے جو کیا اس کے بعد کیا امید کرتے ہیں آپ کہ وہ کیسی ہے... کشف نے غصے سے کہا-

میں نے جو کیا میں اس کی کوئی سفائی پیش نہیں کروں گا...میرا خدا جانتا ہے اسے تکلیف پہنچانے کے بارے میں تو مر کر بھی نہیں سوچ سکتا...میں نے جو بھی اسے بچانے کے لیے کیا... خیر آپ نے ابھی تک میرے پہلے سوال کا جواب نہیں دیا اور آپ اذہان کو بلوا دیں پلیز مجھے جانا ہے ابھی...وہ جس کے لیے یہاں آیا تھا وہ اسے نظر انداز کر کے چلی گئی تھی...ایک دم ہی اس کا دل اچاٹ ہوا تھا اور اس نے کہا تھا تو کشف اس کے چہرے کو دیکھنے لگی جہاں اسے اس سچائی اور دانین کے لیے محبت دکھائی دی تھی-

پہلے سے بہتر ہے اب... میں بلاتی ہوں... آپ بیٹھیں... وہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

***

اذہان آپ کے چاچو بلا رہے ہیں جانے کے لیے... چلیں آپ میرے ساتھ نیچے... کشف کہتی ہوئی اندر آئی تھی۔

اتنی جلدی... ابھی تو آئے ہیں... اذہان منہ بسورتے ہوئے بولا۔

اذہان آپ جاؤ... کل ہم پارک میں ملیں گے... وہی باتیں کریں گے... اس نے اذہان کو بہلایا۔

ٹھیک ہے کل پارک میں ملتے ہیں...اذہان کہتے ہوئے چلا گیا تھا۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی اسے دیکھنے لگی تھی جو افسردہ چہرہ لیے کشف سے پتہ کیا کہہ رہا تھا اور پھر کار کی طرف بڑھا تھا۔

خود پر اس کی نظریں محسوس کر کے اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا تھا پل بھر کو دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آشنائی کی یہ ہلکی سی جھلک بھی کیوں ہے

یوں گزر جاؤ جیسے کبھی دیکھا ہی نہ تھا

تجھ کو کھو بیٹھے تو یاد آیا کہ تو اپنا تھا

تجھ کو پانے کا تو ہم نے کبھی سوچا نہ تھا

ایک کی آنکھوں میں محبت تھی... عشق تھا...اس کے زخمی وجود کو سمیٹ لینے کی تمنا تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں بے اعتباری... بھروسہ ٹوٹنے کا دکھ...کچھ کھو دینے کا ملال...آنکھوں میں نمی آئی تھی...وہ سرعت سے پیچھے ہٹی تھی اور پردے سرکا کر اس نے بے دردی سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

***

کئی دن بیت گئے تھے مگر ان دونوں کی زندگی میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا...اس بات کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا....دانین کشف کے گھر سے ہاسٹل واپس چلی گئی تھی...دانین کے دل میں جو بدگمانی ہادی کے لیے آئی تھی اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی...اس پورے ہفتے میں ہادی بھی اس کے سامنے نہیں آیا تھا مگر وہ بنا اس کے سامنے آئے سایے کی طرح اس کے ساتھ رہا تھا...اس کی حفاظت کی تھی۔

ابراہیم حیات شاہ کی طرف سے خاموشی پا کر اسے کچھ اطمینان ہوا تھا کہ شاید وہ سمجھ جائیں اور اپنی ضد چھوڑ دیں....عادل علی بھی اب دانین کے پیچھے نہیں آیا تھا...دونوں جانب سے خاموشی پا کر اس کے دل کو سکون ہوا تھا کہ شاید اب سب ٹھیک ہو جائے مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کچھ خاموشیاں سکون نہیں پہنچاتی بلکہ زندگی میں طوفان لاتی ہیں اور ایک ایسا ہی طوفان ان کی زندگی میں بھی آنے والا تھا جس کی لپیٹ میں وہ خود آنے والا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ روز کی طرح اذہان سے ملنے پارک آئی تھی...اس کی معصوم سی باتیں سن کر وہ خوش رہتی تھی...جب سے وہ اس سے ملی تھی اسے اس بچے سے محبت ہو گئی تھی...کافی سارا وقت بتانے کے بعد وہ دونوں واپسی کے لیے اٹھے تھے...تب ہی وہاں کشف آئی تھی۔

ہائے اذہان... کیسے ہو... اس نے اذہان سے پوچھا-

میں بالکل ٹھیک... آپ کیسی ہیں... اس نے کشف سے پوچھا-

میں بھی بالکل ٹھیک آپ کی طرح... اس نے اذہان کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین میرے ساتھ چلو مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے... اذہان سے بات کر کے وہ دانین سے بولی-

میں نہیں جاؤں گی... میرے گھر والوں نے مجھے یہاں اکیلے چھوڑا ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں روز گھومتی پھروں... تمہیں تو روز ہی شاپنگ کرنی ہوتی ہے

ہے...دانین نے صاف انکار کیا تھا۔

پلیز یار چلو نہ...دیکھو ہم جلدی آجائے گے اور میں دیر بھی نہیں لگاؤں گی...اس نے کہا۔

نہیں...اس نے پھر انکار کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز یار منہ نہیں کرو...بھائی کی شادی کو صرف ایک ماہ رہ گیا...میری کوئی بہن ہوتی تو میں اسے ہی لے جاتی تم سے نہیں کہتی مگر اب کس کے ساتھ جاؤں...وہ بیچاری سی شکل بنا کر بولی۔

اچھا اب زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے...میں چلتی ہوں اور پلیز جلدی آنا...دانین نے اس کو کر کہا جو اس کی بات سنتے ہی خوش ہو گئی تھی۔

ہاں چلو... تم میری سب سے اچھی دوست ہو بلکہ میری بہن ہو... وہ بولی تو دانین نے اسے گھور کر دیکھا۔

اب زیادہ مسکا لگانے کی ضرورت نہیں ہے... میں چل رہی ہوں.... اس نے کہا تو پارک سے باہر نکلنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان اپنے ڈرائیور کے ساتھ آیا تھا... وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا تھا... ان دونوں نے شاپنگ کرنے جانا تھا اس لیے اس نے اذہان کو بھیج دیا تھا اور وہ دونوں وہاں سے چلی گئی تھیں۔

***

ہادی جو اس پر نظر رکھے ہوئے تھا اس کے شاپنگ مال جانے پر زرا فاصلے سے اس کے پیچھے چل دیا تھا تب ہی اس کا فون رنگ ہوا تھا۔

اسلام علیکم ماموں... خیریت... اس نے سلام کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

وعلیکم السلام... بیٹا تم گھر پہنچو... اذہان پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے پھر سے... ان کی پریشان آواز سنائی دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین اور کشف اکیلی تھی... وہ ان کے ساتھ نہیں تھا اور اذہان تھوڑی دیر پہلے ہی تو گھر کے لیے نکلا تھا کہاں جا سکتا ہے... اسے نئی پریشانی نے آگھیرا تھا۔

ماموں میں آتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں... وہ تسلی دیتے ہوئے کال کٹ کر چکا تھا... اس نے سامنے دیکھا ان کی گاڑی نکل چکی تھی... اب وہ وہاں نہیں تھی... اس نے

گاڑی واپس ماموں کے گھر کی طرف جانے والی سڑک پر موڑی تھی۔

***

وہ کشف کے ساتھ شاپنگ مال میں تھی... کشف اپنے لیے ڈریسز دیکھ رہی تھی... جب ہی اس کا فون بجا تھا... انجان نمبر دیکھ کر اس نے کال ریسیو نہیں کی تھی مگر دوسری طرف کرنے والا بھی کافی ڈھیٹ انسان تھا... ایک کے بعد ایک آتی کئی کالز پر دانین نے جھنجھلا کر کال ریسیو کی تھی۔

ہیلو... اس نے جھنجھلا کر کہا۔

دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

ہیلو کون...؟؟؟اس نے پوچھا-

بہت دکھ ہوا مجھے یہ سن کر کہ اب تم میری آواز بھی نہیں پہچانتی...دوسری طرف سے آئی آواز پر وہ ایک پل کو چپ ہو کر رہ گئی تھی-

ک...کو...کون...اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہ...اب مجھے بتانا پڑے گا کہ میں کون...لگتا ہے بھول گئی ہو کوئی بات نہیں میں یاد دلا دوں گا کہ میں کون اور اتنی اچھی طرح یاد دلواؤں گا کہ کبھی نہیں بھولو گی...وہ سختی سے بولا اور اسے پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ کون تھا ایکدم ہی اسے غصہ آیا تھا-

وہ شاپ سے باہر نکل کر آگئی تھی اور چلتے چلتے بات کرنے لگی تھی-

آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا...؟؟؟فون کیوں کیا ہے...؟؟وہ غصے سے بولی-

تمہارا نمبر ملنا اتنی بڑی بات نہیں ہے گھر میں کسی سے بھی لے سکتا ہوں اور رہا سوال فون کرنے کا تو فون اس لیے کیا ہے کہ مجھے تم سے ملنا ہے...وہ سکون سے بولا-

میں آپ کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی...ملنا تو بہت دور کی بات ہے...وہ غصے سے انکار کر گئی تھی-

ایسی باتیں نہیں بولنی چاہیے جسے آپ پورا نہ کر سکیں...آنا تو پڑے گا تم کو ہر حال میں اور مجھے پتہ ہے تم ضرور آؤ گی...اس کے لہجے میں چیلنجز تھا-

مجھے آپ کی فضول کی بکواس نہیں سننی...کہتے ہوئے اس نے کٹ کرنے کے لیے فون کان سے ہٹایا تھا-

فون مت رکھنا ورنہ اس کا انجام بہت برا ہو گا... تمہیں پتہ ہے اذہان بڑا پیارا بچہ ہے... بڑی پیاری باتیں کرتا ہے... کب سے تمہارے انتظار میں بیٹھا ہے اب اگر تم نہیں آؤ گی تو بیچارے کو دکھ ہو گا نہ... اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے بولا تھا-

اذہان آپ کے پاس ہے... ایک پل کے وہ لڑکھڑائی تھی اور دیوار کا سہارا لیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں... اس نے ہنکار بھرا-

اس بچے سے آپ کو کیا دشمنی ہے اور اس گھٹیا حرکت کا مقصد... اس نے غصے سے پوچھا-

مجھے اس بچے سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور اپنا مقصد پہلے بتا چکا ہوں... یہ بچہ اس سونے

گھر کا اکیلا چراغ ہے اگر تم نہ آئی تو یہ چراغ.... میری بات سمجھ رہی ہو نہ... اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر کہا تھا جس کا مطلب سمجھ کر اسے اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

اسے چھوڑ دیں پلیز... وہ معصوم بچہ ہے... وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑ دوں گا مگر تمہیں یہاں آنا ہو گا... شاپنگ مال کے باہر ایک سفید رنگ کی گاڑی کھڑی ہے چپ چاپ اس میں بیٹھ جاؤ... وہ تمہیں میرے پاس لے آئیں گے... پھر میں اس بچے کو چھوڑ دوں گا... اور کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش مت کرنا... میری نظر تم پر ہی ہے... وہ وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

میں آجاؤں گی... پلیز اسے کچھ مت کرنا... وہ کہتی ہوئی باہر نکلنے لگی تھی۔

دوسری جانب اس کی بات سن کر کال کاٹ دی گئی تھی...وہ مسکراتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ آج وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی جائے گا...کتنے وقت سے وہ اس کے پیچھے تھا لیکن وہ ہاتھ ہی نہیں آ رہی تھی اور پچھلے ایک ہفتے سے ہادی کو اس کے آس پاس دیکھ کر وہ کچھ کر نہیں پایا تھا تب ہی اس نے یہ چال چلی تھی اور کامیاب بھی ہوا تھا۔

***

دانین...دانین...

کشف جو اسے شاپ میں نہ پا کر اس کے پیچھے آئی تھی اسے باہر جاتا دیکھ کر اس کا نام لے کر بلانے لگی تھی مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا اور باہر نکل گئی تھی۔

اس نے دانین کے نمبر پر کال بھی کی تھی مگر اس نے ایک بھی کال پک نہیں کی تھی۔

وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی تھی۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہادی کے نمبر پر کال کی تھی اور اسے سب بتا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

کشف سے بات کرنے کے بعد وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا تھا... پہلے اذہان اور اب دانین... پتہ نہیں کس مصیبت میں پھنس گئے تھے دونوں... اذہان کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا... اور دانین وہ کہاں گئی... پھر ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور اس نے ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔

اسلام علیکم بابا...اس نے سلام کیا تھا-

وعلیکم السلام... کہو باپ کی یاد کیسے آ گئی...وہ سلام کا جواب دیتے ہوئے تنزیہ لہجے میں بولے تھے-

دانین کہاں ہے بابا...اس نے بے جھجک پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کیا پتہ وہ کہاں ہے...جا کر اس کے باپ سے پوچھو...وہ غصے سے دھاڑے تھے-

بابا اسے اس بدلے کے لیے استعمال مت کریں...اسے جانے دیں...اس کے لہجے میں التجا تھی جسے انہوں نے بھی محسوس کیا تھا-

تم اس لڑکی کے لیے مجھ پر اپنے باپ پر الزام لگا رہے ہو... جب کہ وہ کہاں ہے اور کس نے کیا ہے یہ سب مجھے کچھ نہیں پتہ... ہو گا کوئی اور دشمن اس کے باپ کا... انہوں نے کہا تو ہادی کو یقین ہو چلا تھا کہ اس سب میں اس کے بابا کا کوئی ہاتھ نہیں۔

میری ایک بات یاد رکھنا ہادی... جو تم سوچ رہے ہو نا ممکن ہے... اس لڑکی سے تمہیں کتنی ہی محبت کیوں نہ ہو... وہ لڑکی تمہاری زندگی میں کبھی شامل نہیں ہو سکتی... نہ ہی اس لڑکی کے لیے میرے گھر میں کوئی جگہ ہے... شادی تمہاری اسی لڑکی سے ہو گی جسے ہم نے تمہارے لیے پسند کیا ہے... وہ وارننگ دینے والے انداز میں بولے تھے۔

میں آپ سے کوئی گستاخی نہیں کرنا چاہتا بابا... مجھے آپ کی پسند کی ہوئی لڑکی سے شادی کرنے میں کوئی پرابلم نہیں ہے بشرطیکہ وہ پسند دانین ہو... اس زندگی میں اس کے علاوہ اب کوئی شامل نہیں ہو سکتا بابا... وہ نہیں تو کوئی بھی نہیں... میری پہلی محبت... میرا عشق ہے وہ... اس دنیا میں آپ لوگوں کے بعد میں نے صرف اسے چاہا ہے... ابراہیم حیات شاہ کو اس کے لہجے میں دانین کے لیے دیوانگی محسوس ہوئی تھی

اوراس کی دیوانگی پر لمحہ بھر کے لیے حیران رہ گئے تھے... کال کٹنے کی آواز پر وہ ہوش میں آئے اور فون رکھ کر وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے-

***

گاڑی مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی ایک گیسٹ ہاؤس کے باہر رکی تھی... گاڑی میں بیٹھے اس آدمی نے اسے اترنے کا اشارہ کیا تھا... اس کا کام بس یہیں تک تھا... وہ دل ہی دل میں اللہ سے مدد مانگتی گاڑی سے باہر آئی تھی اور اس گیسٹ ہاؤس پر ایک نظر ڈال کر قدم پہلی سیڑھی پر رکھا تھا... دل و دماغ نے منا کیا تھا مگر اسے اندر جانا تھا اذہان کے لیے... جو اس کی وجہ سے اس مصیبت میں پھنس گیا تھا اور اس کے دادوان کا کیا حال ہوا ہو گا... پچھلی بار وہ کتنا گھبرا گئے تھے... اس کی وجہ سے کوئی تکلیف سہے وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لیے اس نے بنا سوچے سمجھے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے... کچھ ہی دیر میں وہ اس کے سامنے تھی-

آگئی تم... مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی... وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آتے ہوئے بولا-

آپ نے یہ سب کیوں کیا ہے... جانے دیں اسے... وہ غصے سے بولی.. وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھی طرح جانتی ہو میں نے یہ سب کیوں کیا ہے... میری طلب کیا ہے تم نہیں جانتی... وہ خباثت سے مسکرا کر بولا-

ہوش میں تو ہیں آپ... کس قسم کی بکواس کر رہے ہیں آپ... شادی کر چکے ہیں آپ... ایک بیٹی ہے آپ کی... شرم نہیں آتی آپ کو... پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے میرا... وہ غصے سے بولی-

تم میری خواہش پوری کر دو... میں تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا... دیکھو کسی کو کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا... وہ بے شرمی سے بولا تھا۔

اور دانین کو اس کی بات سن کر اس سے گھن آئی تھی وہ چہرہ دوسری طرف موڑ گئی تھی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

میں مر کر بھی ایسا نہیں کر سکتی...وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی-

کرنا تو پڑے گا سویٹ ہارٹ ورنہ یہ بچہ...سوچ لو اور سوچنے کے لیے تمہارے پاس بس آدھے گھنٹے کا وقت ہے...وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولا-

مجھے اذہان سے ملنا ہے...اس نے کہا-

اس نے ایک گارڈ کو اشارہ کر کے اذہان کو لانے کے لیے کہا-

دانین آپی...وہ اس کے پاس آکر بولا تو وہ اس کی طرف بڑھی اور اسے گلے لگا کر رو پڑی-

اذہان آپ یہاں پر کیسے آئے...؟ وہ اس سے الگ ہو کر آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

میں گھر جا رہا تھا جب یہ انکل راستے میں مجھے ملے اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے مجھے یہاں بلوایا ہے اور آپ کے چوٹ لگی ہے... میں آپ کے لیے یہاں آیا تھا... اس نے پوری بات تفصیل سے بیان کی تھی جسے سن کر دانین نے عادل کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

اذہان آپ گھر جاؤ دادو بہت پریشان ہوں گے... اس نے کہا۔

یہ یہاں سے اسی صورت میں جائے گا جب تم میری بات مانو گی... نہیں تو میں اسے ایسے جلادوں کے حوالے کروں گا جو اس کی بوٹیاں نوچ کھائیں گے... فیصلہ تمہیں

کرنا ہے تم کیا چاہتی ہو...اس کی بات پر وہ جی جان سے لرز گئی تھی..وہ اس پل جانور بنا ہوا تھا-

اذہان کو جانے دیں...میں یہیں ہوں...اس نے آہستہ سے کہا تھا...اس نے جو فیصلہ لیا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کے لیے رسوائی لائے گا مگر وہ اسے تکلیف نہیں پہچانے دے سکتی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ گرل...مجھے تم سے یہی امید تھی...وہ مسکراتے ہوئے بولا-

اور اپنے ایک آدمی کو اذہان کو اس کے گھر پہچانے کا حکم دیا تھا-

اذہان آپ گھر جا کر سب سے پہلے مجھے کال کے بتاؤ گے کہ آپ گھر پہنچ گئے ہو...اس نے کہا تو اذہان نے اثبات میں سر ہلایا-

آپ نہیں چلیں گی میرے ساتھ...اس نے پوچھا تھا-

نہیں آپ جاؤ...مجھے کچھ کام ہے...میں آپ سے بعد میں ملوں گی...اب آپ جاؤ...اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے پیار سے کہا اور وہ ایک آدمی کے ساتھ باہر کی جانب چلا گیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اذہان کے جانے کے بعد وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا...اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر وہ غصے سے منہ دوسری طرف پھیر گئی تھی-

ہائے یہ ظالم ادا مار ہی دے گی مجھے کسی دن...وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا-

خبردار جو میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی... جان سے مار دوں گی میں... وہ غصے سے بولی۔

مر تو میں بہت پہلے گیا تھا تمہارے حسن پر... اس چہرے پر... اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھونا چاہا تھا تو وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا تو... وہ چلائی تھی۔

کیا کر لو گی... یہاں کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا... اس کی غلاظت بھری نظریں اس کے وجود کے آر پار ہو رہی تھی... اس نے غصے میں آ کر پاس پڑی ٹیبل پر رکھا واس اٹھا کر اس کے سر پر مارا تھا... اسے دیکھ کر ہی اس کا پارا چڑھنے لگتا تھا اور اس کی حرکت

۔

یہ کروں گی میں... آئندہ میرے قریب آنے کی کوشش بھی مت کرنا... اب میں وہ دس سال کی بچی نہیں رہی جس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش آپ نے کبھی کی تھی... واس سر پر لگتے ہی وہ کئی قدم پیچھے ہٹا تھا-

وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا... واس لگنے پر پیچھے کھسکا... سر پر ہاتھ رکھ کر اس نے درد کو سہنے کی کوشش کی تھی لیکن ہاتھ رکھتے ہی نمی کا احساس ہوا تھا... اس نے ہاتھ نیچے کر کے دیکھا تو خون تھا... وہ درد سے چلایا تھا-

دانین نے وہاں سے نکلنے کے لیے قدم بڑھائے تھے اور اسے جاتا ہوا دیکھ کر اس نے اپنے آدمیوں کو آواز دی تھی-

پکڑو اس لڑکی کو.... بھاگنے نہ پائے... وہ سر پکڑے چلا رہا تھا- اپنے پیچھے آتے گارڈ کو

دیکھ کر دانین وہاں سے اندھا دھند بھاگی تھی مگر باہر دروازے کے پاس کھڑے اس کے گارڈ نے اسے پکڑ لیا تھا اور اسے واپس اسی کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا تھا۔

باندھ دو اسے... تمہیں تو میں اب بتاتا ہوں... اپنے آدمیوں سے کہتا وہ اس کی طرف آیا تھا۔

حکم ملتے ہی ان لوگوں نے اسے کرسی پر بٹھا کر رسّی سے باندھ دیا تھا۔

گھٹیا انسان جانے دو مجھے... کھولو یہ رسیاں... شرم نہیں آتی آپ کو... میرے بھائیوں کو پتہ چلا تو زندہ نہیں چھوڑیں گے آپ کو... وہ جھٹپٹاتے ہوئے بولی۔

تب ہی اس کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ سے پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی... تھپڑ پڑنے کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا جس پر سے خون رسنے لگا تھا اور

رخساروں پر اس کے بھاری ہاتھ کے انگلیوں کے نشان چھپ گئے تھے..اسے تو کسی نے پیار سے بھی ڈانٹا نہیں تھا اور زندگی میں پہلی دفعہ اس پر ہاتھ اٹھایا گیا تھا...اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

یو شٹ اپ...میں تمہاری کوئی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں....ایک تو پہلے ہی میرا اتنا خون بہہ رہا ہے اور اس پر تمہاری بکواس سنوں...وہ اس پر چلایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اس لڑکی پر نظر رکھو اور تم جاؤ ڈاکٹر کو لے کر آؤ جلدی...وہ دونوں گارڈ سے کہتا باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی...اس نے دل کی گہرائیوں سے رب کو پکارا تھا۔

پلیز اللہ تعالیٰ... مجھے یہاں سے نکلنے میں مدد کریں... اس بھیڑیے سے مجھے بچالیں یا آپ مجھے موت دے دیں... میں اس طرح نہیں جی سکتی... میرے گھر والے اب کوئی سدمہ برداشت نہیں کر پائیں گے... میں ایک بار پھر ان کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بننا چاہتی... وہ یہ ذلت، رسوائی سہہ نہیں پائیں گے... اس زندگی سے بہتر ہے کہ آپ مجھے موت دے دیں... وہ بے بسی سے رو دی تھی۔

***

اذہان گھر پہنچا تھا تو وہاں اس نے دادو کو اپنے انتظار میں پایا... وہ دوڑ کر ان کے پاس آیا تھا اور ان کے گلے لگ گیا... رفیق صاحب اسے گلے لگا کر رو پڑے تھے۔

دادو اس طرح نہیں روتے... اب تو میں آگیا ہوں نہ... آپ تو اچھے بچے ہیں نہ... اس نے ان سے الگ ہو کر کہا اور ان کے آنسو صاف کیے تو وہ اس کے انداز پر مسکرا دیے۔

آپ مجھے بتا کر جایا کریں اذہان بیٹا... دادو کو فکر رہتی ہے آپ کی... انہوں نے کہا-

دادو میں تو گھر ہی آ رہا تھا... راستے میں مجھے ایک انکل مل گئے انہوں نے کہا کہ دانین آپی کو چوٹ لگی ہے تو میں ان کو دیکھنے کے لیے چلا گیا تھا... اس نے بتایا-

اوہ... اب کیسی ہے وہ... انہوں نے پوچھا-

دادو وہ مجھ سے بھی بعد میں وہاں آئی تھیں اور وہ بالکل ٹھیک تھیں... پتہ نہیں ان انکل نے جھوٹ کیوں بولا... وہ ان پر غصہ بھی کر رہی تھی... اس نے بتایا تو رفیق صاحب پریشان ہو گئے-

میری بات سنو اذہان... ایسے ہی کسی کے ساتھ نہیں چلے جاتے... لوگ جھوٹ بھی

بول سکتے... آپ کو پہلے دانین کو فون کر کے پوچھنا چاہیے تھا کہ وہ کہاں ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا... اب اس بات کی وجہ سے آپ دونوں مصیبت میں پھنس سکتے تھے... آئندہ کسی انجان انسان کی بات پر بھروسہ کر کے کہیں مت چلے جانا... وہ کچھ بھی برا کر سکتے ہیں... انہوں نے سمجھایا تو اس نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہادی اور دانش کو فون کر دیا کہ وہ واپس آ جائیں... انہوں نے اپنی بہو سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اذہان کے آتے ہی کر دیا تھا... انہوں نے کہا۔

ارے میں تو بھول گیا... وہ سر پر ہاتھ مار کر بولا۔

کیا... ان دونوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

دانین آپی نے کہا تھا کہ جیسے ہی میں گھر پہنچ جاؤں تو سب سے پہلے ان کو فون کر کے بتا دوں کہ میں پہنچ گیا...اس نے دانین کی کہی ہوئی بات بتائی-

اور اپنی ماں سے فون لے کر کال کرنے لگا...ایک، دو، تین، چار، پانچ دفعہ رنگ جانے کے بعد بھی فون نہیں اٹھایا گیا تھا-

کیا ہوا اذہان بیٹا...انہوں نے پوچھا-

دادو آپی فون نہیں اٹھا رہی...اس نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئے تھے-

پتہ نہیں اب وہ بچی کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہو...خدا خیر کرے...انہوں نے بے ساختہ کہا تھا-

***

کون مصیبت میں ہے ماموں...؟؟؟اندر داخل ہوتے ہوئے ہادی نے ان کی آخری بات سنی تھی تو ان کے پاس آکر پوچھا-

رفیق صاحب نے ایک نگاہ اس پر ڈالی تھی اور پھر اسے سب بتا دیا جیسا انہیں اذہان نے بتایا تھا... جسے سن کر ہادی ابراہیم حیات شاہ کی آنکھوں میں غصے کی وجہ سرخی اتر آئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان آپ مجھے اس جگہ پر لے کر جا سکتے ہو...اس جگہ کو پہچانتے ہو...؟؟؟اس نے اذہان پوچھا تھا-

جی چاچو...میں جانتا ہوں...اس نے کہا-

ماموں آپ چلیں میرے ساتھ...اذہان آپ کے ساتھ واپس آجائے گا...میں اور دانش وہاں سے دانین کو نکالنے کی کوشش کریں گے...اگر کوئی مسئلہ ہوا تو آپ پولیس کو اطلاع دے دیجئے گا...اس نے کہا تو رفیق صاحب اثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ چل دیئے تھے۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ کر اس نے اذہان اور رفیق صاحب کو واپس بھیج دیا تھا اور خود سامنے اس گیسٹ ہاؤس کو دیکھا تھا اور اس کے دروازے پر کھڑے گارڈ کو...پھر اندر جانے کے لیے انہوں نے دوسرے راستہ بھی ڈھونڈا تھا مگر وہاں کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

جب ان دونوں نے دروازے پر کھڑے گارڈ کو پیچھے سے پکڑ کر ان کے منہ پر رومال

رکھا تھا اور وہ بے ہوش ہو کر نیچے گرے تھے...ان دونوں کو ایک طرف کر کے وہ اندر داخل ہوئے تھے اور لمبی راہداری سے گزرتے ہوئے راستے میں جو جو آتا گیا تھا ان کے سامنے وہ انہیں بے ہوش کر کے راستہ صاف کرتے گئے تھے۔

اندر ہال میں پہنچ کر انہوں نے دیکھا تو وہاں اور بھی گارڈ تھے...انہوں نے باہر بے ہوش پڑے گارڈ کے کپڑوں سے اپنے کپڑے بدلے اور ان گارڈز کو ایک کمرے میں بند کر دیا تھا...اور پھر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب ہی ان دونوں نے وہاں سے ایک ڈاکٹر کو گزرتے دیکھا تھا اور اس کے پیچھے عادل علی اپنے پھوٹے ہوئے سر پر پٹی باندھے ہوئے آیا تھا اور ایک گارڈ اس کے ساتھ تھا ...ڈاکٹر اس سے کچھ کہہ رہا تھا...ہادی نے سننے کی کوشش کی تھی۔

دیکھیں آپ کے سر پر کافی گہرا زخم لگا ہے ایسی حالت میں آپ آج کہیں نہ ہی جائیں تو

بہتر ہے... آپ کو جو بھی کام ہے آپ کسی اور سے کروالیں... آپ آرام کریں اور اب میں چلتا ہوں... ڈاکٹر کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

عادل علی نے کسی کو فون ملایا تھا اور اس نے وہاں کسی کو بھیجنے کے لئے کہا تھا اور پھر کال کٹ کر کے دوبارہ کسی کو کال کی اور وہاں اپنا ایک آدمی بھیجنے کی بات کی تھی اور اسے کچھ سامان دینے کے لیے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر ایک کارڈ اس گارڈ کو دیا تھا اور اس پتے پر پہنچنے کے لیے کہا تھا اور خود ایک کمرے کی جانب چلا گیا تھا۔

***

اس نے اپنے ارد گرد کچھ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی جو اس کے بندھے ہوئے ہات

پیروں کو کھول سکے مگر اسے وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا... کمرہ بالکل خالی تھا... وہ یہاں سے ہر قیمت پر نکلنا چاہتی تھی وہ اس کے گندے ارادوں میں اسے کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتی تھی... اس نے ہل جل کر ہاتھ کھولنے کی کوشش کی تھی مگر اس کی کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

جب ہی وہ پھر سے اندر داخل ہوا تھا اور اب اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی... وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور ایک کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑ دو مجھے... میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے... خدا کا واسطہ ہے آپ کو جانے دیں مجھے... وہ روتے ہوئے بولی۔

بس نکل گئی ساری اکڑ... ابھی تو کوئی مجھے اپنے بھائیوں کی دھمکی دے رہا تھا اور میں تو بہت ڈر گیا تھا اور اسی ڈر میں... میں نے ایک فیصلہ کیا ہے... اس ڈرنے کی اداکاری

کرتے ہوئے کہا۔

***

گارڈ باہر کی جانب آیا اور جب ان کے پاس سے گزرا تو وہ دونوں اس کے پیچھے آئے اور پیچھے سے آکر اس کے سر پر وار کیا تھا جس سے وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرا تھا جب ہادی نے اس سے ساری باتیں پوچھ کر ایک وار اور کیا تھا اس کے سر پر اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہادی نے اس کی جیب سے کارڈ نکالا تھا اور دانش کو لے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

***

اور تم نے یہ جو جھانسی کی رانی بن کر میرا اتنا خون بہایا ہے... تمہیں تو میں اب بتاؤں گا کہ زخم کیسے دیتے ہیں... کچھ ہی دیر میں ہمارا نکاح ہے... ابھی پارلر والی لڑکی آکر

تمہیں تیار کر دے گی اور نکاح کا جوڑا آتا ہی ہو گا... مجھے کوئی ڈرامہ نہیں چاہیے سیدھی طرح سے تیار ہو جانا... اس نے جیسے حکم سنایا تھا-

دماغ خراب ہے آپ کا... میں مر جاؤں گی مگر آپ جو چاہتے ہیں وہ کسی صورت میں نہیں ہو گا... نہیں کرنا مجھے کوئی نکاح... وہ چیخی تھی-

میں یہاں تم سے تمہاری مرضی معلوم کرنے نہیں آیا... اپنا فیصلہ سنانے آیا ہوں اور تم کیا سمجھتی ہو مجھے تم سے نکاح کرنے کی خواہش ہے... نہ... بالکل نہیں... میں تو یہ نکاح صرف اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر کل کو تم نے گھر جا کر کچھ کہا تو میں سارا الزام تم پر ڈال سکوں کہ تم خود اپنی مرضی سے میرے پاس آئی تھیں... مجھے یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اگر اس دن مال میں وہ ہادی بیچ میں نہ آتا... ویسے بھی مجھے تمہیں زندگی بھر اپنے گلے سے لگا کر رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے... پہلے میرے لیے بس ایک رات ہی کی بات تھی مگر نکاح کے بعد میں جب چاہوں تمہیں اپنے پاس بلا سکتا ہوں اور تمہیں انا پڑے گا اور میرا تم سے جب تک دل نہیں بھر جاتا میں تمہیں

چھوڑوں گا نہیں... وہ خباثت سے بولا-

دانین کو اس کی بات سن کر پورا کمرا گھومتا ہوا نظر آیا تھا... اس کی باتیں سن کر اس جان لینے کا من کیا تھا... اس وقت وہ اسے کسی شیطان یا جانور سے کم نہیں لگا تھا... اس نے تیش میں آ کر اس کے منہ پر تھوک دیا تھا-

عادل علی غصے سے اس مارنے کے لئے اس کی طرف بڑھا تھا... تب ہی باہر سے اس کے ایک آدمی نے پارلر سے آنے والی لڑکی کے آنے کی اطلاع دی تھی تو اس نے اندر آنے کی اجازت دی تھی اور رومال سے اپنا منہ صاف کرنے لگا تھا... وہ لڑکی اندر آئی تھی-

تم کوئی نیا تماشا مت کھڑا کر دینا... میں تمہارے ہاتھ کھلوا رہا ہوں... اور کوئی ہوشیاری نہیں... نہیں تو اس بچے کو اس کے گھر اٹھانے میں مجھے دو منٹ لگیں گے اور اس لڑکی

کو یہی گولی مار دوں گا... سمجھی تم... دونوں کی زندگی تمہارے ہاتھوں میں ہے... اس کو وارننگ دیتا ہوا اب وہ اس لڑکی کی طرف آیا تھا۔

آپ اسے اچھے سے تیار کریے گا اور ہمدردی میں آکر کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش مت کرنا ورنہ اپنی جان سے جاؤ گی... وہ اس لڑکی کو دھمکاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

***

ہم وہاں سے کیوں آگئے ہیں...؟؟ تم کیا کرنے والے ہو... دانش نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔

اسے بہت شوق ہے نہ شادیاں کرنے کا... آج میں اس کی شادی کرواتا ہوں... وہ سامنے سڑک کی جانب دیکھتے ہوئے سکون سے بولا جبکہ اس کے چہرے پر سختی تھی۔

تم کیا سوچ رہے ہو ہادی...؟ دانش نے پھر سے پوچھا تھا-

ابھی تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا...ابھی اترو گاڑی سے...ہم پہنچ گئے ہیں...ہادی اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا-

اور پھر وہ دونوں ایک برائڈل شوروم میں داخل ہوئے تھے-

وہاں داخل ہونے سے پہلے ان دونوں نے اپنے سر پر کیپ پہنی تھی تاکہ ان کا چہرہ سی سی ٹی وی کی نگرانی میں نہ آئے-

کاؤنٹر پر جا کر اس نے گارڈ سے لیا ہوا کارڈ ان کی طرف بڑھایا تو کچھ ہی دیر میں ایک آدمی ایک شاپنگ بیگ پکڑے ان کے پاس آیا تھا اور انہیں وہ بیگ دیا تھا تو اس نے

خاموشی سے بیگ پکڑ کر اس میں دیکھا تو اس کے اندر ایک ریڈ کلر کا ڈریس تھا...اس نے وہ ڈریس سائڈ میں رکھا تھا اور اس شاپ پر موجود کلیکشن پر ایک نگاہ ڈالی تھی اور پھر ایک ڈیپ ریڈ کلر کا ڈریس اس سے پیک کرنے کو کہا تھا اور اس کا بل پے کرنے لگا تھا-

***

تم کیا کر رہے ہو میری تو کچھ سمجھ نہیں آرہا...تم نے یہ ڈریس کیوں خریدا ہے...دانش جو کب سے خاموش کھڑا اس کی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا اس سے صبر نہ ہوا تو پوچھ بیٹھا-

نکاح میں دلہن کا جوڑا اس کے سسرال سے آتا ہے تو بس اسی کی تیاری کر رہا ہوں...اس نے کہہ کر بات ادھوری چھوڑ دی تھی-

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا... وہ سوچتے ہوئے بولا تھا اور جب مطلب سمجھ آیا تھا تو وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا-

یو مین کہ تم... وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا-

ہاں میں.... آج نکاح تو ہو گا دانین کا مگر میرے ساتھ اور میں نہیں چاہتا کہ میری ہونے والی بیوی اس غلیظ انسان کے لیے گئے کپڑے پہنے... وہ اس کی بات کاٹ کر بولا اور شاپنگ بیگ لیے اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا-

تم جانتے ہو نہ اس سب کے بعد کیا ہو گا.... دانش گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا-

جانتا ہوں لیکن میں اسے نہیں چھوڑ سکتا... یہی ایک واحد طریقہ ہے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا... ورنہ میں اسے کھو دوں گا... اس نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے

کہا تھا۔

تم کچھ خود غرض نہیں ہو رہے ہو اس معاملے میں... دانش نے اس کی بات سن کر کہا تھا۔

تم اسے میری خود غرضی کہہ سکتے ہو.... مگر مجھے صرف اس کا خیال ہے... اسے اپنی زندگی میں شامل کر کے ہی میں اسے ان برے لوگوں سے بچا سکتا ہوں اور ویسے بھی وہ کہتے ہیں نہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہے اور یہاں تو معاملہ میرے عشق کا ہے... اس نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

تم اس کے بیتے کل کے بارے میں جانتے ہو... یہ سب جانتے ہوئے بھی تم یہ نکاح کرنا چاہتے ہو... دانش نے اسے جانچتے ہوئے پوچھا تھا۔

ہاں سب جانتے ہوئے بھی....اس کے ساتھ جو بھی ہوا...اس میں اس کا تو قصور نہیں...شاید ہمارا ملنا اسی طرح لکھا تھا اور جو لوگ کہتے ہیں نہ کہ اس کا نصیب خراب ہے...میں ان کو دکھاؤں کے اس کا نصیب کتنا بلند ہے...میں اسے اتنی محبت...اتنی چاہت دوں گا کہ دنیا رشک کرے گی اس کے نصیب پر...اس کے لہجے میں چاہت اور محبت تھی۔

بڑے ماموں کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ جو بھی ہوا وہ اس رب کا فیصلہ تھا اور رب کے فیصلوں پر سوال نہیں اٹھاتے ہیں...اس دنیا میں بغیر اس کی مرضی کے ایک پتّا بھی نہیں ہلتا...ہمارا ملنا اور اس کے لیے میری محبت...میرا عشق اس رب کی مرضی ہے۔

اگر رب کی رضا ہو اور محبت پاکیزہ ہو تو محبت انسان سے سب کچھ کروا لیتی ہے...یہ سوچ بھی بدل دیتی ہے اور زندگی جینے کا طریقہ بھی...محبت زندگی کو خوبصورت بناتی ہے...اور محبت ہمیں جھکنا بھی سکھاتی اور معاشرے کے برے رسم و رواج سے ٹکرانے کا حوصلہ بھی دیتی ہے...

اور یہی محبت جب عشق کا روپ دھار لیتی ہے تو انسان کو اپنا خیال نہیں رہتا... صرف اسی کا خیال ہوتا ہے جس سے اس کی سانسیں جڑی ہوتی ہیں... جس کے دم سے دل کی دنیا آباد ہوتی ہے-

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی باتیں سوچ کر دانین کا دم گھٹنے لگا تھا... اور پھر اسے اذہان کا خیال آیا تھا... اس نے دل سے دعا کی تھی کہ اذہان نے اپنے دادو کو کچھ نہ کچھ تو ضرور بتایا ہو گا شاید وہ میری مدد کریں یا پھر کسی کو اس کی مدد کو بھیج دیں شاید ہادی کو... اس کے دل نے کہا تھا-

لیکن وہ میری مدد کیوں کریں گے وہ تو خود میرے ذریعے میرے بابا سے بدلہ لینا چاہتے

ہیں وہ کیوں میری مدد کریں گے... میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتی... سب ہی میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں... وہ رو دی تھی-

اللہ تعالیٰ میری مدد کریں... مجھے بچالیں اس بھیڑیے سے یا پھر مجھے عزت کی موت دے دیں... دل ہی دل میں دعائیں کرتی وہ رونے مصروف تھی اور اس کی دعا کو قبولیت بخشنے کا اختیار صرف اس پاک ذات کے پاس تھا جو پہلے ہی اس کے ایک بہترین فیصلہ اس کے مقدر میں لکھ چکا تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

تمہیں میرا ایک کام کرنا ہے دانش.... جب تک میں دانین سے بات کرتا ہوں تم جا کر اس غلیظ آدمی کا کام تمام کرو گے اور کسی کو بھی ہم پر شک نہیں ہونا چاہئے ورنہ مشکل میں پھنس سکتے ہیں ہم تینوں... ہادی نے گیسٹ ہاؤس کے اندر داخل ہو کر کہا-

اوکے باس... میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں میری کام سے کوئی شکایت نہ ہو...

اب تم جاؤ... بیسٹ آف لک... وہ کہتا ہوا ایک شاپنگ بیگ لیے عادل علی کے کمرے کی جانب چل دیا۔

***

وہ نفرتوں کے سوال کر کے

محبتوں کا جواب مانگے

کہ میرے حصّے میں کانٹے لکھ کر

وہ مجھ سے تازہ گلاب مانگے

یہ چاہتوں کی کڑی مسافت

چلے ہیں تنہا شکست خوردہ

کوئی تو میرا بھی درد جانے

کوئی تو اس سے حساب مانگے

وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا... آہٹ پر دانین نے اپنا چھکا ہوا سر اٹھایا تھا... سامنے اسے دیکھ ایک پل کو اس کے دل میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی... اسے لگا تھا کہ اللہ نے اس کی سن لی ہے اور اسے اس کی مدد کو بھیجا ہے... جب سے وہ یہاں آئی تھی جب بھی کسی مصیبت میں پڑی تھی تو اسی نے مدد کی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس رات کو یاد کر کے وہ سر جھکا گئی تھی... وہ بھی تو یہی سب چاہتا تھا اس کے بابا سے بدلا لینے کے لئے... عادل علی اور ہادی ابراہیم حیات شاہ میں اس وقت اسے کوئی فرق نہیں سمجھ آیا تھا... اس کی نظر میں فرق تھا تو صرف یہ کہ ایک اپنے نفس اور ھوس کا غلام تھا تو

دوسرا اپنے انتقام کا... جو اس انتقام کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا کہ اسے اغوا بھی کروالیا تھا اس نے۔

یہ اس کی سوچ تھی جو وہ دونوں کو ایک شف میں کھڑا کر کے دیکھ رہی تھی... اگر وہ جان جاتی کے سامنے والا اس سے کتنی محبت کرتا ہے... اگر اس حقیقت کو جان جاتی کہ اسے اغوا کرنے والا وہ نہیں تھا... وہ تو اس سے عشق کرتا تھا پھر اسے تکلیف کیسے دے سکتا تھا... وہ تو اس کے عشق میں گرفتار صرف اس کے لیے یہاں موجود تھا اگر جان جاتی تو شاید نہیں یقیناً اپنی قسمت پر ناز کرتی مگر اسے یہ سوچنے کی فرصت ہی کہاں تھی... اسے زندگی نے کبھی کچھ سوچنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا... اس کی زندگی میں وہ پل آئے ہی نہیں تھے کہ وہ سکون سے کچھ سوچ سکتی جب بھی اس کی زندگی سیدھی راہ پر چلنے لگتی تو آگے سے کوئی طوفان کھڑا اس کا انتظار کر رہا ہوتا تھا جو سب کچھ ویران کر دے۔

***

دانش نے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دروازہ ناک کیا تھا اور پھر اندر سے اجازت ملنے پر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا... عادل علی اس پارلر والی لڑکی کو سامنے بٹھائے اسے دھمکا رہا تھا... جب دانش نے وہ شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے جلدی سے تھام لیا اور پھر کھول کر دیکھا۔

یہ لو اب تم جاؤ اور جا کر اسے تیار کرو اور کوئی چالاکی نہیں... نہ ہی اس لڑکی سے ہمدردی کرنے کی کوشش کرنا... میں آخری دفعہ وارن کر رہا ہوں... اس نے اس لڑکی کو پھر سے دھمکایا تھا... وہ جو بیگ تھام چکی تھی اس کی اجازت ملنے پر فوراً وہاں سے غائب ہو گئی تھی اور دانش نے اس آدمی کو نفرت سے دیکھا تھا۔

***

ہادی نے جب اسے دیکھا تو ایک پل کو ہلنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا...اس کی نظر اس کے پھٹے ہوئے ہونٹ سے نکلتے ہوئے خون اور اس کے رخسار پر چھپے ہوئے انگلیوں کے نشان پر تھی...اپنے اندر اٹھتے ابال کو اس نے مٹھی بھینچ کر روکا تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کی نسیں واضح دکھائی دے رہی تھیں...اس نے دل ہی دل میں عادل علی کی درغت بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا...اس سے پہلے کے وہ اس کے پاس جاتا ہادی اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھنے لگا تھا...پھر اچانک ہی وہ اس کی جانب سے منھ پھیر کر سر جھکا گئی تھی تو ہادی نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اب تم میرے سر پر کھڑے کیا کر رہے ہو...جاؤ تم بھی...اس نے دانش کو کھڑا دیکھ کر کہا-

پھر کچھ یاد آنے پر اس نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا تھا...اسے اس کا چہرہ جانا پہچانا لگا تھا۔

تمہیں میں نے کہیں دیکھا ہے...یہ کیپ اتارو اپنے سر سے...وہ اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔

اور یہ سب لانے کے لیے تو میں نے اپنے خاص آدمی کو بھیجا تھا تو وہ کہاں ہے...وہ چلایا تھا۔

وہ تمہارا خاص تو خاک ہو گیا ہے...دانش اپنے سر سے کیپ اتارتا ہوا بولا۔

ت...تت...تتم...تم...تم یہاں کیا کر رہے ہو...تم یہاں ہو تو وہ بھی یہی ہو گا...کہاں ہے وہ...وہ ہکلاتے ہوئے ہادی کے بارے میں پوچھنے لگا تھا۔

ہم یہاں تیرے بیہودہ ارمانوں کا خون کرنے آئے ہیں... دانش نے اسے ایک پنچ مارتے ہوئے کرسی پر دھکیلا تھا اور اپنے ساتھ لائی ہوئی رسیوں سے اسے اس پر باندھ دیا تھا-

کھولو مجھے... میرے آدمی تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے... وہ غصے سے بولا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں ہماری پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے غلیظ انسان... ہمیں اپنی حفاظت کرنی آتی ہے... اب منہ بند کر کے بیٹھنا باقی کی تمہاری مرمت میرا بھائی آکر کرے گا... وہ اس کی دھمکی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولا-

***

کافی دیر کی خاموشی کے بعد اس کے قدموں کی آواز پر دانین زرا سی نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو اس کی نظر اس کے جوتے سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے شاپنگ بیگ پر جا کر ٹھہر گئی تھی۔

جب وہ اس کے قریب آ کر رکا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں مچلتے ہوئے سوالوں کے جواب میں پتہ نہیں کیوں وہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا اور وہ پھر سے نظر جھکا گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ کو یہاں سے باہر نکال لوں گا... کچھ دیر بعد بولا تو دانین ویسے ہی بیٹھی رہی... اس کے دل میں عجیب سی بے چینی اور گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

اسے پہن کر تیار ہو جائیں... آج آپ کا نکاح ہے میرے ساتھ... مولوی صاحب آنے ہی والے ہیں... کچھ دیر بعد جب بولا تو اتنا ہی کہا جسے سن کر دانین نے ایک جھٹکے

سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا-

ن...ن...نک...نکا...نکاح...وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی-

ہاں نکاح...اب دیر مت کریں ہمیں یہاں سے نکلنا بھی ہے...وہ نرمی سے بولا-

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ...آپ ہوش میں تو ہیں...وہ غصے سے بولی-

ہاں پورے ہوش و حواس میں یہ فیصلہ لیا ہے میں نے...یہ میرے دل کا فیصلہ ہے...
وہ اس کے غصے کے جواب میں نرمی سے بولا-

دماغ خراب ہے آپ کا....آپ نے سوچا بھی کیسے کہ میں اس سب کے لیے تیار ہو

جاؤں گی...وہ حلق کے بل چلائی تھی-

آپ کو ہاں تو کرنی پڑے گی کیونکہ میں آپ کو اسی صورت میں یہاں سے لے جاؤں گا....جب یہ نکاح ہو گا...ورنہ وہ درندہ تیار بیٹھا ہے...اس سے نکاح کے لئے تیار ہو جائیں گی آپ...ہادی نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اتنی جلدی نہیں مانے گی اور اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اسے بیٹھ کر کچھ سمجھاتا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر اس نے دروازہ کھول کر اس لڑکی کو اندر آنے کا کہا-

آپ کے پاس دو راستے ہیں...ایک آپ کو ذلت اور رسوائی کی طرف لے کر جائے گا....دوسرا آپ کو عزت کے ساتھ محبت کی دنیا سے واقف کروایے گا....فیصلہ آپ کا ہے آپ کو کسے چننا ہے.... کہہ کر وہ باہر نکل گیا تھا اور پیچھے وہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی-

***

ابھی دانش اپنی بات کہہ کر اس کمرے پر نظر دوڑانے لگا تھا کیونکہ ابھی اسے ہادی کا انتظار تھا...اس کے آنے تک وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا ورنہ مار مار کر وہ خود ہی اس کو ٹھکانے لگا دیتا...تب اچانک دروازہ کھلا تھا اور ہادی تنے ہوئے اعصاب کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا اور آتے ہی عادل علی پر مکوں کی بارش کرنے لگا تھا اور اتنا مارا تھا کہ اس کے چہرے سے خون بہنے لگا تھا اور وہ کرسی پر ایک جانب لڑھک گیا تھا۔

دانش پانی لاؤ....وہ چلایا۔

اس کے چلا کر کہنے پر دانش نے پانی کا جگ اٹھا کر اسے دیا تھا جسے لے کر ہادی نے پورا پانی اس کے چہرے پر پھینکا تھا...تو وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آیا تھا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی....اس کو چھونے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہاں...وہ لڑکی جس کے آنسوؤں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے...اسے تکلیف پہنچانے کی اجازت تو میں نے خود کو بھی نہیں دی....اور تو نے اس پر ہاتھ اٹھایا....اسے چوٹ پہنچائی...تو نے اسے نہیں ہادی ابراہیم حیات شاہ کو چوٹ پہنچائی ہے...اور اس کا انجام تمہیں بھگتنا پڑے گا...تاکہ آئندہ کبھی اس کی طرف بری نظر اٹھا کر نا دیکھ سکو....وہ جنونی انداز میں بولتے ہوئے اس نے ٹیبل پر رکھا چاقو اٹھایا تھا جسے دیکھ کر عادل علی کی آنکھوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی تھی۔

ہادی چھوڑ دو اسے...ہم اسے پولیس کے حوالے کر دیں گے...تم اس کے گندے خون سے اپنے ہاتھ مت گندے کرو...دانش نے اسے چاقو اٹھاتے ہوئے دیکھا تو اس کے قریب آ کر کہا۔

اے تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو... مجھے چھوڑ دو جانے دو... معاف کر دو مجھے... وہ ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے معافیاں مانگنے لگا تھا۔

تب ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی تو دانش نے جا کر تھوڑا سا دروازہ کھول کر پوچھا کہ کیا بات ہے تو گارڈ نے کہا کہ مولوی صاحب آ گئے ہیں تو وہ انھیں بٹھانے کا بول کر اندر آ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی تم جاؤ... اسے میں دیکھ لوں گا... اس نے ہادی کو مولوی صاحب کے آنے کا آہستہ سے بتایا تھا۔

ابھی تو میں جا رہا ہوں مگر تو نے جو کیا ہے اس کی سزا تو تم بھگتو گے... تم نے اس لڑکی پر ہاتھ اٹھایا جس سے ہادی ابراہیم حیات شاہ عشق کرتا ہے... میری جان بستی ہے اس

میں... تو نے اس پر ہاتھ اٹھایا... اس ہاتھ کو تو سزا ملنی ہی چاہیے تاکہ جب جب تم اسے دیکھو تو تمہیں یاد رہے کہ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی محبت کو ہاتھ لگانے کا انجام کیا ہوتا ہے... سخت لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر اس پر چاقو سے وار کیا تھا جس سے اس کی چیخ نکلی تھی جس کا گلا دانش نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹا تھا۔

ہادی نے اس کی ہتھیلی پر چاقو مارا تھا جو کہ اس کی ہتھیلی کو پار کرتا لکڑی کی ٹیبل پر گھس گیا تھا... جس سے اس کا ہاتھ ہلنے کے قابل نہیں رہا تھا اور خون فوارے کی صورت میں نکلنے لگا تھا۔

اب کبھی اس کے آس پاس بھی نظر آئے تو ہادی ابراہیم حیات شاہ اس سے بھیانک سزا دے گا... اس سے دور ہی رہنا اگر آئندہ اس پر بری نظر ڈالی تو تمہاری یہ آنکھیں نوچ کر پھینکنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا... وہ دھمکی بھرے لہجے میں کہتا سیدھا ہوا۔

تم شاید اس کے بیتے کل کے بارے میں نہیں جانتے ہو..اس لیے عشق کا بھوت سوار ہے...ورنہ ایک ایسی لڑکی سے جو پہلے ہی کسی اور کی بیوی رہ چکی ہے اس سے محبت کون کرتا ہے...اور ویسے بھی کہتے ہیں نہ کہ ایک لڑکی اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھول سکتی پھر وہ تو اس کا شوہر تھا وہ اسے بھول کر تمہارے ساتھ رہ پائے گی...وہ تجھے بھی کبھی حاصل نہیں ہو گی...وہ منھ سے خون تھوکتے ہوئے زہریلے انداز میں بولا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا منھ بند رکھو غلیظ انسان... تم تو وہ جانور ہو جو اپنے ہی گھر کی بیٹیوں پر بری نظر رکھتا ہے....اور کس نے کہا کہ ایک محبت کے بعد دوسری محبت نہیں ہو سکتی... محبت خدا دیا ھوا ایک انمول تحفہ ہے... میرے دل میں اس کی محبت اس رب نے ڈالی ہے تو اس کے دل میں میری محبت بھی وہ ہی ڈالے گا...اسے خدا نے میرے لیے بنایا ہے... مجھ سے ملنے سے پہلے اس کا جو بھی کل تھا اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے... حقیقت صرف اتنی ہے کہ آج وہ میری زندگی میں شامل ہو جائے گی.... میری شریکِ حیات بن کر...وہ ٹھوس لہجے میں بولا-

ہادی یا راب جاؤ ورنہ دیر ہو جائے گی...اس سے تو ہم بعد میں نپٹ لیں گے...اس کے آدمیوں کو میں نے بڑی مشکل سے باہر بھیجا ہوا ہے...ان کے آنے سے پہلے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا...دانش ہادی کو باہر جانے کا کہنے لگا اور پھر دانش اسے باہر لایا تھا جہاں مولوی صاحب پہلے ہی ڈرے سہمے بیٹھے ہوئے کیونکہ ان کو عادل علی کے آدمی اٹھا کر لائے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ساکت بیٹھی ہوئی اس کے لفظوں پر غور کر رہی تھی...وہ اسے دو آپشن دے کر گیا تھا جو اس کی نظر میں ایک کنواں تو ایک کھائی تھا....دونوں ہی طرف ذلت اور رسوائی تھی...اس سے نکاح کے بعد بھی لوگوں نے اتنی ہی باتیں بنانی تھی اور اس کے گھر والے ان کا کیا رد عمل ہو گا...وہ لوگ جان سے مار دیں گے دونوں کو...اس کے خاندان میں کوئی بھی لڑکی باہر آ کر نہیں پڑھی تھی اور اسے کیوں بھیجا گیا تھا یہ بھی وہ اچھے سے جانتی تھی...اسے اپنی قسمت سے ہمیشہ شکوہ تھا مگر کبھی زبان سے اس نے کوئی شکوہ کسی سے نہیں کیا تھا مگر آج وہ شکوہ کر گئی تھی۔

کیوں.... میں ہی کیوں... ہر بار میں ہی کیوں.... پہلے میرا بچپن... پھر میری پڑھائی... پھر سمیر... پھر آپ دوبارہ مجھے اسی جگہ پہ لائے... پھر اسے میرے سامنے لائے... کیوں سامنا کرایا آپ نے میرا اور اس کا... اگر آپ نے اسے ہی میری قسمت میں لکھا تھا تو اس طرح کیوں.... کیوں.... کیوں... وہ بھی تو اپنا بدلہ لینا چاہتا ہے اور اسی کے لیے یہ نکاح کر رہا ہے... میری ذات کا تماشا کیوں بنا رہے ہیں سب... میں نے کیا بگاڑا ہے کسی کا... مجھے نفرت ہے اپنے آپ سے... اس چہرے سے.... کاش آپ نے مجھے خوبصورت نہ بنایا ہوتا کم از کم میری قسمت میں سکون لکھا ہوتا... خوبصورت چہروں کی قسمت خوبصورت نہیں ہوا کرتی ہے... وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تھی۔

***

میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں مگر مجھے پتہ کرنا ہوگا کہ تو ہے کون... کس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ عادل علی سے ٹکر لے سکے... مجھے پتہ کرنا ہوگا کہ اس کے پیچھے کون ہے... وہ ان دونوں کے جانے کے بعد بولتے ہوئے ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگا مگر اس کا ایک ہاتھ بندھا ہوا تھا اور دوسرے پر چاقو لگا ہوا تھا جس کی تکلیف اس سے سہن نہیں ہوئی تھی پھر وہ ویسے ہی بیٹھ گیا تھا اسے اپنے آدمیوں کا انتظار تھا جو اس کی مدد کرتے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

دانین مراد علی ولد مراد علی آپ کو ہادی ابراہیم حیات شاہ ولد ابراہیم حیات شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے... کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے... مولوی صاحب کے پوچھنے پر دانین نے کوئی جواب نہ دیا... مولوی صاحب نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تب بھی وہ خاموش رہی جب دانش نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

قبول ہے... کہتے ہوئے اس نے طے کر لیا تھا کہ اب وہ اپنا تماشا نہیں بن نے دے گی-

مولوی صاحب کے دو دفعہ اور پوچھنے پر اس نے قبول ہے کہہ دیا تھا اور پھر نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے... اس کے ہاتھ کانپے تھے... قلم پر پکڑ ڈھیلی ہوئی تھی.... اس کے ہاتھ سے قلم پھسلا تھا... آنکھوں میں آنسوؤں کی دھند چھائی تھی اور دل کی دھڑکن بہت تیز ہوئی تھی.... اور آنسوؤں نے باہر کا راستہ ڈھونڈا تھا اور وہ جو سوچ رہی تھی کہ اس کے آنسو سوکھ گئے ہیں.... نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے وہ بے تحاشا روئی تھی-

آسان نہیں ہوتا اپنی زندگی کسی کے حوالے کر دینا... نکاح ایک لڑکی کی دنیا بدل دیتا ہے... اللہ ہر لڑکی کی بدلی ہوئی دنیا کو بہترین بنائے-

اسے اس طرح سے روتے ہوئے دیکھ کر دانش اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا...اس کا چہرہ دوپٹے سے ڈھکا ہوا تھا... مگر وہ اس کے ہاتھ کی پشت پر گرنے والے آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

آپ ٹھیک تو ہے نہ...آپ اس طرح نہ روئیں پلیز...دیکھیں آپ کو لگ رہا ہو گا کہ آپ کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے... مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے...ہادی بہت اچھا ہے وہ آپ کا بہت خیال رکھے گا...بہت محبت کرتا ہے آپ سے...اگر کہیں آپ کو لگے کہ آپ کو ایک بھائی کی ضرورت ہے میں آپ کے پاس موجود رہوں گا...دانش نے اسے سمجھانے کی کوشش تھی مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا...اس کے رونے میں کمی نہیں آئی تھی۔

چلیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا...اس نے کہا تو وہ تو اٹھ کھڑی ہوئی...ہادی اس کے پاس نہیں آیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر غصہ کرے...دانش اسے لے کر باہر آیا تھا۔

پھر وہ تینوں اس گیسٹ ہاؤس سے باہر آ گئے اور اس بیچ ہادی نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا جسے اس نے چھڑوانے کی بہت کوشش کی تھی مگر ناکام رہی تھی۔

***

گاڑی کے قریب آ کر دانش پہلے ہی پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا تھا... وہ جو پہلے ہی پیچھے بیٹھنے کا ارادہ کیے ہوئے تھی تو اسے مجبوراً آگے بیٹھنا پڑا تھا کیونکہ وہ اس کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتی تھی... اس نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا... گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی... گاڑی میں پھیلی خاموشی کو دور کرنے کے لیے اس نے میوزک سسٹم آن کیا تھا۔

تم نے جو ہے مانگا تو

دل یہ حاضر ہو گیا

تم کو مانا منزل

اور مسافر ہو گیا

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ہادی نے ایک نظر اس پر ڈالی... وہ رخ موڑے باہر دیکھنے میں مصروف تھی یا ظاہر کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو سفر شروع ہو گیا

ہمسفر تو ہو گیا

لو سفر شروع ھو گیا

ہمسفر تو ھو گیا

ہادی کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا کیونکہ اب وہ اس کی تھی اور کوئی بھی اسے اس جدا نہیں کر سکتا تھا۔

دل کی بے چینی کو آیا

اب کہیں آرام ہے

تو نہ ہو تو سوچتا دل

تجھ کو صبح و شام ہے

اس قدر تو ہر ایک پل میں

میرے شامل ہو گیا

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اس کو اپنی نظر کے حصار میں رکھے ہوئے تھا...اس کی نظریں جو اس پر تھیں ان سے وہ بے خبر نہیں تھی۔

لو سفر شروع ھو گیا

ہمسفر تو ھو گیا

لو سفر شروع ہو گیا

ہمسفر تو ہو گیا

اس نے تنگ آ کر میوزک آف کر دیا تھا...جب دانش نے اسے گاڑی روکنے کا کہا تھا...اس نے کہا تھا کہ اسے پیاس لگی تھی یا وہ ان دونوں کو بات کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا...وہ گاڑی سے اتر گیا تھا اور پھر ایک باٹل ان کی طرف بڑھا کر واپس مڑ گیا تھا-

دانین پانی پی لو....ہادی نے نرم لہجے میں کہا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی-

دانین...اس نے پھر کہا تھا-

نہیں پینا مجھے اگر کچھ دینا ہے تو مجھے زہر دے دیں تاکہ میں سکون سے مر جاؤں...وہ تیز لہجے میں بولی-

کس طرح کی باتیں کر رہی ھو...ہادی نے غصے سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو اور کیا کہوں آپ نے جو کیا ہے اس کا جواب میں کس کس کو دوں گی اور میرے گھر والے....آپ نے میرے کردار کو سب کی نظروں میں مشکوک کر دیا ہے...قصور وار تو میں ہی ٹھہرائی جاؤں گی کیونکہ اس معاشرے میں قصور چاہے کسی کا بھی ہو قصور وار صرف عورت کو ہی ٹھہرایا جاتا ہے...وہ تلخ لہجے میں بولی تھی-

ہادی کو احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط طریقے سے سہی فیصلہ کیا تھا...مگر جو ہونا تھا وہ ہو

چکا تھا اسے کوئی نہیں بدل سکتا تھا وہ خود بھی نہیں۔

ہادی نے اس کا ہاتھ تھاما تھا تو وہ ایک جھٹکے سے اس کی طرف پلٹی تھی جس کی وجہ سے اس کا دوپٹہ سرک گیا تھا...ایک پل کے لیے وہ اسے مہوبیت سے دیکھتا رہ گیا تھا..وہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں سجی ہوئی اس کا دل دھڑ کا گئی تھی...اس کا مکمل حسن اسے دیوانہ بنانے کے لیے کافی تھا...وہ ساری زندگی اسے یوں ہی دیکھتے ہوئے بتا سکتا تھا مگر اسے ابھی اپنی محبت کا یقین دلانا تھا اور اس سے معافی مانگنی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین مجھے معاف کر دو... غلطی ہو گئی مجھ سے...مجھے اس طرح یہ نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا... مگر مجھے اپنی محبت کو پانے کا اور کوئی دوسرا راستہ نہیں سمجھ نہیں آیا تھا... مجھے لگ رہا تھا میں آپ کو کھو دوں گا...میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا...مجھے معاف کر دو پلیز...شرمندگی اور پچھتاوا اس کے چہرے سے عیاں تھا۔

میں آج اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں... میں نے اپنی پوری دلی رضامندی سے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے... آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا... مر جاؤں گا آپ کے بغیر.... ہادی کی زندگی کے لیے دانین بہت ضروری ہے... آپ کو نہیں پتہ یہاں آنے سے پہلے ایک سوچ نے مجھے پل پل مارا تھا کہ اگر میں وقت پر نہ پہنچ سکا تو... اس سے آگے میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا... پر خدا کا شکر ہے کہ ہم وقت پر پہنچ گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہر لمحہ آپ کی حفاظت کروں گا... کسی کو انگلی نہیں اٹھانے دوں گا آپ پر... اتنی محبت دوں گا کہ آپ مجبور ہو جائیں گی مجھ سے محبت کرنے کے لیے... بس مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا... میں صرف آپ کا ہوں اور آپ صرف میری... اتنے خوبصورت اعتراف اور وعدے پر وہ کتنے ہی پل ساکت سی اسے دیکھے گئی اور پھر رخ موڑ گئی تھی... اس وقت اس کا دل اور دماغ کسی بات کو سمجھنے کے حق میں نہیں تھا۔

اسے کا دل تو یہ سوچ سوچ کر بیٹھا جا رہا تھا کہ اس کے گھر والوں تک خبر پہنچی تو وہ لوگ کیا کریں گے...اس کی ماں کے ساتھ اس کے باپ کا کیا سلوک ہو گا...عادل علی یہ خبر کس انداز میں ان تک پہنچائے گا...اس کے بھائیوں کا کیا رد عمل ہو گا....وہ کیسے ان کے جھکے ہوئے سر دیکھ سکے گی...وہ کیسے ان سے نظر ملا پائے گی...ایسی لاتعداد سوچیں اس کے دماغ میں بس کے رہ گئی تھیں۔

تب ہی دانش واپس آ گیا تو ہادی نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ہادی نے گاڑی اپنے گھر کے باہر پہنچ کر ہارن دیا تھا اور پھر چوکیدار کے گیٹ کھولنے پر گاڑی اندر آ کر رکی تھی...دانش گاڑی سے اتر کر اندر چلا گیا تھا اور وہ اس کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے باہر آنے کا کہہ رہا تھا جب دل ہی دل میں خوفزدہ ہوتی ہوئی دانین گاڑی سے باہر نکل آئی تھی۔

اس نے اندر چلنے کا کہا تو وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی... پتہ نہیں کیوں ہادی کو اس کی اتنی خاموشی کھٹکی تھی... اس نے اسے پریشان نظروں سے دیکھا تھا اور پھر ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوا تھا۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں... دانین نے اس کی جانب دیکھے بنا خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ سوال کیا تھا۔

ابھی پتہ چل جائے گا... ہادی نے مختصر سا جواب دیا تھا اور پھر کچھ یاد آنے پر واپس کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

***

وہ کمرے میں کھڑی تھی جب اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل میں نظر آتے اپنے سراپے پر پڑی اور وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اپنے سراپے پر نظر ڈالی...بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ...پورے دن میں ہونے والے واقعات کو یاد کر کے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں...زندگی نے کیسا رخ بدلا تھا...اچانک سے ہی اس کی قسمت نے پلٹا کھایا تھا اور وہ کسی اور کے نام لکھ دی گئی تھی...جڑی بھی تو اس کے نام سے جسے دیکھ کر ہی اس کے دل میں سکون اتر جاتا تھا...وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سہی ھے یا غلط...اس کو یہ اختیار ہے کہ نہیں مگر اس کے دل نے پہلی بار کوئی خواہش کی تھی اور دل کو تو ویسے بھی کسی سہی غلط سے مطلب نہیں ہوتا...دل پر کب کسی کا اختیار رہا ہے...اس کی خواہش کوئی انوکھی نہیں تھی مگر اسے پانے کا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ تو اسے دیکھ کر ہی سکون اترتا ہوا محسوس کرتی تھی اپنے اندر...اپنے گزرے کل...اپنی قسمت کی پرچھائی (جو لوگوں کی باتوں سے اس کے دماغ میں گھر کر گئی تھی کہ اس کی قسمت خراب ہے) بھی وہ اس پر پڑنے دینا چاہتی تھی-

مگر جب اس کے اغوا ہونے کے بعد اس کی حقیقت اس کے سامنے آئی اور پھر اب یہ

نکاح جو اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر کیا گیا تھا... وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا اور اب شاید وہ اس سے اپنا انتقام لے کر اسے رسوا کر دے گا.... مگر اس نے دل ہی دل میں یہ طے کر لیا تھا کہ آج برسوں پرانہ انتقام اپنے اختتام کو پہنچے گا... آج ہر بات کا فیصلہ ہو کر رہے گا.... ایسی ہی سوچوں میں گھری ہوئی تھی جب اسے باہر سے اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی... کچھ سوچتی ہوئی وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھی-

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو کچھ یاد آنے پر باہر آیا تھا... گاڑی سے ایک شاپنگ بیگ نکال کر واپس اندر مڑ گیا تھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہ وہیں دروازے پر ہی جم کر رہ گیا تھا-

وہ بیڈ پر اپنا لہنگا پھیلائے اور سر پر دوپٹہ سے گھونگھٹ کیے بیٹھی تھی... اس کی خاموشی

اب سمجھ آئی تھی اسے... کیسی سوچ رکھتی تھی وہ اس کے بارے میں... اس کی محبت کو کیا سمجھ رہی تھی وہ... اپنے لیے اس کے جزبات جانتے ہوئے بھی ایسی حرکت کر کے وہ اس کا دل اپنے قدموں تلے روند گئی تھی۔

کیا حرکت ہے یہ... کیا کر رہی ہو... وہ اسے دیکھ کر سختی سے بولا۔

کیا کیا ہے میں نے... اچھی بیویوں کی طرح آپ کا انتظار کر رہی ہوں... وہ اس کی سختی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

اٹھو یہاں سے... کس نے کہا تم سے یہ سب کرنے کو... میں نے کہا نہیں نہ پھر کیوں... ہادی نے سختی سے اس کا بازو پکڑ کر بیڈ سے اٹھا کر اپنے روبرو کیا تھا۔

کیا ہوا ہے... میں تو آپ کی مشکل آسان کر رہی ہوں... آپ نے اپنے انتقام کے لیے

یہ سب ڈرامہ کیا ہے نہ... تو آج اس انتقام کو پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے... اسی لیے تو لائیں ہیں آپ مجھے یہاں... تو دیر کس بات کی آگے بڑھیں لے لیں اپنا انتقام... سر سے دوپٹہ اتار کر ایک طرف پھینکتے ہوئے بولی... اسے نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے وہ جیسے پاگل ہو رہی تھی... ہوش میں ہی نہیں تھی... اگر ہوتی تو شاید وہ ایسے لفظ منھ سے ہی نہ نکالتی... اس کے ہر لفظ نے ہادی کے دل پر گہرا وار کیا تھا جس سے اس دل زخمی ہوا تھا... وہ اس کی محبت کو ڈرامے کا نام دے رہی تھی... اس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ جانتی ہیں آپ کی اس حرکت پر میں آپ کو تھپڑ بھی مار سکتا ہوں لیکن میں آپ کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا... اور جہاں تک سوال ہے میں آپ کو یہاں کیوں لایا... میں یہ ڈریس دینے آیا تھا تاکہ آپ چینج کر لیں تو میں آپ کو ہاسٹل چھوڑ آؤں... میں آپ کے قریب اپنے مقصد کے حصول کے لیے ضرور آیا تھا مگر آپ پہلی ملاقات سے ہی اس دل میں آ بسیں... آپ کون ہیں یہ جان کر بھی میں آپ سے نفرت نہیں کر پایا... وہ کہہ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جو نیچے فرش پر نگاہ

گاڑے کھڑی تھی۔

اگر مجھے آپ سے انتقام لینا ہی ہوتا تو کتنے ہی لمحے ایسے تھے جب آپ میرے رحم و کرم پر تھیں اور میں جو چاہے آپ کے ساتھ کر سکتا تھا مگر میری محبت نے... میرے عشق نے آپ کو غلط ارادے سے چھونا بھی گوارا نہیں کیا... وہ زخمی لہجے میں بولا۔

تو پھر کیوں کیا ہے مجھ سے زبردستی یہ نکاح... کیوں میری مجبوری کا فائدہ اٹھایا ہے... کیوں مجھے سب کی نظروں میں مشکوک کر دیا ہے... میں کیسے سامنا کروں گی اپنے گھر والوں کا... کس کس کو جواب دوں گی... وہ غصے سے اس کی شرٹ کا کالر پکڑ کر بولتے بولتے رو پڑی تھی... ہادی کا دل دکھا تھا اس کے آنسو دیکھ کر اور غصہ ایک پل میں جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا... وہ اس کی حالت سمجھ سکتا تھا... اس نے روتی ہوئی دانین کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

شششش... کچھ نہیں ہو گا... کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا... میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا... میں دوں گا سب کو جواب... میں آپ کو کبھی نہیں سمجھا سکتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا... میں نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا آپ کی مجبوری کا... میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی کھو سکتا ہوں... آپ صرف میری ہیں... میرا عشق ہیں... آپ کے لیے میرا عشق پاکیزہ ہے... وہ اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی جب اس کے کانوں میں اس کی آواز گونجی تھی اور وہ پل بھر کے لیے اس کے کہے گئے لفظوں کے سحر میں گرفتار ہوئی تھی اور اس کے رونے میں کچھ کمی آئی تھی... رونے کی شدت میں کمی آئی تو جب احساس ہوا کہ وہ اس کے کتنا قریب کھڑی ہے کہ اس کی خوشبو اسے اپنی سانسوں میں اترتی محسوس ہوئی تھی.... اپنے آپ کو اس کے اتنا قریب دیکھ کر بوکھلا کر پیچھے ہٹی تھی۔

مجھے واپس جانا ہے... وہ آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

آپ چینج کر کے آجائیں میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں... وہ اس سے کہہ کر

باہر نکل گیا تھا۔

دانین ڈریس اٹھا کر واش روم میں بند ہو گئی تھی۔

***

کچھ دیر میں وہ اس کے سامنے تھی اور پھر وہ دونوں ہاسٹل کے لیے نکل گئے تھے...
راستے میں ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی...ہادی نے بھی کوشش نہیں کی تھی اس سے بات کرنے کی...وہ اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا تاکہ وہ سکون سے کچھ سوچ سکے...وہ اب اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا...ہادی اسے ہاسٹل چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔

***

ہاسٹل آنے کے بعد بھی بے چینی اور پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی اور پھر تھک کر بستر پر بیٹھ گئی تھی...اسے لگ رہا تھا ساری غلطی اسی کی ہے اگر اس نے ہمت کر کے اس عادل علی کی حقیقت پہلے ہی سب کو بتا دی ہوتی تو اس کی ہمت اتنی نہیں بڑھتی کہ وہ اس کے ساتھ ایسی حرکت کرنے کی کوشش کرتا...اور ہادی کی سچائی بھی اگر اس نے کسی کو نہیں تو اپنی ماں یا حدید سے بتانی چاہیے تھی تاکہ وہ اس کی کچھ مدد کر سکتے مگر قسمت نے موقع ہی نہیں دیا اسے کچھ بھی کرنے کا اور ایک دم ہی سب کچھ بدل گیا تھا...اسے سب زیادہ فکر اپنی ماں کی تھی کہ جب یہ بات سب کو پتہ چلے گی تو ان کی پرورش پر انگلی اٹھے گی اور پھر مراد علی ان کے ساتھ جانے کیا سلوک کریں... نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی...اس نے اٹھ کر نیند کی گولی کھائی تھی اور پھر دھیرے دھیرے اس پر نیند ہاوی ہوتی گئی تھی۔

***

صبح دروازے کھٹکھٹانے کی آواز پر اس کی آنکھیں بمشکل کھلی تھیں اور پھر اٹھ کر دروازے تک گئی تھی... دروازہ کھولا تو خبر ملی کہ اس سے ملنے کوئی آیا ہے... میں آتی ہوں کہہ کر وہ پلٹ آئی تھی اور پھر جب باہر آئی تو حدید کو دیکھ کر وہ سینے سے جا لگی تو اس نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

خیریت بھائی آپ اتنی صبح کیسے آ گئے... اس سے الگ ہو کر دانین نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ٹھیک ہو دانین... حدید نے فکر مندی سے پوچھا۔

اس کے پوچھنے پر اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ٹھہری تھی لیکن وہ چہرہ نیچے کر کے پلک جھپک کر نمی کو اندر دھکیل کر مسکرا دی تھی... دل میں ایک خوف بھی تھا کہ عادل علی نے کچھ غلط بات تو نہیں کہہ دی جا کر۔

آپ اتنی صبح یہ پوچھنے آئے ہیں...اور آپ کو کس نے کہا کہ میں ٹھیک نہیں ہوں...اس نے مسکرا کر پوچھا-

پتہ نہیں کل سے بہت بے چینی اور گھبراہٹ سی تھی... کسی کام میں دل ہی نہیں لگ رہا تھا... پوری رات نیند ہی نہیں آئی صرف تمہارا خیال آرہا تھا... خواب میں بھی تمہیں روتے ہوئے دیکھا تو دل نہیں مانا صبح ہی تمہارے پاس آنے کے لئے نکل پڑا... ماما بھی پریشان تھیں... تم ٹھیک تو ہو نہ... اپنے یہاں آنے کی وجہ بتا کر اس نے ایک بار پھر سے پوچھا تھا-

اور اسے اپنے بھائی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا کہ وہ دور رہ کر بھی اس کی تکلیف پر بے چین تھا... بہن بھائیوں کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے چاہے ایک دوسرے سے کتنا بھی لڑ لیں مگر ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے اور ایک دوسرے کے دکھ، درد اور تکلیفوں کو محسوس کر لیتے ہیں... سمیر کے بعد بھی تو انہی تینوں نے تو اسے سنبھالا تھا-

بھائی مجھے بھی گھر جانا ہے... میں چلوں آپ کے ساتھ ماما کی بہت یاد آ رہی ہے... اس نے ساتھ چلنے کو کہا۔

ہاں چلو... میں تو یہ سوچ کر ہی آیا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ دو دن کے لیے لے چلوں... ماما نے بھی کہا تھا تمہیں لانے کے لیے... حدید نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ابھی اپنا سامان لے کر آتی ہوں... کہہ کر وہ اپنے روم گئی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ حدید کے ساتھ چلی گئی تھی۔

جاتے ہوئے اس نے کشف کو میسج کیا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر جا رہی ہے۔

***

کشف کو یونیورسٹی اکیلے آتا دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا... وہ دونوں پہلے سے ہی یونیورسٹی میں موجود تھے... ہادی نے ہی کشف سے دانین کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ گھر چلی گئی ہے... ہادی کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزرے تھے... اسے شاید امید نہیں تھی کہ وہ یوں اچانک منظر سے غائب ہو جائے گی.... پھر یہ سوچ کر اس نے اپنے آپ کو بہلایا تھا کہ شاید وہ اس سے دور رہ کر اس کے اور اپنے بارے میں سوچے اور اس رشتے کو قبول کرے... اس کی اتری ہوئی صورت ان دونوں نے ہی دیکھی تھی... کشف کو ابھی اس کے نکاح کے بارے میں نہیں پتہ تھا۔

***

اس کے یہاں سے جانے کا سن کر تم بے چین ہو نہ... دانش نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔

ہاں مگر میں اسے تھوڑا وقت دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ سکون سے اس رشتے کے بارے میں سوچ سکے....آسان نہیں ہے یہ سب اس کے لیے قبول کرنا....اس نے آہستہ سے کہا-

اب تم کیا کرو گے...اس نے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انتظار...اس کے لوٹ کے آنے کا...اس نے دل سے کہا تھا-

سوچتا ہوں کہ وہ کتنے معصوم تھے

کیا سے کیا ہو گیے دیکھتے دیکھتے

دانش اسے دیکھ کر گنگنایا تھا۔

اب کیا ہوا ہے...ہادی نے اس سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس دیکھ رہا ہوں کہ تم کتنے معصوم ہوا کرتے تھے اور اب کیا ہو گیے ہو اور اس دن اس کی جو مرمت تم نے کی...میں نے کبھی تمہارا یہ رنگ نہیں دیکھا اور نہ ہی میں کبھی یہ سوچ سکتا تھا کہ تم کبھی ایسا کرو گے...تم کتنے نرم دل ہوا کرتے تھے اب تو مرنے مارنے کو تیار رہتے ہو...وہ اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔

جب تجھے کسی سے محبت ہو گی نہ تب تمہیں سمجھ آجائے گا کہ کیا سے کیا ہو گیے دیکھتے دیکھتے....ہادی نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

ایسی حسین بددعا مجھے مت دو...یہ تمہیں ہی مبارک ہو...اس محبت کے چکر میں کیسے

گھن چکر بنے ہوئے ہو تم... میں تو مام کی پسند کی ہوئی لڑکی سے شادی کر لوں گا....

مجھ میں ان کے جوتے کھانے کا حوصلہ نہیں ہے اور نہ ہی مجھے ان کے جوتے کھانے ہیں....اس کہنے کے انداز پر ہادی نے قہقہہ لگایا تھا اور پھر دونوں ہنستے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے کیونکہ رکنے کی کوئی وجہ نہیں تھی-

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کے لیے میرا عشق پاکیزہ ہے...

آپ صرف میری ہیں...

میرا عشق ہیں...

مجھے لگ رہا تھا میں آپ کو کھو دوں گا...

میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا...

آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا... مر جاؤں گا آپ کے بغیر.... ہادی کی زندگی کے لیے دانین بہت ضروری ہے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہر لمحہ آپ کی حفاظت کروں گا...

کسی کو انگلی نہیں اٹھانے دوں گا آپ پر...

اتنی محبت دوں گا کہ آپ مجبور ہو جائیں گی مجھ سے محبت کرنے کے لیے...

بس مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا...

میں صرف آپ کا ہوں اور آپ صرف میری..

رات وقت تھا جب وہ بستر پر لیٹی کروٹ بدل رہی تھی...ان محبت میں ڈوبے لفظوں سے وہ پیچھا نہیں چھڑوا پا رہی تھی... تین دن ہو گئے تھے اسے وہاں سے آئے ہوئے...دن تو ادھر ادھر سب کے پاس بیٹھ کر گزر جاتا تھا مگر رات میں نہ چاہنے کے باوجود بھی وہ اسے یاد آجاتا تھا....اس کے کہے لفظوں پر یقین کرنے کو دل چاہتا تھا... مگر وہ اس پر اعتبار نہیں کر پا رہی تھی...اچانک ہی اس کا فون بجا تھا... نمبر اس کے لیے اجنبی تھا...اس نے کال ریسیو نہیں کی تھی-

جب تین دفعہ فون رنگ ہوا تھا تو اس نے کال پک کی-

ہیلو...دوسری جانب سے آواز نہیں آئی تھی-

کون ہے...اس نے آہستہ سے پوچھا-

مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا وہ جیسے صرف اسے سننا چاہتا تھا...ایک لمحے کے لیے وہ بھی خاموش ہو گئی تھی اور اب صرف ان دونوں کی خاموشی تھی اور وہ سمجھ گئی تھی کہ دوسری جانب کون ہے...اس نے کال کٹ کر دی تھی اور فون ایک طرف رکھ دیا تھا-

وہ چاہ کر بھی کسی سے بھی کوئی بات نہیں کر پائی تھی...اس نے اپنی ماما سے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر نہیں کر پائی تھی...حدید کو بھی بتانا چاہا تھا مگر اس کی ہمت نہیں ہوئی تھی...اس کے اندر ایک خوف تھا کہ وہ سب کیا کہیں گے-

تھوڑی ہی دیر میں میسج ٹون بجی تھی تو اپنی سوچوں سے باہر آئی اور اس نے فون اٹھا کر میسج دیکھا تھا۔

زندگی آدھی ہے ادھوری ہے

تیرا آنا بہت ضروری ہے

سامنے تو ہے لمحہ لمحہ میرے

اور زمیں آسماں کی دوری ہے

کوئی منطق کوئی دلیل نہیں

یہ محبت بھی لاشعوری ہے

کون سیکھا ہے صرف باتوں سے

سب کو اک حادثہ ضروری ہے

ایک بس تو ہے میری حسرت

باقی آرزو تو سب پوری ہے

میسج پڑھ کر وہ کتنی ہی دیر اس کے سحر میں ڈوبی رہی تھی... پھر سر جھٹک کر فون سائڈ پر رکھا تھا... اسے اس کا نمبر کہاں سے ملا یہ سوچنے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی-

***

کال کٹ ہونے ہادی نے دانین کو میسج کیا تھا اور پھر سکون سے لیٹ گیا تھا... تین دن سے اسے دیکھا نہیں تھا مگر اس کی آواز تو سن سکتا تھا وہ... اس لیے اس نے کشف سے اس کا نمبر لیا تھا جو اس نے بہت ہی مشکل سے دیا تھا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ دانین اپنا نمبر کسی کو نہیں دیتی... اس سے نمبر لینے کے بعد ہادی نے دانین کو کال کی تھی جو تیسری بار میں اٹھائی گئی تھی... اس کے ہیلو بولتے ہی وہ بالکل چپ ہو گیا تھا وہ صرف اسے سننا چاہتا تھا... اس کو محسوس کرنا چاہتا تھا مگر پھر وہ خاموشی ہو گئی تھی.... اس نے اس

خاموشی کو بھی سنا تھا اور پھر اچانک کال کاٹ دی گئی تھی جیسے وہ سمجھ گئی تھی اور اس کو پہچان گئی تھی اور اس سوچ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی اور اب وہ پر سکون نیند سو سکتا تھا۔

وہ آئے گا میرے قریب مگر دھیرے دھیرے

وہ بنے گا میرا نصیب مگر دھیرے دھیرے

میں صرف اس کا ہوں اور وہ صرف میری

یہ سمجھ آئے گا اسے مگر دھیرے دھیرے

میں چاہوں گا اسے اپنی آخری سانس تک

اسے مجھ پر یقین آئے گا مگر دھیرے دھیرے

وہ بھی چاہے گا مجھے اتنی ہی شدت سے

ہو گا یہ بھی معجزہ مگر دھیرے دھیرے

ہم ملے ہیں اک دوسرے سے قسمت سے

وہ قسمتوں کا مالک ملائے گا ہمیں مگر دھیرے دھیرے

اب تو زندگی بھر اس کا بن کے رہنا ہے

اور اسے اپنا بنا کے رکھنا ہے مگر دھیرے دھیرے

(از ناز پروین فاتمی)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ابراھیم حیات شاہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے جب ان کا فون بجا اور انہوں نے کال ریسیو کی۔

اسلام علیکم...ابراہیم حیات شاہ...دوسری جانب سے سلام کیا گیا تھا۔

وعلیکم السلام...جی آپ کون...انھوں نے پوچھا تھا۔

میں آپ کے پسندیدہ دشمن کا بھائی بول رہا ہوں...دوسری جانب سے اپنا تعارف کروایا گیا تھا جب وہ اس کی بات کے درمیان میں ہی بول اٹھے تھے۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی...میں تم جیسے لوگوں سے بات کرنا تو دور دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا...آئندہ مجھے کبھی فون کرنے کی کوشش بھی مت کرنا...انھوں نے درشتگی سے کہا اور فون کان سے ہٹایا ہی تھا کہ جب دوسری جانب سے آواز آئی۔

ارے آپ یہ کس طرح سے بات کر رہے ہیں میں نے تو آپ کو مبارکباد دینے کے لیے فون کیا تھا...آخر کو اب ہم رشتے دار جو ہو گئے ہیں...برسوں پہلے جو رشتہ نہیں

جڑ پایا تھا...وہ اب جڑ گیا...وہ مکاری سے بولا تھا-

کیا مطلب ہے تمہارا...؟

کیسی مبارکباد...؟

کون سا رشتہ....؟

مجھے تم جیسے گھٹیا لوگوں سے کوئی مبارکباد نہیں چاہیے...انھوں نے غصے سے کہا-

اپنے بیٹے کے نکاح کی بھی نہیں...کیسے باپ ہیں آپ اپنے اکلوتے بیٹے کے نکاح میں شامل نہیں ہوئے...ویسے بہت بڑا دل ہے آپ کا جو اپنے دشمن کی بیٹی کو اپنے بیٹے کی

زندگی میں شامل کر لیا ہے....اس نے اپنے لفظوں سے آگ لگانے کی پوری کوشش کی تھی۔

کس کے نکاح کی بات کر رہے ہو...؟انھوں نے حیرت سے پوچھا۔

ہادی ابراہیم حیات شاہ یہی نام ہے نہ آپ کے بیٹے کا... بڑا ثواب کا کام کیا ہے اس نے ایک بیوا لڑکی سے نکاح کر کے...ہادی ابراہیم حیات شاہ نے دانین مراد علی سے نکاح کر لیا ہے...آپ کی باتوں سے لگ رہا ہے کہ آپ کے بیٹے نے آپ کو ابھی کچھ نہیں بتایا...اس نے مزہ لیتے ہوئے کہا اور ادھر ابراہیم حیات شاہ کے چہرے پر سختی سمٹ آئی تھی۔

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو... تم یہ خبر مجھ تک لائے ہو تو کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہو گا... وہ کچھ دیر بعد بولے۔

میں تو بس آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں... اتنا تو مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے دشمن کی بیٹی کو اپنے گھر اور اپنے بیٹے کی زندگی میں شامل نہیں ہونے دیں گے تو بس آپ کے بیٹے کی زندگی سے نکال پھینکنے میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں... اس نے مدد کی پیش کش کی تھی۔

اور تم میری مدد کرنا کیوں چاہتے ہو... تمہارا اس سب میں کیا فائدہ... انھوں نے سوال کیا۔

آپ آم کھایئے نہ گٹھلیاں نہ گنے... بس ہے کچھ ذاتی دشمنی... کسی سے حساب چکتا کرنا ہے... آپ بس یہ بتائیں کہ آپ کو میری پیش کش قبول ہے...؟ اس نے پوچھا۔

ٹھیک ہے تم اس لڑکی کو میرے بیٹے کی زندگی سے دور کرو... اس کے لیے جو بھی کرنا

پڑے کرو... میں تمہارا پورا ساتھ دوں گا... انھوں نے کہا کیوں کہ وہ اس لڑکی کے لیے اپنے بیٹے کی دیوانگی سے واقف تھے... اسی لیے انھوں نے اس کی بات کا یقین کر لیا تھا اور یہ سودا کیا تھا۔

تو پھر کام ہونے کے بعد بات کرتے ہیں... اس نے کہا اور فون رکھ دیا۔

تم نے میرے ہاتھ پر وار کیا تھا نہ ہادی ابراہیم حیات شاہ... میں سیدھا تمہارے دل پر وار کروں گا... وہ بولا تو اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی... اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ایک ضروری کام تو وہ کر چکا تھا اور دوسرا وہ کرنے والا تھا جو ان دونوں کی زندگی میں ہلچل مچانے والا تھا۔

***

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے یہاں آئے ہوئے... وہ واپس نہیں جانا چاہتی تھی... ابھی تو بلکل بھی نہیں... حالات کا سامنا کرنے کی ابھی اس میں ہمت نہیں تھی... بہت کچھ برداشت کیا تھا اس چھوٹی سی زندگی میں اس نے... ابھی بھی کسی سے کچھ نہیں کہہ پائی تھی... اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اور سب کو کیسے بتائے... اور پھر اس نے حدید سے سب کچھ بتانے کا سوچا تھا اور وہ اس کے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی... تب ہی اس کے فون میں میسج نوٹیفکیشن آئی تھی اور اس نے ناچاہتے ہوئے بھی میسج کھول کر دیکھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کانچ اٹھانے پڑ جائیں

تم ہاتھ ہمارے لے جانا

جب سمجھو کہ کوئی ساتھ نہیں

تم ساتھ ہمارا لے جانا

جب دیکھو کہ تم تنہا ہو

اور راستے ہیں دشوار بہت

تب ہم کو اپنا کہہ دینا

بے باک سہارا لے جانا

جو بازی بھی تم جیتو گے

جو منزل بھی تم پاؤ گے

ہم پاس تمہارے ہو نہ ہو

احساس ہمارا لے جانا

اگر یاد ہماری آ جائے

تم پاس ہمارے آ جانا

بس اک مسکان ہمیں دے دینا

پھر جان بھی چاہے لے جانا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میسج میں لکھے الفاظوں نے اسے تھوڑی ہمت دی تھی...اس نے کئی بار اسے پڑھا تھا...انجانے میں ہی وہ اس کی مدد کر گیا تھا جب اسے کسی اپنے کی ضرورت تھی جو اس کی حوصلہ افزائی کر سکے...اس وقت وہ اس کے ساتھ تھا...اور اس کے دل نے کہا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ اس کا ساتھ دے گا مگر وہ دل کی سننا ہی نہیں چاہتی تھی...یہی سوچتے ہوئے وہ حدید کے کمرے کی جانب چل دی تھی۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم بابا...وہ آتے ہی ان کے گلے لگ گیا تھا جس پر انھوں نے اسے خود سے الگ نہیں کیا تھا مگر پہلے جیسی گرم جوشی بھی نہیں دکھائی تھی...ہاں مگر اسے اتنے دنوں بعد اپنے سینے لگا کر ان کے دل کو سکون ملا تھا اور کچھ حد تک ان کے غصے میں کمی آئی تھی جو اس پر آیا تھا۔

وعلیکم السلام...انھوں نے جواب دیا تھا-

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے...ہادی انھیں اپنے نکاح کے بارے میں بتانے کے لیے اور انھیں منانے کے لیے آیا تھا کیونکہ انھیں منانا اتنا آسان بھی نہیں تھا...برسوں سے جس شخص سے انھوں نے نفرت کی تھی وہ اس شخص کی بیٹی کو اتنی آسانی سے اپنا نہیں سکتے تھے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات کرنی ہے یہی نہ کہ تم نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا ہے جس کے باپ سے میں نے زندگی بھر نفرت کی ہے....یہی بات ہے نہ جو تمہیں اپنے باپ تک کھینچ کر لائی ہے...انھوں نے غصے سے کہا-

ہادی کو زرا بھی حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے دور رہ کر بھی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے مگر یہ اس کی غلط فہمی تھی کیونکہ ان تک یہ خبر پہنچانے والا

عادل علی تھا۔

بابا اگر قدرت نے پہلے ہی مراد علی کو کمزور اور بے بس کر دیا ہو... حالات کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہو تب بھی آپ اس شخص سے بدلہ لینے کے لیے بضد رہیں گے... ہادی نے ابراہیم حیات شاہ سے سوالیہ لہجے میں پوچھا تھا۔

***

خود کو حوصلہ دیتی ہوئی وہ حدید کے کمرے تک آئی تھی... اسے یقین تھا کہ اس کا بھائی اس کی بات کو اور اسے سمجھے گا اور وہ جو بھی کہے گا وہ اس پر عمل کرے گی۔

بھائی... حدید بھائی وہ کہتی ہوئی دروازے سے اندر آئی تھی مگر وہ کمرے میں نہیں تھا... وہ واپس باہر آئی اور ڈھونڈتی ہوئی ماما کے کمرے میں گئی وہ وہاں بھی نہیں تھا...

پھر وہ دادی اماں کے کمرے کی جانب گئی تو اندر سے آتی آوازوں نے اس کے قدم وہیں روک دیے تھے۔

میں کہتی ہوں تم لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آتی... اتنا اچھا رشتہ ٹھکرا رہے ہو... دادی اماں کی آواز آئی تھی۔

کیا اچھائی ہے اس رشتے میں... ایک ادھیڑ عمر کا انسان اور اس چار بچوں کے لیے میری پھول جیسی بہن رہ گئی ہے... مجھے یہ رشتہ نہیں منظور دوبارہ کبھی اس بات کا ذکر نہ سنوں... حدید نے غصے سے بھری آواز آئی تھی۔

تو تم کیا سمجھتے ہو تمہاری اس پھول جیسی بہن کے لیے کوئی شہزادہ آئے گا... ارے بیٹا بیوا لڑکی کے لیے ایسے ہی رشتے آتے ہیں کوئی شہزادہ نہیں آتا... اس کا نصیب اتنا ہی اچھا ہوتا تو اس کے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا... دادی اماں کی آواز آئی تھی۔

میں لاؤں گا ڈھونڈ کر اس کے لیے شہزادہ...اور میری بہن بوجھ نہیں ہے ہم پر جو ہم ایسے ہی کسی کو سونپ دیں...وہ کہتا ہوا باہر آیا تھا جب اس کی نظر دانین پر پڑی تھی جس کی آنکھوں میں آنسو تھے...اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ سب کچھ سن چکی ہے-

رومت دانین میں تمہارے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دوں گا...دادی اماں کی باتوں کو دل پر مت لینا...اس نے اس کے آنسو پوچھتے ہوئے کہا تھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا اور واپس مڑ گئی تھی...وہ سب بھول گئی تھی کہ وہ کس لیے وہاں آئی تھی...اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا...وہ کمرے میں آ کر لیٹ گئی تھی اب وہ تھی اور اس کے آنسو-

***

کہنا کیا چاہتے ہو ہادی صاف صاف کہو...ابراہیم حیات شاہ نے پوچھا-

بابا مراد علی اپنے کیے کی سزا بھگت چکا ہے...اس کی سزا کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے اپنی محبت سے دور ہو گیا اور ایک احساسِ جرم میں زندگی گزار رہا ہے... اور آپ دانین کے ذریعے اس شخص سے بدلہ لینا چاہتے تھے مگر وہ تو پہلے ہی اس کا غم جھیل رہا ہے جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے...وہ ہر باپ کی طرح اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا ہے اور اس کے دکھ نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے... کیا اب بھی آپ ایک ہارے اور ٹوٹے ہوئے انسان سے بدلہ لینا چاہتے ہیں...ہادی نے پوچھا تو ایک پل کے لیے وہ چپ ہو کر رہ گئے تھے-

بولیں بابا کیا آپ زندگی سے ہارے ہوئے شخص سے انتقام لینا چاہتے ہیں...اس نے پھر سے پوچھا تھا جس پر انھوں نے ناراض نظروں سے اسے دیکھا تھا کیونکہ اس وقت

ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

بابا آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہے... کیا آپ کی نظر میں آپ کا انتقام آپ کے بیٹے سے زیادہ ضروری ہے... ہادی نے ان کے خاموش اور ناراض چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

نہیں میرے بیٹے اس دنیا میں ہمیں تم سے زیادہ ضروری کوئی نہیں ہے مگر میری بہن بھی مجھے بہت عزیز تھی... انھوں نے کہا۔

ہادی تمہیں اس لڑکی سے زرا بھی نفرت محسوس نہیں ہوتی ہے کہ وہ اس شخص کی بیٹی ہے جس کی وجہ سے ہمارا گھر برباد ہو گیا اور ہمیں اپنا گاؤں چھوڑنا پڑا... جس شخص کی وجہ سے میری بہن مر گئی... انھوں نے کچھ دیر بعد آہستہ آواز میں پوچھا تھا۔

آپ سہی کہہ رہے ہیں بابا اس شخص کی وجہ سے آپ سب نے بہت دکھ برداشت کیے

ہیں مگر پھر بھی اس سب میں دانین کا کوئی قصور نہیں ہے...اس سے نفرت کرنے کی میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے...ہادی نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا-

تمہیں سارے زمانے میں محبت اور نکاح کرنے کے لیے وہی ایک لڑکی ملی تھی... انھوں نے پھر سے سوال کیا تھا-

محبت پر کب کسی کا اختیار رہا ہے بابا....یہ تو ایک بے اختیار جزبہ ہے...ایسا نہیں ہے کہ میں نے اس سے نفرت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی...میں نے آپ کے لیے اس سے نفرت کرنے کی بہت کوشش کی مگر میں اس سے نفرت نہیں کر پایا...میں اس کے معاملے میں بہت بے بس ہوں...وہ بے بسی سے بولا تھا-

تم کچھ بھی کہو مگر ہم اسے کبھی نہیں اپنا سکتے...تمہاری ماں اسے کبھی نہیں اپنائے گی وہ تو جانے کب سے سمرہ کو اپنی بہو بنانے کا خواب سجائے بیٹھی ہے...تمہیں اسے

چھوڑنا ہو گا ہر حال میں...انھوں نے سخت لہجے میں کہا-

میں اسے نہیں چھوڑ سکتا....دانین اگر میری زندگی سے گئی تو آپ اپنے بیٹے کو بھی کھو دیں گے... سمرہ سے شادی کے لیے میں نے کبھی ہاں نہیں کی تھی...اس نے سنجیدگی سے کہا تھا-

بابا کیا آپ اپنے بیٹے کے لیے اسے نہیں اپنا سکتے ہیں...آپ کو اپنے بیٹے کی خوشی کا کوئی خیال نہیں ہے...اس نے اداسی بھرے لہجے میں پوچھا تھا-

تمہیں اپنے باپ کا خیال نہیں آیا تھا یہ سب کرنے سے پہلے...انھوں نے پھر سے غصے سے کہا تھا-

بابا آپ سکون سے سوچیے گا... غلطی دونوں کی تھی....آپ کسی ایک کو قصوروار

نہیں ٹھہرا سکتے... کیا آپ سب اللہ پر چھوڑ کر وہ سب بھول نہیں سکتے... معاف نہیں کر سکتے... معاف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے... آپ معاف کر کے دیکھیں تو آپ کے اندر جو یہ بے سکونی ہے اس سے آپ کو نجات حاصل ہو گی... مگر جب آپ سب کچھ خود ہی کرنے کا سوچیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دے گا... اور اسی لیے شاید آپ کبھی سکون سے نہیں رہے کیونکہ آپ نے اللہ پر یقین نہ کر کے خود ہی سب کچھ کرنے کا سوچا... میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتا بابا مگر یہی سچ ہے.... آپ سوچ کر دیکھیں... اس نے ان کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا جس پر کئی رنگ آ جا رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی باتوں نے انھیں اندر سے جھنجھوڑا تھا اور وہ گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے اور انھیں سوچوں میں ڈوبا دیکھ کر وہ خاموشی سے باہر نکل گیا تھا... کیونکہ شاید تنہا رہ کر وہ بہتر فیصلہ کر سکتے تھے۔

***

ہادی...ابراہیم حیات شاہ کے پاس سے واپس آیا تو دانین کا خیال اس کی یاد آئی...آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا وہ واپس نہیں آئی تھی مگر اس کی یاد پل پل اسے بے کل کیے رہتی تھی...ابھی بھی وہ بے چین سا اسے کال کر رہا تھا اس دن کے بعد سے اس نے اس کی کال ریسیو نہیں کی تھی...وہ روز اسے میسج کرتا تھا مگر وہ اس کے میسج کا کوئی جواب نہیں دیتی تھی...آج پتہ نہیں کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے...ابھی بھی کال ریسیو نہ ہونے پر اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا اور فون واپس رکھ دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ روتے روتے سو گئی تھی...جب مسلسل بجتے فون کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی اور نمبر دیکھ کر اس نے کال پک نہیں کی تھی۔

میسج نوٹیفکیشن آنے پر میسج چیک کیا تھا جو ایک غزل کی صورت میں تھا جس کے الفاظوں نے اس کے دل کو چھوا تھا اور اس کے زخمی دل پر مرحم رکھا تھا۔

تم کو دیکھ کر یہ خیال آیا

تو میری پہلی نظر کی محبت ہے

تجھے دیکھنا تجھے سوچنا

یہ ہی میری عادت ہے

تو پھول ہے میں بہار ہوں

کبھی ساتھ چل کبھی ٹھہر جا

تمہارا خیال میرے آس پاس

میری زندگی تیرے آس پاس

تو ملے تو زندگی خواب ہے

جو تو نہ ملے تو زندگی موت ہے

تو میرے پاس رہے میں چاہوں یہی سدا

میری زندگی میرے پاس آ پاس آ کر ٹھہر جا

جو تیرا میرا ملن ہوا تو زندگی گلاب ہے

تو جو جدا ہوا تو زندگی موت ہے

تو میرے پہلی نظر کی محبت ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(از ناز پروین فاطمی)

تب ہی ایک اور میسج آیا تھا جس پر لکھا تھا کہ.....

میں خود کو کتنا بھی مصروف رکھ لوں آپ کا خیال ہمیشہ میرے ساتھ میرے آس پاس

رہتا ھے... آج لگ رہا ہے جیسے آپ تکلیف میں ہیں اداس ہیں تو دل بہت بے چین ہے... میں ملنے آنا چاہتا تھا پر آپ کا خیال کر کے نہیں آیا... میں آپ کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا... آپ پلیز خوش رہا کریں... آپ خوش رہیں گی تو اس دل کو بھی سکون ملے گا... ان لفظوں کو پڑھ کر اس کا دل کیا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر کہے کہ اس پوری دنیا میں ایک شہزادے سی آن بان والا شخص ہے جو صرف اس سے محبت کرتا ہے... اس کی چاہت رکھتا ہے... جو اس خوشی اور غم کو محسوس کرتا ہے-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اسے واپس آئے ہوئے پندرہ دن ھو گیے تھے... اس بیچ کشف نے اسے کتنی ہی کال کی تھیں... اس سے وہاں رہنے کا سبب بھی پوچھا تھا مگر وہ اسے کچھ بھی بتا نہیں پائی تھی... ہادی کی کال اور میسج اسی طرح آرہے تھے مگر اس نے اب بھی اس کی کال اور میسج کا کوئی جواب نہیں دیا تھا... مگر وہ خود کو اس کی یاد سے... اس کے احساس سے... اس کے ساحر لفظوں سے خود کو بچا نہیں باتی تھی-

آج پھر ہمت کرتی اپنی ماما سے بات کرنے کے لیے آئی تھی کیونکہ حدید ان دنوں ویسے ہی پریشان تھا... دانین کے رشتے والی بات پر دادی اماں سے بحث کرنے پر مراد علی اس سے ناراض تھے اور بات نہیں کر رہے تھے... وہ اسے اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی.... حدید نے اس سے کئی بار پوچھا تھا کہ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے کیا مگر اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا... اب وہ ماما کے کمرے میں موجود تھی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے...اس نے ثمن سے کہا-

ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے...وہ جو کپڑے الماری میں رکھ رہیں تھیں پیچھے مڑ کر بولی-

ماما آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نہ...اس نے پوچھا-

ہاں میرے بچے مجھے تم پر بھروسہ ہے...کیا ہوا ہے دانین...ثمن نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا-

ماما اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے...یا مجھے کسی ایسی غلطی کے لیے قصوروار ٹھہرایا جائے جو میں نے کی ہی نہ ہو تو کیا آپ لوگ میرا یقین کریں گے....کچھ وقفے کے بعد اس نے اپنی بات پوری کی تھی-

مجھے میری بیٹی پر پورا یقین ہے کہ وہ کوئی غلط کام نہیں کر سکتی ھے...اور میرے اس یقین کو کبھی ٹوٹنے مت دینا دانین... جیسے آج تک میں تم پر فخر کرتی آئی ہوں...آگے بھی میرا سر مت جھکنے دینا کسی کے سامنے...انھوں نے مسکرا کر کہا تو دانین جواب میں مسکرا بھی نہ سکی۔

ماما سوچیں اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے جس میں میرا قصور نہ ہو پھر بھی سب کو لگے کہ میں نے سب کا سر جھکا دیا ہے تو کیا آپ لوگ مجھے معاف کر دیں گے...اس نے سوال کیا تھا جس پر ثمن بیگم نے اسے پریشان نظروں سے دیکھا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا جواب دیتیں ان کی بہو نے باہر کچھ مہمانوں کے بارے میں آ کر بتایا اور کہا کہ دادی اماں اور مراد علی ان دونوں کو باہر بلا رہے ہیں...وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوئی باہر نکل گئیں اور ان کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

***

لاؤنج میں آئیں تو سامنے کشف کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی...اسے امید نہیں تھی کہ وہ یہاں آجائے گی...ایک دوسرے کا تعارف کروانے کے بعد باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور کشف کے والدین دادی اماں کے رشتے دار نکل آئے تھے جس کی وجہ سے دادی اماں خوشی خوشی ان کی باتوں میں شامل تھیں...کشف اپنے والدین کے ساتھ آئی تھی...وہ دانین کو ساتھ لے جانے اور اپنے بھائی کی شادی کا کارڈ دینے آئی تھی... جسے سب نے خوشی سے قبول کیا تھا اور شادی والے دن آنے کا وعدہ کیا تھا مگر کشف کے ضد کرنے پر دانین کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔

***

مجھے نہیں جانا ابھی کہیں بھی...میں بارات والے دن پہنچ جاؤں گی...وہ کشف کو اپنے کمرے میں لا کر بولی۔

کیوں نہیں جانا تمہیں...اب تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ہماری فیملیز کے بیچ رشتے داری بھی نکل آئی ہے...سب نے اجازت بھی دے دی ہے...پھر تمہیں کیا مسئلہ ہے... کشف نے اسے دیکھ کر پوچھا-

بس مجھے نہیں جانا ہے...دانین بچوں جیسے ضدی لہجے میں بولی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین...حدید نے باہر سے پکارا تھا-

جی بھائی...وہ کمرے سے باہر آ کر بولی-

دانین تم ابھی کشف کے ساتھ چلی جاؤ...تم یہاں رہو گی تو دادی اماں کو ایسے بیٹھے بیٹھائے تمہاری شادی کے خیال ستاتے رہیں گے....اور تم یہاں رہو گی تو تم بھی

پریشان رہو گی... ویسے بھی کتنے دن ہو گئے ہیں یہاں آئے ہوئے تمھاری پڑھائی کا بھی نقصان ہو رہا ہے... حدید نے کہا تو دانین کچھ بول ہی نہیں سکی-

تم جانے کی تیاری کرو... کہہ کر وہ چلا گیا تھا-

اب تو چلو گی نہ اب تو بھائی نے بھی کہہ دیا ہے... کشف نے پیچھے سے آ کر کہا تو وہ کچھ کہے بغیر اپنے کپڑے نکالنے لگی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

جانے سے پہلے اس نے ایک بار مڑ کر اپنی ماں اور حدید کو دیکھا تھا... جانے زندگی اسے کیا دکھانے والی تھی... ثمن نے بھی اس کے پریشان چہرے کو دیکھا تھا اور دل میں سوچا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی تھی مگر انھیں موقع ہی نہیں ملا تھا-

***

وہ کشف کے ساتھ اسی کے گھر آئی تھی.... شادی تک اسے یہیں رہنا تھا... اور اس نے سوچا تھا کہ وہ یہاں رہے گی تو کسی کو اس کی خبر نہیں ہو گی اور وہ پھر واپس چلی جائے گی اور یہ اس کی غلط فہمی تھی کہ اس کے وہاں موجود ہونے کی خبر کسی کو نہیں ہو گی... شادی کے دن قریب تھے... کشف اسے روز اپنے ساتھ بازاروں کے چکر کٹوا رہی تھا۔

***

شادی کو ایک ہفتہ بچا تھا.... آج بھی وہ شاپنگ کرنے کے لیے آئی تھیں... جب وہ ڈریسز دیکھ رہیں تھیں... دانین کو اپنے لیے ایک ڈریس پسند آیا تھا اور وہ اسے لے کر

ٹرائل روم میں گئی تھی...جب ہی باہر سے گزرتے ہوئے ہادی نے کشف کو دیکھا تھا اور وہ اندر آیا تھا اور اس سے دانین کے بارے میں پوچھنے لگا تھا...اسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ یہی کہیں آس پاس ہی موجود ہے...اس نے اپنے ارد گرد نگاہ ڈالی تھی مگر وہ نہیں تھی مگر دل کو اس کی موجودگی کا یقین تھا....اس کی بھٹکتی ہوئی نظروں کو کشف نے غور سے دیکھا تھا...ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی جسے دیکھ کر وہ جھینپ سا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہے وہ...اس نے پوچھا۔

آپ خود ہی پوچھ لیں...کشف نے مسکرا کر دانین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی بات پر ہادی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں وہ ڈریس پیک کرنے کے لیے کہہ رہی

تھی....وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا تھا کتنے دنوں کے بعد وہ اس کے سامنے تھی-

کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر کے وہ پلٹی تھی اور اسے دیکھ کر ساکت رہ گئی تھی...وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی...اسے یوں اپنی طرف محویت سے دیکھتا پا کر اس کا دل دھڑکا تھا...پلکیں لرزنے لگیں تھیں...اچانک وہ باہر نکل گئی تھی اور اس کے جانے کے بعد ہادی اس کے پیچھے آیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کشف کو میسج کیا تھا کہ وہ باہر آئے...کشف نے اسے بل پے کرنے کا کہہ کر آنے کا کہا تھا-

***

ہادی کو آتا ہوا دیکھ کر اس نے قدم آگے بڑھائے تھے مگر اس نے آگے بڑھ کر اس کا

ہاتھ تھام لیا تھا تو اسے رکنا پڑا تھا۔

ہاتھ چھوڑے میرا... آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی... وہ غصے سے بولی۔

آپ کا ہاتھ تھامنے اور آپ کو چھونے کا حق صرف مجھے ہے... اور ایسا کرنے سے آپ نہیں روک سکتی مجھے... اس نے نرمی سے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس حق کی بات کر رہے ہیں جو آپ نے زبردستی حاصل کیا ہے... اس نے غصے سے مگر آہستہ آواز میں کہا وہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی وہاں پر مگر اس کی بات پر اس کا دل دکھا تھا۔

کب تک اس بات کا تانہ دیتی رہیں گی آپ مجھے... میں پہلے ہی آپ سے معافی مانگ چکا ہوں... کیا آپ کو میری آپ کے لیے محبت زرا بھی محسوس نہیں ہوتی دانین... اس

نے دکھی لہجے میں کہا تو دانین نے اس کے چہرے کو دیکھا تھا اس کے خوبصورت چہرے پر اداسی دیکھ کر اسے برا لگا تھا۔

تب ہی کشف وہاں آئی تھی اور وہ بنا کچھ کہے اسے ایک نظر دیکھ کر وہاں سے چلی آئی تھی اور پیچھے وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

دانین کی ضد پر وہ واپسی کے لیے مال سے باہر نکل رہی ہوتی ہیں جب اندر آتے ہوئے دو لڑکے میں سے ایک جان بوجھ کر کشف کے بازو سے اپنا بازو ٹکرا کر اپنے دوست کو آنکھ مارتا ہوا وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے جب کشف پیچھے مڑ کر اسے ایک تھپڑ مار دیتی ہے۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے بد تمیزی کرنے کی... آئندہ خیال رکھنا کہ چلتے ہوئے کسی لڑکی سے نہ ٹکراؤ... وہ غصے سے بولی-

ارے بھائی... اس لڑکی کی ہمت تو دیکھو اس نے مجھے تھپڑ مارا... تمھاری تو... وہ غصے سے گندی گالی دیتا ہوا اس کی طرف بڑھا جب دانین بیچ میں آئی تھی-

غلطی آپ کی تھی مسٹر... سو مائنڈ یور لینگویج... دیکھ کر چلا کریں ورنہ ایسا نہ ہو کسی دن اپنی ماں بہن سے جان بوجھ کر ٹکرا جائیں... دانین نے ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کیے تھے جو سامنے والے کے منھ پر تھپڑ کی طرح لگے تھے اور اس نے آگے بڑھ کر اس کے سر دوپٹہ کھینچ کر پھینکنا چاہا جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا-

جب بات اپنے رشتوں پر آتی ہے تو ایسے ہی برا لگتا ہے... تو اس لیے ایسے کام ہی نہیں کرنے چاہیے کہ برا لگے.... جب اپنی عزت اتنی پیاری ہے تو دوسرے کی عزت کو

بھی عزت سمجھا کرو.... وہ بولتے ہوئے ان کو مار مار کر ڈھیر کر چکا تھا۔

اور پھر آگے بڑھ کر اس کے قریب آیا تھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ہادی نے اس کے گلے میں پڑا دوپٹہ اس کے سر پر اوڑھایا تھا جو اس کے ہاتھ لگانے پر ڈھلک کر نیچے گلے پر آ گرا تھا اور اس کے آنسو صاف کر کے کچھ کہے بنا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی تک لایا تھا اور وہ پھر ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور انھیں گھر چھوڑ کر وہ واپس چلا گیا تھا۔

***

کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گی کہ کیا چل رہا ہے... تمہاری اتنے دن واپس نہ آنے کی وجہ

ہادی ہی ہے نہ... کشف نے پوچھا-

مگر وہ کچھ نہیں بولی تھی-

دانین کیا بات ہے مجھے بتاؤ گی نہیں... تم کیوں اتنی پریشان ہو... تم ہمارے ساتھ رہ کر بھی ہمارے ساتھ نہیں ہوتی... یہ جو مسکراہٹ تمہارے چہرے پر ہوتی ہے وہ کھوکھلی ہے... تم دل سے نہیں مسکراتی... کشف نے کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی-

ایسے مت دیکھو دوست ہوں تمہاری... تمہارے چہرے سے صاف پتہ چل جاتا ہے مجھے کہ تم پریشان ہو... اب بتاؤ کیا بات ہے... کشف نے پوچھا-

کشف کے پوچھنے پر وہ اسے ساری بتانے لگی تھی.... اذہان کی گمشدگی سے لے کر اپنے نکاح تک-

جسے سن کر کشف حیران رہ گئی تھی اور کشف نے اس سے پوچھا تھا کہ اب وہ کیا چاہتی ہے.....؟

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا... میں کیا کروں... وہ پریشانی سے بولی-

تمہیں سب سے پہلے ساری بات اپنی ماما یا حدید بھائی کو بتانی چاہیے تھی... عادل والی بات بھی تمہیں پہلے ہی بتا دینی چاہیے تھی پھر اس کی ہمت نہیں ہوتی تمہیں اس طرح سے پریشان کرنے کی.... کشف نے کہا تھا-

اس انسان کی حرکتوں کو میں پہلے سمجھ نہیں پائی تھی اور جب سمجھی تو میں نے کوشش کی تھی مگر آئے دن میری ماں کے ساتھ ہوتے ہوئے ظلم نے مجھے موقع ہی نہیں دیا کچھ کہنے کا... میرے بابا اپنے خاندان والوں پر اندھا اعتماد کرتے ہیں... مجھے لگا وہ کبھی

میری بات کا یقین نہیں کریں گے...اور نکاح والی بات کو بتانے کی بھی میں نے کوشش کی تھی مگر نہیں کہہ پائی...اس دن ماما کو بتانے ہی والی تھی کہ تم آ گئیں اور بات ادھوری رہ گئی...اس نے کہا۔

میں پھر بھی کہوں گی تمہیں اس عادل والی بات کو بتانا چاہیے تھا...والدین کے لیے اپنی اولاد سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہوتا...شاید وہ تمہاری بات کا یقین کر لیتے اور تم یہ ٹارچر نہ سہتی...کشف نے کہا تو دانین نے نفی میں سر ہلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم میرے بابا کو نہیں جانتی ان کے لیے اولاد سے بڑھ کر خاندان اور اس سے جڑے رشتے اہم ہیں...دانین نے کہا۔

تم نے ہادی کے بارے میں کیا سوچا ہے تم جانتی ہو نہ وہ تم سے محبت کرتا ہے...کشف نے کہا تو وہ اس سے نظر چرا گئی تھی۔

اس نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھایا ہے... وہ بولی-

تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو... فائدہ اٹھانے والے نکاح نہیں کرتے دانین... اس کے پاس بہت سے ایسے موقعے تھے پر اس نے تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں کیا... تم ایک پوری رات اس کے گھر رہ کر آئی تھی... اس نے تمہارے ساتھ کوئی غلط حرکت کی...؟؟؟ کشف نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر کیا وجہ ہے حقیقت سے منہ پھیرنے کی... بدلہ لینے والے سر پر چادر نہیں رکھتے دانین... وہ تم سے محبت کرتا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے تم سے نکاح کیا ہے... کشف نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا-

وہ ابھی میری حقیقت سے واقف نہیں ہے... جس دن میری حقیقت سے واقف ہو گا

اس دن محبت بھی ختم ہو جائے گی....اس نے کہا-

ایسا نہیں ہو گا دانین جیسا تم سوچ رہی ہو... یہ اتنا آسان نہیں ہے... تم نے اس کی آنکھیں نہیں دیکھی جو تمہیں دیکھ کر چمکنے لگتی ہیں اور جب تم نہیں ہوتیں اس کے چہرے پر اداسی چھائی رہتی ہے... محبت ہر انسان کے مقدر میں نہیں ہوتی دانین... خدا نے تمہیں یہ انمول تحفہ دیا ہے... کبھی کبھی خدا ہم سے بہتر چیزیں لے کر بہترین سے نوازتا ہے... تمہارے ساتھ جو بھی ہوا خدا کی مرضی تھی... سمیر بہتر تھا تمہارے لیے تو ہادی بہترین ہے... اسے ایک موقع دے کر دیکھو... اس نے سمجھایا تھا-

کیا اس کے گھر والے مجھے قبول کریں گے... وہ اس کی باتوں کے زیرِ اثر بولی-

دانین تمہیں اللہ پر بھروسہ ہے نہ.... کشف نے پوچھا تھا-

ہاں...

تو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو دانین اور سب اس پر چھوڑ دو... ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے... وہ سب ٹھیک کر دے گا... اس نے کہا تو دانین نے اثبات میں سر ہلایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

رات کا وقت تھا وہ بستر پر لیٹی کروٹ بدل رہی تھی... آج مال میں ہونے والے حادثے اور کشف کی باتیں یاد کرتے ہوئے وہ ہادی کے بارے میں سوچ رہی تھی... ان کی پہلی ملاقات سے لے اب تک کے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے۔

آئی لو یو دانین... مجھے عشق ہو گیا ہے آپ سے... میں آپ کے بغیر اپنی زندگی کا تصور

بھی نہیں کر سکتا...

پہلی بار جب آپ سے ملا تب آپ اس دل میں اتر گئی تھی اور جب میں نے آپ کو دوسری دفعہ دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے...اس وقت اس دل نے ان آنسوؤں کو سمیٹنے کی بڑی شدت سے خواہش کی تھی...

میں آپ کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں... کیا آپ میرا ساتھ قبول کریں گیں...؟

میں اس سفر میں بہت آگے نکل آیا ہوں... واپس پلٹنا میرے لیے ممکن نہیں ہے...

آپ سے جدائی میرے لیے موت ہے...

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ میں آپ کو کسی اور کا سوچوں...

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... تم مزاق کر رہی ہو نہ دانین... تم صرف میری ہو...

کتنا درد اور کس قدر بے یقینی تھی اس کے لہجے میں... اس کی تڑپ محسوس کر کے اس کی آنکھ سے آنسو گرے تھے... وہ بے چین ہو کر بستر سے اٹھ گئی تھی اور ایک نظر سوئی ہوئی کشف پر ڈالی تھی... اسے کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تھا اور وہ کمرے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چھت پر آئی تھی... ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے اس کے دل کو سکون بخشا تھا تب ہی اس کے فون پر میسج نوٹیفکیشن آئی تھی۔

کبھی مصروف لمحوں میں

اچانک دل جو دھڑکے تو

کبھی بے چین سے ہو کر

اگر ہر سانس تڑپے تو

سمجھ لینا محبت کا اشارہ ہے

تمہیں ہم نے پکارا ہے

اسکرین پر لکھے لفظوں نے اسے اپنے سحر میں جکڑا تھا... وہ کتنی دیر تک ان اشعار کو پڑھتی رہی تھی... اور ایک بار پھر اس کے کہے گئے جملے اس کے آس پاس بکھرے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین مجھے معاف کر دو... مجھے اس طرح یہ نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا...

مجھے لگ رہا تھا میں آپ کو کھو دوں گا... میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا...

میں آج اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں... میں نے اپنی پوری دلی رضامندی سے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کیا ہے...

ہادی کی زندگی کے لیے دانین بہت ضروری ہے...

آپ کو نہیں پتہ یہاں آنے سے پہلے ایک سوچ نے مجھے پل پل مارا تھا کہ اگر میں وقت پر نہ پہنچ سکا تو... اس سے آگے میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا... پر خدا کا شکر ہے کہ ہم وقت پر پہنچ گئے تھے...

آج میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہر لمحہ آپ کی حفاظت کروں گا... کسی کو انگلی نہیں اٹھانے دوں گا آپ پر... اتنی محبت دوں گا کہ آپ مجبور ہو جائیں گی مجھ سے محبت کرنے کے لیے... بس مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا...

میں صرف آپ کا ہوں اور آپ صرف میری...

آپ جانتی ہیں آپ کی اس حرکت پر میں آپ کو تھپڑ بھی مار سکتا ہوں لیکن میں آپ کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا...

میں آپ کے قریب اپنے مقصد کے حصول کے لیے ضرور آیا تھا مگر آپ پہلی ملاقات سے ہی اس دل میں آ بسیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کون ہیں یہ جان کر بھی میں آپ سے نفرت نہیں کر پایا.....

اگر مجھے آپ سے انتقام لینا ہی ہوتا تو کتنے ہی لمحے ایسے تھے جب آپ میرے رحم و کرم پر تھیں اور میں جو چاہے آپ کے ساتھ کر سکتا تھا مگر میری محبت نے... میرے عشق نے آپ کو غلط ارادے سے چھونا بھی گوارا نہیں کیا...

ششش...کچھ نہیں ہو گا...کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا...

میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا...میں دوں گا سب کو جواب...میں آپ کو کبھی نہیں سمجھا سکتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا....

میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی کھو سکتا ہوں...آپ صرف میری ہیں...میرا عشق ہیں...آپ کے لیے میرا عشق پاکیزہ ہے...

میں خود کو کتنا بھی مصروف رکھ لوں آپ کا خیال ہمیشہ میرے ساتھ میرے آس پاس رہتا ھے...

آج لگ رہا ہے جیسے آپ تکلیف میں ہیں اداس ہیں تو دل بہت بے چین ہے...

میں ملنے آنا چاہتا تھا پر آپ کا خیال کر کے نہیں آیا... میں آپ کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا...

وہ آنکھیں بند کیے اس کے کہے گئے لفظوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ اسے اس کے آنے کی آہٹ بھی نہ ہوئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کب تک اس بات کا تانہ دیتی رہیں گی آپ مجھے... میں پہلے ہی آپ سے معافی مانگ چکا ہوں... کیا آپ کو میری آپ کے لیے محبت زرا بھی محسوس نہیں ہوتی...

اس کا دل دکھا کر اسے بھی برا لگ رہا تھا-

یا اللہ میں کیا کروں.... میری مدد کریں پلیز... اس نے دل ہی دل میں اپنے رب کو

پکارا تھا.. پھر اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے وہ اپنی تمام تر وجاہت سمیت کھڑا تھا... دانین کے دیکھنے پر اس نے دھیرے سے مسکراہٹ پاس کی-

***

کیا مانگ رہی تھی اللہ تعالیٰ سے... وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا... دن میں ہوئی اس تلخ ملاقات کی کوئی جھلک نہیں تھی اس کے چہرے پر-

آپ... یہاں... اس وقت... وہ حیرت سے بولی اسے امید نہیں تھی کہ وہ وہاں آئے گا-

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے.... آپ نے جواب نہیں دیا... وہ شرارتی سی مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا-

کچھ بھی نہیں...اس نے آہستہ کہا تھا-

اچھا چھوڑیں یہ سب...

کیسی ہیں آپ... گمبھیر آواز میں پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہوں...آہستہ سے جواب دیتی ہوئی وہ اسے چونکا گئی تھی کیونکہ آج اس نے غصہ نہیں کیا تھا اس پر-

میں اب جاتی ہوں... کشف ڈھونڈ رہی ہو گی مجھے...اس نے وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے تھے-

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے...اس کے کہنے پر اس کے قدم وہیں ٹھہر گیے تھے مگر وہ پلٹی نہیں تھی تب وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

آپ کب تک یوں ھی مجھ سے خفا رہیں گی...؟ کیا آپ کی نظر میں اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے...؟ میں آپ کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتا ہوں... کیا آپ اس رشتے کو قبول کرنا نہیں چاہتیں...؟ اس نے پوچھا تھا مگر دانین نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

دانین کچھ تو بولو... میں آپ کو کھونا نہیں چاہتا دانین... اتنی برداشت نہیں ہے مجھ میں... آپ کے معاملے میں بہت بے بس ہوں میں... ٹوٹ جاؤں گا میں اگر آپ سے جدا ہوا تو... صرف آپ ہی ہیں جو مجھے ٹوٹنے سے بچا سکتی ہیں...

اور آپ کو کسی سے بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کو راضی کر لوں گا اس رشتے کے لیے مگر ان سب سے پہلے آپ کو راضی ہونا ہو گا... مجھے آپ کا ساتھ چاہیئے... اس نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے محبت سے کہا-

آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے... میری حقیقت کیا ہے... میں آپ کے لائق نہیں ہوں... وہ اپنے سامنے پھیلے ہوئے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جب وہ اس کی بات کے درمیان میں ہی بول پڑا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اگر میں کہوں کہ میں سب کچھ جانتا ہوں... آپ کی زندگی کے ایک ایک پل سے واقف ہوں... آپ کی زندگی کے ہر خوشنما پل اور ہر دکھ درد سے واقف ہوں میں.... کیا تب بھی آپ اس رشتے کو... میری محبت کو قبول نہیں کریں گی... اس نے دانین سے سوال کرتے ہوئے اسے دیکھا جس کی آنکھ سے آنسو بہہ رہے تھے-

میں ان آنکھوں میں اب کبھی بھی آنسو نہیں دیکھنا چاہتا دانین....ہادی نے اس کے قریب آکر اس کے آنسو اپنی انگلی کی پوروں سے چنے تھے-

آپ مجھ سے اتنی محبت کیسے کر سکتے ہیں جب کہ میں نے آپ سے کتنی بد تمیزی کی ہے...اس کی بات پر ہادی کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا-

محبت پر تو کسی کا اختیار نہیں ہوتا نہ...یہ نا تو تخت و تاج دیکھتی ہے...نہ محل نہ جھوپڑی...نہ دوستی نا دشمنی...میں آپ سے اتنی محبت کیوں کرتا ہوں میں نہیں جانتا مگر آپ میرے لیے قیمتی متاع کی طرح ہیں...میں اب آپ سے دور نہیں رہنا چاہتا دانین...میں بہت جلد آپ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا...میں نے بابا سے بات کر لی ہے...وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر محبت سے بولا....لفظ اور لمحے سحر زدہ تھے اور وہ اس کے سحر میں گرفتار ہو گئی تھی-

اگر وہ نہیں مانے تو... وہ خوف سے بولی تو وہ اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

تب بھی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا... میں اپنی محبت کو انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گا... آپ کو مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا... آپ خود بھی نہیں... ہادی ابراہیم حیات شاہ اپنے فیصلوں سے پیچھے نہیں ہٹتا.... اور جو ایک بار ٹھان لے کر کے رہتا ہے.... اور یہاں تو معاملہ میری محبت... میرے عشق... میری زندگی کا ہے.... میں پیچھے نہیں ہٹوں گا... وہ اسے سینے سے لگائے ہوئے بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے سنناٹے میں چھت پر کھڑے وہ دونوں خاموش تھے... مگر ان کی دھڑکنیں ایک دوسرے کو محسوس کر رہی تھی... کتنے ہی لمحے ایسے ہی خاموشی سے گزر گئے تھے... وہ اس کی خوشبو کو اپنے اندر اترتا ہوا محسوس کر رہی تھی تب ہی اچانک کہیں پر کچھ گرنے کی آواز آئی تھی اور وہ ہوش میں آئی تھی اور اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تھی مگر گرفت مضبوط تھی وہ ہل بھی نہیں سکی تھی... ہادی نے اسے خود ہی الگ کیا تھا اور پھر اس کا چہرہ ایک بار پھر ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس کی پیشانی پر اپنی محبت

کی مہر ثبت کی تھی... جس پر وہ سرخ ہوتی ہوئی نظر جھکائے ہوئے پیچھے ہٹی تھی-

تب ہی کشف کی آواز سیڑھیوں کے پاس سے آئی تھی اور کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی... وہ گھبرا گئی تھی-

آپ جائیں پلیز... وہ گھبرا کر بولی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھبرائیں مت میں جاتا ہوں اور میرے لیے آپ اپنا خیال رکھا کریں... اور میرے بارے میں سوچا کریں... کہتے ہوئے وہ اس کا گال تھپتھپا کر چلا گیا تھا-

دانین یار اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو... میں نیچے ڈھونڈ رہی تھی سب جگہ... کشف اس کے قریب آ کر بولی-

میرا دل گھبرا رہا تھا تو میں اوپر آئی تھی...اب ٹھیک ہے چلو...دانین سیڑھیوں کی جانب چلتی ہوئی بولی-

***

اسلام علیکم حدید بھائی...دانین نے سلام کیا تھا-

وعلیکم السلام...اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا-

بھائی آپ شہر کب آئیں گے...اس نے پوچھا تھا-

آؤں گا کچھ دن میں یا پھر شادی تک...کیوں کیا ہوا...اس نے اپنے آنے کا بتا کر سوال کیا تھا-

مجھے آپ سے بات کرنی ہے بھائی...بہت ضروری بات...اس نے کہا-

ہاں بولو میں سن رہا ہوں...اس نے کہا-

ایسے نہیں بھائی...آپ جب یہاں آئیں گے تب...فون پر میں آپ کو پوری بات سہی سے نہیں سمجھا سکتی...آپ جلدی آنے کی کوشش کیجئیے گا...اس نے کہا-

ٹھیک ہے میں ایک دو دن میں آتا ہوں... نہیں تو شادی والے دن آنے کی پوری کوشش کروں گا...ابھی مجھے زرا ایک کام سے جانا ہے میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں...اللہ حافظ....حدید نے کہا-

اللہ حافظ بھائی... کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا-

***

ہادی جس دن سے ابراہیم حیات شاہ سے مل کر گیا تھا...اس دن کے بعد سے وہ مسلسل ان سے رابطے میں تھا مگر انھوں نے اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا... لیکن وہ پہلے جیسا غصہ بھی نہیں کر رہے تھے... شاید اپنے بیٹے کے لیے انھوں نے اس پہلو پر سوچنا شروع کر دیا تھا جس پر شاید ہی زندگی میں کبھی غور بھی کرتے مگر قسمت انھیں اس موڑ پر لے کر آئی تھی کہ اب وہ اس بارے میں سوچ رہے تھے مگر ان کے اندر موجود انتقام کی آگ....ان کی ضد...انھیں جھکنے نہیں دینا چاہتی تھی-

اب بھی وہ آفس میں بیٹھے سوچ رہے تھے کہ وہ کیا کریں...وہ کشمکش میں مبتلا تھے ...ایک طرف ان کا بیٹا تھا تو دوسری طرف ان کا دشمن اور وہ اپنے دشمن کے آگے جھکنا نہیں چاہتے تھے اور نہ ہی اس سے کسی طرح کا رشتہ رکھنا چاہتے تھے...اور ان کا بیٹا

اس گھر کی بیٹی سے نکاح کر کے بیٹھا تھا۔

انھوں نے اس کے نکاح کے بارے میں ابھی اس کی ماں سے کچھ بھی نہیں بتایا تھا ورنہ انھوں نے الگ ہنگامہ برپا دینا تھا... وہ اپنے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتے تھے اور وہ اس کی بیوی کو اپنا بھی نہیں سکتے تھے... کیسی مشکل میں ڈال دیا تھا انھیں ہادی نے... آج شام کی فلائٹ سے انھیں ہادی کے پاس جانا تھا کیونکہ ان کی بیگم صاحبہ کی ضد تھی کہ انھیں ہادی کے پاس جانا اور ان کی کسی دوست کی بیٹی کی شادی بھی تھی جس میں انھیں شامل ہونا تھا... انھیں بھی اپنے آفس کا کام تھا اس لیے انھیں بھی جانا تھا مگر سب سے پریشانی والی بات ایک ہی تھی کہ انھیں کیا کرنا چاہیے... وہ کچھ سوچ نہیں پا رہے تھے اور نہ ہی وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے۔

***

آج کشف کے بھائی کی مہندی تھی... مشترکہ فنکشن تھا تو اس لیے مہندی کے فنکشن کا انتظام میرج ہال سے کیا گیا تھا... پورے ہال کو خوبصورت سے پھولوں اور لائٹوں سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا... سٹیج کو بھی پھولوں اور گلدستوں سے سجایا گیا.... ہر طرف پھولوں کی بھینی بھینی سی خوشبو چھائی ہوئی تھی... فنکشن ابھی شروع نہیں ہوا تھا مگر ایک طرف عورتوں نے ڈھولک سنبھال رکھی تھی اور گانے بجانے میں مصروف تھیں... دوسری طرف فل والیوم میں میوزک بج رہا تھا جس کی وجہ سے ہلچل مچی ہوئی تھی... دونوں جانب کے مہمانوں سے ہال بھرا پڑا تھا... ہر طرف گھما گھمی کا ماحول تھا کوئی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا تو کوئی تیار ہو کر رسم شروع ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

***

ہادی بیٹا تم نے کیا سوچا ہے... اس کی امی نے اسے باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔

کس بارے میں امی...اس نے حیرت سے پوچھا تھا-

شادی کے بارے میں اور کیا پوچھوں گی میں تم سے....انھوں نے کہا-

کیا مجھے امی کو بتا دینا چاہیے کہ میں نکاح کر چکا ہوں... نہیں میں انھیں ابھی نہیں بتا سکتا...مجھے پہلے بابا کو رازی کرنا ہو گا وہ خود ہی امی کو بتا دیں گے اور منا بھی لیں گے...اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا-

ہادی... کہاں کھو گئے بیٹا...انھوں نے اسے سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر کہا-

امی ابھی مجھے تھوڑا وقت دیں میں آپ کی خواہش بہت جلد پوری کر دوں گا...اس نے پیار سے ان کا گال تھپتھپا کے کہا-

ٹھیک ہے مگر مجھے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے...انھوں نے پیار سے کہا-

آپ کہیں جا رہیں ہیں امی...ان کی تیاری دیکھ کر اس نے پوچھا-

ہاں میری دوست کی بیٹی کی مہندی ہے آج...وہیں جا رہی ہوں...انھوں نے بتایا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ کو وہاں چھوڑ دوں...اس نے کہا-

نہیں سمرہ اور بھابھی آتی ہی ہوں گی...مجھے ان کے ساتھ جانا ہے...تم جاؤ بیٹا...انھوں نے کہا-

اچھا پھر میں چلتا ہوں امی...اس نے کہا-

ہاں جاؤ...وہ مسکرائی تھیں-

***

یار دانین جلدی تیار ہو...رسم ابھی تھوڑی دیر میں شروع ہو جائے گی...بھابھی کے گھر والے بھی آ چکے ہیں شاید...ایک ہم ہی ابھی تک تیار نہیں ہوئے...کشف آئینے کے سامنے اپنے میک اپ کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے بولی-

میں تو کب سے تیار ہوں کشف...ایک تمہاری ہی تیاریاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں اور تم مجھے بول رہی ہو...دانین کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے بولی-

اس کے بولنے پر کشف نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا... وہ لائٹ مہندی کلر کی فلور لینتھ انار کلی جس پر موتیوں کا خوبصورت سا کام تھا پہنے اور اسی کے ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے اس کے سامنے کھڑی تھی... کانوں میں میچنگ کے جھمکے پہنے ہوئے تھے اور میک اپ کے نام پر صرف آنکھوں میں کاجل لگایا تھا.... اس کی تیاری دیکھ کر اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تھا اور اس کو پکڑ کر اسے آئینے کے سامنے کیا تھا۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے... اس نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکو میں بتاتی ہوں تیاری کسے کہتے ہیں.... وہ اس کے بال کھول کر مانگ نکال کر اس پر مانگ ٹیکا لگاتے ہوئے بولی۔

نہیں رہنے دو کشف... ایسے ہی ٹھیک ہے.... دانین نے کہا۔

چپ چاپ سیدھی طرح کھڑی رہو اور جو میں کر رہی ہوں کرنے دو....وہ لپسٹک نکالتے ہوئے بولی-

نہیں...اتنی ڈارک نہیں پلیز... تھوڑی لائٹ سی لگا دو پلیز...اس نے کہا-

اچھا ٹھیک ہے آج تم اپنے من کی کر لو مگر کل میرے ساتھ پارلر چلو گی جیسے میں کہوں ویسے ہی تیار ہونا ہے تم کو... سمجھ گئی... کشف نے دوسری لپسٹک ڈھونڈتے ہوئے کہا-

کل کی کل دیکھی جائے گی...ابھی چلو آنٹی شاید نیچے بلا رہی ہیں...دانین نے کہا-

ارے مجھے تو آواز نہیں آئی... تم ادھر آؤ زرا... کشف نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا-

میں ایسے ہی ٹھیک ہوں نہ... سب مجھے ہی دیکھنے تھوڑی آرہے ہیں... وہ بولی-

ایسے کیسے ٹھیک ہے.... اور سب نہیں مگر جسے دیکھنا ہے وہ تو آ ہی رہے ہیں... کشف کے شرارت سے کہنے پر اس نے چونک کر اسے دیکھا-

ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں نے ہادی بھائی کو بھی انوائٹ کیا ہے... کشف نے اسے دیکھ کر کہا جس کے چہرے پر حیرت تھی-

ایک منٹ وہ تمہارے بھائی کب سے ہو گئے... دانین نے پوچھا-

جب سے تمہارے وہ ہو گئے اور جب سے تمہاری ان سے صلح ہو گئی... کشف نے مزے سے کہا-

تمہیں کیسے پتہ ہماری صلح ہو گئی ہے....؟تم ہماری باتیں سن رہی تھیں...؟؟اس نے کہا-

پوری نہیں سنی تھیں بس وہ تو اتفاق سے تمہیں ڈھونڈتے ہوئے میں نے کچھ باتیں سن لیں تھیں...اور وہ کیا کہا تھا تمہارے انھوں نے...وہ سوچنے لگی جب کہ وہ اس ملاقات کو سوچ کر اس کا دل دھڑکا تھا اور اس کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ میرج ہال میں داخل ہوا تھا...چاروں طرف رونک لگی ہوئی تھی...اس نے ارد گرد نظر ڈالی مگر نظر کو جس کی تلاش تھی وہ وہاں کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی...وہ چلتا ہوا آگے آیا تھا اور تب ہی اس کی نظر اس پر پڑی تھی جو کشف کے پیچھے بھاگ رہی

تھی...بے اختیار ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی اور وہ اسی طرف آیا تھا جہاں وہ تھیں-

***

آہم...آہم...آہم....کہاں کھو گئی...کشف نے گلا کھنکار کر شرارت سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں نہیں...اب تم بکواس کرنا بند کرو اور چلو....وہ اٹھتے ہوئے بولی-

ارے ہاں یاد آیا....کیا کہا تھا انھوں نے...ہادی ابراہیم حیات شاہ اپنے فیصلوں سے پیچھے نہیں ہٹتا....اور جو ایک بار ٹھان لے کر کے رہتا ہے....اور یہاں تو معاملہ میری محبت...میرے عشق...میری زندگی کا ہے....میں پیچھے نہیں ہٹوں گا...وہ باز نہیں آئی تھی اور اس کی باتیں دہرانے لگی تھی-

تم رکو میں بتاتی ہوں تمہیں....دانین نے پاس پڑا کشن اٹھایا تو وہ دروازے کی طرف بھاگی۔

ارے ہادی بھائی آپ آ گئے...دیکھیں آپ کی بیوی کیا کر رہی ہے...کشف نے کہا تو دانین فوراً کشن پھینک کر سیدھی کھڑی ہو گئی تھی...اس کا چہرہ دیکھ کر کشف زور سے ہنسنے لگی۔

کشف رک جا زرا...آج مزا چکھاتی ہوں تمہیں...اس کی شرارت سمجھ کر دانین اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

***

دانین کشف کے پیچھے بھاگ رہی تھی جب کشف ایک سائڈ کو ہو گئی تھی تو دانین سیدھی کسی سے جا ٹکرائی تھی مگر اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو اس کے قریب جانے سے روکا تھا...اس نے گھبرا کر نظر اٹھا کر دیکھا تو مہندی کلر کی شرٹ اور آف وہائٹ پینٹ... بال نفاست سے سیٹ کیے وہ ہادی تھا...وہ اس کے سینے سے اپنا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹی تھی... لیکن گھبراہٹ میں اس کے پاؤں کے نیچے اس کی ڈریس کا کنارا آیا تھا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب کو گری تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی ہادی نے اس کا ایک بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ کر اسے اپنی گرفت میں لیا تھا....وہ گھبرا کر اس کے قریب ہوئی تھی...ہادی نے اس کے چہرے کو دیکھا جس پر اس کے گیسوؤں نے سایہ کیا ہوا تھا اس نے ایک ہاتھ سے اس کے بال سمیٹ کر کان کے پیچھے کیے تھے جس پر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اب اس کا مانگ ٹیکا سہی کر رہا تھا وہ بے اختیار اسے دیکھے گئی تھی...وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے ہوئے تھے۔

اور ایسا تو شروع سے ہی ہوا تھا جب بھی وہ اس کے سامنے آتا تھا وہ اسی طرح کھو جاتی تھی...آس پاس کی ہر چیز جیسے غائب ہو جاتی تھی...اب وہ اس کا تھا...اس کا نصیب تھا۔

جتنی دفعہ دیکھوں تجھے

دھڑکے زوروں سے

ایسا تو کبھی ہوتا نہیں

مل کے غیروں سے

میوزک کی آواز پر وہ ہوش میں آئی تھی اور نظر جھکا گئی تھی مگر ہادی نے اس پر سے نظر نہیں ہٹائی تھی....اس نے نگاہ اٹھا کر اسے پھر سے دیکھا جس کی نظریں مسلسل اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھی...اس کی نظروں کی تپش سے گھبرا کر اس نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

دور جانا نہیں

تم کو ہے قسم

خدا سے زیادہ تمھیں

چاہتیں ہیں صنم

گانے کے بول نے اسے اچھا خاصا نروس کر دیا تھا جب ہادی نے اس کے جھمکے کو ایک انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے ہلایا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیا تھا... وہ مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا جب وہ پیچھے کو مڑ کر واپس جانے لگی تھی مگر اسے رکنا پڑا تھا۔

دور جانا نہیں

مجھ سے اے صنم

خدا سے زیادہ تمھیں

چاہتیں ہیں صنم

اس کا دوپٹہ کہیں اٹک گیا تھا مگر اسے لگا تھا کہ شاید ہادی کے ہاتھ میں اس کا دوپٹہ ہے.. اوپر سے گانے کے بولوں نے اس کی جان مشکل میں ڈال رکھی تھی...اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا...رخساروں پر سرخی اتر آئی تھی... ہتھیلیوں میں پسینہ اتر آیا تھا....اور ہادی کو وہ رات یاد آئی جب اسی طرح اس کا دوپٹہ اس کی گھڑی میں اٹکا تھا... وہ مسکرا دیا...دانین ویسے ہی کچھ دیر تک اس کی جانب پشت کیے کھڑی رہی تھی-

دل میں جو بھی ہے

تیرا ہی تو ہے

چاہے جو مانگ لو

روکا کس نے ہے

ہادی نے اس کے قریب آ کر اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں کے آگے کیا تھا... دانین نے اپنے دوپٹے کو اس کی گھڑی میں اٹکا دیکھ کر نظر جھکا لی تھی... کیا سوچ رہی تھی وہ... اور کیا ہوا تھا... سارے حادثے آج ہی ہونے تھے... وہ بری طرح نروس ہوئی تھی... ہادی نے اس کا دوپٹہ نکال کر اسے اپنے سامنے کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قتل اگر کرنا ہو

کرنا دھیرے سے

اُف بھی نہیں نکلے گی

میرے ہونٹوں سے

مجھے یاد کیا تھا... اس کے جھمکے کو چھیڑتے ہوئے ایک سوال کیا تھا... اس کے جھمکے اس کے چہرے پر اسے بہت خوبصورت لگ رہے تھے-

دور جانا نہیں

تم کو ہے قسم

خد سے زیادہ تمھیں

چاہتیں ہیں صنم

اس کے سوال کا جواب وہ نہیں دے پائی تھی...نروس سی ہو کر سر جھکا گئی تھی مگر رخساروں پر پھیلی حیا کی سرخی کو چھپا نہیں پائی تھی جب وہ اس کے قریب آیا تھا اور اپنے چہرے کو اس کے کان کے قریب کیا تھا...اس کی سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی...اس کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو اسے اپنی سانسوں میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی...اس کے اتنا قریب آنے پر اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...وہ آنکھیں بند کر گئی تھی...ہادی نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھا تھا-

جب تیرے کان کا جھمکا ہلتا ہے

میرے دل کی دنیا میں اک شور سا اٹھتا ہے

میں تجھ کو پہروں سوچتا رہتا ہوں

میرا دل بس تیرے لئے دھڑکتا ہے

(از ناز پروین فاطمی)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لفظوں نے جیسے جادو کیا تھا اس نے اپنی بند آنکھیں کھولیں تھیں...ہادی نے اس کے جھمکے پر اپنے لب رکھے تھے...اس کے لبوں نے جھمکے کے ساتھ ساتھ اس کی گردن کو بھی چھوا تھا...وہ جی جان سے لرز کر رہ گئی تھی...اور پیچھے ہٹنا چاہا تھا جب اس نے دانین کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر اسے چھوڑ دیا تھا اور کچھ قدم پیچھے ہٹا تھا...دانین نے اتھل پوتھل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ ایک نظر اسے دیکھا تھا جو مسکراتے ہوئے محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا...جب

وہ نروس سی وہاں سے واپس پلٹ گئی تھی تیز تیز قدم اٹھاتی اسی کمرے میں آئی تھی جہاں کچھ دیر پہلے وہ تیار ہو رہی تھیں...اور دروازہ بند کر کے اپنی پشت دروازے سے ٹکائی تھی... تیز تیز چلنے کی وجہ سے سانسوں نے رفتار پکڑی تھی اور دھڑکنوں نے الگ شور مچا رکھا تھا...وہ آنکھیں بند کیے ویسے ہی کھڑی تھی۔

مجھے یاد کیا تھا...الفاظ گونجے تھے...اس نے جھٹکے سے آنکھوں کھول کر دیکھا تھا وہ کہیں نہیں تھا...وہ اسے کیا بتاتی کہ جو دل میں بسے ہوں انہیں یاد نہیں کیا جاتا...وہ آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی جب وہ اسے اپنی گردن اور پیشانی پر دہکتا لمس محسوس ہوا تھا اور وہ خود سے ہی شرما کر نظر جھکا گئی تھی۔

تب ہی اس کے فون پر میسج آیا تھا جس پر لکھا تھا کہ شرما چکی ہو تو نیچے آجاؤ رسم شروع ہونے والی ہے... جسے پڑھ کر وہ کھسیا سی گئی تھی اور سیدھی نیچے گئی تھی اور کشف کی درگت بنانے کا سوچا تھا۔

***

وہ نیچے آئی اور کشف کی تلاش میں ارد گرد دیکھا تھا پر وہ نظر نہیں آئی تھی... وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی وہیں پڑی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور سامنے ڈھولک بجاتی ہوئی عورتوں کو دیکھنے لگی تھی جو فل والیوم میں بجتے میوزک سے مقابلہ کرنے میں لگی ہوئی تھیں... جب کہ ان کی آواز میوزک کی وجہ سے دب کر رہ گئی تھی... لیکن ان کا جوش دیکھنے لائق تھا... وہ مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہی تھی... اچانک خاموشی چھا گئی تھی... بس میوزک کی آواز گونج رہی تھی۔

جہاں تم ہو وہیں میں ہوں

تیرے نا ہونے سے لگتا ہے میں کیوں ہوں

تو ہی میرا کل ہے تو ہی میرا آج

ایک شور اٹھا تھا اور دلہن کو سٹیج پر لایا گیا تھا...تب ہی وہ اس کے برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا...وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر کے اٹھنے لگی تھی جب اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روکا تھا-

میں شاید ہوں یقین تم ہو

میرے چہرے پہ ٹھہری اک ہنسی تم ہو

تیرا ملنا یوں روزانہ

لگے سانسوں کی عادت تم کو دہرانا

بیٹھی رہو میں آپ کو کھا نہیں جاؤں گا...اس نے مسکرا کر کہا تھا اور اسے مجبوراً بیٹھنا پڑا تھا...وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا شاید آج اور اسے موقعے بھی مل رہے تھے اور جب وہ آس پاس ہو تو گانے بھی ایسے جو دل کو دھڑکا دے-

ہوائیں تجھ سے گزری ہیں

مجھے وہ سانس بن کے ملی ہیں

زندگی کی طرح ٹھہری ہیں

دیکھو نا تم

دانین نے نگاہ اٹھا کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا... کچھ دیر پہلے والی اس کی حرکت یاد آئی تھی... اس نے گھبرا کر نظر دوسری طرف کی تو کشف ہاتھ میں ایک پیکٹ لیے اسے اپنی جانب آتی ہوئی دکھی تھی۔

دانین میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں اور تم یہاں بیٹھی ہو... کشف اس کے نزدیک آکر شرارت سے بولی تو دانین نے اسے گھور کر دیکھا۔

میں تو تمہیں یہ پھولوں کا زیور دینے آئی تھی...اسے پہن لو میں تب تک بھائی کو دیکھوں...رسم شروع کرنی ہے...وہ اسے پیکٹ تھما کر آگے بڑھ گئی تھی...اور وہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی-

میں پہنا دوں...اس نے اجازت مانگی تھی جس پر وہ کنفیوز ہو کر رہ گئی تھی-

جب اس نے اس کے ہاتھ سے پیکٹ لے کر اس سے پھولوں کے کنگن نکالے تھے اور اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے کی تھی... جس پر اس نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا اور وہ اسے پھول پہنانے لگا تھا اور وہ اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھے گئی تھی-

کبھی الفاظ بن کے میرے

زرا ہونٹوں پر یوں رہ لینا

میں بولوں اور سنائی دینا

ہمیشہ تم

اس نے کنگن پہنا کر ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالی تھی اور پھر ان ہاتھوں کو تھام اپنے چہرے کے قریب لایا تھا اور پھولوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔

تو ہی میرا کل ہے

تو ہی میرا آج

تو ہی میرا کل ہے

تو ہی میرا اج

اس کے اس عمل پر ماضی کی ایک جھلک آنکھوں کے سامنے سے گزری تھی اور اس نے بے اختیار اپنے رب کو پکارا تھا کہ اس شخص کو اس سے جدا مت کرنا...اگر اسے اس کا نصیب بنایا ہے تو پھر اس کا ہی رہنے دینا۔

دیکھیں پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں...لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے...جب اس نے کافی دیر تک اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تو وہ آہستہ سے منمنائی۔

یہ ہاتھ میں نے چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما ہے...لوگ دیکھیں گے تو یہی کہیں گے کہ کتنی محبت ہے ہم دونوں میں...وہ آنکھوں میں محبت سمائے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر لوگ یہ نہیں جانتے کہ ہمارے بیچ رشتہ کیا ہے اور آپ میرے ہیں کون...؟اس نے دھیرے سے کہا۔

لوگ نہیں جانتے مگر آپ تو جانتی ہیں...آپ بتائیں ہم آپ کے ہیں کون...؟ہادی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

اس کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا اور اس نے ابھی بھی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا...اس کے سوال کا جواب وہ کیا دیتی...وہ تو حیا کے مارے نظر بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی-

کیا ہوا آپ چپ کیوں ہیں...بولیں ہم آپ کے ہیں کون...؟اس نے اسے تنگ کر نے لیے پھر پوچھا تھا-

وہ...وہ میں جاؤں...کشف مجھے بلا رہی ہے...وہ منمنائی-

اچھا مجھے تو آواز نہیں آئی...اس نے مسکرا کر کہا مگر پھر اس کی رونی صورت دیکھ کر اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا-

اچھا جایئے مگر کل آپ جب مجھ سے ملیں گی تو سوال کا جواب یاد کر کے آیئے گا ورنہ میں اپنے طریقے سے جواب لے ہی لوں گا...اس نے پیار اس کا رخسار تھپتھپا کر کہا تھا

اس نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا... وہ اس کے طریقے کا مطلب سمجھتی تھی... چہرے پر سرخی دوڑ گئی تھی اور وہ محبت سے اس کے گھبرائے ہوئے روپ کو دیکھ رہا تھا... وہ وہاں سے جلدی سے اٹھی تھی۔

***

ماشاءاللہ دانین کتنی پیاری لگ رہی ہو اور کتنا بلش کر رہی ہو... میک اپ کر کے آئی ہو... وہ جب کشف کے پاس آئی تو اس نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھ کر اسے چھیڑا تھا جس پر وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی۔

تم مجھ سے بات مت کرنا... بہت مخول سوار ہے نہ تمہیں... تم سے میں فنکشن کے بعد نپٹوں گی... اس نے دھمکی دی تھی۔

ناراض مت ہو میں تم دونوں کے لیے بہت خوش ہوں... وہ اس کے گلے لگ کر خوشی سے بولی تھی... وہ واقعی میں اس کے لیے بہت خوش تھی۔

اور پہلی بار وہ بھی اپنے لیے بہت خوش تھی۔

ایک تو تم لوگوں کی باتیں نہیں ختم ہوتی... رسم شروع کرنی ہے اور تم لوگ یہاں باتیں کر رہی ہو... چلو جلدی یہ سب سامان اٹھاؤ اور باہر چلو... کشف کی ماما اجلت میں کہتی ہوئی باہر نکل گئی اور وہ ایک دوسرے کو دیکھتی جلدی جلدی مہندی کے تھال اور باقی سامان لے کر ان کے پیچھے گئیں۔

***

وہ کشف کے ساتھ سٹیج پر آئی تھی... مہندی کی رسم شروع کی گئی تھی... کشف نے

سب سے پہلے دونوں کو باری باری مہندی لگائی گئی تھی...دونوں جانب کے لوگوں نے باری باری ان دونوں کو مہندی لگائی تھی...پھر کشف نے دانین سے مہندی لگانے کو کہا تھا...جب وہ مہندی لگانے کے لیے آگے بڑھی تو کسی کی آواز نے اسے آگے بڑھنے سے روکا تھا۔

لگتا ہے آپ کو اپنی خوشیاں عزیز نہیں ہیں جو آپ نے اس لڑکی کو اپنی خوشیوں میں شامل کیا ہے...کسی نے نفرت سے کہا تھا اور وہ یہ آواز تو سنتے ہی پہچان گئی تھی...اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا تو وہ سمیر کی مام تھیں۔

آپ یہ کس طرح کی بات کر رہیں ہیں...کشف کی ماما نے کہا۔

بات تو میں سچ کہہ رہی ہوں...ارے میں تو کہتی ہوں آپ کو اس سے یہ کام لینے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیوں اپنی خوشیاں کالی کرنا چاہتی ہیں...انھوں نے دانین کو

کاٹ دار نظروں سے دیکھ کر کہا۔

آپ کے بیٹے کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ اللہ کی مرضی تھی...اس کے لیے آپ اس بچی کو الزام نہیں دے سکتی... کشف کی ماما نے کہا...وہ اس کے بارے میں سب جانتی تھیں...دانین کی دادی اماں نے انھیں بتایا تھا۔

ارے اس لڑکی کے قدم میرے بیٹے کی زندگی میں کیا پڑے میرا بیٹا اس دنیا سے ہی چلا گیا...میرا گھر برباد ہو گیا...ہماری زندگیوں میں اندھیرا چھا گیا...میرے گھر کا چراغ بجھ گیا... منحوس ہے یہ لڑکی اور آپ لوگ...انھوں نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ جو انھوں نے اس کے کانوں میں انڈیلا تھا...ان کے لفظوں کی کاٹ سے اسے اپنی رگیں کٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں...اس سے زیادہ وہ نہیں سن سکتی تھی...وہ آنکھوں میں آنسو لیے سٹیج سے اتر کر چلتی جا رہی تھی...آنسوؤں کی

وجہ اسے سامنے سب دھندلا دکھ رہا تھا...اسے نہیں پتہ تھا وہ کدھر جا رہی ہے جب ہی وہ کسی سے ٹکرائے تھی۔

***

ہادی کو کسی کا فون آیا تھا تو وہ بات کرنے باہر آیا تھا جب وہ بات کر کے واپس آیا تو سامنے سٹیج کے پاس جمع لوگ اور وہاں سب لوگوں کو آپس میں خسر پسر کرتے دیکھ کر اسے عجیب لگا تھا اور پھر اچانک اسے کسی کا دھکا لگا تھا...اس نے دیکھا تو دانین تھی اور اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

ہادی کو دیکھ کر اس کے آنسو اور روانی سے بہے تھے اور وہ بے اختیار اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔

کیا ہوا دانین... کسی نے کچھ کہا...اسے اپنے سامنے کر کے اس نے پوچھا تھا۔

میں نے کچھ نہیں کیا تھا... میں نے منع کیا تھا سمیر کو... اتنی تیز گاڑی مت چلائیں... انھوں نے میری نہیں سنی... وہ کہتی ہیں میری وجہ سے سب ہوا... جیسے یہ سب میں نے کیا ہو... وہ روتے ہوئے بولی تھی... وہ اس کی بات سن کر سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا ہو گا... اس کے آنسو دیکھ کر ہادی کو غصہ آیا تھا-

میں نے پہلے بھی کہا تھا میں اب ان آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھنا چاہتا... اب رونا بند کریں... وہ اس کے آنسو صاف کر کے اس کا ہاتھ تھام کر ان کے سامنے آیا جو ابھی بھی پتہ نہیں کیا کیا بول رہی تھیں-

***

آپ اس لڑکی کی حمایت کر رہی ہیں... اس لڑکی کی منحوسیت کی وجہ سے میرا گھر برباد

ہو گیا...اس کی موجودگی نے سب تباہ اور برباد کر دیا.....اس کی منحوسیت کی وجہ سے میرے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا... سمیر کی مام نے حقارت سے کہا-

بس...بہت بول لیا آپ نے...اس کی سخت آواز نے ان کی تیزی سے چلتی زبان کو روکا تھا-

دانین نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا تو وہ چپ رہ گئی تھی-

کس طرح کی باتیں کر رہی ہیں آپ...آپ کو زرا بھی خدا کا خوف نہیں ہے... کس دور میں جی رہی ہیں آپ لوگ... کس طرح جاہلیت بھری باتیں ہیں آپ لوگوں کی...آپ کسی انسان کی زندگی اور موت...اس کی خوشی یا غم کا جمے دار کسی دوسرے انسان کو کیسے ٹھہرا سکتی ہیں... کوئی بھی کسی کی وجہ سے نہیں مرتا... مرتے سب اپنے

وقت پر ہی ہیں.... زندگی اور موت اس رب کے ہاتھ میں ہے... اور اس دنیا میں وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے... آپ کے یا ہمارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا.... آپ کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ یا اس کی موت کی جمے دار یہ لڑکی نہیں ہے... آپ اپنے بیٹے کی موت کا جمے دار اسے نہیں ٹھہرا سکتیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے آپ کے ساتھ برا ہوا تو ایسا پہلے ہی دن ہو جانا چاہیے تھا.... اگر اس کی وجہ سے کچھ بھی برا ہوتا ہے تو آپ سب لوگوں کے ساتھ اب تک کوئی حادثہ پیش کیوں نہیں آیا... کیوں سہی سلامت ہیں آپ لوگ ابھی یہاں... آپ جس طرح سے اس کو قصوروار ٹھہرا رہی ہیں... آپ نے کبھی سوچا کہ اس کے دل و دماغ پر کیا اثر پڑے گا آپ کی باتوں کا... آپ کی اس طرح کی باتیں اس کی زندگی تباہ کر سکتی ہیں.... مگر افسوس کے ہم بولنے سے پہلے کبھی نہیں سوچتے کہ ہمارے کہے گئے الفاظ کسی کے دل اور روح کو کس طرح زخمی کرتے ہیں... اگر اس کی جگہ پر آپ کی بیٹی ہوتی تو تب بھی آپ اسی طرح کی باتیں کرتی جیسی آپ ابھی کر رہی ہیں... اس نے کہا تو وہ نظر چرا کر نیچے دیکھنے لگیں تب ہی ان کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی تھی جس نے دانین کا ہاتھ تھاما ہوا تھا... ان کے پاس اس کے سوال کا جواب نہیں تھا مگر اپنی جھینپ مٹانے کے لیے انھیں سوال مل گئے تھے۔

اس طرح سے مجھ سے بات کرنے والے تم ہوتے کون ہو... دیکھو کیسے اس کی حمایت میں بول رہا ہے... تمہیں اتنی دلچسپی کیوں ہے اس معاملے میں... کیا جانتے ہو اس کے بارے میں...؟ کیا رشتہ ہے تمہارا اس لڑکی سے...؟ ان کی باتیں اسے اندر تک سلگا گئیں تھیں... اس کے چہرے پر غصیلے تاثرات ابھرے تھے جب اس نے سامنے دیکھا ان عورتوں میں اس کی ماں اور سمرہ اور ممانی بھی تھیں... عجیب اتفاق تھا اس کی ماں یہاں آنے کے لیے تیار ہو رہی تھی... ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی اور اس کی ماں اس کا جواب سننے کے لیے اب اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھیں... اس نے ایک نظر سامنے دیکھا تھا اور پھر دانین کو... دانین نے بھی انھیں دیکھا تھا مگر وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ ان کا ہادی سے رشتہ کیا ہے-

بولو نہ اب کیوں بولتی بند ہو گئی... یا پھر... ان کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب وہ بیچ میں ہی بول پڑا تھا-

بس اک لفظ نہیں... یہ بیوی ہے میری... اور اس کے بارے میں مجھے کسی سے کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں ہے... میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں اور اسے کچھ بھی کہنے کا حق میں نے کسی کو نہیں دیا... وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجبوت لہجے میں بولا تھا۔

اس کے انکشاف پر اس کی ماں اور سمرہ کے چہرے کا رنگ بدلا تھا... سمرہ نے کچھ کہنے کے لیے ایک قدم آگے بڑھایا تھا جب ہادی کی امی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا اور آنکھ کے اشارے سے اسے کچھ بھی بولنے سے منع کیا اور پھر وہاں سے خاموشی سے واپسی کے لیے نکل گئیں تھیں مگر ان کی خاموشی توفان کھڑا کرنے والی تھی۔

دانین نے سمرہ کے بڑھتے قدموں کو دیکھا تھا اور پھر اس کی آنکھ میں آئی نمی کو دیکھ کر اسے عجیب سے احساس نے گھیر لیا تھا کہ اچانک ہادی کی آواز سن کر وہ سمرہ پر سے نگاہ ہٹا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

اب یہ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی بیوی ہے... تو اس کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے پہلے سو بار سوچیے گا.... اس نے وارننگ دینے والے انداز میں مگر دھیمے لہجے میں کہا تھا۔

پھر اچانک وہ دانین کا ہاتھ چھوڑ کر ان کے پاس آیا تھا... اپنے سخت لہجے کا احساس تھا اسے... ان کی آنکھوں میں آئی نمی نے اسے شرمندہ کر دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے معاف کر دیں... میں نے آپ سے اس طرح سے بات کی... آپ میری ماں کی طرح ہیں... میں سمجھ سکتا ہوں آپ کا دکھ بہت بڑا تھا... کچھ کھو کا احساس ہی بہت جان لیوا ہوتا ہے اور آپ نے تو اپنا بیٹا کھویا ہے... مگر یہ اللہ کا فیصلہ ہے وہ اتنی ہی زندگی لے کر آپ کے پاس آیا تھا لیکن اس سب کی جمے دار میری بیوی نہیں ہے... اللہ کے فیصلے پر راضی ہونا سیکھ لیں زندگی آسان ہو جائے گی... آپ کسی کو قصوروار ٹھہرا کر

اس غم سے باہر نہیں نکل سکتی... میں بھی آپ کے بیٹے کی طرح ہوں... آپ سمجھ لیں میں آپ کا بیٹا ہوں.... اس نے ان کا ہاتھ تھام کر اپنے لفظوں سے مرحم رکھنے کی کوشش کی تھی... جب وہ روتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی تھیں۔

کافی دیر رو لینے کے بعد وہ دانین کے پاس آئیں تھیں اور اس سے معافی مانگنے کے لئے ہاتھ جوڑے تھے جنھیں اس نے جڑنے سے پہلے ہی تھام لیا تھا اور نفی میں سر ہلایا تھا تو وہ اسے گلے لگا کر پھر سے رو پڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انھیں دکھ اور پچھتاوا تھا کہ انھوں نے اس وقت اس کے سر پر ہاتھ کیوں نہیں رکھا تھا جب اسے سب سے زیادہ ان کی ضرورت تھی اور انھوں نے لوگوں کی باتوں میں آکر اس سے منہ پھیر لیا تھا... اس نے بھی تو اپنا شوہر کھویا تھا۔

بس اب رونا بند کریں اور فنکشن کو انجوائے کریں... کشف کی مام نے آکر ان سے کہا تو

وہ مسکرادی اور ان دونوں کی طرف دیکھا۔

تم دونوں بہت پیارے اور اچھے دل کے مالک ہو... تم دونوں کو کسی کی نظر نہ لگے... زندگی کی ساری خوشیاں دیکھو اور ہمیشہ ساتھ رہو... انھوں نے باری باری دونوں کا ماتھا چوم کر انھیں دعا دی تھی جس پر دونوں نے دل میں آمین کہا تھا۔

وہ ہادی سے اور بھی کچھ بات کر رہی تھی اور وہ پاس کھڑی ہادی کو دیکھنے میں مگن تھی... وہ جتنا خوبصورت تھا اس سے زیادہ خوبصورت اس کا دل تھا.... اور یہ خوبصورت دل کا مالک شخص صرف اس کا تھا... صرف اس سے محبت کرتا تھا... اس کی چاہت رکھتا تھا۔

وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے مسکرا دیا تھا... سمیر کی مام وہاں سے چلی گئی تو وہ دانین کی جانب پلٹا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اس کا فون بجنے لگا تھا... بابا کا نمبر

دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اب اسے ان سب کا سامنا کرنا پڑے گا...اسے آج سب سے بات کرنی تھی...اس لیے وہ اسے کل آنے کا کہہ کر وہاں سے نکل آیا تھا۔

***

تیار رہو کل کے لیے ہادی ابراہیم حیات شاہ...ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے الگ ہونے کے لیے... بچھڑنا مبارک...ہاہاہاہا..... کمینگی سے ہنستا ہوا عادل علی اپنے سامنے ان دونوں کی تصویریں پھیلائے بیٹھا جو اس نے فنکشن میں اپنے آدمی کو بھیج کر کھینچوائی تھیں۔

***

شفیق صاحب کے گھر میں ہنگامہ مچا ہوا تھا...ابراہیم حیات شاہ،ان کی بیگم، سمرہ اور

اس کی مام سب ایک کمرے میں موجود تھے... سمرہ رونے میں مصروف تھی...
ابراہیم حیات شاہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھے ان کی باتیں سن رہے تھے-

ہادی کی امی اپنے گھر نہ جا کر سمرہ کے ساتھ اس کے گھر آ گئیں تھیں-

اتنا بڑا قدم اٹھانے کی اس میں ہمت کہاں سے آئی... نکاح کر لیا اس نے اور وہ بھی اس لڑکی سے... وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹتی ہوئی بولتی جا رہی تھیں-

ہمت کی بات کر رہی ہیں آپ بیگم صاحبہ... آپ نے اس کی دیوانگی.... اس کی محبت... اس کا عشق نہیں دیکھا اس لڑکی کے لیے... اسے ہمت اس کی محبت نے دی ہے... انھوں نے اپنی بیگم صاحبہ کو دل ہی دل میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے بول کر وہ اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتے تھے-

آپ کو خبر تھی ہادی کے نکاح کی...اچانک انھوں نے ابراہیم حیات شاہ کو مخاطب کیا تھا جس پر وہ گڑبڑا گئے تھے اور پھر لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے موبائل فون میں مصروف ہو گئے تھے۔

سمرہ وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی تھی...اپنی پیاری بھتیجی کو اس طرح روتے دیکھ کر ان کا موڈ خراب ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو تو کچھ بھی پتہ نہیں ہوتا...یہ سب آپ کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے جو اس نے یہ حرکت کی...اور ہمت دیکھیں ابھی تک گھر نہیں آیا...فون کریں اسے اور بلائیں یہاں...میری پھول سی بچی کا کیا حال ہو گیا ہے...انھوں نے اپنے شوہر سے غصے سے کہا اور وہاں سے نکل گئیں۔

اور انھوں نے ہادی کو میسج کر دیا کہ وہ ماموں کے گھر آئے۔

***

سمرہ وہاں سے آ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی... وہ بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی... اس کی آنکھوں سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب ہادی نے دانین کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور اس کے نکاح کی خبر اس پر بجلی بن کر گری تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بیوی ہے میری...

میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں...

یہ بیوی ہے میری... اور اس کے بارے میں مجھے کسی سے کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں ہے... میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں اور اسے کچھ بھی کہنے کا حق میں نے کسی

کو نہیں دیا... لفظوں کی بازگشت اسے اپنے آس پاس سنائی دی تھی-

اس نے اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں اتار کر زمین پر پھینکی تھیں اور کانوں سے بالیاں نوچ کر زمین پر پھینکی تھیں-

کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ ایسا... تم جانتے تھے میں تم سے محبت کرتی ہوں... محبت کرتی ہوں میں تم سے... پھر اسے کیوں چنا مجھے کیوں نہیں... مجھے کیوں نہیں... وہ تصور میں اسے مخاطب کرتے ہوئے بولی-

***

وہ ماموں کے گھر میں داخل ہوا تو امی اور بابا کو اپنا منتظر پایا... بابا کو پہلے ہی سب بتا چکا تھا سامنا تو اسے امی کا کرنا تھا... ابراہیم حیات شاہ تو خاموشی سے ایک طرف صوفے پر

بیٹھے مگر بیگم شاہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھیں۔

اسلام علیکم...اس نے سلام کیا تھا۔

وعلیکم السلام...ان دونوں تپے ہوئے لہجے میں جواب دیا تھا۔

آیئے...آیئے...مل گئی فرصت اس لڑکی کے آنسو پونچھنے سے...تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی سے نکاح کرنے کی...میں نے تم سے ہمیشہ سے کہا ہے کہ تمہاری شادی سمرہ سے ہو گی...وہ غصے سے اس پر پھٹ پڑیں۔

سمرہ سے شادی کرنے کے لیے میں نے کبھی بھی ہاں نہیں کی تھی امی...اور رہی بات نکاح کی تو میں محبت کرتا ہوں اس سے...اس لیے میں نے نکاح کر لیا...وہ سکون سے بولا تو اس کے جواب نے انہیں اور غصہ دلایا تھا۔

محبت...ہونہہ کون سی محبت...تم نہیں جانتے وہ کس خاندان سے ہے...اس نے تمہیں پھنسایا ہے...محبت کا ڈھونگ کر رہی ہو گی جیسے اس کے باپ نے کیا تھا...اور تم نے اس سے نکاح کر لیا...وہ تمسخر بھرے انداز میں بولیں۔

میں جانتا ہوں وہ کس خاندان سے ہے...اور نکاح میں نے اس سے کیا ہے اس نے مجھ سے نہیں...اور رہی بات پھنسانے کی تو اس نے آج تک مجھ سے اقرار ہی نہیں کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے...وہ سنجیدگی سے بولا تو ان کے اور آگ لگ گئی۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا...وہ ایک بیوہ ہے...تمہیں اسے چھوڑنا ہو گا...میں ایک بیوہ لڑکی کو اپنی بہو تسلیم نہیں کروں گی...میری بہو صرف سمرہ بنے گی...انھوں نے غصے سے کہا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا...اب وہ میری بیوی ہے آپ کو اسے اپنانا ہو گا میری خاطر...اور وہ بیوہ تھی تو یہ اس کا قصور نہیں تھا....اور نہ ہی کوئی جرم...پھر وہ کس بات کی سزا بھگتے...خوشیوں پر اس کا بھی حق ہے...ہمارے مزہب نے...ہماری شریعت نے اجازت دی ہے بیوہ لڑکی سے شادی کرنے کی...آپ خود کو ذہنی طور پر تیار کر لیں اسے اپنانے کے لیے...وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا انھیں ایک بار پھر شاکڈ کر گیا تھا-

مگر مجھے فرق پڑتا ہے میں اسے کبھی قبول نہیں کروں گی... تمہیں اسے چھوڑنا ہو گا سنا تم نے ورنہ میں اسے تمہاری زندگی سے باہر نکال پھینکنے میں دیر نہیں لگاؤں گی.... انھوں نے اپنا حتمی فیصلہ سنایا-

میں اسے نہیں چھوڑ سکتا...دانین کے علاوہ کوئی دوسرا میری زندگی میں شامل نہیں ہو سکتا...آپ کو اسے اپنانا ہو گا میں کل اس کو آپ سے ملوانے کے لیے لاؤں گا...آپ کو ہاں کرنی پڑے گی...اگر آپ اسے میری زندگی سے دور کرنا چاہتی ہیں تو آپ اپنا بیٹا بھی کھو دے گی...اسے کھو کر میں جی نہیں پاؤں گا....پھر بنا لیجیے گا سمرہ کو اپنی

بہو...اس نے سنجیدگی سے کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا اور وہ دل تھام کے رہ گئیں تھیں۔

میں شروع سے کہتی تھی کہ مت بھیجیں اسے... چھوڑ دیں یہ ضد...دیکھیں کیا نتیجہ نکلا ہے آپ کی ضد کا...میں نے منع کیا تھا اسے یہاں بھیجنے سے....پر میری سنتا کون ہے...کیا آپ اس کی نرم دلی سے واقف نہیں تھے جو اسے اپنے انتقام کی آگ میں جھونک دیا...اب دیکھیں یہ بھی آپ کی بہن کے نقشِ قدم پر چل رہا...میں کیا کروں...؟دیکھیں کیا کہہ کر گیا ہے...وہ تیز لہجے میں غصے سے ابراہیم حیات شاہ سے بولیں۔

آپ تھوڑا صبر کریں اور کل کا انتظار کریں...وہ لڑکی اس کی زندگی سے دور چلی جائے گی...ابراہیم حیات نے انھیں سمجھایا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں نہ...انھوں نے بے یقینی سے پوچھا۔

ہاں سچ...دو حرفی جواب دے کر وہ کل کے بارے میں سوچنے لگے جب ان کا انتقام پورا ہو جائے گا مگر فکر بس انھیں اپنے بیٹے کی تھی۔

***

فنکشن ختم ہوا تو سارے مہمان واپس چلے گئے...وہ لوگ بھی میرج ہال سے واپس آ گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کشف تو سو گئی تھی مگر اس کی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔

وہ آج ہونے والے واقعات کو سوچ رہی تھی...ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی....اسے بس کل کا انتظار تھا...وہ حدید بھائی سے مل کر اسے سب کچھ بتا کر ہادی سے ملاوانے کا سوچ رہی تھی...دونوں خاندانوں کی دشمنی نے اسے تھوڑا سا

ڈرایا ہوا تھا مگر اسے یقین تھا کہ ہادی سب ٹھیک کر دے گا۔

***

آج کی رات نیند سب کی آنکھوں سے دور تھی... سب کو آنے والے کل کا شدت سے انتظار تھا... سب کی زندگیاں بدلنے والی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنے والے کل کا انتظار ہادی کو اس لیے تھا کہ اسے اپنے ماں باپ کی ہاں کا انتظار تھا۔

اور دانین کو حدید کا انتظار تھا۔

ابراہیم حیات شاہ کو کل کا شدت سے انتظار اس لیے تھا کہ کل وہ مراد علی کو ٹوٹتا ہوا

دیکھیں گے۔

بیگم شاہ کو انتظار تھا کہ وہ لڑکی ان کے بیٹے کی زندگی سے دور چلی جائے گی۔

عادل علی کو انتظار تھا کہ وہ کل ہادی سے بدلہ لے سکے گا اور دانین کو اس کا کبھی نہیں ہونے دے گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر آنے والا کل کس کی زندگی میں کون سا توفان لانے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

***

آج بارات تھی... صبح سے شام ہو گئی تھی اسے اپنے گھر والوں کا انتظار کرتے کرتے مگر وہ لوگ ابھی تک نہیں پہنچے تھے... شام کے پانچ بج رہے تھے جب اس نے حدید کو کال کی تھی۔

اسلام علیکم بھائی...آپ کب آئیں گے...میں کب سے انتظار کر رہی ہوں...آپ ابھی تک آئے کیوں نہیں...میں نے آپ سے بولا تھا نہ جلدی آنے کو...دانین نے حدید کو کال کرتے ہی شروع ہو گئی تھی...اسے بے صبری سے اس کے آنے کا انتظار تھا-

وعلیکم السلام...تھم کے زرا...سانس تو لے لو...مجھے نہیں پتہ تھا میری طوطی کو میرے آنے کا اتنا انتظار تھا...میں پہلے ہی آ جاتا...اب تھوڑا سا انتظار اور کر لو ہم بس نکلنے ہی والے ہیں تھوڑی دیر میں...اس نے ہنس کر کہا-

اچھا ٹھیک ہے آپ لوگ جلدی آیئے گا...اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی-

***

ہو گئی بات...اب چلو دیر ہو رہی ہے ورنہ ماما جانے نہیں دیں گی...کشف نے دانین سے کہا-

ہاں چلو...دانین نے کہا-

کیا بات ہے آج تو اپنی مرضی سے تیار ہو گئی جانے کے لیے...مجھے کچھ کہنا بھی نہیں پڑا...کشف نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا-

ہاں بس ایسے ہی دل چاہ رہا میرا...اس نے مسکرا کر کہا-

مگر تمہیں یاد ہے نہ کل تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم میری مرضی کے مطابق تیار ہو گی...تو آج صرف میرا کہنا ماننا ہے تم نے...اور مجھے پتہ ہے تمہارا دل کیوں چاہ رہا

ہے... کشف نے اسے اپنی کل والی بات یاد دلاتے ہوئے آخر میں شرارت سے کہا تھا-

اب دیر نہیں ہو رہی تم کو... میں آنٹی کو بولوں کہ ہم کہیں نہیں جا رہے کوئی کام ہو تو بتا دیں... اس نے کشف کی امی کا نام لے کر اسے ڈرایا تھا-

ارے نہیں چلو جلدی شام ہونے والی ہے ہمیں سات بجے سے پہلے واپس آنا ہے... وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے جاتے ہوئے بولی-

***

وہ شادی میں جانے کے لیے تیار کھڑا تھا... چہرے پر پریشانی کی جھلک نظر آ رہی تھی... وہ کل سے کافی پریشان تھا... اس نے اپنے والدین سے جواب مانگا تھا اور اسے

ڈر تھا کہ اس کے حق میں کیا ہو گا مگر ایک بات تو طے تھی کہ وہ دانین کو کسی صورت بھی نہیں چھوڑے گا...اس نے آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا تھا جب ابراہیم حیات شاہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے-

کہیں جا رہے ہو...اسے تیار دیکھ کر انھوں نے پوچھا-

جی...امی نہیں آئی ہیں آپ کے ساتھ...ابھی تک ناراض ہیں مجھ سے...اس نے انھیں اکیلے آتے دیکھ کر پوچھا-

میں یہاں تم سے کچھ بات کرنے آیا تھا اور تمہاری ماں نہیں آئی ہے...ناراض کرنے والا کام ہی کیا ہے تم نے...انھوں نے جواب دیا تھا-

آپ لوگوں نے کیا فیصلہ کیا ہے...اس نے پوچھا-

میں اسی سلسلے میں تم سے بات کرنے آیا ہوں... ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ تمہیں اس لڑکی کو چھوڑنا ہوگا... انھوں نے اپنا فیصلہ سنایا تھا-

میں کب تک ایک ہی بات کو دہراتا رہوں بابا... میں اسے نہیں چھوڑ سکتا... بیوی ہے وہ میری.... محبت کرتا ہوں میں اس سے... اس نے سنجیدگی سے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ایک گلاس پانی منگوا دو... انھوں نے کہا تو وہ کمرے سے باہر چلا گیا... انھوں نے بیڈ پر پڑا اس کا موبائل فون اٹھا کر ایک میسج لکھ کر دانین کے نمبر پر بھیج دیا تھا جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا جسے انھوں نے لے ایک گھونٹ پی کر رکھ دیا تھا-

تمہیں اس لڑکی اور اپنے والدین میں سے کسی ایک کو چننا ہوگا ہادی... یا تو ہم یا پھر وہ...

اور میں چاہتا ہوں میرا بیٹا اس لڑکی کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ واپس چلے...ان کے کہے گئے لفظوں نے اس کے دل پر وار کیا تھا۔

آپ جان سے مار دیں مجھے بابا... مگر ایسا فیصلہ مت کریں... میں آپ لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتا اور میں دانین کو بھی نہیں چھوڑ سکتا... جتنی محبت میں آپ لوگوں سے کرتا ہوں... اتنی ہی محبت میں اس سے بھی کرتا ہوں... آپ کیسے مجھے کسی ایک کو چننے کے لیے کہہ سکتے ہیں... میرے لیے ممکن نہیں ہے کسی ایک چننا... آپ کیا چاہتے ہیں میں جینا ہی چھوڑ دوں... وہ بے بسی سے بولا تھا آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ابراہیم حیات شاہ کا دل سینے میں پھڑ پھڑا کے رہ گیا تھا۔

کیا آپ کو اپنے بیٹے کی خوشی کا زرا سا بھی خیال نہیں ہے... میں یہ نہیں کہتا کہ آپ غلط ہیں بابا... آپ کو مراد علی کے ساتھ جو بھی کرنا ہے کریں مگر دانین کو اس سب سے

دور رکھیں....اپنے بیٹے کے لیے اسے اپنا لیں...اسے میری زندگی میں رہنے دیں...

اس نے التجا بھرے لہجے میں کہا تھا-

ابراہیم حیات شاہ اسے کوئی بھی جواب دیے بنا ہی باہر نکل آئے تھے...ان کے ذہن میں کئی طرح کی سوچیں ٹھہر گئی تھیں...دل عجیب ہو رہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ہم بھی تھے سادگی پسند یہ بیتے دنوں کی بات ہے

پر اب مجھ کو تیرے واسطے سجنا اچھا لگتا ہے

(از ناز پروین فاطمی)

پارلر والی نے اس کا میک اپ کر دیا تھا...اب وہ اسے جیولری پہنانے کے لیے آگے بڑھی تھی جب اس نے اسے منع کر دیا تھا کہ وہ خود پہن لے گی تو وہ مسکرا کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔

آج اس کا دل کر رہا تھا وہ سب سے خوبصورت لگے...آج وہ اس کے لیے سجنا سنورنا چاہتی تھی...وہ جو سادگی پسند ہوا کرتی تھی آج اس کے لیے سجنا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جھمکے اٹھائے تھے کانوں میں پہننے کے لیے...جب جھمکو کو دیکھ کر اسے کل والی اس کی حرکت یاد آئی تھی اور اپنی گردن اور پیشانی پر اس کے ہونٹوں کا دہکتا لمس محسوس ہوا تھا اور اس کے چہرے پر حیا کی سرخی سمٹ آئی تھی۔

اس نے خوبصورت سی کانچ کی چوڑیاں اپنی کلائی میں پہنی تھیں جب اس کے ہاتھوں کا

لمس اسے اپنی کلائی پر محسوس ہوا تھا۔

یہ ہاتھ میں نے چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما ہے...

یہ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی بیوی ہے...اور اسے کچھ بھی کہنے کا حق میں نے کسی کو نہیں دیا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم آپ کے ہیں کون...

اچھا جائیں مگر کل آپ جب مجھ سے ملیں گی تو اس سوال کا جواب یاد کر کے آیئے گا ورنہ میں اپنے طریقے سے جواب لے ہی لوں گا...

چہرے پر پھیلی سرخی پر جیسے اور گلال اتر آیا تھا...اس کی تیاری مکمل ہو چکی تھی...اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران رہ گئی...وہ بے حد حسین لگ رہی تھی...پھر وہ خود سے ہی نظر چرا گئی تھی۔

بے خبر ہوتے ہوئے بھی باخبر لگتے ہو تم

دور رہ کر بھی مجھے نزدیک تر لگتے ہو تم

کیوں نہ آؤں سج سنور کر میں تمہارے سامنے

خوش ادا لگتے ہو مجھ کو خوش نظر لگتے ہو تم

تم نے لمس معتبر سے بخش دی ہے وہ روشنی

مجھ کو میری آرزوؤں کی سحر لگتے ہو تم

جس کے سائے میں اماں ملتی ہے میری زیست کو

مجھ کو جلتی دھوپ میں ایسا شجر لگتے ہو تم

کیوں تمہارے ساتھ چلنے پر نہ آمادہ ہو دل

خوشبوئے احساس میرے ہمسفر لگتے ہو تم

***

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ہیلو...مراد بھائی...ہم کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے...دیکھیں آپ کی بیٹی

نے کیا کیا ہے... آپ کی بیٹی نے ہمیں کہیں سر اٹھا کر چلنے کے لائق نہیں چھوڑا... عادل فون کرتے ہی شروع ہو گیا تھا اس نے اتنا ہی کہا تھا جب مراد علی نے اس کی بات کاٹی تھی۔

تم جانتے ہو کس کے بارے میں بات کر رہے ہو... تم مراد علی کی بیٹی کے بارے میں بات کر رہے ہو... میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا اگر میری بیٹی کے بارے میں کوئی غلط بات کی تو... وہ غصے سے دھاڑے تو اس نے فون کان سے دور کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کسی لڑکے کے ساتھ مجھے ہوٹل میں جاتی ہوئی دکھائی دی اس لیے میں نے آپ کو فون کیا... میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا بھائی... وہ تو آپ کی بیٹی ہماری عزت کو نیلام کرنے پر تلی ہوئی ہے... آپ جلدی آجائیں میں آپ کو اڈریس میسج کرتا ہوں... جب تک میں اسے روکنے کی کوشش کرتا ہوں... مگر کچھ غلط ہونے سے پہلے آپ لوگ آجایئے گا اگر آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے تو میں ان دونوں کی کچھ تصویریں آپ کو بھیجتا ہوں آپ خود ہی فیصلہ کر لیں دیکھ کر... اس نے اپنے لہجے میں بے

چارگی، فکر مندی سموئے ہوئے کہا اور جلدی سے کال کاٹ دی۔

میسج کی بیپ پر انھوں نے دیکھا تو اسکرین پر دانین اور ہادی کی تصویریں تھیں جن میں سے ایک تصویر میں وہ ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے اور دوسری تصویر میں ہادی نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انھوں نے غصے سے فون بند کر دیا تھا۔

کیا ہوا ہے... کیا کیا ہے دانین نے... آپ اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں... مراد علی کے چہرے پر غصہ دیکھ کر ثمن بیگم نے ان سے پوچھا تھا۔

کیا کیا ہے... ہماری عزت کا جنازہ نکال رہی ہے کسی لڑکے کے ساتھ... وہ چیخ کر بولے۔

نہیں میری بیٹی ایسا نہیں کر سکتی... آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے... ثمن بیگم نے یقین سے کہا تھا۔

یہ دیکھو اپنی بیٹی کے کرتوت... کہیں منھ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہمیں... کاش اس ایکسیڈنٹ میں وہ بھی مر جاتی تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا... وہ غصے سے چیخ کر بولے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا... آپ کو اپنی بیٹی پر بھروسہ نہیں ہے... اس نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی وجہ سے ہمیں نگاہ بھی نیچی کرنی پڑی ہو... پھر آپ کیسے اتنی جلدی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس نے کچھ غلط کیا ہے... حدید نے سنجیدگی سے کہا۔

یہ تصویر جھوٹی بھی تو ہو سکتی ہیں... حدید کی بات سن کر ثمن بیگم نے بھی تسلی کے

لیے کہا تھا۔

منھ بند کرو اپنا تم دونوں اور تھوڑی دیر میں سب پتہ چل جائے گا... اپنی ماں کو میرج ہال چھوڑ کر تم لوگ میرے ساتھ چلو... مراد علی نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا۔

ثمن بیگم کو میرج ہال چھوڑ کر وہ تینوں ہوٹل کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

یار دانین کتنی پیاری لگ رہی ہو دل کر رہا ہے کہ بس تمہیں ہی دیکھتی رہوں... اگر میں لڑکا ہوتی نہ تو ابھی اور اسی وقت یہیں نکاح پڑھوا لیتی... ایسے ہی تو ہادی بھائی تمہارے اتنے دیوانے نہیں ہیں... کشف کی باتوں پر وہ صرف مسکرائی تھی۔

آج کا یہ سنگار ان کے لیے ہی ہے جو اب میری زندگی بن چکے ہیں...اس نے آہستہ سے کہا تھا جب اس کا فون بجا تھا اس نے میسج چیک کیا...ہادی کا میسج تھا جس پر لکھا تھا کہ وہ اسی پارلر کے سامنے بنے ہوٹل میں اس کا انتظار کر رہا ہے...اسے اس سے کچھ ضروری بات کرنی ہے...تو وہ وہیں پہنچ جائے... میسج پڑھ کر وہ سوچ میں پڑ گئی تھی-

کیا ہوا دانین... کشف نے اسے سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا تھا تو فون کی اسکرین کو اس کے آگے کر دیا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے...یہی سامنے تو جانا ہے تم مل کر اسی کے میرج ہال آ جانا... کشف نے کہا-

پاگل ہو گئی ہو...ہال میں ماما بابا اور بھائی سب ہوں گے اور میں ان کے ساتھ آؤں گی...مروانا ہے کیا مجھے تم نے...مجھے نہیں جانا تم چلو...وہ گھبرا کر بولی-

انھوں نے شاید تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہو...اچھا میں یہی پر رک کر تمہارا انتظار کروں گی تم یہی پر آجانا پھر ہم ساتھ میں واپس چلیں گے... کشف نے کہا-

مگر پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے کشف...اس طرح اکیلے مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا.... اس نے گھبرا کر کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں ہوتا جاؤ اور جلدی واپس آنا... وہاں پر اپنے ان کے ساتھ گانا مت گانے لگنا... ورنہ میں تمہارے انتظار میں بیٹھی رہوں اور میرے اکلوتے بھائی کی بارات بھی نکل جائے...اس نے شرارت سے کہا تو دانین نے کھسیا کر اس کے کاندھے پر ایک دھپ رسید کی تھی-

جب بھی بولنا فضول ہی بولنا... وہ کہتی ہوئی اپنے دوپٹے سے اپنے سر اور چہرے کو

ڈھانپنے لگی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہو... کشف نے ٹوکا تھا۔

اب ایسے سج سنور کے پبلک پلیس میں تو جانے سے رہی میں... وہ کہتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ٹھیک ہے جلدی واپس آنا... وہ کہہ کر اپنے موبائل فون میں مصروف ہو گئی۔

***

ہادی کب سے کھڑا دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے اس کے بابا نکل کر گئے

تھے....وہ کیسے ایسا فیصلہ کر سکتے ہیں...وہ اپنے ماں باپ کو نہیں چھوڑ سکتا تھا اور نہ ہی دانین کو...ایک طرف اس کی زندگی تھی اور دوسری طرف اسے زندگی دینے والے...وہ ان دونوں سے ہی منھ نہیں موڑ سکتا...ایسی ہی سوچوں میں وہ گھرا تھا جب اس کا فون بجا...اسکرین پر انجان نمبر نظر آرہا تھا...اس نے کال ریسیو کی تھی-

ہیلو...اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری بیوی اس وقت اپنی بربادی کے بہت قریب ہے...تم چاہو تو اسے بچا سکتے ہو...وہ بیچاری تو یہ سوچ کر اپنی بربادی کے قریب جا رہی ہے کہ اسے تم نے وہاں پر بلایا ہے کیونکہ اسے تم نے پیغام بھیجا ہے اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تمہاری بیوی کے ابا سسر تمہارے...وہ بھی آرہے ہیں اور جانتے ہو بڑے ہی غصے والے ہیں جان سے ہی مار دیں گے اسے...وہ اپنی زبان سے اپنا گھٹیا پن اگل رہا تھا-

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا کمینے انسان... وہ دھاڑا تھا۔

مجھے بعد میں کوس لینا پہلے جا کر اپنی جان کو بچاؤ... جو مشکل میں پڑنے والی ہے... اس نے کمینے پن سے کہہ کر کال کٹ کر دی تھی۔

اس نے میسج چیک کیا تو اس میں ہوٹل کا نام لکھا تھا اور دانین کو وہاں پہنچنے کی ہدایت دی گئی تھی... میسج سینڈ کا ٹائم دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ میسج کس نے کیا تھا... وہ چکرا کے رہ گیا تھا اور پھر گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر نکل گیا تھا۔

***

وہ جب سڑک پار کر کے ہوٹل پہنچی اور ہوٹل کے اندر داخل ہوئی تو وہاں اسے کہیں بھی ہادی نظر نہیں آیا تھا اور وہاں زیادہ لوگ بھی نہیں تھے۔

میم آپ کو سر نے اوپر بلایا ہے... ہوٹل کے مینیجر نے آکر اس سے کہا تو اس کی بات اسے عجیب لگی۔

دس وے میم... اسے وہیں جما دیکھ کر اس نے اسے راستہ دکھایا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر پہلا قدم بڑھایا مگر جانے کیوں اس کا دل گھبرایا تھا مگر وہ صرف اس شخص کے بھروسے پر آگے بڑھ گئی تھی جس نے کل سب کے سامنے اس کا ہاتھ تھاما تھا... اسے اپنی بیوی کہا تھا... جس نے ہمیشہ اس کی حفاظت کی تھی۔

***

ہادی نے ہوٹل پہنچ کر گاڑی پارک کی تھی اور پھر گن نکال کر جینس کی پچھلی پاکٹ میں اڑسی تھی اور پھر گاڑی سے باہر نکل کر ہوٹل کے اندر داخل ہوا تھا۔

اس نے ریسیپشن میں جا کر دانین کے بارے میں پوچھا تو اس نے اسے کمرے کا نمبر بتا دیا تھا تو تیزی سے اس طرف بڑھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ابراہیم حیات شاہ گاڑی میں بیٹھے اپنی سوچوں میں گم تھے... گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا.... ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار ہادی کا چہرہ آ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ابراہیم حیات شاہ کا دل سینے میں پھڑ پھڑا کے رہ گیا تھا... ایک دم ہی ساری باتیں ذہن سے نکل گئی تھیں... جس بیٹے کو انھوں نے کبھی اداس

بھی نہیں ہونے دیا تھا جس کی ہر خواہش اس کے بولنے سے پہلے پوری کر دی تھی...
اس کی آنکھوں میں آنسو...انھیں ایک دم اپنے آپ پر غصہ آیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی
ایک خواہش پوری نہیں کر سکتے...اگر وہ لڑکی اس کی زندگی سے چلی گئی اور اس نے
کچھ الٹا سیدھا کر لیا اپنے ساتھ تو وہ کیا کریں گے...ان کی کل کائنات تو صرف وہ ہی
تھا...وہ اس کے لیے تو ہر تکلیف ہر دکھ برداشت کر سکتے تھے...تو وہ اس لڑکی کو نہیں
اپنا سکتے تھے اپنے بیٹے کی خاطر...اور یہی سب سوچتے ہوئے انھوں نے ایک فیصلہ کیا
تھا اور فون نکال کر عادل علی کو کال کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس لڑکی کو جانے دو...اور کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم بھی نکلو وہاں
سے...انھوں نے حکم دیا تھا-

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں....آپ ہی تو چاہتے تھے کہ وہ آپ کے بیٹے کی زندگی سے
نکل جائے اور جب ہم اپنی منزل کے اتنا قریب ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ واپس آجاؤ...
نہیں اب تو بات بہت آگے نکل گئی ہے آپ کا بیٹا بھی بس پہنچنے ہی والا ہے اور اس لڑکی

کے گھر والے بھی...اب تو بس تماشا دیکھنا...اس نے کمینگی سے کہا-

دیکھو میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو...ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا اور اگر میرے بیٹے کو ایک خرونچ بھی آئی تو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میں تمہیں...ابراہیم حیات شاہ نے دھمکی دی تھی-

اب ہر وقت ویسا تو نہیں ہو سکتا جیسا آپ کہیں گے...مجھے حکم سننے کی عادت نہیں ہے...وہ ان کی دھمکی کو کسی خاطر میں نہ لایا تھا اور وہ کال کٹ کر دی تھی-

انھوں نے غصے سے فون اسکرین کو گھورا تھا اور پھر ہادی کا نمبر ملایا تھا مگر اس نے ان کی فون کال کا جواب نہیں دیا تھا...انھوں نے پریشانی کے عالم میں ڈرائیور کو اسی ہوٹل کی طرف گاڑی موڑنے کو کہا تھا...انھوں نے فیصلہ کرنے میں بہت دیر کر دی تھی...اس وقت انھیں صرف اپنے بیٹے کی پرواہ تھی-

***

وہ مینیجر کے پیچھے چلتی جا رہی تھی جب وہ ایک کمرے کے سامنے جا کر رکا اور پھر اسے اندر جانے کا اشارہ کرتا ہوا وہاں سے نکل چلا گیا...اس کے جانے کے بعد اس نے اپنے چہرے سے دوپٹہ ہٹایا تھا اور دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ آگے کیا تھا مگر دروازہ کھولتے ہوئے اس کا ہاتھ کانپا تھا...دل میں انجانا سا خوف آیا تھا...اب یہاں تک آ گئی تھی تو اندر تو جانا ہی تھا...اس نے ہمت کر کے دروازہ کھولا-

وہ جیسے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی....اسے اپنے پیروں کے نیچے نرم سا احساس ہوا تھا...اس نے فرش پر دیکھا تو وہاں سرخ گلاب کی پتیاں بچھی ہوئی تھی...اس کے قدم وہیں ٹھہر گئے تھے...اس نے کمرے پر ایک نظر ڈالی تو حیران رہ گئی...کمرے کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا...پورے کمرے کو سرخ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا

تھا... پورے کمرے میں ان پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور ہر طرف موم بتیاں جل رہی تھیں... سامنے پڑے بیڈ کو بھی گلاب کے پھولوں اور پتیوں سے سجایا گیا تھا... اور جگہ جگہ اس کی اور ہادی کی تصویریں لگی ہوئی تھی کل کی تقریب کی... کمرے کو رومانوی ماحول بخشا گیا تھا... اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی... پیشانی پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی تھیں-

کوئی ایسے بات کرنے کے لیے بلاتا ہے... مجھے یہاں سے جانا ہو گا... اب تو بھائی بھی آ گئے ہوں گے... کسی نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو لوگ کیا کہیں گے... مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی ہادی... کوئی ایسے بھی کرتا ہے بھلا... وہ دل ہی دل میں کہتی ہوئی واپسی کے لیے مڑی تھی-

اسے واپس مڑتا دیکھ کر عادل علی کو اپنا پلان ناکامیاب ہوتا ہوا دکھا تو وہ اپنے چہرے کو ڈھانپ کر اسی کمرے کے کسی کونے سے نکل کر اس کے سامنے آیا تھا تو وہ ایک نقاب پوش شخص کو دیکھ کر خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹی تھی جب وہ اس کی آنکھوں میں پیپر

اسپرے ڈال کر باہر نکل گیا تھا اور جاتے ہوئے باہر سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

آہ...اللہ...ماما...ایک چیخ اس خاموش کمرے میں گونجی تھی۔

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے پیچھے ہٹتی چلی گئی تھی...آنکھوں میں شدید جلن ہو رہی تھی...اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا...وہ اندازے سے بیڈ کے قریب گئی تھی اور اس پر بیٹھ کر آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تھا...شدید جلن ابھی بھی تھی...آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری ہوئی تھی...اس نے دوپٹے کے کونے سے آنکھیں مسلی تھی۔

***

وہ راہداری عبور کرتا ہوا اس کمرے کی طرف جا رہا تھا جب چیخ کی آواز سن کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے تک آیا تھا جہاں سے کوئی نقاب پوش شخص بھاگا تھا...وہ اس

کے پیچھے گیا تھا مگر وہ آگے جا کر جیسے غائب ہو گیا تھا...اسے دانین کو یہاں سے نکالنا تھا...اس لیے وہ اس آدمی کا پیچھا چھوڑ کر واپس اس کمرے تک آیا تھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا...تو اس کی سجاوٹ اور اپنی اور دانین کی تصویریں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔

بابا یہ کیا کیا آپ نے...وہ دھیرے سے بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر دانین کے قریب آیا تھا جواب بھی ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں مسلنے میں لگی ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ سے دوپٹے کے کونے کو پکڑے اس پر پھونک پھونک کر آنکھوں پر رکھ رہی تھی...جس کی وجہ سے آنکھوں کی جلن میں کچھ کمی آئی تھی اور وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے دانین آپ چیخی کیوں تھیں...آپ ٹھیک تو ہیں نہ...وہ اس کے پاس بیٹھ کر

پوچھنے لگا۔

آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا...اور پتہ نہیں کون تھا جس نے میری آنکھوں میں مرچیں ڈال دی ہیں...مجھے تو ٹھیک سے دکھائی بھی نہیں دے رہا...اور کشف وہاں پارلر میں میرا انتظار کر رہی ہے...وہ اپنا کام زاری رکھتے ہوئے بولی۔

ہادی نے کشف کو کال کر کے کہا کہ وہ واپس چلی جائے...دانین کو لے آئے گا...ہادی نے کہہ کر کال کٹ کر دی تھی۔

آپ چلیں میرے ساتھ...وہ اس کا تھام کر اسے واش روم تک لایا تھا اور پھر نل کھول کر پانی کے چھینٹے اس کی آنکھوں پر مارے تھے...پانی لگنے سے آنکھوں میں کچھ ٹھنڈک اتری تھی...اس نے چہرہ صاف کر کے آئینے میں دیکھا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

اب ٹھیک ہے...ہادی نے فکر مندی سے پوچھا تھا-

جی... کہتی ہوئی وہ آئینے میں اسے دیکھنے لگی-

ہادی نے آئینے میں اپنے برابر کھڑی دانین اور اپنے عکس کو دیکھا تھا... خوبصورت سے ڈریس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی... آنکھوں میں پڑتے سرخ ڈورے اور مٹا مٹا سا کاجل ان سیاہ آنکھوں کی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا... ہادی ان آنکھوں کی خوبصورتی میں کھونے لگا تھا... دونوں کی نظریں آئینے میں ایک دوسرے کے عکس پر تھیں... بمشکل اس سے نظر ہٹاتا وہ اس کا ہاتھ تھام کر واشروم سے باہر لایا تھا کیونکہ اسے دانین کو یہاں سے نکالنا تھا مگر شاید اب بہت دیر ہو چکی تھی-

آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا تھا.... دانین نے پوچھا تھا اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا

تب ہی دروازہ پیٹنے کی آواز آئی تھی۔

کون ہو گا... مجھے ڈر لگ رہا ہے... دانین نے اس کا بازو تھام کر خوفزدہ لہجے میں کہا تھا۔

دانین ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ... میں دیکھتا ہوں... ہادی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا تب ہی دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

یہ کیا کیا تم نے دانین... کیا تم جانتی نہیں کہ تمہارا باپ کتنا ظالم شخص ہے... وہ زندہ نہیں چھوڑیں گے تمہیں... کیوں کیا ایسا تم نے... وہ کب سے ہال کے باہر بیٹھی دانین کے بارے میں سوچ رہی تھی... اپنی پریشانی میں وہ اندر بھی نہیں گئی تھیں... وہ ان تصویروں کو بھی جھٹلا نہیں سکتی تھیں... انھیں ڈر تھا مراد علی اس کے ساتھ پتہ نہیں

کیا کرے گے۔

نہیں یہ میں کیا سوچ رہی ہوں...مجھے میری بیٹی پر پورا بھروسہ ہے...وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتی جس سے ہمارا سر جھکے...وہ اپنی ہی بات کو جھٹلاتے ہوئے بولیں...تب ہی انھیں اپنی اور اس کی یہاں آنے سے پہلے ہوئی بات یاد آئی تھی۔

ماما آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نہ...؟

ماما اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے...یا مجھے کسی ایسی غلطی کے لیے قصوروار ٹھہرایا جائے جو میں نے کیا نہ ہو تو کیا آپ لوگ میرا یقین کریں گے....؟

ماما سوچیں اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے جس میں میرا قصور نہ ہو پھر بھی سب کو لگے کہ میں نے سب کا سر جھکا دیا ہے تو کیا آپ لوگ مجھے معاف کر دیں گے...؟

میری بیٹی مجھ سے کچھ کہنا چاہتی تھی... مجھے اس کی بات سن لینا چاہیے تھی... پتہ نہیں وہ کیا کہنا چاہتی تھی... کس مصیبت میں پھنس گئی ہے میری بچی... اگر میں جان جاتی تو اس کے لیے کچھ کر پاتی... اب تو رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اس کی حفاظت کریں... آمین... وہ دعا مانگ نے لگیں تھیں۔

***

وہ سب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تھے اور انھیں دیکھ کر وہ پتھر کی طرح جم کے رہ گئی تھی۔

اسے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر اور یوں اس کا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا دیکھ کر مراد علی اور ان کے بیٹوں کی رگیں غصے سے تن گئیں تھیں۔

کون ہے یہ دانین...اور تم اس کے ساتھ یہاں کیا کر رہی ہو... حسیب غصے سے دھاڑا تو اس نے ڈر کر ہادی کے بازو پر گرفت مضبوط کی تھی۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں دانین جواب دو... کون ہے یہ... کیوں آئی ہو یہاں... حسیب نے آگے بڑھ کر غصے سے کہا تھا تو وہ خوف سے کانپ گئی تھی...اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ ہادی نے بھی محسوس کی تھی...ان کے خوف سے اس کی زبان گنگ ہو کے رہ گئی تھی... آنسو آنکھوں سے گرنے لگے تھے...ندیم کا غصہ اس کے بابا کی ہی طرح تھا...اس نے ہادی کو ایک نظر دیکھا تھا اور پھر اپنے ہاتھ کو اور پھر ان سب کو...اسے لگا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے...اس نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے بازو پر سے ہٹایا تھا اور اس کے پاس سے ہٹ کر تھوڑا سا دور جا کر کھڑی ہو گئی تھی...وہ ان کے سامنے اس سے اس طرح لگ کر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔

بند کرو یہ رونا دھونا... زبان نہیں ہے تمہارے منھ میں... کیا ہم نے تمہیں اس لیے یہاں بھیجا تھا کہ تم ہماری عزت کو یوں ہوٹلوں میں نیلام کرتی پھرو... تمہیں ہماری عزت کا کوئی خیال نہیں آیا... اب کی بار ندیم نے غصے سے کہا تھا تو اس نے ایک نگاہ حدید کو دیکھا تھا جو ابھی تک بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا... پھر وہ آگے بڑھ کر آیا تھا۔

کون ہے یہ دانین... تمہیں تو اس وقت کشف کے ساتھ اس کے بھائی کی شادی کی تقریب میں موجود ہونا چاہیے تھا... تو تم یہاں کیوں ہو... اس نے آہستہ سے مگر تھوڑا سا سخت لہجے میں پوچھا تھا۔

م... م.... م میں نے کچھ نہیں کیا بھائی... م... م.. میں نے آ... آ... آپ کو ب... بت... بتانے کی کوشش کی تھی پ... پر نہیں بتا پائی... وہ کانپتی ہوئی آواز میں اتنا ہی بول پائی تھی۔

بھائی آپ اس کی بکواس کیا سن رہے ہیں کھڑے ہو کر بلکہ آپ اس سے بات ہی کیوں کر رہے ہیں....اس نے ہماری عزت کی پرواہ نہیں کی...ندیم غصے سے اپنی جیب سے گن نکالتا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا جب عادل علی کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

تب ہی وہاں پر ابراہیم حیات شاہ اور عادل علی آئے تھے...دونوں ہی الگ الگ آئے تھے مگر ہادی کو لگا تھا کہ وہ ساتھ میں آئے ہیں...اس نے ایک شکایتی نظر اپنے بابا پر ڈالی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے ندیم تم اس پر اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو...آخر بہن ہے تمہاری...مانا کہ یہ یہاں اپنی رضامندی سے آئی ہے...مگر یہ تو بہت معصوم اور بھولی بھالی ہے...اس نے اسے اپنے جال میں پھنسایا ہو گا....میں نے کتنا منع کیا تھا دانین کو مگر اس نے سنا نہیں اور ان باپ بیٹے کی سازش کا شکار ہو گئی...ارے یہ حیات شاہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جن لوگوں سے ہماری کبھی بنی ہی نہیں...عادل علی نے ایک گھٹیا مسکراہٹ ان کی طرف اچھالی تھی...دانین نے اس پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالی تھی اور ہادی نے تو

اس سے سارا معاملہ نپٹانے کا ارادہ کر لیا تھا اور اس نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

***

مراد علی تو بس حیات شاہ کے نام پر ہی اٹک کے رہ گیے تھے اور وہی پڑے صوفے پر ڈھے گیے تھے... حیات شاہ کا نام سن کر انھیں کیا کیا نہیں یاد آیا تھا.... اور پھر ابراہیم حیات شاہ کو دیکھ کر مراد علی کو علیزے حیات شاہ یاد آئی تھی.... اس کی محبت یاد آئی تھی.. اس کی دیوانگی یاد آئی تھی... اس کا اپنی دہلیز کو چھوڑ کر اس کے پاس آنا یاد آیا تھا.... اپنے غصے میں اس کے ساتھ کیا گیا برتاؤ یاد آیا تھا... اس کی محبت کو ٹھکرانا یاد آیا تھا.... اس کے ساتھ کی گئی زیادتی یاد آئی تھی... اسے بیچ راہ میں چھوڑ کر جانا یاد آیا تھا.... اس کا اس دنیا سے جانا یاد آیا تھا... اس کی رسوائی یاد آئی تھی۔

جس ڈر سے انھوں نے اپنی بیوی اور بیٹی پر پابندیاں لگائی تھیں... وہ ڈر ایک حقیقت بن کر ان کی آنکھوں کے سامنے تھا... علیزے کی موت کے بعد سے انھیں کبھی

سکون نصیب نہیں ہوا تھا اور اس کا بدلہ انھوں نے ثمن سے لیا تھا مگر انھوں نے اپنی بیٹی سے بہت محبت کی تھی...اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ...اسی ڈر میں انھوں نے اس کی جلدی شادی بھی کر دی تھی مگر ان کی جلد بازی سے کیا ہوا تھا اس کی زندگی برباد ہو گئی تھی....اور اب ان کی بیٹی اس وقت کسی لڑکے کے ساتھ ایک کمرے میں بند تھی...اس سے ان کی وہی بدنامی ہونی تھی اور وہ ایسا نہیں چاہتے تھے...انھیں اپنی عزت بہت پیاری تھی جس پر وہ اپنی بیٹی کو بھی قربان کر سکتے تھے...انھوں نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کہ ان کی بیٹی نے ایسا کیوں کیا....؟وہ یہاں اپنی مرضی سے آئی ہے یا دباؤ میں آکر...بس ایک فیصلہ کر لیا کہ عزت پر لگنے والا داغ وہ مٹا دیں گے...ایک فیصلہ کر کے وہ اٹھے تھے-

***

شرم نہیں آئی تمہیں باپ کی عزت کو نیلام کرتے ہوئے...ہم نے تمہیں یہاں پڑھنے کے لیے بھیجا تھا اور تم کن چکروں میں پڑ گئیں یہاں آکر... ختم کر دو اسے یہیں

پر اور گاؤں میں خبر کر دو کے مراد علی کی بیٹی مر گئی ہے... آج سے اس کے صرف تین بیٹے ہیں... مراد علی نے دانین کی بات سن کر کہا... کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کہ اس کی بیٹی کہے گی کہ وہ اس لڑکے کو نہیں جانتی اور وہ غلطی سے یہاں آئی ہے تو وہ اسے معاف کر کے اپنے ساتھ واپس لے جاتے مگر اس کا اعتراف سن کر ان کی غیرت جاگ اٹھی تھی اور غیرت کے نام پر انھوں نے اس کو مارنے کا حکم دے دیا تھا۔

ہادی نے بے یقینی سے انھیں دیکھا تھا... وہ اپنی اولاد کو ہی مار دینا چاہتے تھے اور اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اسے اس طرح سے دانین سے نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا... اس کی وجہ سے وہ بے اعتبار ہو گئی تھی اور اس کے گھر والے اس کی جان لینے کے درپہ تھے۔

ندیم جیسے ہی گن لیے اس کے قریب آیا ہادی فوراً ندیم اور دانین کے درمیان میں آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

***

معاف کر دیں اسے بھائی صاحب.... بچی ہے... اسے اچھے برے کی تمیز نہیں ہے... غلطی ہو گئی ہے اس سے... پہلے ہی اتنے دکھ میں تھی... اسے کسی کے توجہ، کسی کے ساتھ اور پیار کی ضرورت تھی... وہ مکاری سے کہتا ہوا دانین کے قریب آیا تھا تو وہ وہاں سے ہٹ کر ہادی کے قریب ہوئی تھی اور حدید نے اس کے چہرے کی ناگواری اور اسے ہادی کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے غور سے دیکھا تھا۔

***

یہی جاننا ہے نہ سب کو کہ میں کون ہوں... تو سنو... یہ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی بیوی ہے... شوہر ہوں میں اس کا... ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے... آپ لوگوں نے جو بھی

بات کرنی ہے مجھ سے کریں...اور اسے چوٹ پہنچانے کی کوشش بھی مت کرنا...اس نے مضبوط لہجے میں کہتے ہوئے ندیم کو وارننگ دی تھی اور اس کا سچ سن کر ان سب کو جھٹکا لگا تھا سوائے عادل علی کے...وہ چاہتا تھا کہ ان سب کو حقیقت کا پتہ نہ چلے اور اس سے پہلے ہی وہ لوگ اس معاملے کو نپٹا دیں مگر وہاں بحث لمبی ہوتی جا رہی تھی اور حقیقت سامنے آتی جا رہی تھی۔

حدید نے سوالیہ نظروں سے دانین کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ جو وہ کہہ رہا ہے کیا وہ سہی ہے...اس کے سوال کو سمجھ کر دانین نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور کسی مجرم کی طرح سر جھکا گئی تھی...وہ کچھ نہ کر کے بھی سب کی نظروں میں قصوروار ٹھہری تھی...حدید نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

وہ اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتی تھی مگر اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ایسا کچھ کر سکے...کوئی وجہ ہو گی اس سب کے پیچھے...مجھے بات کرنی ہو گی دانین سے...حدید نے اپنے من میں سوچا تھا۔

پیچھے ہٹو ندیم اور بات بات پہ گن نکالنا بند کرو... یہ بہن ہے ہماری دشمن نہیں... بچپن سے ساتھ رہیں ہیں ہم کیا تم نہیں جانتے کہ یہ کیسی ہے... اور اس پر گن اٹھاتے وقت تمہارے ہاتھ نہیں کانپے... دور ہٹو اس سے... حدید نے ندیم کو وہیں جما دیکھ کر غصے سے جھڑکا تھا اور پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔

اسی بات کا تو غم ہے بھائی کہ ہم اسے پہچان نہیں پائے اور آپ ابھی بھی اس کی سائڈ لے رہے ہیں... ندیم پیچھے ہٹتے ہوئے تیز لہجے میں بولا۔

***

تمہیں جب اتنی ہی جلدی تھی اس سے شادی کرنے کی تو تم نے ہمیں بتا دیا ہوتا... یا پھر اپنے بھائیوں کو ہی بتایا ہوتا... ہم سب خود تمہاری شادی کروا دیتے... اس طرح

سے کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اب اس طرح یہاں اس ہوٹل کے کمرے میں تم دونوں تنہا اور کمرے کی سجاوٹ تو دیکھو... کیا کرنے کا ارادہ.... اس سے پہلے کے وہ آگے کچھ اور بولتا دانین نے ایک تھپڑ اس کے منھ پر مارا تھا-

بس ایک لفظ نہیں... دانین نے غصے اور غم کی ملی جلی کیفیت میں کہا تھا اور پھر حدید کے پاس آئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ رہے ہیں آپ لوگ کس قدر باغی ہو گئی ہے یہ لڑکی... اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا... چھوٹے بڑے کی تمیز بھول گئی ہے یہ لڑکی... اب یہاں ہوٹل کے اس کمرے میں بیٹھ کر محبت کے کون سے افسانے لکھے جا رہے تھے یہ تو آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں... وہ اپنی بے عزتی پر تلملایا تھا-

بس بہت ہو گیا عادل چچا.... ہم کچھ بول نہیں رہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کچھ

بھی بولیں گے میری بہن کے بارے میں... اپنی حد میں رہ کر بات کریں... حدید نے سخت لہجے میں عادل علی سے کہا تھا تو دانین کو کچھ ہمت ملی تھی۔

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا... آپ میرا یقین کریں... میں آپ کو سب کچھ بتاؤں گی آپ لوگ ایک بار میری بات سنیں... بابا سے کہیں میں نے کچھ بھی نہیں کیا... وہ مجھے معاف کر دیں... دانین روتے ہوئے بولی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس بات کا یقین کروں میں... ہاں بولو... کس بات کی معافی دوں... یہ نکاح کرتے وقت تمہیں ہمارا خیال نہیں آیا... تمہیں احساس ہے کہ تم نے کیا کیا ہے جب یہ خبر سب جگہ پھیلے گی تو لوگ ہنسیں گے ہم پر... تم نے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا... اور اپنی عزت سے کھیلنے والوں کو مراد علی کبھی معاف نہیں کرتا... چاہے وہ اس کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو... آج سے میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں ہے... میری بیٹی آج سے مر گئی میرے لیے... مراد علی غصے سے بولے تھے اور اس کی پیشانی پر بندوق رکھ چکے تھے... وہ روتے ہوئے آنکھیں موند گئی تھی۔

بابا... کیا کر رہے ہیں آپ... حدید اور حسیب نے کہا تھا... ان کو کتنا ہی غصہ کیوں نہ ہو اس پر وہ اکلوتی بہن تھی ان کی... ان کا دل مٹھی میں آیا تھا اس پر تنی بندوق دیکھ کر۔

تم لوگ چپ رہو... وہ دھاڑے۔

***

مار دیں اسے آپ ویسے ہی جیسے آپ نے میری پھوپھو کو مارا تھا... تب ہی ہادی کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

آپ کیا سمجھتے ہیں یہ شادی کوئی محبت میں کی گئی شادی تھی... نہیں غلط ہیں آپ لوگ... یہ شادی میں نے اپنی پھوپھو کی موت کا بدلہ لینے کے لیے کی تھی... میں نے

آپ کی بیٹی سے زبردستی نکاح کیا تھا...ہادی نے کہا تو دانین نے بھیگی آنکھوں سے حیرت سے اسے دیکھا-

اور ویسے کمال ہیں آپ لوگ...آپ لوگوں نے اس سے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ کیا ہوا...؟کیوں ہوا...؟بس اس کی جان لینے کے لیے تیار ہو گئے...آپ لوگوں نے خود ہی فیصلہ کر لیا کہ اس کی غلطی ہے...ایسا ہی آپ نے میری پھوپھو کے ساتھ بھی کیا تھا...ان کے بابا کے کیے کی سزا آپ نے انھیں ٹھکرا کر دی تھی...اور انھیں مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا...وہ بولتے ہوئے ایک پل کو رکا اور ایک نظر اس نے دانین پر ڈالی تھی جو حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے وہ اس سے نظریں چرا گیا تھا...یہ سب اس نے اسے بے گناہ ثابت کرنے کے لیے کہا تھا تاکہ وہ اپنے گھر والوں کی نظر میں اپنا مقام نہ کھوئے مگر وہ شاید اسے خود سے بدگمان کر رہا تھا-

وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا مراد علی صاحب...آپ نے جو کل ہمارے ساتھ کیا وہ ہی آج آپ کے ساتھ ہو رہا ہے...مکافاتِ عمل اسی کو کہتے ہیں...انسان کے کیے گئے

گناہ ایک دن اس کو اپنی لپیٹ میں لے ہی لیتے ہیں... میں نے آپ کی بیٹی سے نکاح اسی لیے کیا تاکہ آپ کو احساس ہو کہ جب بات اپنی عزت پر آتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے... کیا قصور تھا میری پھوپھو کا... محبت کرتی تھیں نہ آپ سے... آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا... پاگل تھی وہ جو ایسے انسان سے محبت کرتی تھیں... جو بنا بات کی تہہ تک پہنچے اپنی بیٹی کی جان لینے کی کوشش کر سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے.... وہ غصے سے بولا۔

میں آپ کی آنکھوں میں شرمندگی، بے بسی، خوف اور درد دیکھنا چاہتا تھا... جس سے میرے بابا کو خوشی ملے گی... اسی لیے میں نے آپ کی بیٹی سے شادی کی... آج آپ کی آنکھوں میں وہ ساری چیزیں رقم جسے آپ اپنے غصے میں دبا کر چھپانا چاہتے ہیں... اس کے انکشاف نے دانین کو عرش سے فرش پر لا پٹکا تھا... وہ جو اس پر یقین کرنے لگی تھی وہ ٹوٹ رہا تھا۔

***

سنبھالا ہوش ہے جب سے مقدر سخت تر نکلا

پڑا ہے واسطہ جس سے وہی زیر و زبر نکلا

سبق دیتا رہا مجھ کو سدا روشن خیالی کا

اسے جب پاس سے دیکھا تو خود بھی تنگ نظر نکلا

سمجھ کر زندگی جس سے محبت کر رہے تھے ہم

اسے جب چھو کے دیکھا تو فقط خاکی بشر نکلا

محبت کا نشہ اترا تو تب ثابت ہوا مجھ کو

جسے منزل سمجھتے تھے وہ بے مقصد سفر نکلا

ہادی اور بھی جانے کیا کیا بول رہا تھا مگر وہ کچھ بھی سن نہیں رہی تھی... وہ بس بہتے آنسوؤں سمیت پھٹی

پھٹی آنکھوں سے ایک ٹک ہادی کو دیکھے جا رہی تھی... ابھی کچھ دن ہی تو ہوئے تھے

اسے خوش ہوئے...اسے لگا تھا اس شخص کا ساتھ پا کر زندگی آسان ہو جائے گی مگر شاید خوشیاں اسے راس نہیں آتیں تھیں۔

وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا...وہ تو اس سے عشق کا دعوٰی کرتا تھا پھر اسے دھوکا کیسے دے سکتا تھا...اس کی محبت دکھاوا کیسے ہو سکتی تھی...اس نے جو بھی اس کے لیے کیا وہ کوئی انتقام لینے والا نہیں کرتا...اس نے ہمیشہ اس کی مدد کی تھی...ہمیشہ محبت سے پیش آیا تھا...پھر اب کیا ہوا تھا اسے...کیوں کر رہا تھا وہ یہ سب...دل نے کہا تھا کہ وہ غلط نہیں ہے...اس پر یقین رکھو...اس نے جو کیا...اس کی کوئی وجہ ہو گی۔

غلطی میری ہے بے وقوف ہوں اس نے کہا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں نے اس کا یقین کر لیا...اس نے مجھے اگوا بھی کیا تھا میں کیوں بھول گئی تھی...اس نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھا کر مجھ سے نکاح کیا تھا کیسے بھول گئی میں...پاگل ہوں میں جو میں نے یہ سوچ لیا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا میں یہ کیسے بھول گئی کہ میری بدقسمتی میرا

پیچھا نہیں چھوڑے گی... میرے امتحان کب ختم ہوں گے اللہ تعالیٰ... کس گناہ کی سزا بھگت رہی ہوں میں... اگر اس نے مجھے چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گی... وہ تڑپ کر رو دی تھی۔

***

اس کے رونے کی آواز سن کر وہ اس کی طرف بڑھا تھا جب ندیم اس کی طرف بڑھا تھا۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا... تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن سے نکاح کرنے کی... ندیم علی غصے سے کہتا اس کی طرف بڑھا تھا۔

کیسے بیوقوف قسم کے انسان ہو تم... ابھی تم اس کی جان لینے کو تیار تھے اور اب یہ تمہاری بہن ہو گئی... ہادی سکون سے بولا۔

بکواس بند کرو ورنہ اپنی جان سے جاؤ گے... دانین چلو یہاں سے... وہ اس پر چلاتے ہوئے دانین کا ہاتھ تھام کر بولا اور آگے بڑھا۔

یہ میری اجازت کے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی... میں شوہر ہوں اس کا... اب اس پر سب سے زیادہ حق میرا ہے... اب یہ میری اجازت کی پابند ہے اس پر اس کا خود کا بھی اتنا حق نہیں ہے جتنا میرا ہے... تمہاری بہن اب میری بیوی ہے... وہ اس کے ہاتھ کو گرفت میں لے کر بولا اور اس کا ہاتھ ہٹا کر اسے اپنے پیچھے کیا۔

دانین نے اس کا نرمی اور محبت بھرا انداز دیکھا تھا... یہ اس کا کون سا انداز تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

***

دانین تم ہمارے ساتھ گھر چلو...اسے ہم دیکھ لیں گے... تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا... حسیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا اور دانین خاموشی سے ان لوگوں کے بدلتے رویے دیکھ رہی تھی...ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ سب اس کی جان لینے کے درپہ تھے... ایک پل میں اسے پرایا کر دیا تھا اور اب صرف اس شخص کے سچ بولنے پر وہ ان کی اپنی ہو گئی تھی...اس پر ان لوگوں کو یقین نہیں تھا...اس نے غصے سے ان کا ہاتھ جھٹکا تھا اور ان سب سے دور ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں جانا مجھے آپ لوگوں کے ساتھ اور کیوں جاؤں... کون ہوں میں... کیا وجود ہے میرا...آپ لوگوں نے کیا سمجھا ہے مجھے... میری اب تک کی زندگی میں میں نے آپ لوگوں کی عزت کا مان رکھا... کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے آپ لوگوں کو سر جھکانا پڑے...آپ نے میری شادی کر دی میں آپ کے فیصلے کے خلاف نہیں گئی جب کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی.... صرف ایک ہی خواہش تھی میری...مجھے پڑھنا تھا... مگر آپ لوگوں کے لیے میں نے وہ بھی چھوڑ دی...آپ نے جس سے

میری شادی کی اس نے بھی صرف اپنی سنی ہمیشہ میری نہیں...اس نے بھی وہی کیا جو اس نے چاہا...یہاں آکر میں نے کون سا سکھ کی سانس لی...اس آدمی نے کہا کہ میں بری ہوں...میں نے آپ کی عزت نیلام کر دی...آپ نے یقین کر لیا...آپ مجھ سے کہہ رہے تھے نہ کہ میں نے آپ لوگوں کا خیال نہیں کیا...آپ لوگوں نے میرے سوچا...آپ لوگوں کو اس آدمی پر یقین ہے جس نے شروع سے ہی اپنے گھر کی بیٹی پر گندی نظر رکھی...آپ سب جانتے ہیں یہ کس کردار کا انسان ہے اور آپ نے اس کی بات کا یقین کر لیا...اس نے میرے کردار پر کیچڑ اچھالا جس کا خود کا ہی کوئی کردار نہیں ہے...جو ایک جانور سے بھی بدتر ہے...اور اس شخص نے آپ کو سزا دینے کے لیے میرا استعمال کیا...اس شخص نے کہا کہ میں بے گناہ ہوں...ساری غلطی اس کی ہے آپ نے یقین کر لیا...آپ سب نے مجھے ایک پل میں پرایا کر دیا اور پھر ایک پل میں اپنا...اس سب میں میں کہاں ہوں...؟ کیا اہمیت ہے میری...؟ میں کیا ہوں آپ سب کے لیے...مجھے کیا سمجھا ہے آپ لوگوں نے...کوئی کھلونا ہوں جسے آپ سب چابی بھر صرف اتنا چلانا چاہتے ہیں جتنا آپ سب چاہتے ہیں...میں آپ لوگوں کے لیے تب تک اچھی ہوں اور آپ سب لوگ اس وقت تک خوش ہیں جب تک میں آپ کے حساب سے چلوں ورنہ شاید مجھے سانس لینے کا بھی حق نہیں

ہے...آپ کو اپنی عزت کا اتنا ہی خیال تھا تو جب آپ نے کسی معصوم کی زندگی تباہ ہونے کے لیے چھوڑ دی تھی تب آپ کو یہ خیال کیوں نہیں آیا گناہ گار تو آپ بھی تھے تو پھر آپ نے خود کو کوئی سزا کیوں نہیں دی...؟اس سب کی سزا آپ نے میری ماں کو دی...خود کو سزا کیوں نہیں دی...اس کے سوالوں کے جواب ان میں سے کسی کے پاس نہیں تھے تب ہی وہ ابراہیم حیات شاہ کی طرف مڑی تھی جو کب سے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے...جو اتنے برسوں سے دل میں نفرت اور انتقام کی آگ لیے گھوم رہے تھے مگر آج جو وہ چاہتے تھے وہ ہو رہا تھا مگر انھیں کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی...ایک بوجھ دل پر اترتا محسوس ہوا تھا اور ہادی اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا...آنکھوں میں نمی آئی تھی اسے یوں ٹوٹا ہوا دیکھ کر۔

آپ نے بدلہ لینے کے لیے اتنی جدوجہد کی...آپ کے بیٹے کو مجھ سے شادی کرنی پڑی...آپ نے اس وقت اپنی بہن پر نظر کیوں نہیں رکھی...جو لڑکیاں رات کی تاریکی میں اپنے ماں باپ کی عزت پر خاک ڈال کر گھر کی دہلیز پار کر کے جاتی ہیں... رسوائی اور ذلت ان کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے...اور جو بھی ہوا اس میں میرا کیا

قصور تھا... پھر مجھے کیوں نشانہ بنایا...؟ آپ سیدھے ان سے جا کر بھی اپنا انتقام لے سکتے تھے لیکن نہیں آپ نے بزدلانہ فیصلہ کیا... آپ اپنی بہن کا بدلہ لینا چاہتے ہیں نہ... آپ مجھے دوسری علیزے بنانا چاہتے ہیں پھر آپ میں اور ان میں کیا فرق ہے بتائیں مجھے... وہ پاگل ہو رہی تھی جو دل میں آ رہا تھا بولے جا رہی تھی اور عادل علی وہاں سے نظر بچا کر بھاگ نکلا تھا کیونکہ اگر وہیں رکتا تو وہ لوگ اس کی جان لے لیتے۔

مجھے کسی کے ساتھ کہیں بھی نہیں جانا اور آپ لوگوں کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں... میری شکل تک دیکھنے کے لیے ترس جائیں گے آپ لوگ... آپ نے ہی کہا تھا کہ آج سے مر گئی میں آپ لوگوں کے لیے... میرا کوئی رشتہ نہیں آپ سب سے.... اب میں کہہ رہی ہوں میرا کوئی رشتہ نہیں آپ لوگوں سے... مر گئی میں آپ سب کے لیے... ایک کام کریں آپ لوگ مجھے مار ہی دیں... کم سے کم ان اذیتوں سے میری جان چھوٹ جائے گی اور آپ سب کی عزت بچ جائے گی اور آپ کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا... چلائے گولی مار دیں مجھے... مجھے نہیں چاہ ایسی زندگی کی... وہ روتے روتے چیخنے لگی تھی... وہ بہت کم بولتی تھی مگر آج جب اس نے بولنا شروع کیا تو کسی کے پاس

بولنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔

دانین... سنبھالو خود کو... ایسا نہیں کرتے بچے تبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری... حدید نے آگے بڑھ اسے سنبھالنا چاہا تھا جب پیچھے ہوتی ہوئی ہادی کے جیب سے گن نکال کر خود پر تان چکی تھی۔

میرے قریب بھی مت آنا آپ میں سے کوئی بھی... کیا ہو گا مجھے زیادہ سے زیادہ مر ہی جاؤں گی نہ تو مر جانے آپ لوگوں کی بھی جان چھوٹ جائے گی... جائیں یہاں سے آپ سب ابھی اور اسی وقت... مجھے نہیں جانا کسی کے ساتھ... جائیں یہاں سے ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی... آپ جانتے ہیں نہ میں ضد نہیں کرتی مگر جب ضد پہ آ جاؤں تو کسی کی سنتی... جائیں... وہ چیخ کر بولی تھی آنسو آنکھوں سے زاری تھے۔

ٹھیک ہے... ہم جا رہے ہیں تم گن نیچے کرو ہم تمہیں کہیں بھی نہیں لے کر جائیں

گے... گن نیچے کرو... حدید نم آواز میں بولا تھا... آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا اسے تکلیف میں دیکھ کر اور پھر اس کی حالت دیکھ کر وہ ان سب کو کمرے سے باہر لے کر نکل گیا تھا۔

***

مبارک ہو بابا جو آپ چاہتے تھے وہ ہو گیا... اب تو آپ خوش ہے نہ... آپ جیت گئے مگر شاید آپ کا بیٹا ہار گیا آج... اپنی ماضی میں ہوئے گناہ کا بدلہ لینا چاہتے تھے... آپ اس سب سے باہر ہی نہیں نکلنا چاہتے تھے... میں نے آپ کی مشکل آسان کر دی... اب تو آپ سکون رہیں گے... آپ جس طرح ماضی کی رسی تھام کر کے اتنے برسوں سے بیٹھے تھے... آج اس اذیت کا بھی اختتام ہوا مگر اس سب میں خسارہ کس کے حصے میں آیا... آج اگر میں نے اپنی محبت کھو دی تو آپ مجھے کھو دیں گے... وہ شکستہ لہجے میں بولا تھا اور ابراہیم حیات شاہ دل تھام کے رہ گئے تھے۔

***

آپ لوگ جائیں یہاں سے اور ماما کو لے کر گھر چلے جایئے گا... ندیم بابا کا خیال رکھنا... حدید نے ان کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر کہا تھا۔

آپ نہیں آرہے ہمارے ساتھ... ندیم نے پوچھا تھا۔

نہیں... میں اسے ساتھ لے کر آؤں گا.... ابھی وہ بہت غصے میں ہے.... میں اسے منا لوں گا... تم لوگ جاؤ... اور عادل چچا کا پتہ لگا کر انھیں بندی بناؤ.... باقی میں آکر دیکھ لوں گا... حدید نے کہہ کر ان کو روانہ کیا اور پھر اس کمرے کی طرف آیا تھا۔

***

آپ کیوں کھڑے ہیں... جائیں آپ بھی... وہ ہادی کو دیکھ کر بولی تھی-

دانین میری بات سنو... ہادی نے آہستہ سے کہا تھا اور اس کے پاس آیا تھا-

نہیں سننا مجھے کچھ بھی جائیں یہاں سے... وہ ایک ہی بات کی رٹ لگا کر رہ گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو آپ بہت خوش ہوں گے نہ آپ کا مقصد پورا ہو گیا... جا کر جشن منائیں.... کیوں رکے ہیں یہاں جب یہی سب کرنا تھا تو کیوں اتنے اچھے بن کر میرے زندگی میں آئے... کیوں مجھ سے جھوٹی محبت جتائی.... کیوں مجھے اپنی محبت کا عادی بنایا... کیوں یقین دلایا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں... کیوں... کیوں... کیوں.... وہ اس کی شرٹ کا کالر تھام کر بولی تھی-

اس کے کالر پکڑنے پر اس کی چوڑیاں خنک اٹھی تھی...اس نے چوڑیوں کو دیکھا تھا اور پھر وہ انھیں بے دردی سے اتارنے لگی تھی... کتنی ہی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی کلائی کو زخمی کر گئی تھی...ہادی نے اس کا رد عمل دیکھ کر دہل کر آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ تھامے تھے اور اس کی زخمی کلائیوں پر زیب سے رمال نکال کر لپیٹ دیا تھا۔

کیوں خود کو تکلیف پہنچا رہی ہو دانین...ہادی نے اس کے بال سمیٹ کر اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے نم لہجے میں کہا تھا مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا۔

آپ کو پتہ ہے میں نے کبھی چوڑیاں نہیں پہنی تھیں...مجھے کبھی اچھی نہیں لگتی تھی... سمیر کی مام بھی مجھے خود یاد دلاتی تھیں کہ مجھے چوڑیاں پہننی ہیں تب کہیں جا کر میں نے چوڑیاں پہننے کی عادت ڈالی تھی اور آج میں نے اپنی خوشی سے آپ کے لیے یہ چوڑیاں پہنی تھیں...آپ نے کیا کیا...آپ نے کہا تھا آپ اپنی محبت کو انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے... مگر آپ میں اور میرے بابا میں کوئی فرق نہیں ہے...وہ سر جھکائے زخمی لہجے میں بولی تھی...آنسو ٹپ ٹپ کر کے اس کے ہاتھوں میں گر گر رہے تھے...وہ جیسے ہوش میں ہی نہیں تھی۔

دانین ہوش میں آؤ پلیز... ہادی نے اسے خود میں سمیٹا تھا۔

آپ نے جو کہا وہ جھوٹ ہے نہ... آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں... آپ کی محبت دکھاوا نہیں ہے... مجھے جان سے مار دیں آپ... مگر مجھے خود سے جدا مت کرنا میں مر جاؤں گی... میرے ساتھ ایسا مت کریں... آپ نے میرے ساتھ نکاح کیا ہے... بیوی ہوں میں آپ کی... مجھے دوسری علیزے مت بنائے... دانین اس کے سینے سے لگ کر اتنی شدت سے روئی تھی کہ ہادی کا چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا... پھر اچانک اس کا وجود بے جان ہوا تھا۔

دانین... ہادی نے خوفزدہ ہو کر اسے پکارا تھا مگر وہ دنیا جہاں سے بے خبر ہو گئی تھی۔

***

برے اعمال سے ایک دن مقدر ٹوٹ جاتا ہے

کبھی شیشے کی زد میں آ کر پتھر ٹوٹ جاتا ہے

عادل علی نے ہوٹل سے نکل کر اپنی بیوی کو کال کی تھی اور کہا تھا کہ وہ ایئرپورٹ میں اس کا انتظار کر رہا ہے وہ وہاں پہنچ جائے اور پھر وہ اسے لے کر کہیں دوسرے شہر چلا جائے گا جہاں لے جانے کا اس نے کبھی وعدہ کیا تھا اور پھر اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھا...اسے اب خوف آ رہا تھا کہ وہ لوگ اب کیا کریں گے...جو وہ چاہتا تھا وہ نہیں ہوا تھا...اور اب وہ دونوں طرف سے پھنس چکا تھا...مراد علی اور اس کے بیٹے اور ہادی اور ابراہیم حیات شاہ اسے نہیں چھوڑیں گے....اسے یہ امید نہیں تھی کہ دانین یوں سب کے سامنے وہ سب بول دے گی جو اس نے آج تک کسی پر ظاہر بھی نہیں کیا تھا....جس کی وجہ سے اسے ہمت ملی تھی اسے اور ٹارچر کرنے کی-

***

اس سب میں غلطی دانین کی بھی نہیں تھی ایک دس سال کی بچی کیسے سمجھ سکتی ہے کہ اس کی طرف بڑھنے والا ہاتھ جو اس کے کسی اپنے کا ہو وہ کس نیت سے اس کی طرف آیا ہے...اس کے چھونے کا انداز کیسا ہے... بچپن بہت معصوم ہوتا ہے...سب ہی اپنے ہوتے ہیں...بچوں کے ساتھ پیار کرنے کا انداز سب کا ایک جیسا ہوتا ہے مگر کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو اپنے گندے ارادوں کے علاوہ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا...وہ صرف اور صرف اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں... پھر چاہے ان کے سامنے کوئی بچہ ہو یا بڑا...انھیں صرف اپنی گندی خواہشات کی تکمیل سے مطلب ہوتا ہے...پھر چاہے کوئی اپنا ہو یا پرایا...ایسے لوگوں کے دلوں میں شیطان گھر لیتا ہے اور وہ اس گندی سوچ سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے کیوں کہ وہ اپنی اس سوچ کے غلام ہوتے ہیں...ایسے ہی لوگ رشتوں میں دراڑ ڈالتے ہیں اور کسی کی معصومیت، بچپن سب چھین لیتے ہیں...دانین نے اس کی نظروں اور اس کے چھونے کے انداز کو عجیب محسوس کیا تھا اور اس سے دوری اختیار کی تھی مگر اس کا بچپن اور جوانی اس کے خوفزدہ رہنے میں بیت گیا تھا... صرف اس ڈر سے کہ سب اسے غلط

نہ سمجھے کیونکہ یہ ہمارے معاشرے کا رواج ہے کہ جب انگلی کسی لڑکے پر اٹھائی جاتی ہے تو پہلے اس پر کوئی یقین نہیں کرتا اور اگر کر بھی لیا تو پوری جانچ پڑتال کے بعد اسے قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے مگر لڑکیوں کے معاملے میں ایسا نہیں ہوتا اگر کسی نے اس کے بارے میں کچھ کہا تو اسے فوراً قصوروار ٹھہرا دیا جاتا ہے بنا وجہ جانے...اس پر پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں...اسی لیے وہ کسی سے کچھ نہیں کہہ پائی تھی.... جس طرح کے اس کے گھر کے حالات تھے اور مراد علی کا رویہ تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کہہ پائی تھی کیونکہ ہمارے گھر والے ہی ہماری طاقت ہوتے ہیں اور اگر جب وہ ہی آپ پر یقین نہ کریں تو آپ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتے...اسی لیے گھر کا ماحول، شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے کی عزت کرنا، ان کا بچوں کے ساتھ بات چیت کا انداز، ان کو دوستانہ ماحول دینا کہ وہ کوئی بھی بات آپ سے بے جھجک کر سکیں تاکہ وہ کوئی نقصان نہ اٹھائیں بہت ضروری ہوتا ہے۔

***

دانش جو پچھلے دنوں اپنے ڈیڈ کے کام سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا اور آج ہی واپس آیا تھا... اتفاق سے ایئرپورٹ میں اس کی نظر عادل علی پر پڑی جو ادھر ادھر بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا... شاید کسی کا انتظار کر رہا تھا... یہاں جو کچھ بھی ہوا تھا دانش سب سے بے خبر تھا وہ... کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہادی کو کال کی تھی-

***

دانین آنکھیں کھولو پلیز... ہادی نے اسے خوفزدہ ہو کر پکارا تھا مگر وہ بے خبر لڑکی اس کی آواز سے بھی بے خبر ہو گئی تھی-

اس کے بے جان وجود کو بانہوں میں بھر کر وہ باہر کی طرف بھاگا تھا جب اسے راہداری میں حدید ملا تھا-

کیا ہوا میری بہن کو... کہاں لے کر جا رہے ہو اسے... حدید نے پریشانی سے اس کی

اڑی رنگت اور دانین کے بے ہوش وجود کو دیکھ کر پوچھا تھا مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں تھا وہ بنا اس کی بات کا جواب دیے آگے بڑھنے لگا تھا پھر حدید بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔

***

پارکنگ ایریا میں ابراہیم حیات شاہ اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہے تھے جب انھوں نے ہادی کو اپنی کار کی طرف جاتے دیکھا... دانین کو سنبھالے وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کے لیے یہ مشکل تھا... وہ اپنی گاڑی کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف بڑھے تھے۔

لاؤ مجھے دو چابی میں گاڑی چلاتا ہوں... حدید نے ساری باتوں کو ایک طرف کر کے اس سے کہا تھا کیونکہ اسے اپنی بہن کی فکر تھی۔

اس کے کہنے پر ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر اپنی دائیں جیب کی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ یہ وقت ان تلخ باتوں کو یاد کرنے یا دشمنی نبھانے کا نہیں تھا۔

حدید نے چابی لے کر پیچھے کا دروازہ کھولا تھا اور ہادی احتیاط سے دانین کو لے کر پیچھے بیٹھ گیا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ حدید نے سنبھالی تھی اور ہاسپٹل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم حیات شاہ ان کو جاتا دیکھ کر واپس اپنی گاڑی کی طرف آئے تھے اور ڈرائیور کو ہادی کی گاڑی کے پیچھے چلنے کا بول کر گاڑی میں بیٹھ کر سیٹ سے سر ٹکا گئے تھے۔

***

وہ ہاسپٹل کے کمرے میں اس کے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا اس کے ہوش میں

آنے کا انتظار کر رہا تھا... حدید کمرے میں پریشانی سے چکر کاٹ رہا تھا اور کمرے کے باہر کوریڈور میں ابراہیم حیات شاہ صوفے پر بیٹھے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جس نے ان کی طرف ایک نظر بھی نہیں کی تھی۔

وہ دونوں اسے ہاسپٹل لے کر آئے تھے اور فوراً ہی اسے آبزرویشن میں لے لیا گیا تھا... ڈاکٹر نے اس کے ہاتھ کے زخم صاف کر کے ان پر پٹی کر دی تھی اور کہا تھا کہ اسے کسی بات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے... اس کا بی پی کافی ہائی تھا جو کہ اس کے لیے اچھا نہیں تھا... اسے سکون کا انجیکشن دے دیا گیا تھا... اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا سب کو۔

ہادی کو لگ رہا تھا کہ اس نے بڑی غلطی کر دی اسے دانین کو بتا دینا چاہیے تھا اگر وہ اسے بتا دیتا تو اس کی ایسی حالت نہ ہوتی... مگر وہ ایسا نہ کرتا تو وہ لوگ اس سے کس طرح سے پیش آتے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

اچانک فون کی آواز پر اس کال پک کی تو دوسری طرف دانش تھا۔

ہادی یار... یہ عادل علی مجھے ائیر پورٹ پر دکھائی دیا ہے... کافی پریشان دکھ رہا ہے... یہاں سے وہاں ٹہل رہا ہے... بہت بے چین ہے جیسے... مجھ لگتا ہے کچھ گڑ بڑ ہے.... دانش نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانش تم اسے وہاں سے جانے مت دینا... میں آتا ہوں... ہادی نے کہا تو حدید نے ایک نظر اسے دیکھا۔

جب تک تم یہاں آؤ گے وہ چلا جائے گا... دانش نے کہا تو وہ ایک نظر دانین کو دیکھ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

تو پھر تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے... کچھ بھی کرو مگر وہ بھاگنے نہ پائے اور اسے کسی سنسان سی جگہ پر قید کر کے رکھو... ہادی نے دانش سے کہا-

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں اور ایڈریس میں میسج کر دوں گا... میں یہاں تھا نہیں تو تو نے بھی مجھ سے رابطہ نہیں رکھا... تو ٹھیک تو ہے نہ... دانش نے پریشانی سے پوچھا تھا اور ہادی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی... اچھے دوست بھی خدا کی نعمت ہوتے ہیں اور وہ تو اس کا بھائی بھی تھا اور دوست بھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین ہاسپٹل میں ہے... اس نے آہستہ سے کہا-

کیا ہوا اسے...؟ اس نے چونک کر پوچھا-

میں تجھے بعد میں سب بتاتا ہوں... تو بس یہ کام کر... اس نے کہہ کر کال بند کر دی-

***

اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تھیں... وہ کہاں ہے یہ سمجھنے میں اسے تھوڑی دیر لگی تھی... حدید اس کے قریب آیا تھا... اسے دیکھ کر اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر لکیر بناتا ہوا بالوں گم ہو گیا تھا اور وہ دوسری جانب رخ موڑ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین روتے نہیں ہیں... میری طرف دیکھو... حدید نے پیار سے کہا تھا مگر وہ کچھ نہیں بولی تھی ویسے ہی لیٹی رہی تھی کچھ دیر تک وہ اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا تھا پھر کچھ دیر بعد بولا۔

دانین اتنا غصہ وہ بھی بھائی پر... بھائی سے کب تک ناراضگی رکھنی ہے... مجھے معاف نہیں کرو گی... وہ پھر پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔

آپ کچھ بھی کر لیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی... میں تو مر گئی ہوں آپ لوگوں کے لیے... اب کیوں آئے ہیں میرے پاس... کاش ایسے ہی یہ ہاتھ آپ لوگوں نے اس وقت میرے سر پر رکھا ہوتا... وہ بنا مڑے بولی-

تب ہی ڈاکٹر صاحب اندر آئے تھے اور اس کا چیک اپ کرنے کے باہر بڑھے تھے جب حدید ان کے پیچھے آیا تھا-

ڈاکٹر صاحب میری بہن ٹھیک تو ہے نہ.... حدید نے پوچھا تھا اور ہادی بھی ان کے قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا-

دیکھیں آپ لوگ ان سے زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں اور انھیں صرف آرام اور سکون کی ضرورت ہے... ٹینشن بھرے ماحول سے دور رکھیں... اس عمر میں اتنا ہائی

بی پی ان کے لیے اچھا نہیں ہے... اگر دوبارہ ایسا ہوا تو ان کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے... ڈاکٹر پیشے ورانہ انداز میں کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

وہ سب کمرے کے اندر آئے تھے لیکن دروازے کے پاس حدید کے قدم رک گئے تھے جب ابراہیم حیات شاہ آگے بڑھ کر دانین کے پاس آئے تھے... ہادی نے حیرت سے انھیں دیکھا تھا کہ اب وہ کیا کرنے والے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

مجھے معاف کر دو بیٹی... میں تمہارا قصوروار ہوں... میری وجہ سے تم اس سب میں پھنسی... مجھے تب سمجھ نہیں آیا تھا کہ میں اپنی بہن کی موت کا بدلہ لینے کے لیے کسی کی زندگی داؤں پر لگا رہا ہوں... میں مراد علی کو کبھی معاف نہیں کروں گا مگر مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے... آج سے تم میری بیٹی ہو... میرے بیٹے کی چاہت... میں

وہ غلطی نہیں دہرانا چاہتے ہیں جو میرے بابا جان نے کی تھی...انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا تو ہادی کے چہرے پر خوشی کے تاعشرات جھلکے تھے اور دانین جو پہلے حیران تھی اب اس کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے تھے...ان کی باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں...اچانک اتنا بدلاؤ...یا پھر کوئی نیا کھیل شروع ہونے والا تھا...اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کچھ زیادہ سوچ سکتی جب ہی اس کی حدید کے قدموں پر ٹک کر رہ گئی تھی جو واپس پلٹ رہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر وہ ہادی کے قریب آئے تھے اور انھوں نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کی پشت پر دو تین تھپڑ رسید کیے تھے-

آئندہ ایسی بات اپنے منھ سے مت نکالنا ہادی جو آج تم نے کی تھیں...انھوں نے اسے ڈانٹا تھا-

بابا یو آر گریٹ... آئی لو یو سو مچ... خوشی سے کہتے ہوئے وہ ان سے لپٹ گیا۔

بس بس اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے... تم نے آج اپنے باپ کا دل نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی... تم جانتے ہو اس دنیا میں ایک انسان کی سب سے بڑی کمزوری اس کی اولاد ہوتی ہے... میری کمزوری تم ہو... میں تمہیں کبھی بھی اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا... تم جانتے ہو میں نے مراد علی سے بہت نفرت کی ہے مگر میں تم سے اس نفرت سے زیادہ محبت کرتا ہوں... میں اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش ہوں... میری طرف سے اب تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی... اب میں چلتا ہوں مجھے ضروری کام سے جانا ہے... انھوں نے مسکرا کر کہا اور باہر نکل گئے تھے۔

***

ہادی کی خوشی اور ان دونوں باپ بیٹے کی باتیں اسے نہ کچھ سنائی دے رہا تھا اور نہ ہی

دکھائی...اس کی نظریں تو دروازے کی طرف جمی تھیں جہاں سے حدید واپس مڑ گیا تھا اور وہ اس کی پشت کو دیکھتی ہوئی سوچے جا رہی تھی کہ اس نے بھائی کے ساتھ غلط کیا ہے...اسے بات کر لینی چاہیے تھی...اسے خود پر غصہ آیا تھا۔

***

حدید نے باہر نکلنے سے پہلے اسے دیکھا تھا اور پھر مڑ گیا تھا...وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا...وہ ابھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی...وہ جانتا تھا اس کا غصہ ایسا ہی ہوتا ہے جب ناراض ہو تو کسی سے بات نہیں کرتی مگر پھر جلدی ہی اس کی ناراضگی دور ہو جاتی ہے...وہ محفوظ ہاتھوں میں تھی...ہادی کی اس کے لیے محبت وہ دیکھ چکا تھا...اسے پورا یقین تھا کہ وہ اس کا خود سے بڑھ خیال رکھے گا...وہ اسے گھر لے جانے کے بارے میں اس نے ابھی سوچا بھی نہیں تھا کیونکہ ابھی گھر میں ہونے والے تماشے کو اس نے دیکھنا تھا...اور عادل علی سے بھی نپٹنا تھا اور اس کا خیال آتے ہی اس کے خوبصورت چہرے پر سختی سمٹ آئی تھی۔

***

ابراہیم حیات شاہ کے جانے کے بعد ہادی اس کے قریب آیا تھا-

آپ ٹھیک ہیں...اس نے پوچھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا-

گھر چلیں...اس نے پھر سوال کیا تھا-

کس کے گھر...وہ غایب دماغی سے بولی اس کا ذہن وہیں اٹکا ہوا تھا جہاں سے حدید گیا تھا

-

میرا اور آپ کا مطلب ہمارا گھر... چلیں... ہادی نے مسکرا کر کہا اور اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کی تھی جس پر اس نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا-

***

ہاسپٹل سے گھر تک کا راستہ خاموشی سے کٹا تھا وہ آنکھیں بند کیے سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی رہی تھی... ہادی نے بھی اس کی تبعیت کا سوچ کر اسے مخاتب نہیں کیا تھا اور دانش نے بھی اسے ایڈریس بھیج دیا تھا... اسے وہاں بھی جانا تھا... کافی رات ہو چکی تھی... گھر پہنچ کر اس نے گاڑی روکی تھی-

دانین... اس نے پکارا تھا مگر وہ سو چکی تھی... وہ اسے لیے اپنے کمرے میں آیا تھا... اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر کمفرٹر ڈال کر اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے اور دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا تھا... اس نے سوچا کہ وہ اس کے جاگنے سے پہلے واپس آجائے گا...

اور ابھی وہ دوائیوں کے زیرِ اثر تھی اتنی جلدی نہیں اٹھنے والی تھی۔

***

اس نے ایک عمارت کے سامنے گاڑی روکی تھی جو ابھی پوری طرح تعمیر نہیں ہوئی تھی اس پر کام چل رہا تھا... وہ آگے بڑھا تھا جب دانش اس کے پاس آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی دیر کر دی یار... دانش نے کہا۔

کہاں ہے وہ... اسے یہاں لاتے ہوئے کسی نے دیکھا تو نہیں... اس نے پوچھا۔

اوپر تھرڈ فلور پر اور یہاں کوئی آتا جاتا نہیں کسی وجہ سے اس پر سٹے لگا ہوا ہے... اب

چلو...اس نے عمارت کی طرف اشارہ کیا تھا۔

اور پھر وہ دونوں عمارت کے اندر داخل ہوئے تھے...اس خالی ویران عمارت میں ان کے جوتے کی آواز کے سوائے کوئی آواز نہیں تھی...ان دونوں نے اپنے چہرے کو رومال سے ڈھک رکھا تھا...وہ اس کے سامنے آکر رکے...سامنے وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

رات کو جب دانین کی آنکھ کھلی تو وہ کچھ دیر تک غائب دماغی سے اس کمرے کی چھت کو دیکھتی رہی تھی...پھر نظر ہٹا کر اس نے بیڈ اور پھر پورے میں دیکھا تھا...وہ اٹھ کر بیٹھی اور اس کمرے کو دیکھ کر اسے یاد آیا کہ وہ ایک بار پہلے بھی یہاں آئی تھی...اور اس رات کے بارے میں سوچ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں...اسے شرمندگی

نے آگھیرا تھا۔

وہ کمرے سے باہر آئی تھی وہاں کسی کی آہٹ نہیں لگی تھی اسے اور وہ کمرے میں آکر دوبارہ لیٹ گئی تھی اور آج ہونے والے واقعات ایک ایک کر کے اس کے ذہن میں تازہ ہوئے تھے... حدید کا اس طرح سے جانا اس کا دل بہت بے چین تھا... سو بار وہ خود کو لعنت ملامت کر چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ شخص اسے چھوڑ کر پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا... وہ وہاں نہیں تھا... کہاں جا سکتا تھا وہ... کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کے لیے اجنبی جگہ ہے... وہ اکیلی کیسے رہے گی... اس کے بابا نے بھی کہا تھا کہ انھوں نے اسے قبول کر لیا ہے تو کہاں تھے سب... یا پھر سب ایک ڈرامہ تھا... یہی سب سوچتے ہوئے وہ پھر سے سو گئی تھی۔

***

کون ہو تم لوگ... وہ کرسی پر اپنے ہاتھ پاؤں چھڑوانے کی کوشش کرتا ہوا بولا-

جب ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر آ کر پڑا تھا پھر اس کے بعد کئی ایک تھپڑ اور گھونسوں نے اس کا چہرہ لہولہان کر دیا تھا-

بس کرو دورات کافی ہو گئی ہے اب تمہیں گھر جانا چاہیے... دانین اکیلی ہو گی... یہ صبح تک ہوش میں نہیں آئے گا... دانش نے کہا تو اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے... اسے دانین کا خیال آیا وہ گھر پر اکیلی تھی... دانش نے کہا-

ابھی پہلے ادھورا کام تو پورا کر لیں... میں نے جو تم سے کام کہا تھا وہ کروایا تم نے... ہادی نے پوچھا تو دانش نے اثبات میں سر ہلا دیا-

پھر وہ دونوں اسے اٹھا کر دوسری جانب لائے تھے جہاں بہت ساری لکڑی سے ایک گول گھیرا بنایا گیا تھا... عادل کی کرسی بیچ میں رکھ کر وہ اس گھیرے سے باہر نکل آئے تھے اور پھر پیٹرول ڈال کر ماچس سے ان پر آگ لگا دی تھی۔

یہ مر جائے گا ہادی... ہمیں اس کی جان نہیں لینی... دانش نے سمجھانے کی کوشش کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے فکر رہو نہیں مرے گا... مگر یہ اس اذیت کو محسوس کرے گا جو اس نے دوسروں کو دی ہیں... اب اسے پتہ چلے گا کہ دوسروں کی زندگی، ان کی روح کو آگ میں جھونکنے والوں کی زندگی جب آگ کی لپیٹ میں آتی ہے تو کیسا لگتا ہے... ہادی غصے سے کہہ کر مڑ گیا تھا اور وہ اسے ایسے ہی چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے۔

***

جب وہ واپس آیا تو وہ ویسے ہی سو رہی تھی...اس نے سکون کا سانس لیا اور فریش ہو کر بیڈ کی دوسری سائڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا...ایک نظر اس پر ڈال کر اس نے آنکھیں بند کی تھیں...اب وہ سکون کی نیند سو سکتا تھا جو کافی وقت سے نصیب نہیں ہوئی تھی-

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلی صبح جیسے ہی دانین نے کروٹ لی اس کی آنکھ کھل گئی تھی...وہ ایک دم اٹھ بیٹھی اور پورے کمرے میں نظر ڈالی وہ نہیں تھا...کیا وہ پوری رات گھر نہیں آیا تھا...؟ اگر واپس آیا تھا تو کہاں تھا...؟اس نے گھڑی پر نگاہ کی تو گیارہ بج رہے تھے-

افف اتنا ٹائم ہو گیا...وہ ہڑبڑا کے اٹھی اور اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹ کر واش روم میں گھس گئی تھی-

فریش ہو کر جب واش روم سے نکلی تو ہادی بیڈ پر ناشتہ رکھے ہوئے اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

آئیں جلدی سے ناشتہ کر لیں ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور آپ نے میڈیسن بھی لینی ہے ابھی... میں کب سے آپ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا... اس نے پیار سے کہا تھا مگر وہ وہ ویسے ہی کھڑی رہی تھی... نہ آگے آئی تھی اور نہ ہی کوئی جواب دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک سوچ اس کے دماغ میں کل رات سے گھر کر گئی تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر کہاں گیا تھا اور کیوں گیا تھا...؟ کل اس کی جو حالت ہوئی تھی وہ صرف اس لیے کہ اس نے کہا تھا کہ اپنی پھوپھو کا بدلہ لینے کے لیے اس سے شادی کی... ایک خوف تھا اس کے اندر کے وہ اسے چھوڑ دے گا... وہ اس سے الگ ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور شاید اسی لیے ہادی کی بات سننے سے پہلے ہی اس کے دل و دماغ نے اس کا ساتھ چھوڑ

دیا تھا اور اگر اب اس نے اسے چھوڑ دیا وہ تو مر ہی جائے گی... مگر اس کا دل کہتا تھا کہ وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتا۔

کیا ہوا ہے...؟ کس سوچ میں ڈوبی ہیں آپ... ہادی نے اس کے قریب آ کر پیار سے پوچھا تھا۔

رات آپ کہاں تھے...؟ اس کے پیار سے پوچھنے پر اس کے دل و دماغ میں اٹھتا سوال اس اس کے لبوں تک آیا تھا۔

میں ضروری کام سے گیا تھا اور ابھی بھی مجھے وہیں جانا ہے... آپ ناشتہ کر لیں پھر مجھے جانا بھی ہے... ہادی نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔

ایسا کون سا ضروری کام تھا جو آپ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اور میں یہاں اکیلے

کتنا ڈر گئی تھی... آپ مجھے بتا کر بھی جا سکتے تھے... وہ شکوا کر گئی تھی اور اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا اور ایک گہری نظر اس پر ڈالی تھی... اسے سوال کرتی ہوئی دانین بہت اپنی سی لگی تھی... اس کی نظروں سے کنفیوز ہو کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی اور اس کی حرکت پر ہادی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

آپ سو رہیں تھیں میں نے آپ کو ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا... آپ کی تبعیت ویسے ہی ٹھیک نہیں تھی... ہادی نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے جمے دار بھی آپ ہیں... اس نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا تھا۔

وہ سب اچانک ہوا... اس وقت جو مجھے ٹھیک لگا میں نے کیا... میں آپ کو اس سب سے نکالنا چاہتا تھا کیونکہ آپ کا اس سب میں کوئی قصور نہیں تھا... اور ویسے مجھے لگتا تھا کہ آپ میں پریشانی اور مصیبتوں سے لڑنے کا حوصلہ ہے مگر آپ تو پہلے ہی مقام پر....

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

میں ہر مصیبت اور پریشانی کا سامنا کر سکتی ہوں... میں نے زندگی میں بہت کچھ دیکھا ہے... ایک وقت ایسا بھی تھا جب مجھے لگتا تھا کہ میں وہ سب برداشت نہیں کر پاؤں گی مگر کر گئی بہت سخت جان ہوں نا.... مگر جب آپ نے کل جو کہا تھا وہ سب سن کر مجھے لگا تھا میں اگلا سانس نہیں لے پاؤں گی.... مر جاؤں گی میں... دانین نے کہا تو اس نے اسے دیکھا وہ کسی اور ہی ذہنی کیفیت میں تھی... اسے کھو دینے کا خوف اس کے سر پر سوار تھا۔

اور ایسا کیوں لگا آپ کو...؟ ہادی نے سکون سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

کیوں... کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہے... سنا آپ نے... وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

اور کوئی وقت ہوتا تو اس کا اقرار سن کر وہ اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہتا مگر اس کا یہ اقرار اس کے خوف کی وجہ سے تھا اور وہ اس طرح سے نہیں چاہتا تھا... وہ چاہتا تھا وہ بنا کسی خوف کے اپنی خوشی سے ہر فکر سے آزاد ہو کر اس سے اپنی محبت کا اقرار کرے۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا اور ہمیں ایک دوسرے سے کوئی الگ نہیں کر سکتا... میں آپ تک کوئی غم، پریشانی نہیں پہنچنے دوں گا... اور اللہ کے فضل سے صرف خوشیاں ہمارا مقدر میں ہوں گی... میری محبت، میری چاہت آپ کے ہر دکھ اور تکلیف کو ختم کر دے گی... مگر... وہ ایک وقفے کے لیے بولتے ہوئے رکا تھا۔

مگر کیا...؟ وہ بے چین ہوئی تھی۔

آپ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی محبت، اس کا عشق ہیں... اور میں چاہتا ہوں کہ میری

محبت، میرا عشق بنا کسی خوف کے... اپنی خوشی سے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرے... وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا-

اب چلیں ناشتہ کر لیں مجھے دیر ہو رہی ہے... وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے بولا-

میری بات سن لیں... ایک ہی جھٹکے میں اس کے دماغ میں پڑی گرد صاف ہو گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بیٹھے میں کروا دیتا ہوں ناشتہ... وہ اس کی بات کو جان بوجھ کر نظر انداز کر گیا تھا اور اسے بٹھا کر ناشتہ کروانے لگا تھا... وہ خاموشی سے اسے دیکھے گئی تھی اندر دل میں بہت شور مچا ہوا تھا-

اسے ناشتہ کروانے اور دوائیاں دینے کے بعد وہ اس سے ضروری کام کا کہہ کر باہر چلا گیا تھا... اس کے جانے کے بعد وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی... ساری پریشانیاں بھول کر

اب وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

***

دانین کو ناشتہ کروا کر وہ پھر اسی عمارت میں آیا اور دانش بھی اس کے ساتھ تھا... لکڑیاں جل کر راکھ ہو چکی تھیں... اور عادل علی کرسی پر بے جان سا ایک طرف کو لڑھکا ہوا تھا... اس کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اس اور اس کی گرمی کو برداشت نہیں کر پایا تھا... وہ دونوں اس کے پاس آئے تھے۔

کہیں مر ور تو نہیں گیا... دانش نے اسے دیکھ کر کہا پھر اس کی ناک کے پاس انگلی لے جا کر اس کی سانس کو محسوس کیا جو کہ دھیمی دھیمی چل رہی تھی۔

شکر ہے زندہ ہے... اس نے کہا۔

اب کیا کرنا ہے...اس نے پوچھا-

ہاسپٹل لے چلو اسے...اتنا سبق کافی ہے اس کے لیے اور پھر مراد علی اور اس کے بیٹے اس کی قبر خود ہی خود دیں گے...ہادی نے کہا اور پھر اسے ہاسپٹل لے گئے-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

یہ کن چکروں میں گھوم رہے ہو تم آج کل...ابھی کل ہی تم واپس آئے ہو...رات بھی دیر سے گھر آئے تھے اور صبح سے پھر غائب تھے...دو گھڑی چین نہیں ہے تمہیں...ویسے تو شام تک تمہارا گھر سے نکلنا نہیں ہوتا...دانش جیسے ہی گھر میں داخل ہوا اس کی مام نے اسے ڈانٹنا شروع کیا-

میں ہادی کے ساتھ تھا اس کے گھر پر...اس نے لاپرواہی سے کہا-

کیوں تھے اس کے ساتھ...تم نے بھی کوئی چاند چڑھا ناں ہے...وہ غصے سے بولیں-

کیسی باتیں کر رہی ہیں مام...دانین کی تبیعت خراب تھی اسے دیکھنے گیا تھا...اس نے بولا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ رہے ہو کیا وہ اس لڑکی کو گھر لے آیا...انہوں نے حیرت سے پوچھا اور دانش کو بعد میں سمجھ آیا کہ وہ کیا بول گیا ہے-

دیکھا آپ نے وہ اسے گھر بھی لے آیا ہے...اب بھی آپ کہیں گی کہ آپ اسے نہیں اپنائیں گیں...وہ بیگم ابراہیم سے بولیں-

ہاں نہیں اپناؤں گی...وہ ٹھوس لہجے میں بولیں-

***

حدید...دانین کہاں ہے...اسے ساتھ کیوں نہیں لائے...حدید جیسے ہی گھر میں داخل ہوا ثمن بیگم نے حدید کو اکیلا آتے دیکھ کر پوچھا-

وہ وہیں ہے ماما جہاں اسے ہونا چاہیے تھا...اپنے شوہر کے گھر...میں ایک دو دن بعد اسے لے کر آؤں گا آپ سے ملوانے کے لیے یا پھر میں آپ کو وہاں لے چلوں گا... اس نے اپنی ماں سے کہا-

کوئی کہیں نہیں جائے گا اور یہ خبیث عادل کہاں ہے کچھ پتہ چلا...مراد علی نے روب دار لہجے میں کہا-

پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے... جہاں مجھے لگا تھا کہ وہ موجود ہو سکتا ہے میں نے سب جگہ ڈھونڈ لیا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا... حدید نے کہا-

کیوں نہیں مل سکتی میں اپنی بیٹی سے...؟ ثمن بیگم نے پوچھا تھا-

میں نے کہہ دیا نا کہ نہیں تو بس نہیں... مراد علی غصے سے بولے-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا اب تو آپ سب کچھ جانتے ہیں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے پھر بھی... حدید نے حیرت سے کہا-

اس کی کوئی غلطی نہیں ہے مگر میں ان لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا جن لوگوں نے میرے ماں باپ کی بے عزتی کی... اور لوگ کیا کہیں گے کہ ہماری غیرت کہاں جا سوئی کہ ہم ان لوگوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکے... وہ اس گھر میں آسکتی ہے مگر ایک

صورت میں وہ اس گھر کو چھوڑ کر آئے گی ہمیشہ کے لیے... مراد علی نے کہا۔

آپ کو زرا بھی احساس ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں... ثمن بیگم روتے ہوئے بولیں۔

ویسے تعجب کی بات ہے نہ بابا کہ آپ عزت اور غیرت کی بات کرتے ہیں...اور آپ نے خود کیا کیا تھا ایک زندگی برباد ہوئی آپ کی وجہ سے...تب آپ کی غیرت نہیں جاگی تھی اور آج آپ کی بیٹی جو آپ کے کیے گئے گناہ کا کفارہ ادا کر رہی ہے تب آپ کی غیرت جاگ گئی...اگر اس وقت آپ نے انھیں مرنے کے لیے چھوڑا نہ ہوتا تو آج یہ سب نہیں ہوتا...ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ایک عورت کو خاندان کی عزت بنائے رکھنے کی ساری ذمہ داریاں سونپ دی جاتی ہیں...سارے فرائض اس پر مسلط کر دیے جاتے ہیں...اور مرد کو آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے کچھ بھی کرتا پھرے...وہ ہر معاملے میں آزاد ہوتا ہے اور عورت خاندان کی عزت اور ذلت کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھائے رکھے... کبھی سوچا ہے کہ یہ جو آپ اور ہم یوں سر اٹھا کر لوگوں کے بیچ شان سے چلتے ہیں...اس میں ہمارے گھر کی عورتوں کا کتنا اہم کردار ہوتا ہے...یہ گھر میں عزت

سے رہتی ہیں تب بھی ہم باہر سر اٹھا کر چلتے ہیں...اور ہم سب کیا کرتے ہیں... ہم تو ان کا جائز حق بھی ادا نہیں کر پاتے ہیں... آپ نے ماما کے ساتھ کیا نہیں کیا...ان کی زندگی جہنم بنادی مگر پھر بھی انھوں نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا... آپ کی ہر ظلم اور زیادتی کو سہا...دانین نے کبھی ہمارا سر جھکنے نہیں دیا...اس کا نکاح کن حالات میں ہوا کوئی نہیں جانتا...اس نے کیا کیا سہا ہم نہیں جانتے... آپ کمزور تھے جو آپ نے ایک عورت سے بدلہ لیا...اور آپ کا دشمن بھی آپ ہی کی طرح تھا جس نے وہی کام کیا جو آپ نے کیا... مگر یہ میری بہن کی قسمت تھی اور میری ماں کی دعائیں جو ہادی آپ لوگوں کے جیسا نہیں ہے... وہ ایک اچھا انسان ہے اور صرف اس کی وجہ سے میری بہن انتقام کی بھینٹ چڑھنے سے بچ گئی... حدید کی باتیں سن کر مراد علی کو ایسا لگا تھا کہ کسی نے انھیں زور سے زمین پر پٹخ دیا ہو... حقیقت بہت تلخ تھی وہ برداشت نہیں کر پائے تھے اور ایک طرف کو لڑھک گئے تھے۔

***

بیگم آپ کا یہاں کب تک رکنے کا پروگرام ہے...ابراہیم حیات شاہ نے اپنی بیوی سے

کہا تھا۔

کیوں آپ کو کیا پرابلم ہے...انھوں نے تنک کر کہا۔

مجھے کیا پرابلم ہو گی...میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ جب آپ نے یہی رہنا ہے تو کیوں نہ ہم اپنے بیٹے کے پاس اپنے گھر چلتے ہیں اور اسی کے ساتھ رہتے ہیں...انھوں نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس گھر کی بات کر رہے ہیں آپ...جب تک وہ لڑکی وہاں ہے میں نہیں جاؤں گی وہاں...وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولیں۔

کیوں نہیں جانا وہ بیٹا ہے ہمارا...ہمیں اس کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے...آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے...ان کی بات پر ان کا منھ کھلا رہ گیا۔

آپ کو کوئی اعتراض نہیں اس کی موجودگی سے...جب کہ وہ آپ کے دشمن کی بیٹی ہے...انھوں نے حیرت سے کہا-

مجھے کوئی اعتراض نہیں اور اس میں اتنا حیران ہونے کی کون سی بات ہے وہ میرا بیٹا ہے میرے جگر کا ٹکڑا...میں اسے ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا...میں نے صرف اس کی خوشی کے لیے اس لڑکی کو قبول کر لیا ہے...ابراہیم حیات شاہ کے الفاظ سن کر وہ ان کا منھ تکنے لگیں تھیں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ہار مان سکتے ہیں مگر میں نہیں...وہ غصے سے بولیں-

آپ کچھ نہیں کریں گی...انھوں نے کہا-

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی...وہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئیں-

***

دانش کو اس نے ہاسپٹل سے نکل کر واپس بھیج دیا تھا...اب وہ بھی گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر پھر اسے یاد آیا تھا کہ دانین کل سے انھیں کپڑوں میں تھی جس میں وہ اس کے ساتھ آئی تھی...اسی لیے وہ اس کے لیے شاپنگ کرنے مال میں آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

شاپنگ مال سے نکل کر وہ گھر جانے سے پہلے ماموں کی طرف آیا تھا اپنی ماں سے ملنے...روز ہی آتا تھا اور ان کی نہ سن کر واپس لوٹ جاتا تھا...ابھی بھی جب وہ ان کے پاس گیا تو وہ غصے سے منھ پھیر گئیں۔

اسلام علیکم امی...اس نے سلام کیا تھا-

وعلیکم السلام...انھوں نے جواب دیا-

امی آپ چلیں میرے ساتھ...میں آپ کو لینے آیا ہوں...اس نے کہا-

میں ایک شرط پر تمہارے ساتھ چلوں گی...انھوں نے کہا-

کیسی شرط...

تمہیں سمرہ سے شادی کرنی ہو گی... تمہیں اس لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنا ہے رکھو... مگر میری بہو بن کر سمرہ بھی اس گھر میں رہے گی...انھوں نے کہا تو ہادی نے پریشانی سے

دیکھا۔

میری شادی ہو چکی ہے امی اور میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں تو دوسری شادی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...اس نے سکون سے کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے تم کرو اپنے من کی...وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلیں گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بات سنیں امی...وہ ان کے پیچھے آیا تو وہ اس کی سنی ان سنی کر کے دوسرے کمرے میں بند ہو گئیں...وہ کافی دیر تک انھیں آوازیں دیتا رہا پھر مایوس ہو کر واپس پلٹ گیا۔

***

دانین صبح سے بیٹھی ہادی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ اسے کیسے یقین دلائے کے وہ اس سے محبت کرتی ہے...اس نے جو صبح اقرار کیا تھا وہ خوف کے زیر اثر ضرور کیا تھا مگر وہ دل سے کیا تھا...اور یہ بات وہ اسے کیسے بتائے...اسی کشمکش میں اس نے پورا دن گزار دیا تھا...وہ بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ اسے کیسے بتائے کہ وہ اس وہ اس کے لیے کتنا خاص اور قیمتی ہے-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم میری روح کی آواز ہو

تم بہت خاص ہو

جستجو میں تھی تیری تمنا کب سے

اک خوشبو میں لپٹا راز ہو

تم بہت خاص ہو

تیری ہر بات پہ دل دھڑک جاتا ہے

تم میری ذات کا آغاز ہو

تم بہت خاص ہو

تمہارے لفظ میری سوچ میں سمائے ہیں

روح کا دلفریب ساز ہو

تم بہت خاص ہو

اک حقیقت بھرا امجاز ہو

تم بہت خاص ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ جب کمرے میں آیا تو اسے اپنی سوچوں میں گم پایا... وہ آہستہ سے اس کے قریب آیا اور شاپنگ بیگ بیڈ پر رکھے... آہٹ پر دانین نے اس کی جانب دیکھا تو بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔

اسلام علیکم...اس نے سلام کیا-

وعلیکم السلام...یہ آپ کے لیے کچھ شاپنگ کی ہے میں نے...امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گی...آپ کھول کر دیکھیں میں فریش ہو کر آتا ہوں...کہہ کر وہ واش روم چلا گیا تھا اور وہ اسے دیکھتی رہی تھی وہ اسے کچھ پریشان لگا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی لائی ہوئی ساری ڈریسز بہت خوبصورت تھیں...اسے پسند آئی تھیں...اس میں اور بھی جیولری وغیرہ تھیں مگر اس نے انھیں نہیں کھولا تھا...اس کا دھیان ہادی کی طرف تھا وہ کیوں پریشان تھا...کیا بات تھی وہ یہی سوچ رہی تھی...اس نے سارے بیگ اٹھا کر الماری میں رکھے تھے اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی...شام سے عجیب سا دل ہو رہا تھا جیسے کوئی تکلیف میں ہے-

جب وہ شاور لے کر باہر نکلا...دانین اسے دیکھنے لگی تھی-

آپ کو ساری چیزیں پسند آئیں...اس نے تولیے سے بال رگڑتے ہوئے پوچھا تھا-

جی...اس نے کہا-

کھانا کھایا آپ نے...ہادی نے پوچھا-

اس نے جواب دینے کے بجائے نہ میں گردن ہلائی...اس کی حرکت پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا-

تھوڑی ہی دیر میں سلیم بابا کھانے کی ٹرے لیے حاضر تھے...وہ نیچے کھانا کھانے کا کہہ

کراوپر آیا تھا...اس کا من نہیں تھا پر دانین کے لیے اس نے منگوایا تھا-

لاؤ میں کھلا دیتا ہوں...وہ اسے ایسے ہی بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس آکر بیٹھا تھا اور ایک لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا تھا-

آپ رہنے دیں میں لے لوں گی...اس نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہ کھولو...میں کھلا رہا ہوں نہ...اس نے کہا تو وہ چپ چاپ کھانے لگی-

آپ نہیں کھائیں گے...اس نے ایک لقمہ بنا کر اس کے آگے کیا تو اس نے اس کے ہاتھ سے کھا لیا تھا...وہ اس سے اپنی پریشانی چھپانا چاہتا تھا-

اسی طرح دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھانا کھایا تھا... کھانے کے بعد وہ برتن سمیٹ کر کچن میں رکھنے چلی گئی تھی... ہادی نے منع کیا تھا کہ وہ نہ کرے سلیم بابا لے جائیں گے آکر مگر اس نے انھیں پریشان کرنے سے منع کر دیا اور خود ہی نیچے چلی گئی۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا اور امی سے ہوئی بات کر کے پریشان ہو گیا تھا... وہ روز ہی ان سے ملتا تھا وہ مان ہی نہیں رہی تھی... ان کی ایک ہی ضد تھی سمرہ سے شادی... جواب ناممکن تھا... وہ دانین کو نہیں چھوڑ سکتا تھا... دانین کو کمرے میں آتا دیکھ کر وہ دھیرے سے مسکرایا کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ اس کی پریشانی کو بھانپ گئی ہے۔

وہ بیڈ کے دوسری طرف بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی... جو اسے مطمئن کرنے کے لیے مسکرا رہا تھا... وہ پریشان تھا اور اس کی پریشانی کی وجہ بھی یقیناً وہی ہو گی-

کچھ کہنا ہے... اسے اپنی طرف ایک ٹک دیکھتا پا کر اس نے پوچھا تھا-

آپ کچھ پریشان ہیں... اس کے سوال کے جواب میں اس نے بھی سوال کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تو... آپ کو وہم ہوا ہے... اس نے اسے ٹالنا کی کوشش کی-

وہم نہیں ہے... تھوڑا بہت میں بھی چہرہ پڑھ لیتی ہوں... آپ پریشان ہیں اور اس کی وجہ یقیناً میں ہی ہوں گی... اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا-

دانین یہاں آؤ...ہادی نے اسے اپنے قریب آنے کو کہا تھا...وہ خاموشی سے اس کے قریب آکر لیٹ گئی تھی۔

آپ کوئی بات اپنے دل پر مت لیں...کوئی پریشانی نہیں ہے مجھے...اب رونا بند کریں...وہ نرمی سے اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں...میرا دل نہیں مان رہا...اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے کہا تھا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں...اب ان خوبصورت آنکھوں پر ظلم کرنا بند کریں...تھک گیا ہوں بس تھوڑا سا سکون چاہیے...اس نے باری باری اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور پھر اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کے ارد گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھ گیا تھا...اس وقت دونوں کو ہی سکون کی ضرورت تھی...اور دانین بھی اس کے سینے سے لگ کر آنکھیں موند گئی تھی۔

***

مجھے امی کو منانا ہو گا... میں سمرہ سے شادی... نہیں... میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا... میں نہیں چاہتا کہ دانین امی کے لیے ایک ان چاہی بہو بن کے رہ جائے... اس کے آنسو مجھے تکلیف دیں گے... مجھے بابا سے بات کرنی پڑے گی... انھیں بتانا ہو گا کہ امی کیا چاہتی ہیں... مجھے امی کی سوچ بدلنی ہو گی... دانین کے لیے ان کا دل صاف کرنا ہو گا... تاکہ پھر سب خوشی سے رہ سکیں... اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔

دانین اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی تھی... کچھ ہی دیر میں وہ سو چکی تھی... جب ہادی کو محسوس ہوا کہ دانین سو چکی ہے تو اس نے دانین کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور پھر آنکھیں بند کی تھی... وہ خود بھی اس وقت نیند چاہتا تھا... آج اس کے دل کی خوشی، اس کے دل کا سکون، اس کی محبت اس کے ساتھ تھی... وہ پر سکون نیند سو گیا تھا۔

***

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ہادی کے حصار میں پایا...اور کتنے ہی لمحے اس کے چہرے کو بغور دیکھتی رہی تھی...وہ گہری نیند میں تھا اور سکون سے سو رہا تھا...دانین نے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو بہت غور سے دیکھا تھا...کل رات والی پریشانی کا اس کے چہرے پر سایہ تک نہ تھا...وہ اسے ہر پریشانی سے بچا لینا چاہتا تھا...ابھی بھی ہادی نے اس کے ارد گرد اپنی بانہوں کا مضبوط حصار باندھا ہوا تھا...دانین کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا...اور اس کے دل نے ایک خواہش کی تھی اور پہلی بار اس نے دل میں اٹھنے والی خواہش کو نظر انداز نہیں کیا تھا...ایک ڈر اور جھجک تھی کہ کہیں وہ جاگ نہ جائے... مگر پھر اسے گہری نیند میں سوتا ہوا دیکھ کر اس نے دل کی خواہش پوری کی تھی...اور اس نے ہادی کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔

آپ بہت اچھے ہیں...ایک خوبصورت دل کے مالک... نہیں معلوم آپ میری کس نیکی کا صلہ ہے جو اس رب نے آپ کی محبت اور آپ کا ساتھ میرے نصیب میں لکھا...آپ اس دل کی دھڑکن ہیں...میرے دل کا سکون...میرے رب کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے آپ کی محبت دی...آپ کی ہمراہی دی...وہ دل میں اپنے رب سے اور اس سے مخاطب تھی...اور پھر آہستہ سے اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

جب ہادی کی آنکھ کھلی تو اس نے بیڈ پر دیکھا تھا وہ نہیں تھی...وہ کافی دیر تک ایسے ہی لیٹا رہا تھا پھر اٹھ کر واش روم میں چلا گیا تھا...فریش ہو کر وہ تولیے سے بال رگڑتا ہوا باہر نکلا...الماری سے سیاہ شرٹ نکال کر پہنی....شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس کی نگاہ ان شاپنگ بیگ پر پڑی جو وہ کل اس کے لیے لایا تھا...ان میں سے ایک شاپنگ بیگ اٹھا کر اس نے اس سے ایک باکس نکالا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر وہ اپنے بال

بنانے لگا تھا... بال بنا کر اس نے خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا جب اسے وہ دروازے سے اندر آتی ہوئی نظر آئی تھی... اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا... وہ اس کے لائے ہوئے کپڑوں میں تیار اس کے لیے کافی لیے اس کے سامنے تھی... بے ساختہ ایک گہری مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی... وہ آہستہ سے چلتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی تھی اور کافی اس کے آگے کی تھی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

میں نے منع کیا تھا آپ کو ابھی یہ سب کرنے سے....ہادی نے کافی کا مگ لیتے ہوئے نرمی سے کہا تھا-

میں نے کچھ بھی نہیں کیا بس یہ کافی بنائی ہے...اس نے آہستہ سے کہا تھا-

آپ کو کافی بنانی آتی ہے...اس کافی کا سپ لیتے ہوئے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی...ایک حرفی جواب آیا تھا-

پر آپ کو تو پسند نہیں ہے...اس نے پھر کہا-

آپ کو تو پسند ہے...فوراً جواب آیا تھا...اس کے جواب پر اس نے مسکراتی نظروں

سے اسے دیکھا تھا...اس کی نظروں سے کنفیوز ہو کر وہ دوبارہ بولی تھی-

میں بھائی کے لیے بنایا کرتی تھی...کہتے کہتے وہ ایک دم چپ ہو گئی تھی-

کیا ہوا...؟اسے چپ ہوتا دیکھ کر ہادی نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھ کر پوچھا تھا-

میں نے بھائی کو ناراض کر دیا...میں نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا...ان سے اچھے سے بات نہیں کی...مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا...انھوں نے مجھ سے بات بھی نہیں کی...مجھے بہت برا لگ رہا ہے...اس نے کہا اور حیران تو ہادی بھی ہوا تھا حدید کے اس دن خاموشی سے چلے جانے پر کیونکہ وہ اس کے ہوش میں آنے سے پہلے کتنا پریشان تھا پھر اچانک کیسے چلا گیا تھا-

انھیں شاید کوئی کام ہو گا اس لیے چلے گئے ہوں گے...مصروفیات کی وجہ سے آپ

سے بات نہیں کی ہو گی... آپ تو ان سے بات کر سکتی ہیں آپ انھیں کال کر لیں... ہادی نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا اور پھر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے باکس کو کھولا تھا اور اس سے کانچ کی چوڑیاں نکالی تھیں... اور احتیاط سے اس کے ہاتھ میں پہنانے لگا تھا۔

دانین نے اسے تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا تھا اسے ایک بار پھر اپنے آپ پر رشک آیا تھا اور اس نے خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ خدا نے اس کے سارے دکھوں کے بدلے میں اسے اتنے بہترین شخص سے نوازا تھا۔

کیسی لگی چوڑیاں...؟ ہادی نے اس کے دوسرے ہاتھ میں چوڑیاں پہناتے ہوئے پوچھا تھا۔

بہت پیاری اور خوبصورت ہیں... وہ چوڑیوں کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

ہاں یہ پیاری ہیں پر آپ سے زیادہ نہیں...اس کے محبت سے کہنے پر دانین نے پلکیں جھکائی تھیں...دل زور سے دھڑکا تھا...چہرے پر حیا کی سرخی اتر آئی تھی....ہادی نے بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے پر پھیلے حیا کی سرخی اور اس کی جھکی پلکوں کو دیکھا تھا جو اس کو بے خود کر رہی تھی...اس نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کی پیشانی پر نرمی سے اپنے ہونٹ رکھے تھے...اور دانین نے اپنی پلکیں موند کر اپنی روح تک سکون اترتا ہوا محسوس کیا تھا اور پھر ہادی نے اس کے چہرے کے ایک ایک دلکش نقوش کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا...دانین کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں...اس نے اپنی پلکیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا ہادی اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے پھر سے پلکیں جھکالی تھیں...اس کی حرکت پر دھیرے سے مسکرایا تھا پھر وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا...دانین نے پلکیں موندلی تھی تب ہی اس کا فون بجا تھا وہ سخت بدمزہ ہوا تھا مگر اسکرین پر ہاسپٹل کا نمبر دیکھ کر اس نے کال پک تھی اور ایک سائڈ پر ہو کر ان کی بات سن نے لگا تھا۔

دانین نے اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا جواب فون پر بات کر رہا تھا...اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں سجی چوڑیوں پر ڈالی تھی...اس نے دل میں طے کیا تھا کہ وہ اس سے اظہار محبت کر کے رہے گی اور وہ دل ہی دل میں لفظوں کا تال میل کرنے لگی تھی جب وہ اس کے قریب آیا تھا۔

مجھے ابھی باہر جانا ہے ضروری کام ہے اور پھر بابا کے پاس بھی جانا ہے...میں جلدی واپس آجاؤں گا...تب تک اپنا خیال رکھنا اور ناشتہ کر لینا...وہ اس کے سرخی مائل رخسار تھپتھپا کر بولا تھا جب اسے لگا تھا جیسے وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔

دانین کچھ کہنا ہے...اس نے نرمی سے پوچھا تھا۔

جی...اس نے کہا تھا۔

بولیں...اس نے کہا تھا-

آپ کو میرے بابا سے کوئی پرابلم تو نہیں ہے...؟کیا آپ کے بابا نے میرے بابا کو معاف کر دیا...؟کیا آپ انھیں معاف کر سکتے ہیں...؟اس نے دھیرے سے ڈر کے پوچھا تھا کہ کہیں وہ اس پر ناراض نہ ہو-

پتہ نہیں... لیکن اب یہ قصہ ختم سمجھو....اور جہاں تک معافی کا سوال ہے تو وہ میری پھوپھو کے گناہگار ہیں... بابا میرے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں... جس طرح میرے لیے انھوں نے اپنی نفرت اور انتقام کی ضد کو پیچھے چھوڑ دیا ہو سکتا ہے آگے چل کر شاید وہ انہیں معاف کر دیں مگر وہ اتنی جلدی انھیں اس طرح سے قبول نہیں کر سکتے اور نہ ہی میں کر سکتا ہوں.... میرے دل میں ان کے لیے نہ ہی نفرت ہے اور نہ ہی ہمدردی... میں اس سب کو آگے نہیں بڑھانا چاہتا...اس سب کو یہی ختم ہونا ہو گا تاکہ آگے سب سکون سے رہ سکیں اور وقت کے ساتھ شاید سب ٹھیک ہو جائے گا...ہاں مگر میں آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا آپ جب چاہیں اپنے گھر والوں سے مل سکتی

ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا...اس کے ڈر کر پوچھنے پر وہ نرمی سے بولا تھا-

آپ بہت اچھے ہیں...آپ میرے بابا کے جیسے بالکل بھی نہیں ہیں...آپ ان کے جیسا نہیں سوچتے اور آپ نے نہ ہی ان کی کی گئی زیادتی کا بدلہ مجھ سے لیا...آپ ان سب سے اچھے ہیں...میں آپ کو کبھی بھی فورس نہیں کروں گی کہ آپ ان سے جا کر ملیں...اس نے کہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اس طرح سے میری تعریف کریں گی تو میرا جانا مشکل ہو جائے گا...آپ چاہتی ہیں کہ میں نہ جاؤں...اس نے معصوم سی شکل بنا کر شرارت سے کہا تو دانین جھینپ سی گئی تھی-

میں نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا...وہ دھیرے سے بولی تو اس نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا تھا...اور اس کے کان کے قریب اپنے ہونٹ کیے تھے-

آپ جانتی ہیں یہ میری زندگی کی سب سے حسین اور خوبصورت صبح ہے کہ آپ میرے پاس... میرے ساتھ ہیں... اور میں چاہتا ہوں کہ آج جب میں واپس آؤں تو آپ میرے لیے تیار ہو کر میرا انتظار کریں... وہ خمار آلود لہجے میں بولا تھا تو دانین کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

کریں گی نہ میرا انتظار.... ہادی نے نرمی سے حصار کھولتے ہوئے پوچھا تھا تو دانین نے دھیرے سے ہاں میں سر ہلا دیا تھا... جب پھر سے اس کے فون کی گھنٹی بجی تھی پھر سے ہاسپٹل کا نمبر دیکھ کر وہ باہر نکل گیا تھا اور پیچھے وہ اس کی چھوڑی ہوئی ٹھنڈی کافی پینے لگی تھی۔

کبھی چاہا نہیں میں نے

کبھی سوچا نہیں جو

تیری چاہت میں وہ سب

کر گزرنے کا جی چاہتا ہے

(از ناز پروین فاطمی)

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مسئلہ ہے....؟ کیسی حالت ہے اب اس کی....وہ اس وقت ہاسپٹل میں ڈاکٹر کے سامنے موجود تھا۔

ان کی حالت تشویشناک ہے....یہ بچ تو گئے ہیں مگر شاید حادثے کا اثر ان کے دماغ پر ہوا ہے....یہ اپنی پچھلی زندگی بھول چکے ہیں...ان کی یادداشت چلی گئی ہے...یہ اپنے بارے میں، اپنے گھر والوں کے بارے میں بار بار پوچھ رہے ہیں اور پینک ہو رہے

ہیں...جو کہ ان کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ہے....ایسے ان کی حالت اور بگڑ جائے گی....اس لیے ہم نے آپ کو کال کی....آپ پلیز ان کے گھر والوں کو انفارم کر دیں....ڈاکٹر نے کہا۔

ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں آپ اس کا ٹریٹمینٹ جاری رکھیں... کہہ کر وہ اس کے روم میں داخل ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

وہ اس کے بیڈ کے قریب آیا تو وہ آنکھیں بند کیے سو رہا تھا...اس نے غصے سے بھری نظر اس پر ڈالی تھی...جب کسی کی موجودگی محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی تھیں اور اجنبی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

کون ہو تم...؟ مجھے جانتے ہو... میرے بارے میں جانتے ہو.... وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا۔

بہت اچھے سے جانتا ہوں.... ایک گھٹیا قسم کے انسان ہو تم... اب کیا ڈرامہ شروع کر دیا ہے... تم اپنی سزا سے نہیں بھاگ سکتے.... وہ غصے سے دھاڑا۔

تم کیا کہہ رہے ہو... میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا... پلیز میری مدد کرو... وہ پھر سے بولا۔

بند کرو اپنا یہ ڈرامہ... تم اتنی آسانی سے مجھ سے بچ نہیں سکتے.... آئندہ کبھی میری بیوی کے آس پاس بھی نظر مت آنا... اس کی طرف اپنی بری نظر ڈالی تو میں برداشت نہیں کروں گا... کبھی اس کے پاس نظر آئے تو یہاں گولی ماروں گا... یہاں... اس نے اس کی پیشانی پر انگلی رکھ کر کہا تھا۔

تم مجھے جانتے ہو...بتاؤ مجھے میں کون ہوں...میرے گھر والے کہاں ہے...کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ....وہ ایک کے بعد ایک سوال پوچھے جا رہا تھا جن کا جواب نہ ملنے وہ غصے سے ہاتھ پیر بیڈ پر ٹپکنے لگا تھا....اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی....ڈاکٹر نے آکر اسے بے ہوشی کا انجیکشن دیا تو وہ دھیرے دھیرے اندھیروں میں ڈوب گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی ہی حالت ہے ان کی....آپ ان کی فیملی کو یہاں پر لے آئیں تو زیادہ بہتر ہو گا...ڈاکٹر مشورہ دے کر چلا گیا تو ہادی بھی ایک نظر اس پر ڈال کر باہر چلا گیا اور پھر اس کے فون سے جو کہ اسے ہاسپٹل والوں نے اس کے سامان کے ساتھ دیا تھا اس کے گھر والوں کو کال کر کے انھیں ہاسپٹل پہنچنے کا کہا اور سامان نرس کو دے کر باہر نکل آیا تھا۔

اس کے برے کاموں کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسے دے دی تھی...اب اسے ساری زندگی اپنوں کے بیچ میں اجنبی بن کے رہنا تھا...اپنے ان گناہوں کو یاد کر کر کے پاگل ہونا تھا جو اس نے کیے تھے...باقی کی زندگی اپنی ماضی کے بارے میں سوچتے رہنا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمرہ...

تیار ہو جاؤ...ہمیں کہیں جانا ہے ابھی...بیگم ابراہیم نے سمرہ کو تیار ہونے کا کہا جو مرجھائی ہوئی سی بیٹھی تھی۔

کہاں جانا ہے...سمرہ نے انھیں جانچتی نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

وہ تمہیں وہاں جا کر پتہ چل جائے گا...اب جلدی سے تیار ہو کے آؤ...میں باہر تمہارا انتظار کر رہی ہوں...وہ کہہ کر باہر نکل گئیں۔

سمرہ نے پر سوچ نظروں سے ان کی پشت کو دیکھا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین کمرے میں بیٹھی ہادی کے بارے میں سوچ رہی تھی...جب سلیم بابا نے آ کر اسے اطلاع دی تھی کہ ہادی کی امی اس سے ملنے کے لیے آئی ہیں۔

آپ جائیں میں آتی ہوں...اس نے کہا۔

ان کے جانے کے بعد وہ اٹھی اور دوپٹہ درست کرتی نروس ہوتے ہوئے کمرے سے باہر آئی...اسے اس وقت ہادی کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہوئی تھی...وہ ان کا سامنا کیسے کرے گی مگر اب وہ آ ہی گئی تھی تو سامنا تو کرنا تھا۔

***

وہ گھبرائی ہوئی سی نیچے لاؤنج میں آئی تو سامنے ہادی کی ماں اور سمرہ کو دیکھ کر اسے یاد آیا کہ اس نے ان دونوں کو مہندی والی رات کو دیکھا تھا اور اس وقت اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو تھے جب ہادی نے سب کے سامنے اسے اپنی بیوی کہا تھا...یہ اس وقت وہاں موجود تھیں...اور اس کی آنکھوں میں آنسو کیا قسمت ایک بار پھر سے اسے کسی ایسے انسان کی زندگی میں شامل کر چکی ہے جو پہلے ہی کسی اور کا تھا...سمیر نے بھی یہی کیا تھا...ایک بار پھر وہ کسی کی آنکھوں میں آنسوؤں، کسی کی تکلیف کا سبب بنی تھی۔

تو تم ہو وہ لڑکی جو سارے فساد کی جڑ ہے... بیگم ابراہیم کی آواز نے اسے اپنی سوچوں سے باہر نکالا تھا-

بیگم ابراہیم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور ایک پل کے لیے ان کی نظر ٹھہر سی گئی تھی... وہ بہت خوبصورت تھی.... ان کے بیٹے کی پسند تھی... وہ اسے دل ہی دل میں سراہے وغیر نہ رہ سکیں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جانتی ہو لڑکی تم نے کیا کیا ہے... تمہیں شرم نہیں آئی کسی کی بیوہ ہو کر میرے بیٹے کو پھنسایا تم نے اور تم اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ وہ تمہیں یہاں لے آیا ہے تو ہم تمہیں قبول کر لیں گے... بیگم ابراہیم غصے سے بولیں-

وہ خاموشی سے سر جھکائے ان کی باتیں سن رہی تھی... کیا کہہ سکتی تھی وہ انھیں... ان کے بھی کچھ خواب ہوں گے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کے اور وہ اگر کسی لڑکی کو ان

کے سامنے لا کر کھڑا کر دے کہ یہ اس کی بیوی ہے تو وہ کیسے قبول کر لیں...اسی لیے وہ خاموش تھی لیکن غلطی اس کی نہیں تھی اور ان کی باتوں سے اس کا دل دکھا تھا...اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے...اس نے دعا کی تھی ہادی کہیں سے آ جائے مگر ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم چاہتے ہیں۔

بس بس زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے... تم نے مجھ سے میرا بیٹا چھین لیا ہے...اور اس سے اس کا ہونے والا شوہر... صرف تمہاری وجہ سے وہ اس سے شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے... کسی دوسرے کا حق چھینا ہے تم نے... کیا یہی تربیت کی تمہارے والدین نے...وہ اس کے آنسو دیکھ کر سخت لہجے میں بولیں۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ... یہ سچ نہیں ہے... میں نے کسی سے کچھ نہیں چھینا...آپ کے بیٹے نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا تھا...ان کی بات سن کر وہ تڑپی تھی...وہ کیسے کسی کو تکلیف دے سکتی تھی۔

اتنی معصوم بننے کی کوشش مت کرو پتہ نہیں کون سا جادو کیا ہے میرے بیٹے پر تم سے الگ ہٹ کر کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا... میرے بیٹے کا پیچھا چھوڑ دو... آج تک اس نے مجھ سے یا اپنے بابا سے کبھی بدتمیزی نہیں کی تھی اور نہ ہی ہماری کوئی بات کاٹی کبھی... مگر تمہارے لیے وہ ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا... وہ اسی سخت لہجے میں بولی تھیں۔

آنٹی آپ میری بات سنیں... میں نے کچھ بھی نہیں کیا... مجھے ہادی سے دور مت کریں... وہ اتنا ہی بول پائی تھی جب وہ اس کی بات درمیان میں ہی بول اٹھیں۔

مجھے کچھ بھی نہیں سننا... میں یہاں تم سے بات کرنے نہیں آئی تھی... اپنا فیصلہ سنانے آئی تھی اور میں آخری بار کہہ رہی ہوں میرے بیٹے کا پیچھا چھوڑ دو... دور چلی جاؤ اس کی زندگی سے... میں ایک بیوہ لڑکی کو کبھی اپنی بہو تسلیم نہیں کروں گی... وہ کہہ کر آگے بڑھ گئیں جب سمرہ اس کے قریب آئی تھی۔

سمرہ چلو یہاں سے...انھوں نے اسے پکارا-

آپ گاڑی میں میرا انتظار کریں میں آتی ہوں...اس نے کہا تو وہ چلی گئی-

تم محبت کرتی ہو ہادی سے... سمرہ نے اس سے پوچھا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے سمرہ کو دیکھ کر سر اثبات میں ہلایا تھا-

پھر تو تم اچھے سے سمجھ سکتی ہو کہ محبت کو کھو دینے کا درد کیا ہوتا ہے...میں بھی اس سے بہت محبت کرتی ہوں...اور اسی محبت کی خاطر میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ اسے چھوڑ دو....آزاد کر دو...تم سے ملنے سے پہلے تک وہ میرا تھا مگر پھر وہ مجھ سے دور گیا...مجھے میرا ہادی واپس دے دو...ویسے بھی پھوپھو تمہیں کبھی قبول نہیں کریں

گی...اس نے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا کر کہا تھا-

تم ایک بار اپنا شوہر کھو کر زندہ رہ سکتی ہو تو تم اسے بھی بھول جاؤ گی...امید ہے تم میرے درد کو سمجھو گی اور اس سے دور ہو جاؤ گی...اس کی بات سن کر وہ مجسمے کی طرح ساکت کھڑی تھی جیسے جسم سے روح کھینچ لی گئی ہو... سمرہ اس پر ایک نظر ڈال کر اس کے جسم سے جان نکال کر وہاں سے چلی گئی تھی اور وہ بے جان سی اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی تھی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

ہر شخص نے پرخا ہے ایسے

سارے امتحان ہم پر فرض ہو جیسے

وہ بے جان سی کھڑی برستی آنکھوں سے ان دونوں کو جاتا ہوا دیکھتی رہی تھی...دل کی

خواہشات اور آنکھوں میں سجے خوابوں نے آنسوؤں کا سہارا لیا تھا... سارے خواب پل میں ڈھیر ہوئے تھے... اس سے الگ ہونے کا خیال آتے ہی اس کا دم گھٹنے لگا تھا... اس نے لمبی لمبی سانسیں کھینچ کر خود کو نارمل کرنا چاہا تھا مگر وہ ناکام رہی تھی اور پھر وہ گھر سے باہر نکل گئی تھی۔

قسمت میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کرتی ہے... میرے حصے کی خوشیوں کو ہی کیوں نظر لگ جاتی ہے... محبت میری قسمت میں ہے ہی نہیں... تم کیوں آئے میری زندگی میں شاہ... ایسے بھی تو جی ہی رہی تھی مگر اب کیا کروں میں... میں کسی اور کی خوشیاں کیسے چھین سکتی ہوں... کیا ایک بار پھر سے وہی قصہ شروع ہونے والا ہے... وہ آنسو صاف کرتی چلتی جا رہی تھی۔

وہ میرا شوہر ہے... مجھ سے محبت کرتے ہیں... میں بھی ان سے محبت کرتی ہوں... میں کیسے الگ ہو جاؤں ان سے... مگر میں کسی کی بددعا نہیں لے سکتی... کسی کے آنکھ سے گرے ہوئے آنسو سے میں اپنا گھر آباد نہیں کر سکتی... کسی کا دل نہیں توڑ سکتی...

کیا کروں میں... کیا کروں....؟ وہ اپنے حواس کھو رہی تھی ایک بار پھر سے... اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

وہ مجھے کبھی نہیں اپنائیں گی... اے میرے رب...!! میں ان سے دور نہیں جانا چاہتی... میری مدد کریں... میں شاہ سے الگ نہیں ہونا چاہتی... آپ کوئی راستہ دکھائیں مجھے... میں کیا کروں؟... میری مدد کریں... وہ اپنے رب سے مخاطب تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی... اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی کہ وہ چلتی ہوئی سڑک کے بیچوں بیچ چل رہی تھی تب ہی ایک تیز رفتار کار ہارن دیتی ہوئی پاس سے گزری تھی تو وہ جیسے ہوش میں آئی تھی... اور پھر سڑک پار کرنے کی کوشش میں وہ ایک کار کے سامنے آ گئی تھی... اس نے آنکھیں پر کلائی رکھ کر خوف سے آنکھیں بند کر لی تھیں جب گاڑی کے ٹائر اس کے پاس چرچرائے تھے۔

***

سامنے کھڑی لڑکی اسے دانین جیسی لگی تھی...وہ سیٹ بیلٹ کھولتا ہوا جلدی سے کار سے باہر آیا تھا...اور اس کے قریب آکر رکا تھا...دانین نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے حدید کھڑا تھا اور حدید اسے اس حال میں یوں سڑک پر دیکھ کر پریشان اور خوفزدہ ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین کیا حال بنا رکھا ہے...؟کیا ہوا ہے...؟ہادی کہاں ہے...؟تم اس طرح یوں راستے پر...؟اس نے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے تھے۔

بھائی...اتنا کہہ کر وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگی تھی اور بہت شدت سے روئی تھی۔

کیا ہوا ہے میرا بچہ...؟اس طرح سے کیوں رو رہی ہو...؟اس نے اس کا سر سہلاتے

ہوئے پوچھا تھا مگر وہ بنا کوئی جواب دیے بس رونے میں مصروف تھی۔

اچھا ادھر گاڑی میں چل کر بیٹھو... ہم یہاں کھڑے نہیں رہ سکتے... حدید نے پیار سے کہہ کر اس کے آنسو صاف کیے تھے اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا تھا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی اور دانین کی طرف پانی کی بوتل بڑھائی جو اس نے تھام لی... کچھ آگے جا کر حدید نے گاڑی روکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پانی پیو... اس نے کہا تو دانین جو ایک بار پھر سے رونا شروع کر چکی تھی اب اپنے آنسو صاف کر کے پانی کا ایک گھونٹ پیا تھا جب حدید کے کہنے پر دوبارہ سے تھوڑا سا پانی پی کر وہ اب اس کی طرف دیکھنے لگی تھی... اسے پریشان دیکھ کر دانین اندر ہی اندر شرمندہ ہوئی تھی۔

اب بتاؤ کیا بات ہے...؟ حدید نے پوچھا۔

کچھ بھی نہیں...میں نے آپ سے اس دن بد تمیزی کی تھی...مجھے لگا آپ مجھ سے ناراض ہیں...اس نے بات بنانی چاہی۔

میں تم سے ناراض نہیں ہوں اور اس دن تم نے جو کیا وہ تمہارا حق تھا...اب بتاؤ اصل بات کیا ہے...؟ حدید نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کہا نا کچھ بھی نہیں..دانین نے کہا۔

بیوقوف لگتا ہوں میں تمہیں...جب کوئی بات نہیں تھی تو اس طرح دنیا جہاں سے بیگانی بن کر، اپنی ہی سوچوں میں گم کہاں چلی جا رہی تھی تم...اگر میں سہی وقت پر بریک نہیں لگاتا تو جانتی ہو کیا ہوتا اور تم کہتی ہو کہ کوئی بات نہیں...ٹھیک ہے پھر میں ہادی سے جا کر پوچھتا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے تم دونوں کے درمیان...اگر تمہاری اس

حالت کا جمے دار وہ شخص ہے نہ تو میں جان سے مار دوں گا اس کو...اس نے دانین سے اصل بات جاننے کے لیے غصے سے کہا-

آپ ان کو کچھ بھی نہیں کریں گے بھائی...اور نہ ہی آپ ان سے کوئی سوال کریں گے ...میں بتاتی ہوں آپ کو سب کچھ...دانین نے سہم کر کہا اور اسے ہادی کی ماں اور سمرہ والی بات بتا کر چپ ہو گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان لوگوں کی باتوں میں آ کر تم اس کا گھر چھوڑ کر آ گئی ہو...حدید نے پوچھا-

نہیں بھائی میں گھر چھوڑ کر نہیں آئی تھی...میں بہت ہرٹ ہو گئی تھی مجھے لگا تھا کہ میرا دم گھٹ جائے گا تو میں باہر نکل آئی تھی...اس کے بعد مجھے نہیں پتہ میں اپ تک کیسے پہنچی...وہ کہہ کر چپ ہو گئی تھی-

تو اب واپس جانا ہے کہ نہیں...اس نے اس کی مرضی جاننی چاہی تھی مگر وہ چپ تھی جیسے اس کے پاس جواب نہیں تھا-

آپ کہاں جا رہے ہیں...آپ یہاں کسی کام سے آئے تھے...ماما کیسی ہیں...اس نے حدید سے سوال کیا تھا جواب پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے بتائے بابا کے بارے میں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما ٹھیک تو ہیں نہ بھائی...میری وجہ سے بابا نے انھیں کچھ کہا تو نہیں...اسے پریشان دیکھ کر اس نے پوچھا-

ماما ٹھیک ہیں دانین مگر...حدید نے بات ادھوری چھوڑی تھی-

مگر کیا بھائی...بولیں...وہ جلدی سے بولی-

دانین دیکھو جو میں کہہ رہا ہوں اسے سن کر پریشان مت ہونا... بابا کی تبعیت خراب ہے وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں... میں وہیں جا رہا تھا... حدید نے اسے بتایا-

کیا ہوا بابا کو بھائی... یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نہ... آپ مجھے ان کے پاس لے چلیں... پلیز بھائی... اس نے التجائی لہجے میں کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے... حدید نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور گاڑی آگے بڑھا دی تھی-

***

سمرہ اور مسز ابراہیم جب گھر میں داخل ہوئی تو ابراہیم حیات شاہ اور شفیق صاحب کو سامنے صوفے پر بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھک گئیں... اپنے ڈیڈ کو غصے میں دیکھ کر سمرہ ایک

پل کے لیے خوفزدہ ہوئی تھی مگر پھر سر جھٹک کر آگے آئی تھی کہ وہ اس پہ کیوں غصہ کریں گے۔

کہاں سے آرہیں ہیں آپ دونوں...؟ ابراہیم حیات شاہ نے پوچھا۔

کہیں بھی نہیں... میں اپنی ایک فرینڈ سے ملنے گئی تھی اور سمرہ بھی میرے ساتھ گئی تھی... مسز ابراہیم نے جھوٹ بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمرہ بیٹا آپ کی پھوپھو کون سی فرینڈ کے گھر گئیں تھیں... آپ مجھے ان کا ایڈریس بتا دیں.... ابراہیم حیات شاہ نے اب کے سمرہ سے پوچھا تھا جب کہ سمرہ کی جان اب ہوا ہوئی تھی کہ وہ کیا جواب دے۔

وہ پھوپھا جی... وہ... پھوپھو.... اس پہلے کے کچھ بول پاتی ایک زوردار تھپڑ اس کے

چہرے پر پڑا تھا اور وہ حیرت سے اپنے ڈیڈ کو دیکھ رہی تھی جنھوں نے کبھی اسے پیار سے بھی نہیں مارا اور آج۔

بس بہت ہو گیا... بہت جھوٹ بول لیا تم دونوں نے... اگر میں نے تم دونوں کی باتیں نہیں سنی ہوتیں تو شاید میں یقین بھی کر لیتا تم دونوں کی اس جھوٹی کہانی پر... وہ تو اتفاق سے میں ادھر سے گزر رہا تھا اور تم دونوں کو وہاں دیکھ کر میں بھی پیچھے آیا تھا... تم دونوں سے مجھے ایسی امید نہیں تھی.... وہ غصے سے بولے۔

ڈیڈ.... سمرہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

اک لفظ نہیں سمرہ... مجھے اپنی شکل مت دکھانا جاؤ یہاں سے.... وہ دھاڑے تھے سمرہ سہم کے رہ گئی تھی۔

بھائی صاحب اس پر غصہ کیوں کر رہے ہیں اسے میں لے کر گئی تھی... مسز ابراہیم بولی تو شفیق صاحب کو اپنی بہن پر بہت غصہ آیا۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہی ہو رہا ہے... تم نے میری بیٹی کے ذہن میں جانے کیا بھر دیا ہے... اسے بربادی کی طرف موڑ دیا ہے... انھوں نے غصے سے کہا۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں... میں تو کتنی محبت کرتی ہوں اس سے... میں کیسے... مسز ابراہیم کو سدمہ لگا تھا۔

مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں کرنا تمہارے بیٹے سے... اس لیے اب میں ایسی کوئی بات نہ سنوں... اگر تم میری بہن اور اس کی پھوپھو کی حیثیت سے آنا چاہتی ہو تو اس گھر کے دروازے تمہارے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے مگر تم کسی اور نیت سے اس گھر میں آئی تو ہمیں معاف کرو... آگے تم خود سمجھدار ہو اب تم اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر سے

جا سکتی ہو...انھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا-

آپ ناراض مت ہونا مگر اس وقت ہم سب کے لیے یہی سہی ہے ہم ایک دوسرے سے دور رہیں...انھوں نے ابراہیم حیات شاہ سے دھیمے لہجے میں کہا-

میں سمجھ سکتا ہوں...اب ہم چلتے ہیں...انھوں نے ان کاندھے تھپتھپا کر کہا اور اپنی بیوی کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی-

***

وہ حدید کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھی...سب وہیں تھے...ماں کو دیکھ کر وہ سیدھی ان کے پاس گئی تھی...اسے سینے میں بھینچ کر ثمن بیگم کی روح کو سکون آیا تھا....ایسا محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ برسوں کی بچھڑی ہوئی آج ملی تھی-

ماما آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں... دانین نے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

نہیں میرا بچا... تم ٹھیک تو ہو نہ... وہ خیال تو رکھتا ہے نہ تمہارا... انھوں نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ماما... اس نے کہا۔

تم اکیلی آئی ہو... ثمن بیگم نے پوچھا تو وہ حدید کی جانب دیکھنے لگی۔

یہ میرے ساتھ آئی ہے ماما.... میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ میں آپ کو دانین سے ملواؤں گا اس لیے... اب آپ زیادہ سوال مت کریں... حدید نے ماں کو سمجھایا تب ہی نرس نے آکر انھیں اطلاع دی کہ ان مریض کو ہوش آگیا ہے تو وہ انھیں دیکھنے کے

لیے چلے گئے۔

اور اس ساری پریشانی میں وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ اس نے کسی سے کوئی وعدہ بھی کیا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اس گھر میں ہر گز نہیں جاؤں گی جہاں وہ لڑکی ہے... وہ گاڑی میں بیٹھ کر بولی۔

اس لڑکی سے آپ کا کچھ رشتہ بھی ہے... ابراہیم صاحب نے جتایا۔

میں ایسے کسی رشتے کو نہیں مانتی... وہ نروٹھے پن سے بولیں۔

بیگم آپ کو یہ یاد ہے کہ نہیں ہمارا ایک بیٹا ہے...ابراہیم صاحب نے کہا-

اچھی طرح یاد ہے...وہ جل کر بولیں-

تو یہ بھی اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لیں کہ وہ ہمارے بیٹے کی بیوی اور ہمارے گھر کی عزت ہے...اب آپ نے اسی گھر میں رہنا ہے...مجھے میرے بیٹے کی خوشی سے بڑھ کر کچھ عزیز نہیں ہے...کچھ بھی نہیں... سمجھ گئیں...گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا-

اور مجھے کوئی تماشا نہیں چاہیے اندر...انھوں نے کہا تو وہ حیرت سے انھیں دیکھ کر رہ گئیں تھیں...آج تو سب ہی ان کے دشمن بنے ہوئے تھے-

***

شام میں جب ہادی واپس آیا تو اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ تھی...وہ سیدھا اوپر اپنے کمرے میں آیا تھا... مگر کمرے میں پھیلا سناٹا دیکھ کر اس کا دل عجیب ہوا تھا اور اس کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی...وہ کہیں بھی نہیں تھی...اس نے واشروم کا دروازہ کھول کر دیکھا وہاں بھی نہیں تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین....اس نے آواز دی مگر وہ کہیں نہیں تھی-

تھوڑی ہی دیر میں اس نے پورا گھر چھان مارا تھا....وہ کہیں بھی نہیں تھی پورا گھر اس کی غیر موجودگی کا احساس دلا رہا تھا...وہ چکرا کے رہ گیا-

دانین....دانین....دیوانوں کی طرح اس نے کئی آوازیں دی تھیں مگر سب

بیکار...وہ ہوتی تو جواب دیتی-

***

اس نے کشف کو بھی کال کی تھی مگر اس کا کہنا تھا کہ شادی والے دن کے بعد سے ان دونوں کی بات ہی نہیں ہوئی...اور اس دن سے دانین اس سے ملی بھی نہیں تھی...اس کے بعد اس نے ہاسٹل میں بھی پتہ کیا تھا وہ وہاں بھی نہیں گئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں جہاں اسے لگتا تھا وہ ہو سکتی تھی اس نے سب جگہ ڈھونڈا تھا مگر وہ نہیں ملی تھی...وہ اس کی پھوپھو کے گھر بھی پتہ کر آیا تھا مگر وہ کہیں بھی نہیں ملی تھی...تھک ہار کر وہ واپس گھر لوٹ آیا تھا-

***

کہاں جا سکتی ہے وہ... سلیم بابا....اس نے گھر آ کر پکارا تھا-

جی....وہ سامنے آ کر بولے-

آپ کو پتہ ہے دانین کدھر ہے....اس نے پوچھا-

نہیں بیٹا....انھوں نے نفی میں سر ہلایا-

کوئی گھر میں آیا تھا میری غیر موجودگی میں....اس نے سوال کیا-

ج....جی....بیٹا....وہ جھجک کر بولے-

آپ مجھے پوری بات بتائیں بابا کہ کون آیا تھا.....اس نے تیز لہجے میں پوچھا تھا-

وہ بڑی مالکن اور سمرہ بیٹی آئی تھیں... بڑی مالکن نے مجھے باہر بھیج دیا تھا اس کے بعد کیا ہوا مجھے نہیں پتا....انھوں نے بتایا تو اس نے انھیں جانے کا اشارہ کیا-

دانین کہاں چلی آپ.... کم سے کم میرے آنے کا تو انتظار کیا ہوتا.... مجھ پر بھروسہ تو کیا ہوتا.....مجھے کچھ تو بتایا ہوتا.....وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑے چیخا تھا...آس پاس رکھی ہر چیز کو ٹھوکر ماری تھی-

***

اندر داخل ہوتے ابراہیم حیات شاہ اور ان کی بیگم چیزوں کے گرنے آوازیں سن کر تیزی سے چلتے ہوئے اس تک پہنچے تھے...اس کی حالت دیکھ کر وہ دونوں دہل گئے

تھے۔

***

اس نے لاؤنج میں رکھی ہر چیز کو ٹھوکر ماری تھی اور چیزیں اٹھا کر پٹخی تھیں جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ اور پاؤں زخمی ہو گیا تھا مگر اسے فکر نہیں تھی...ایک احساس اسے اندر ہی اندر جلا رہا تھا کہ اس نے اس پر بھروسہ نہیں کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا حال بنا رکھا ہے ہادی.... مسز ابراہیم نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا مگر وہ کچھ نہیں بولا تھا...اس کی حالت دیکھ کر مسز ابراہیم کا دل کٹ کر رہ گیا تھا...احساس ہوا تھا انھیں کہ وہ شاید کچھ غلط کر چکی ہیں۔

ادھر آؤ میرے ساتھ... کیا کر رہے ہو...ابراہیم حیات شاہ اسے کمرے میں لے کر

آئے تھے اور صوفے پر بٹھا کر خود ہی فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئے تھے... مسز ابراہیم پاس ہی کھڑی تھیں مگر ابراہیم حیات شاہ نے انھیں مخاطب کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی... وہ جانتے تھے کہ ان کے بیٹے کی اس حالت کی جمے دار وہ ہی ہیں... انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا تھا جسے اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ کھینچ لیا تھا۔

ہاتھ آگے کرو ہادی مجھے زخم صاف کرنے دو... ابراہیم حیات شاہ نے اس ہاتھ پکڑ کر زخم صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے میرے زخموں کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیں بابا... اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

اس طرح سے خود کو تکلیف نہیں دو میرے بچے... وہ مل جائے گی... ابراہیم حیات شاہ نے اس کے ہاتھ پر ڈریسنگ کرتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔

نہیں ملے گی... میں نے سب جگہ اسے ڈھونڈ لیا ہے بابا... وہ کہاں جا سکتی ہے... اگر اسے کچھ ہو گیا تو... اس سے آگے وہ کچھ بول ہی نہیں پایا تھا... آنکھوں میں نمی ابھری تھی... ابراہیم حیات شاہ نے اسے سینے سے لگایا تھا اور ایک قہر آلود نظر اپنی بیگم پر ڈالی تھی۔

وہ مل جائے گی... ہم مل کر اسے ڈھونڈیں گے... وہ جہاں بھی ہو گی ٹھیک ہو گی... تم نے اس کے گھر پتہ کیا... اس کے گاؤں سے پتہ کروایا شاید وہ وہاں ہو... ابراہیم حیات شاہ نے اسے تسلی دی تھی اور اس کے پاؤں کی ڈریسنگ کرتے ہوئے کہنے لگے تھے۔

نہیں... مجھے خیال نہیں آیا وہاں کا... کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور باہر کی جانب چل دیا۔

ہادی رکو میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ... ہاتھ زخمی ہے تمہارا تم ڈرائیو کیسے کرو گے...

ابراہیم حیات شاہ اس کے پیچھے آئے تھے۔

اسے جانا تھا تو وہ چلی گئی... تم اس کے لیے اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتے... زخم دیکھو اپنے کہیں نہیں جاؤ گے تم... دفع کرو اسے... وہ اس کے سامنے آ کر تیز لہجے میں بولی تھیں... یہ سوچ کر انھیں غصہ آیا تھا ابھی بھی اسے اپنی فکر نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ چپ رہیں... جب کچھ اچھا نہیں بول سکتیں تو منھ بند کریں اپنا... ابراہیم حیات شاہ دھاڑے تھے تو وہ خاموش ہو گئیں تھیں۔

ہاں وہ چلی گئی ہے مگر وہ کیوں گئی ہے میں یہ اچھی طرح سے جانتا ہوں... یہ زخم بھی آپ دونوں کے دیے ہوئے ہیں... آپ نے تو میری زندگی، میری خوشیاں سب داؤ پر لگا دی تو اب یہ زندگی آباد ہو یا برباد کیا فرق پڑتا ہے... اسے یہ گھر چھوڑنے کے لیے

آپ نے ہی کہا ہو گا... آپ نے زرا سا میرا خیال کیا ہوتا... میری عزت رکھی ہوتی... میں کتنے مان سے اسے اس گھر میں لے کر آیا تھا... میں نے اس سے کہا تھا میں سب ٹھیک کر دوں گا... آپ نے کم از کم میرے وعدے کی عزت رہنے دی ہوتی... آپ میری ماں ہیں میں آپ سے کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتا جس سے آپ کا دل دکھے... میں جانتا ہوں میری باتوں سے آپ کا دل دکھا ہے اس کے لیے مجھے معاف کر دیں... آپ میری خوشیاں چاہتی ہیں نہ... میری ہر خوشی اسی کے ساتھ جڑی ہے... کہہ کر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکل گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

میں بھول جاؤں تجھے ایسا کبھی ہوا ہی نہیں

تیرے سوا میرے دل میں کوئی بسا ہی نہیں

کہاں جا رہے ہو اس وقت اور یہ ہاتھ پر زخم کیسا... وہ جب گھر سے باہر نکلا تو دانش سے

ٹکرایا تھا۔

تم اندر جاؤ مجھے اس وقت جانا... ہم بعد میں بات کرتے ہیں... ہادی نے کہا۔

رکو میں بھی چلتا ہوں... اس حال میں ڈرائیونگ کر پاؤ گے... دانش نے اس کے پیچھے آیا تو اس نے کار کی چابی اسے تھما دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں جانا ہے... اس نے پوچھا تھا۔

دانین کے گھر... اس کا جواب سن کر وہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا اور ہادی نے سیٹ سے سر ٹکا کر دانین کے بارے میں سوچنے لگا تھا... آنکھوں میں شکوے در آئے تھے۔

***

بابا مجھے معاف کر دیں... یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے... دانین نے مراد علی کا ہاتھ کر کہا تھا... سب انھیں دیکھ کر باہر چلے گئے تھے... دانین کو انھوں نے خود ہی رکنے کا اشارہ کیا تھا-

نہیں میری بچی... معاف تو تم مجھے کر دو... میں تمہیں وہ محبت اور توجہ نہیں دے پایا جو ایک باپ اپنی بیٹی کو دیتا ہے... میری کیے گئے ایک برے کام کی وجہ سے تمہیں اتنا سب کچھ برداشت کرنا پڑا.... وہ نم لہجے میں بولے-

بابا آپ پریشان نہ ہو... میری قسمت میں جو لکھا تھا وہ ہوا... مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے... آپ ایسی باتیں نہ کریں... اس نے ان کے آنسو صاف کیے تھے-

اب آپ آرام کریں اور کسی بات کی ٹینشن نہ لیں...ڈاکٹر نے آپ کو زیادہ بات کرنے سے منع کیا ہے...اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تھا تو وہ بھی مسکرا دیے تھے-

***

ہادی اور دانش مراد علی کے گھر کے باہر کھڑے تھے...دانش نے چوکیدار سے اس کے مالک کے بارے میں پوچھا تھا...اس نے کہا تھا کہ گھر میں کوئی بھی نہیں ہے سب شہر گئے ہیں...مراد علی کو دل کا دورہ پڑا ہے-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے....اب واپس چلیں...دانش نے ہادی سے کہا تھا-

کس ہاسپٹل میں ہیں وہ...ہادی نے پوچھا تھا-

یار وہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں...دانش سر پر ہاتھ مار کر بولا اور پھر سے چوکیدار سے

پوچھا تو چوکیدار بے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

چلو ہم واپس چلتے ہیں... صبح ہم ہاسپٹل کا پتہ لگوالیں گے... دانش نے کہا۔

نہیں تم ابھی چلو ہم پتہ لگالیں گے... مجھے چابی دو... ہادی نے اس کے ہاتھ سے چابی لینی چاہی تھی۔

میں چل رہا ہوں نہ... دانش نے کہا اور پھر وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔

***

آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں... جائیں جا کر آرام کریں... اپنے کیے کارنامے کی خوشیاں منائے جا کر... ابراہیم حیات شاہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔

میں اپنے بیٹے کا انتظار کر رہی ہوں... آپ کی باتیں سن نے کے لیے نہیں بیٹھی... میں پہلے ہی پریشان ہوں پتہ نہیں کہاں ہو گا میرا بچہ... وہ آہستہ سے بولیں-

یہ سب آپ کا ہی کیا ہوا ہے... آپ کی وجہ سے میرا بیٹا خوار ہوتا پھر رہا ہے... ابراہیم صاحب نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اس کی دشمن نہیں ہوں... میں اس کا برا نہیں چاہتی... میں بس چاہتی ہوں کہ وہ ایک اچھی زندگی گزارے... اس کے جیسے ہی لڑکی اس کی ہمسفر ہو... ایک بیوہ نہیں... وہ دھیرے سے بولیں-

آپ کس دور میں جی رہیں ہیں بیگم... آپ مسلمان ہیں... انھوں نے تیز لہجے میں پوچھا تھا-

یہ کیسی بات کر رہے ہیں آپ... الحمدللہ میں ہوں... وہ فوراً بولیں۔

تو پھر آپ ہمارے پیارے نبی اللہ کے محبوب جناب رسول اکرم ﷺ جو تمام جہانوں کے لیے رحمت للعالمین بنا کر مبعوث کیے گئے ان کی سنت پر عمل کیوں نہیں کرتیں... کیوں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح باتیں کر رہی ہیں... کیوں غیر مزہب کے لوگوں کی طرح سوچ رکھتی ہیں... بیوہ ہونا کوئی گناہ نہیں ہے... تو پھر کیوں دقیانوسی رسم رواجوں اور خیالات کی پاسداری کر رہی ہیں... کیوں ہمارے آقا علیہ السلام کے حکم و فرمان کو نہیں مانتی کہ جنہوں نے فرمایا جو قومیں بیواؤں کے نکاح پر ناک بھوں چڑھاتی ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا ایمان سلامت نہیں، وہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔

ہم تو مسلمان ہیں نہ تو پھر ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ بیوہ عورت سے نکاح کرنا کوئی عیب کی

بات نہیں... ہماری پاک کتاب قرآن کریم نے اس رسم کو توڑا اور نکاح کی اجازت دی ہے۔

اس سلسلے میں میرے آقا جناب رسول اللہ ﷺ کی عائلی اور نجی زندگی پورے اقوام عالم کے لیے ایک کھلی کتاب کی مانند ہے... آپ ﷺ نے اپنا نکاح ایک بیوہ چالیس سالہ خاتون حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا سے کیا، جن کی پہلے دو شادیاں ہو چکی تھیں اور اُن کے پہلے شوہروں سے بچے بھی تھے، اور آپ سے عمر میں بڑی بھی تھیں۔

ان سے اعلی اور افضل تو اس پوری کائنات میں کوئی بھی نہیں ہے تو کیا ہم ان کی سنت پر عمل نہیں کر سکتے۔

اور یہ سبھی لوگ جانتے ہی کہ بیوہ عورت کا نکاح کرنا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظیم و مشہور سنت ہے جس کی تاکید بے شمار احادیث سے ثابت ہے لیکن افسوس

ہے کہ مسلمان جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت کا اقرار کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے کا کوئی جذبہ نہیں رکھتے۔

میرے بیٹے نے محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک پاکیزہ رشتہ جوڑا ہے اس لڑکی سے... اور اور انجانے میں ہی ہمارے پیارے آقا جناب رسول اللہ کی سنت پر عمل کیا ہے... تو فساد پھیلانے اور اعتراض کرنے کے بجائے اس رشتے کو دل سے قبول کر لیں... جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں اور وہ مالک جسے چاہتا ہے اسے چنتا ہے... ان دونوں کی قسمت ایک دوسرے سے جڑی ہے... اور رب کے فیصلوں پر سوال نہیں اٹھاتے... صرف دل سے قبول کرتے ہیں-

وہ مالک سب جانتا ہے... ہمارے لیے کیا بہتر ہے اور کیا بہترین وہ سب جانتا ہے ہم نہیں جانتے... اس لیے رب کے فیصلے کو قبول کر لو... انھوں نے سمجھانے کی کوشش کی تھی اور وہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئیں تھیں کہ ان کے پاس بولنے کو کچھ تھا ہی

نہیں۔

***

کافی دیر رات میں وہ شہر پہنچے تھے...دانش نے ہادی سے کہا تھا کہ وہ گھر واپس چلے ہم صبح آجائیں گے...ابھی کوئی ہمیں اندر نہیں جانے دے گا...اور ہاسپٹل کا نام بھی نہیں معلوم ہے ہمیں...ہم ایسے کہاں جائیں گے۔

میں کشف سے پوچھتا ہوں اسے معلوم ہو گا کہ وہ کہاں ہے...ہادی نے کشف کے نمبر پر کال کی مگر دوسری طرف سے کال نہیں گئی تھی۔

یہ سونے کا وقت ہے میرے بھائی...ہم صبح پوچھ لیں گے اس سے...اب تو پتہ ہے نہ کہ وہ یہی ہے...دانش نے سمجھایا تھا اور گاڑی گھر کی طرف موڑ دی تھی۔

***

یاد آؤں تو بس اتنی سی عنایت کرنا

اپنے بدلے ہوئے لہجے کی وضاحت کرنا

تم تو چاہت کا شاہکار ہوا کرتے تھے

کس سے سیکھا ہے الفت میں ملاوٹ کرنا

ہم سزاؤں کے حق دار بنے ہیں کب سے

تم ہی کہہ دو کہ جرم ہے کیا محبت کرنا...؟

تیری فرقت میں یہ آنکھیں ابھی تک نم ہیں

کبھی آنا میری آنکھوں کی زیارت کرنا

وہ بیڈ پر لیٹا کروٹ بدل رہا تھا... آج صبح تک وہ یہی تھی اس کے پاس... کتنی

خوبصورت صبح تھی...اور پھر پل میں سب بدل گیا...کئی شکوے اور شکایتیں آنکھوں میں در آئی تھیں۔

آپ نے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا...آپ مجھ پر بھروسہ نہیں کر پائیں...میری محبت، میری چاہت کو بے مول کر دیا...ایک بار صرف ایک بار مجھ پر یقین کر کے مجھے سب کچھ بتایا ہوتا...آپ تو مجھے بے اعتبار کر کے خاموشی سے میری زندگی سے نکل گئیں...آپ نے میرا دل دکھایا ہے...آپ کو حساب دینا ہو گا...وہ تصور میں اس سے مخاطب تھا۔

وہ پریشانی میں تھی...اس کے بابا بیمار ہیں...وہ بھول گئی ہو گی...یا اسے بتانا یاد نہیں رہا ہو گا...دل نے اس دشمنِ جاں کی طرف داری کی تھی اور اس نے دل کی بات مان لی تھی۔

اک جرم ہوا ہے ہم سے

اک یار بنا بیٹھے ہیں

کچھ اپنا سا اس کو سمجھ کر

سب راز بتا بیٹھے ہیں

پھر اس کے پیار کی راہ میں

دل و جان گنوا بیٹھے ہیں

وہ یاد بہت آتے ہیں

جو ہم کو بھلا بیٹھے ہیں

***

آپ جانتی ہیں یہ میری زندگی کی سب سے حسین اور خوبصورت صبح ہے کہ آپ

میرے پاس... میرے ساتھ ہیں...

میں چاہتا ہوں کہ آج جب میں واپس آؤں تو آپ میرے لیے تیار ہو کر میرا انتظار کریں...

کریں گی نہ میرا انتظار...

مجھے معاف کر دیں... میں نے ہر بار آپ کا دل دکھایا ہے... میں کیا کروں مجھے ڈر لگتا ہے اپنی قسمت سے... کسی کے ٹوٹے دل سے... اس دل سے نکلی آہوں سے... مجھے معاف کر دیں... اگر وہ بے چین تھا تو سکون سے وہ بھی نہیں تھی... ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑی وہ خیالوں میں اس سے معافیاں مانگ رہی تھی۔

***

صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے ہادی نے کشف کو کال کی تھی... کشف سے ہاسپٹل کا نام پتہ کرنے کا کہا تھا اور تھوڑی ہی دیر کشف نے اسے میسج کے ذریعے ہاسپٹل کا نام بھیج دیا تھا۔

وہ تیار ہو کر سب کے اٹھنے سے پہلے ہی گھر سے نکل گیا تھا۔

***

صبح ناشتے کی ٹیبل پر شفیق صاحب ناشتہ کر رہے تھے جب سمرہ تیار ہو کر وہاں آئی تھی تو شفیق صاحب اپنا ناشتہ چھوڑ کر اٹھ گئے تھے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

سمرہ جو یہ سوچ کر آئی تھی کہ وہ ان سے معافی مانگیں گی... اس کی ہمت ٹوٹ گئی تھی ان کا رد عمل دیکھ کر... مگر معافی تو مانگنی ہی تھی... وہ ان کی ناراضگی نہیں سہہ سکتی

تھی... وہ ان کے پیچھے پیچھے ان کے روم میں آئی تھی۔

واپس چلی سمرہ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی... جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھا شفیق صاحب کی آواز کمرے میں گونجی۔

بابا پلیز مجھ سے بات کریں... مجھے معاف کر دیں... میں کبھی بھی پھوپھو سے بات نہیں کروں گی اور نہ ہی کبھی ہادی کا نام لوں گی بس آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں... مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے بابا... ہادی بھی نہیں... بس آپ مجھے معاف کر دیں... مجھ سے بات کریں... سمرہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔

اٹھو یہاں سے... کیا کر رہی ہو سمرہ... وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولے۔

آپ مجھے معاف کر دیں... میں نے آپ دل دکھایا... وہ بولی۔

دل تم نے میرا نہیں اس بچی کا دکھایا ہے... معافی تمہیں اس سے مانگنی چاہیے.... مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی... یہ کیا کیا ہے تم نے میرے بچے... تم تو میری سمجھدار بیٹی ہو... پھر کیوں کیا ایسا... ہمیشہ سے تم اس رشتے سے انکاری تھیں تو پھر اب اس حد تک کیوں گئی تم... انھوں نے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تھا-

پتہ نہیں بابا مجھے معاف کر دیں میں کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن سب اپنے آپ ہوتا چلا گیا... کیا میں اتنی بری ہوں بابا... ہادی مجھ سے پیار نہیں کرتا... شروع سے ہی پھوپھو نے مجھ سے یہ کہا کہ ہادی میرا ہے... مجھے اسی کے بارے میں سوچنا ہے... وہ بولی-

جب آپ کو اس بات کا اتنا دکھ ہے تو وہ تو اس کا شوہر ہے تم اس کو چھوڑنے کے لیے کیسے کہہ سکتی ہوں... اور میری بیٹی کے لیے رشتوں کی کمی تھوڑی ہے... میری بیٹی کو

ہادی سے بہتر لڑکا مل جائے گا... میں خود اپنی بیٹی کے لیے بہترین شخص کو ڈھونڈ کر لاؤں گا... شفیق صاحب نے محبت سے کہا-

آپ نے مجھے معاف کر دیا بابا... سمرہ نے ایک بار پھر پوچھا تھا-

ہاں... مگر کبھی ایسا کوئی کام نہیں کرنا کہ تمہارے بابا کو کسی کے آگے شرمندہ ہونا پڑے... انھوں نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا-

کبھی نہیں... اس نے کہا تو انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا-

***

اس نے ہاسپٹل پہنچ کر ریسیپشن میں مراد علی کے کمرے کا پتہ کیا اور اس کی طرف چل دیا۔

دانین جو کمرے سے باہر آئی تھی ہادی کو دیکھ کر دیوار کی اوٹ میں ہو گئی تھی...اسے لگا تھا کہ وہ اسے دیکھ نہیں پائے گا۔

ہادی کمرے کے اندر گیا تھا...مراد علی آنکھیں بند کیے لیٹے تھے...کمرے میں کوئی نہیں تھا وہ باہر آ گیا...ایک پل کو رکا تھا دل نے کہا تھا کہ وہ یہی ہے آس پاس...وہ اس کی خوشبو کو محسوس کر سکتا تھا...اس نے اپنے بائیں جانب دیکھا تھا اسے دیوار کی اوٹ سے گلابی آنچل ہلتا ہوا نظر آیا...اس نے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے...اپنے قریب آتے قدموں کی آواز سن کر دانین نے آگے بڑھنا چاہا تھا...مگر اس نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا تھا اور اسے دیوار سے لگایا تھا۔

کیوں چھپ رہیں ہیں آپ مجھ سے... دماغ ٹھیک ہے آپ کا یوں بن بتائے گھر چھوڑنے کو کیا سمجھوں میں... آپ کو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا... ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا کہ مجھ پر کیا گزرے گی... کیوں کیا ایسا...؟ وہ غصے سے بولا تھا... دانین نے اس سے پہلے کبھی اس کا غصہ نہیں دیکھا تھا... ہمیشہ اس نے نرمی اور محبت سے برتاؤ کیا تھا... وہ بہتی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی... اس کے آنسو دیکھ کر وہ کچھ کمزور پڑا تھا اور اپنے غصے پر قابو کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو آپ کے بابا ٹھیک ہیں... اب چلیں میرے ساتھ... میں آپ کو لینے آیا ہوں... آپ کو جب بھی آنا ہو بتا دینا... میں آپ کو لے کر آجاؤں گا... اب چلیں... ہادی دانین کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھا تھا مگر وہ اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی... اس نے جو فیصلہ کیا تھا اس پر عمل کرنے کا وقت آگیا تھا۔

میں آپ کے ساتھ صرف ایک شرط پر جاؤں گی... دانین نے کہا تو ہادی نے اسے حیران ہو کر دیکھا۔

کیسی شرط....؟اس نے پوچھا-

آپ سمرہ سے شادی کر لیں...اس نے دل پر پتھر رکھ کر ڈرتے ہوئے کہا تھا-

پاگل ہو گئی ہیں یا دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا...وہ دبی دبی آواز میں دھاڑا تھا کیونکہ آس پاس سے لوگ گزر رہے تھے-

پاگل نہیں ہوں میں...میں جو کہہ رہی ہوں وہ کریں ورنہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی...وہ جو اس کی دھاڑ پر سہم گئی تھی ہمت کر کے بولی-

میں کچھ بھی نہیں کرنے والا...اور آپ چلیں میرے ساتھ...جو بھی مسئلہ ہے ہم مل کر حل کر لیں گے...ہادی نے ایک بار پھر اپنے غصے کو قابو کر کے نرمی سے کہا تھا-

میں نے آپ سے کہہ دیا ہے آپ میری شرط مان لیں... میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں... وہ ایک بات کی رٹ لگا کر رہ گئی تھی۔

میرے صبر کو مت آزمائیں دانین... میں نہیں کر سکتا... ہادی نے بے بسی سے کہا تھا۔

تو پھر آپ مجھے چھوڑ دیں... یہ سوچ کہ ہمارا ساتھ بس یہی تک تھا... آپ مجھے طلاق دے دیں... نہیں تو پھر سمرہ سے شادی کر لیں... اس نے خوف سے دھڑکتے دل سے کہا تھا اور اس کی بات پر ہادی نے پہلے اسے بے یقینی سے دیکھا اور اسے اس پر بے حد غصہ آیا تھا... آنکھیں سرخ ہوئی تھی... وہ اس کے جسم سے روح کھینچ چکی تھی... وہ ہی جانتا تھا کہ وہ کیسے اس کی باتیں برداشت کر رہا تھا۔

کیا کہا آپ نے طلاق وہ تو میں آپ مر کر بھی نہیں دوں گا... آپ میری بیوی ہیں...

اور ساری زندگی آپ نے میرے نام کے ساتھ ہی جڑ کر رہنا ہے...ہادی نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا-

تو پھر آپ سمرہ سے...اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر وہ جارہانہ انداز میں اسے شانوں سے تھام کر بولا تھا اور وہ سر جھکا کر آنسو بہانے میں مصروف تھی-

بس...اب ایک لفظ نہیں...آپ نے صرف میری محبت دیکھی ہے...مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی مگر نہیں جانتا ایسا کون سا جادو تھا کہ آپ کو دیکھنے کے بعد آپ کے علاوہ کچھ دکھائی دیا نہ سنائی....یہاں تک کہ میں اپنے بابا سے کیا وعدہ بھی بھول گیا...آپ میری سانسوں میں بستی ہے مگر آپ نے آج میری سانسیں چھیننے کی کوشش کی ہے...آج جتنا میں تڑپ رہا ہوں آپ کو اس کا حساب دینا ہو گا...اور مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ کو میرے مرنے کا انتظار کرنا ہو گا اور یہ آنسو بھی تب بہانا...دانین نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا اور وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا-

ہاں میں نے تجھ سے محبت کی ہے

اپنا آپ لٹا کر

تیری چاہت کی ہے

تیرے پیار میں ڈوب کر

اپنی ہستی مٹائی ہے

میں اپنی جان بھی دے دوں

خود کو فنا بھی کر لوں

پر یہ سوچ میری جانا

ہم نہ رہے تو

کون تجھ سے کہے گا

ہاں میں نے تجھ سے محبت کی ہے

میں آپ کے ساتھ صرف ایک شرط پر جاؤں گی...

آپ سمرہ سے شادی کر لیں...

میں جو کہہ رہی ہوں وہ کریں ورنہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی...

تو پھر آپ مجھے چھوڑ دیں... یہ سوچ کہ ہمارا ساتھ بس یہی تک تھا... آپ مجھے طلاق دے دیں... نہیں تو پھر سمرہ سے شادی کر لیں...

اس نے لفظوں کے جو تیر چلائے تھے وہ اس کی روح کو زخمی کر گئے تھے... پورا وجود جیسے زخم زخم ہوا تھا۔

آپ ایسی بات کیسے کر سکتی ہیں... آپ سے میری محبت، میرا عشق آپ نے جرم بنا دیا ہے... اتنی آسانی سے آپ مجھے خود کو چھوڑنے کے لیے کیسے کہہ سکتی ہیں جو میں سوچ بھی نہیں سکتا... آپ کی نظر میں میری کوئی حیثیت نہیں... میرا دل کر رہا ہے اس وقت آپ کی جان لے لوں مگر میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کرنے سے نقصان میرا ہی ہو گا... اس نے اسٹیرنگ پر غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔

اچانک وہ کراہ کے رہ گیا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ میں چوٹ تھی اور اب غصے سے اسٹیرنگ پر مارنے کی وجہ سے درد ہوا تھا اور خون رسنے لگا تھا... اس نے ایک پل کے لیے اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا اور تبھی اس کی گاڑی کے آگے ایک بچہ آیا تھا جسے بچانے کے چکر میں گاڑی پیڑ سے جا ٹکرائی تھی اور اس کا سر اسٹیرنگ سے جا لگا تھا جس سے خون نکل رہا تھا اور اس کے ہواس گم ہوئے تھے۔

***

ہادی کے جانے کے بعد وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر رونے لگی تھی...جب کشف اس کے قریب آئی تھی۔

یہ کیا کیا ہے تم نے...؟کیوں کر رہی ہو ایسا...؟کشف نے افسوس سے اسے دیکھ کر پوچھا تھا جب اس کی نظر سامنے کھڑی اپنی ماں پر گئی تو جلدی سے آنسو صاف کر کے کھڑی ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کیا ہے میں نے...کچھ بھی نہیں...وہ کشف سے بولی۔

یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ کیا کیا ہے تم نے...میرا دل چاہ رہا ہے تمہارا گلا دبا دوں... کشف غصے سے بولی اور وہ اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی کہ کہیں وہ سب کچھ سن نہ لیں جب کہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کی ہادی سے کی ہوئی آدھی باتیں سن چکی تھیں۔

تم جانتی ہو کل سے وہ تمہاری وجہ سے کتنا پریشان تھے... صرف تمہاری وجہ سے کہاں کہاں نہیں خوار ہوتے پھرے کہ تم کہاں چلی گئی... تقریباً سارا شہر چھان مارا تمہاری تلاش میں... تمہارے گاؤں بھی گئے اور تم یہاں بیٹھ کر انھیں دوسری شادی کی آفر دے رہی ہو... تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے... تمہارے لیے اس بندے کی محبت اور فیلنگز کوئی اہمیت نہیں رکھتی... ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم یہ سب کر رہی ہو جب کہ میں جانتی ہوں کہ تم بھی محبت کرتی ہو ان سے... کشف نے اسے جتایا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین تم نے ایسا کیوں کیا بیٹا مجھے بتاؤ... تم جانتی ہو تم نے جو بات اس سے کہی تھی اسے سن کر اس کا کیا حال ہوا ہے... محبت کرنے والے کو چوٹ نہیں پہنچاتے... ان کا دل نہیں دکھاتے... جان بوجھ کسی کو دکھ پہنچانا کتنا بڑا گناہ ہے تم جانتی ہو اور وہ تو تمہارا شوہر ہے اس کا دل کیوں دکھایا تم نے... میں جانتی ہوں میری بیٹی کسی کو چوٹ نہیں پہنچا سکتی... مجھے بتاؤ کیا بات ہے...؟ ثمن بیگم نے پیار سے کہا تو وہ روتے ہوئے سب کچھ بتاتی چلی گئی-

تم کتنی بیوقوف ہو دانین... تم اس لڑکی اور اس کی ماں کے کہنے پر اس کا گھر چھوڑ کر آ گئیں... اب تم اسے شادی کی آفر دے رہی ہو... تم نے اپنے بارے میں سوچا کہ اس کے بعد تمہارا کیا ہو گا... کیا تمہیں ان پر بھروسہ نہیں رہا...؟ کیا تم ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی جو تم انھیں دوسری شادی کے مشورے دے رہی ہو... کشف نے تاسف سے اسے دیکھ کر کہا۔

مجھے ان پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے... مجھے یقین ہے کہ وہ سب ٹھیک کر دیں گے... میں ساری زندگی ان کے قدموں میں بیٹھ کر گزار دوں تو وہ بھی میرے لیے کم ہے... لیکن مجھے بددعا سے ڈر لگتا ہے... کسی کے آنسو، کسی کے دل سے نکلی ہوئی آہ سے ڈر لگتا ہے... تم کیا سمجھتی ہو میرے لیے آسان ہے... مجھے درد نہیں ہوتا ہے... میرے کوئی احساس نہیں ہے... میں اپنی محبت کو ایسے کسی اور کو سونپ دوں... یہ سوچ کر مجھے تکلیف نہیں ہوتی مگر مجھے ڈر لگتا ہے... تم جانتی سمیر سے بھی وہ لڑکی محبت کرتی تھی مگر اس نے اس کی محبت کو کھیل سمجھا اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو خوشیاں

سمیر کے ساتھ اس کے مقدر میں نہیں تھیں وہ میرے مقدر میں بھی نہیں رہی... بہت مختصر ساتھ تھا ہمارا... مگر اب وہی کہانی پھر شروع ہو گئی ہے... سمرہ ہادی سے محبت کرتی ہے... اس کا رشتہ پہلے سے ہی اس سے جڑا ہے... درمیان میں تو میں آ گئی اگر میں اس کی زندگی میں نہیں ہوتی تو وہ دونوں ساتھ ہوتے اور ویسے بھی ہادی کی ماما مجھے کبھی نہیں اپنائے گی... میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے ان کے اور ان کے والدین کے بیچ میں کوئی تلخی پیدا ہو... اس لیے میں چاہتی ہوں کہ وہ سمرہ سے شادی کر لے کیونکہ میں انھیں کھونا نہیں چاہتی... وہ جس حال میں بھی مجھے رکھیں گے میں رہ لوں گی... میرے تو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور بے انتہا محبت کرتے ہیں... بولتے بولتے وہ ایک بار پھر سے رونے لگی تھی تو ثمن بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

عجیب بیوقوف قسم کی لڑکی ہو تم... کیوں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کر رہی ہو اور اپنے دماغ میں کیا خرافات پال کر رکھی ہے تم نے... تم جو بھی سوچ رہی ہو وہ غلط ہے بالکل غلط... سمیر کی موت اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی وہ اتنی ہی زندگی لے کر آیا

تھا اور جس لڑکی کو اس سے محبت تھی وہ اس کے بنا بھی رہ رہی ہو گی اور اب تک تو اس شادی بھی ہو گئی ہو گی... اور وہ خوش بھی ہو گی... انسان کی قسمت اور نصیب میں جو لکھا ہوتا ہے وہی اسے ملتا ہے... سمرہ کو ہادی سے محبت ہو سکتی ہے مگر وہ اس کی قسمت میں نہیں تھا اسے خدا نے تمہاری قسمت میں لکھا اور تم اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اسے ٹھکرانا چاہتی ہو... میری بات تمہیں بری لگ سکتی ہے مگر تم سمجھو اس بات کو سمرہ ہادی پر کوئی حق نہیں رکھتی تم اس پر حق رکھتی ہو... تم بیوی ہو اس کی اور وہ کوئی بھی نہیں... اپنی زندگی کو اور مت الجھاؤ اور بات کرو ہادی بھائی سے مجھے یقین ہے کہ وہ سب ٹھیک کر دیں گے... کشف نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

کال کرو ابھی انھیں... کشف نے اس سے کہا تھا تو وہ اس کے نمبر پر کال کرنے لگی تھی مگر نمبر بزی آ رہا تھا۔

اچانک ہی کشف کے فون پر ہادی کے نمبر سے کال آئی تھی... اس نے حیرت سے فون

کو دیکھا تھا اور پھر کال پک کی تھی۔

ہیلو...دوسری جانب سے آواز آئی تھی۔

جی ہاں...کشف بات کر رہی ہوں...اس نے کہا۔

واٹ...کون سے ہاسپٹل میں...اس نے بے ساختہ دانین کو دیکھا تھا جس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا ہاسپٹل کے نام پر۔

جی ابھی ہم انھیں لے کر ہاسپٹل پہنچے ہیں...ان کے فون پر آخری کال آپ کی تھی تو ہم نے آپ کو اطلاع کر دیں...دوسری طرف سے کہا گیا۔

جی میں اسی ہاسپٹل میں ہوں... آپ جلدی آجائیں... فون رکھ کر کشف نے دانین اور اس کی ماما کو دیکھا تھا۔

کشف کس کا فون تھا... دانین نے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے پوچھا تھا۔

پتہ نہیں کون تھا بول رہا تھا کہ ہادی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اسی ہاسپٹل میں انھیں لے کر آئے ہیں... کشف نے کہا۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو...؟ ثمن بیگم دل تھام کر رہ گئی تھی مگر پھر خود کو سنبھالتے ہوئے انھوں نے ساکت کھڑی دانین کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

آپ میری سانسوں میں بستی ہے مگر آپ نے آج میری سانسیں چھیننے کی کوشش کی ہے...

مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ کو میرے مرنے کا انتظار کرنا ہو گا اور یہ آنسو بھی تب بہانا...

مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ کو میرے مرنے کا انتظار کرنا ہو گا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ کو میرے مرنے کا انتظار کرنا ہو گا...

اس کے کانوں میں اس کے کہے گئے آخری الفاظ گونج رہے تھے... جب وہ اپنی ماما کے سینے میں چھپ کر ان لفظوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی تھی-

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے.... مجھے اتنی بڑی سزا نہیں دے سکتے... نہیں دے سکتے... اپنی ماما سے لپٹی ہوئی وہ چیخنے لگی تھی... وہ چاہ کر بھی خود کو چیخنے سے

روک نہیں پائی تھی۔

صبر کرو میرے بچے... وہ مالک ہے دو جہاں کا وہ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکالے گا وہ اپنے بندوں کا ان کی برداشت زیادہ امتحان نہیں لیتا... تم اس کے لیے دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا... بھروسہ رکھو اللہ پر وہ سب بہتر کرے گا انشاءاللہ... ثمن بیگم نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

بیگم ابراہیم نے ہادی کے نمبر پر کال کی تھی... ان کا دل نہ جانے کیوں بہت گھبرا رہا تھا.... دو تین بار کال کرنے پر بھی اس نے فون نہیں اٹھایا تھا.... انھوں نے پھر سے کال کی تھی جب دوسری جانب سے کس اجنبی کی آواز سن کر انھوں نے ہادی کا پوچھا تو اس نے انھیں اس کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا دیا اور انھیں ہاسپٹل کا نام بتا کر

وہاں پہنچنے کو کہا۔

اور وہ تو سن سی ہو گئی تھی یہ خبر سن کر.... پھر خود کو گھسیٹتی ہوئی باہر کی طرف گئیں تھیں۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمن بیگم کے سمجھانے پر وہ رونا دھونا چھوڑ کر وضو کر کے جائے نماز پر بیٹھی اس کی زندگی کے لیے دعا کر رہی تھی... اس کے لبوں پر ایک دعا تھی کہ اسے کچھ نہ ہو... تھوڑی ہی دیر میں ابراہیم حیات شاہ اور ان کی بیگم، دانش اور سمرہ سبھی ہاسپٹل میں موجود تھے اور سب کے لبوں پر اس کے لیے دعائیں تھیں... سمرہ اور بیگم ابراہیم نے دانین کو غور سے دیکھا تھا وہ جائے نماز پر بیٹھی اس کے دعا کر رہی تھی اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا... اس کی تڑپ اور آنسو دیکھ کر سمرہ کو احساس ہوا تھا کہ دانین ہادی

سے کتنی محبت کرتی ہے اور ہادی کے بارے میں وہ پہلے سے ہی جانتی تھی... وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے تھے تو پھر وہ کیوں ان درمیان میں آئے... اس نے سوچ لیا تھا کہ ہادی کے ہوش میں آجانے کے بعد وہ دانین سے معافی مانگ لے گی۔

ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے...؟ وہ ٹھیک تو ہے نہ...؟ ابراہیم صاحب نے ڈاکٹر سے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے ہاں مگر چوٹیں آئیں ہیں... اس کا ہاتھ کافی زخمی ہوا ہے شکر ہے کہ فریکچر نہیں ہوا اور اس کے سر اور سینے پر بھی چوٹیں آئی ہیں جو کے معمولی سی ہیں... جب اسے ہاسپٹل لایا گیا تھا وہ بے ہوش تھا لیکن آپ کا بیٹا بالکل ٹھیک ہے... ابھی وہ بے ہوش ہیں... ایک دو گھنٹے تک انھیں ہوش آجائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں... ہم انھیں روم میں شفٹ کر دے رہیں ہیں ابھی... ڈاکٹر نے پیشے ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ تسلی دی تھی جس سے ان سب کی جان میں جان آئی تھی اور ان سب کو اس کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔

***

اسے ایک نظر دیکھنے کی چاہ میں دانین اس کے کمرے کی جانب گئی تھی جب بیگم ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا تھا... جس پر ابراہیم حیات شاہ نے انھیں ملامتی نظروں سے دیکھا تھا... انھیں لگا تھا کہ ان کے اتنا سمجھانے کے بعد بھی انھیں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ پلیز مجھے جانے دیں... آپ جو کہیں گی میں وہ کروں گی... میں سب کی نفرت برداشت کر لوں گی مگر آپ پلیز مجھے ان سے دور مت کریں... وہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔

تب ہی اچانک اس کے ہاتھ پر ان کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اور پھر انھوں نے

اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

جاؤ... میں تمہیں اللہ کی رضا کے لیے اس کی زندگی میں شامل ہونے کی اجازت دیتی ہوں کہ جس لڑکی سے میرا بیٹا اتنی محبت کرتا ہے اسے میں اپنے بیٹے کی محبت کے لیے قبول کرتی ہوں... مگر آئندہ کبھی میرے بیٹے کو تمہاری وجہ سے کوئی تکلیف ہوئی تو میں برداشت نہیں کروں گی... انھوں نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا تھا اور وہ اجازت ملنے پر سیدھی اس کے کمرے میں آئی تھی۔

***

وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس کے بیڈ کے قریب آئی تھی... اس بازو اور سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی جسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اس کی تکلیف اور درد کا سوچ کر... اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب

رکھے تھے اور پھر آہستہ سے بیڈ کے سرہانے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں احتیاط سے لیا تھا اور پھر اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی تھی... آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔

شاہ آنکھیں کھولیں پلیز... مجھے معاف کر دیں... وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر بولی... وہ جانتی تھی کہ وہ ہوش میں نہیں ہے مگر پھر بھی وہ اپنے آپ کو بولنے سے روک نہیں پائی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ کو میرے مرنے کا انتظار کرنا ہو گا... اور یہ آنسو بھی تب ہی بہانا... اس کی آواز سنائی دی تھی اسے... اس نے سرعت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے کہ اسے اب اور نہیں رونا تھا۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے... آپ مجھے ایک بار معاف کر دیں... میں اب کبھی

آپ سے دور جانے کی بات نہیں کروں گی... میں بس آپ کو کھونا نہیں چاہتی تھی... میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی... وہ دیوانوں کی طرح اسے سے بات کر رہی تھی تب ہی نرس نے آکر اسے باہر جانے کو کہا تھا کہ اس اس کے ہوش میں آنے کے بعد وہ لوگ اسے دیکھ سکتے ہیں تو وہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی کہ اسے ابھی سجدہ شکر ادا کرنا تھا۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے ہوش آیا تو ایک ایک کر کے سب ہی اسے دیکھ کر واپس آ گئے تھے... مگر جس کا اسے انتظار تھا وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔

وہ کیوں آئے گی بھلا اور میں کیوں انتظار کر رہا ہوں... اسے تو شاید پتہ بھی نہ ہو میں کس حال میں ہوں... اس کے دل میں بدگمانی نے جگہ لی تھی۔

***

مراد علی کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اس لیے اس کی ماما اور حدید واپس چلے گئے تھے اور جانے سے پہلے حدید اور اس کی ماما ہادی سے ملنے بھی گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی اس کے کمرے میں جا ہی رہی تھی کہ سمرہ اس کے سامنے آئی تھی تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا... آج وہ اس کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر اس نے کچھ کہا تو وہ اسے کھری کھری سنا کر رہے گی مگر اس کے منہ سے نکلنے والے لفظوں کو سن کر وہ حیران ہوئی تھی۔

مجھے معاف کر دو دانین اس دن کے لیے جو بھی میں نے تم سے کہا... آج جو کچھ بھی ہوا کہیں نہ کہیں میں بھی اس کی جمے دار ہوں... میں اپنی یکطرفہ محبت کے لیے دو

محبت بھرے دلوں کو الگ کرنا چاہتی تھی... کتنی پاگل تھی میں جو یہ نہیں سمجھ پائی کہ اگر اس کا ساتھ میرے نصیب میں لکھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں میری محبت ڈال دیتا...اور ویسے بھی ضروری تو نہیں کہ ہر محبت کی کہانی مکمل ہو جائے...کچھ کہانیاں ادھوری بھی رہ جاتی ہیں...اور محبت پالینا ہی تو سب کچھ نہیں ہوتا کبھی کبھی محبوب کی خوشی کے لیے اسے چھوڑ بھی دیا جاتا ہے...اس کی خوشی تمہارے ساتھ ہے اور میں اس کے لیے خوش ہوں...وہ اس کے دل سے ایک بوجھ اتارتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور وہ سکون سے اس کمرے کی طرف چل دی...اب اس کے دل پر کوئی بوجھ کوئی، کوئی احساس جرم نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اسے میں کیوں بتاؤں

میں نے اس کو کتنا چاہا ہے

بتایا جھوٹ جاتا ہے

کہ سچی بات کی خوشبو

تو خود محسوس ہوتی ہے

میری باتیں، میری سوچیں

اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے

میری محبت آزمانے دو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جب کمرے میں داخل ہوئی تو وہ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا وہ وہیں کرسی پر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی تھی...اسے لگا تھا کہ وہ سو رہا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے نظر انداز کیے لیٹا تھا...اصل میں وہ جاگ رہا تھا...وہ تو اس کی آہٹ محسوس

کر کے ہی آنکھیں بند کر گیا تھا... وہ اس سے ناراض تھا۔

***

سمرہ دانین سے بات کرنے کے بعد باہر جا رہی تھی... آنکھوں میں نمی تھی... یہ سب اس کے لیے بھی آسان نہیں تھا مگر وہ خوش تھی کہ وہ اس کی خوشی اسے لوٹا کر آئی ہے... اور محبت میں تو محبوب کی خوشی اہم ہوتی ہے... چلتے چلتے وہ دانش سے ٹکرائی تھی کیونکہ آنکھوں میں نمی کی وجہ سے اسے سامنے دکھائی نہیں دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا سمرہ... دانش نے پریشانی سے پوچھا اور وہ جس کے آنسو باہر نکلنے کو بے تاب تھے اس کے پوچھنے پر وہ اس کے بازو سے ٹک کر رونے لگی تھی۔

کیا تم اپنے فیصلے پر پچھتا رہی ہو... دانش نے اس کو بولنے کے لیے اکسایا تھا۔

نہیں.... مگر میں سہہ نہیں پا رہی بہت تکلیف ہو رہی ہے... کیا وہ میرا نہیں ہو سکتا تھا...؟ کیا اس کے دل میں میرے لیے محبت نہیں پنپ سکتی تھی... کیا وہ میری قسمت میں نہیں ہو سکتا تھا...؟ وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

کس کا نصیب کس کے ساتھ جڑا ہے یہ تو خدا بہتر جانتا ہے کیونکہ ہماری تقدیر کا مالک وہ ہی ہے... اور ہماری قسمت اسی سے جڑتی ہے جسے اس رب نے ہماری تقدیر میں لکھا ہوتا ہے... ہمارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا... ہوتا وہ ہی ہے جو وہ چاہتا ہے... دانش نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

امید ہے تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب مل گئے ہوں گے... اب تم یہ سب سوچنا چھوڑ دو... میری بہن بہت سمجھدار ہے... میں جانتا ہوں کہ تھوڑا مشکل ہے مگر صبر کرو وہ رب تمہیں اس سے بہترین شخص کا ساتھ تمہارے نصیب میں لکھے گا... دانش نے پیار سے کہا تھا تو اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا اور اس کی آخری بات پر مسکرا دی تھی۔

اچھا میں ہادی سے مل کر آتا ہوں پھر ہم ساتھ چلیں گے اور آج میں تمہیں تمہارے فیورٹ ریسٹورنٹ لے کر چلوں گا... وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا-

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اس کے بارے میں کبھی نہیں سوچے گی... کیونکہ زندگی میں ہر خواہش پوری ہو یہ ضروری تو نہیں اور جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا ہو یہ بھی ضروری نہیں-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

کافی دیر تک وہ اس کے اٹھنے کا انتظار کرتی رہی تھی... وہ اسے اٹھانا چاہتی تھی مگر اسے تکلیف نہ ہو اور اس کے آرام کا سوچ کر وہ یوں ہی اس کی دوائیاں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی تھی... ہادی نے آنکھ کھول کر اسے دیکھا تھا اسی لمحے دانش اندر آیا تھا... دانین فوراً

اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور اس نے اپنی نظروں کا زاویہ سرعت سے بدلہ تھا۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری...؟ دانش نے اس کے پاس آکر پوچھا۔

ٹھیک ہوں...اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے وہ کراہ کے رہ گیا تھا۔

تم رکو یار میں مدد کرتا ہوں...دانش نے آگے بڑھ کر اسے اٹھنے میں مدد کی تھی اور اس کی پست پر تکیے درست کر کے اسے بیٹھنے میں مدد کی تھی۔

دانین اندر ہی اندر کٹ کے رہ گئی تھی کہ اس سب کے درمیان اس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا...اسے پیاس لگی تھی اس لیے وہ پانی کی طرف دیکھ رہا تھا جو کہ دانین کی طرف رکھا تھا مگر وہ اس سے کہنا نہیں چاہتا تھا۔

کچھ چاہیے تھا آپ کو...اس کی نظروں کو ٹیبل کی طرف دیکھ اس نے پوچھا تو وہ کچھ نہیں بولا۔

پانی پلا دو یار...اس نے دانش سے کہا...دانش نے حیرت سے اسے دیکھا جو اتنی دیر سے مسلسل دانین کو نظر انداز کر رہا تھا۔

اس کے کہنے پر دانین نے گلاس میں پانی بھر کر اس کی طرف بڑھایا تھا جسے اس نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا...دانش نے دانین کے ہاتھ سے پانی لے کر اسے پلایا تھا...دانین نے اس کے گریز، اس کے نظر انداز کرنے کو بری طرح محسوس کیا تھا۔

میں سمرہ کو چھوڑنے گھر جا رہا ہوں...رات تک تمہارے پاس آؤں گا...ابھی میں چلتا ہوں...دانش کہہ کر اٹھ گیا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ آپس میں بات کر لیں اور اس کی ناراضگی دور ہو...اس لیے وہ چلا گیا تھا۔

***

دانش نے جانے کیا کہہ کر ابراہیم حیات شاہ اور ان کی بیگم کو راضی کیا تھا گھر جانے کے لیے... جو وہ اس کے ساتھ ہی واپس چلے گئے جب کہ وہ دونوں اسے ہاسپٹل میں چھوڑ کر جانا نہیں چاہتے تھے مگر دانش کے کہنے پر واپس چلے گئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

دانش کے جانے کے بعد وہ تھوڑی دیر ویسے ہی بیٹھا رہا تھا پھر ایک ہاتھ سے تکیا درست کر کے لیٹنے لگا تھا جب اس کے ہاتھ کے زخم پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے درد ہوا تھا... وہ اس کے قریب آئی تھی۔

میں مدد کر دوں... کہتے ہوئے وہ اسے لیٹنے میں مدد کرنے لگی تھی۔

مجھے آپ کی مدد یا آپ کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے... آپ جائیں یہاں سے... بے رخی سے کہا گیا تھا جو اس کے دل پر تیر کی طرح لگا تھا... اس نے اس کی محبت دیکھی تھی... اس کا غصہ نہیں دیکھا تھا اور یہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکن اس سب کی وجہ بھی وہ ہی تھی تو اب برداشت تو کرنا تھا اس کے مان جانے تک۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

رات تک وہ ایسے ہی بیٹھی رہی تھی... اس نے بات کرنے کی کوشش کی مگر دوسری طرف سے نو لفٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا اور وہ اپنے اندر اتنی ہمت نہیں جٹا پا رہی تھی کہ وہ اس سے کوئی بات کر سکے... تب ہی ڈاکٹر اور نرس کمرے میں داخل ہوئے تھے... انھوں نے اس کا چیک اپ کیا اور کھانے اور دوائیوں کی ہدایت دیتا ہوا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں نرس ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لے کر آئی تھی جسے اس نے رکھ کر جانے کا اشارہ کیا تھا تو اسے رکھ کر باہر چلی گئی تھی۔

سوپ کا باؤل لیے اس نے چمچ اس کے آگے کیا تھا جسے اس نے ہاتھ سے ہٹا دیا تھا تو چمچ سے سوپ نیچے گرا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کہا تھا نا کہ مجھے آپ کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے پھر یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں آپ کہ آپ کو میرا بہت خیال ہے... وہ غصے سے بولا۔

دانین کچھ نہیں بولی تھی اور دوسرا چمچ بھر کر پھر اس کے آگے کیا تھا مگر اس نے پھر سے جھٹک کر اسے گرا دیا تھا... اسی طرح وہ دوسری، تیسری، چوتھی بار بھی اس نے یہی کیا تھا جب وہ بول پڑی تھی۔

آپ کی میرے ساتھ ناراضگی ہے تو مجھ سے ناراض رہیں مگر کھانے سے آپ کی کیا ناراضگی اسے اس طرح سے برباد نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں...اس کے کہنے پر اس نے اس کے ہاتھ سے سوپ لے کر خود پینا شروع کر دیا تھا... جسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اور وہ جو کبھی ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس کے آنسو دیکھ کر بے چین ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ تعالیٰ تو شوہر کا دل دکھانے پر بھی ناراض ہوتے ہیں مگر اس کی تو آپ کو فکر ہی نہیں ہے...آپ تو بس اپنے من کی کرنا چاہتی ہیں...اب اگر ایک بھی آنسو نکلا نہ تو میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلا جاؤں گا...اس نے اپنی بے چینی کو غصے سے دبانے کی کوشش کی تھی...یہ لڑکی اسے کمزور کر رہی تھی۔

اس کے غصے کی وجہ سے وہ آنسو صاف کرتی ہوئی باہر نکل گئی تھی جب اس کا سامنا

دانش سے ہوا تھا اور پھر وہ کمرے کے باہر پڑے صوفے پر بیٹھ گئی تھی... آنسو روکنے کے بعد بھی بار بار نکل رہے تھے۔

اسے اس طرح سے جاتا دیکھ کر اس نے سوپ کا باؤل ٹیبل پر پٹکا تھا... ہر چیز سے دل بھر گیا تھا۔

یہ کیا چل رہا ہے تم دونوں کے بیچ... تم تو کہتے تھے اس کے بغیر مر جاؤ گے... اس کے آنسوؤں سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے پھر اب یہ سب کیا ہے اب تم اسے کیسے تکلیف دے سکتے ہو... خود سے دور کر رہے ہو... دانش نے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔

ایسا وہ چاہتی ہے اور میں اب بھی کہتا ہوں کہ میں اس کے بغیر مر جاؤں گا... اور آج اس نے خود میری جان لینے کی کوشش کی ہے... مجھے لگتا ہے جیسے میرا جسم سانس لے رہا ہے مگر میرا دل مر گیا ہے... روح پر بہت بوجھ ہے... اس نے مجھ پر اعتبار نہ کر کے

مجھے مار دیا ہے... میری محبت کو بے مول کر دیا ہے... اس نے ایک بار مجھ پر یقین تو کیا ہوتا... وہ ٹوٹے لہجے میں بولا تھا آنکھوں میں نمی آئی تھی... دانش نے اسے دیکھا تھا اس میں بہت صبر تھا... ہر کسی سے نرمی سے بات کرتا تھا اور بات کو در گزر کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر اب یہ بھی سچ تھا کہ دانین نے اس پر اعتبار نہ کر کے اس کا مان توڑا تھا جس طرح ایک لڑکی محبت سے پہلے عزت کو ترجیح دیتی ہے اسی طرح ایک مرد بھی محبت کے ساتھ ساتھ اعتبار اور مان چاہتا ہے اور ہادی کو ایسا لگتا تھا کہ اس معاملے میں دانین نے اس پر بھروسہ نہیں کیا اور اس کے گھر سے چلی گئی اور پھر سمرہ سے شادی والی بات اسے بہت غصہ تھا اس پر۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر بیٹھی دانین نے اس کا ایک ایک لفظ سنا تھا... اس نے اس کا دل بہت دکھایا تھا... اس نے طے کیا تھا کہ وہ اس سے بات کرے گی وہ اس پر غصہ کرے گا تو سہہ لے گی۔

اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تم کوئی دوسری بات کرو... ہادی نے

بے زاری سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اندر آئی تھی تو وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے...ہادی نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اور ایسا اس نے جان بوجھ کر کیا تھا کہ وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا...وہ جا کر وہاں پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور اس کے چہرے کو دیکھے گئی تھی...وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا مگر اس نے پلٹ کر اسے نہیں دیکھا تھا اور بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب تم آرام کرو اور میں باہر ہی ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے آواز دے دینا...کہہ کر دانش باہر چلا گیا تھا۔

اس نے صوفے پر سوئی ہوئی دانین کو دیکھا تھا اور پھر احتیاط سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا اور جھک کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔

میں چاہ کر بھی آپ سے ناراض نہیں رہ سکتا مگر میں کیا کروں آپ نے میرا اعتبار نہیں کیا اور یہ بات مجھے تکلیف دے رہی ہے... میں ان آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھنا چاہتا تھا مگر آج میری وجہ سے ان میں آنسو آئے ہیں... پھر باری باری اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور واپس اپنے بیڈ کی طرف مڑ گیا تھا-

اور ایسی حالت میں ادھر سے ادھر ہونے میں وہ کافی ہلکان ہوا تھا اور وہ جیسے ہی بیڈ بیٹھا تھا اس کا ہاتھ لگنے سے پانی کا گلاس نیچے فرش پر گرا تھا تو آواز پر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی تھی... دو دن سے وہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی جب ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی... وہ اٹھ کر اس کے قریب آئی-

کیا ہوا کچھ چاہیے تھا... اس نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا-

کہیں درد ہو رہا ہے...؟اس نے پریشانی سے پوچھا-

ہاں یہاں ہو رہا اور یہ درد آپ کا دیا ہوا ہے...اس نے اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا-

آپ پلیز مجھے معاف کر دیں...اس نے معافی مانگی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے نیند آ رہی ہے اور میں اب سونا چاہتا ہوں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا...آپ بھی جا کر سو جائیں...اس نے بے زاری سے کہا اور منھ پر بازو رکھ کر لیٹ گیا تو وہ کھڑی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اداس سی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی-

ہادی نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا تھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی... نظر سے نظر ملی تھی...ایک کی آنکھوں میں شکوہ شکایت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں معافی

کی گزارش اور آنسو...اس نے نظر پھیر کر واپس آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا-

خود پہ بیتی ہے تو روتے ہو سسکتے ہو

وہ جو ہم نے کیا تھا وہ عشق نہیں تھا

***

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن صبح ہی سب اس سے ملنے آئے تھے اور ہادی کی امی سارا دن اس کے پاس ہی رہی تھی اس لیے اسے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا....اور رات میں اس کے آرام کی خاطر ابراہیم حیات شاہ نے اسے گھر بھیج دیا تھا اور وہ اور دانش ہاسپٹل میں رک گئے تھے.... تیسرے دن ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج دے دیا تھا اور اسے روزانہ ڈریسنگ کروانے کی ہدایت دی تھی-

ڈسچارج ہو کر شام تک وہ گھر آئے تو ابراہیم صاحب کے ملنے والوں کا آنا جانا شروع ہو گیا تھا... آنے جانے والوں رشتے داروں میں جس کی بھی نظر اس پر پڑی تھی سب نے ہی اس کے بارے میں پوچھا تھا تو انھوں نے اسے اپنی بہو بتایا تھا... کچھ کو تجسس تھا کہ ایسی کیا کہانی ہے کہ ابراہیم حیات شاہ کے بیٹے کی شادی بھی ہو گئی اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوئی... اور کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود چاہے لاکھ برائیوں میں گھرے ہوں مگر دوسروں کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے اس کی خوج بین کرنے سے باز نہیں آتے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی.. وہ اس کی جانب کی کروٹ لے کر لیٹ گیا تھا... جب ہی دانین نے آنکھیں کھولی تھی اور اس نے فوراً اس جانب سے کروٹ بدلنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے اس کا بازو تھام لیا تھا۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے... اس نے کہا۔

دانین مجھے کوئی فضول بات نہیں سننی آپ کی...اس نے تیز لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

اس نے کچھ کہنے پھر سے منھ کھولا ہی تھا کہ بولا۔

اپنی کسی بات سے میرا دماغ خراب کرنے کی کوشش مت کریں...میں بہت تھک گیا ہوں اور سونا چاہتا ہوں...اور آپ بھی آنکھیں بند کر کے سو جائیں ورنہ مجھے اپنا کوئی اور ٹھکانا ڈھونڈنا پڑے گا...اس نے اس کی طرف پلٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو اس کی بات سن کر اس نے آنکھیں بند کر لی تھی اور وہ اس کے اس طرح جلدی سے آنکھیں بند کرنے پر وہ مسکرایا تھا۔

دوسری طرف دانین آنکھیں بند کیے سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے بہت زیادہ ناراض

ہے اور اسے منانے میں وقت لگے گا...اس نے سوچا کہ ابھی بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس نے اس کی ایک بھی نہیں سننی...اگر کچھ بولے گی تو وہ پھر غصہ کرے گا اس لیے کل بات کرنے کی سوچ کر اس نے چپ رہنا ضروری سمجھا تھا-

***

اگلی صبح وہ فریش ہو کر باہر نکلا اور الماری سے شرٹ نکال کر پہننے کی کوشش کرنے لگا تھا...اس کے سینے کے اور سر کے زخم بھر گئے تھے مگر ہاتھ کے زخم میں ابھی بھی درد تھا...اس نے شرٹ پہننے کی کوشش کی جب وہ اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر اسے پہنانے لگی تھی-

میں کر لوں گا چھوڑیں...وہ شرٹ پہنا کر اب اس کے بٹن لگا رہی تھی جب وہ بولا-

میں کر رہی ہوں نہ ہر وقت غصہ مت کیا کریں مجھ پر...اب اتنی بھی بری نہیں ہوں میں...وہ بٹن لگاتے ہوئے تنک کر بولی تھی-

آپ بری کیسے ہو سکتی ہیں آپ تو بہت اچھی ہیں...میری دوسری شادی کروا رہیں ہیں...مجھے تو خوش ہونا چاہیے...اور میں نے اب سوچ لیا ہے کہ میں آپ کی یہ خواہش ضرور پوری کروں گا...اس نے تنز کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی ایم سوری...معاف کر دیں مجھے پلیز...میرے ساتھ ایسا مت کریں...پلیز ایک بار میری بات سن لیں...دانین نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا-

ہٹیں سامنے سے مجھے جانا ہے...اس نے اسے سامنے سے ہٹانا چاہا تھا-

میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور آپ بہت زیادہ ہرٹ ہوئے ہیں...پلیز

میری بات سن لیں... میں آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں... وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔

آپ کو احساس ہے اچھی بات ہے اور کیا بتائیں گی آپ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا... سچ تو یہ ہے کہ آپ نے میرا دل توڑا ہے... میری جان لینے کی کوشش کی ہے اور اگر اس دن وہ حادثہ نہیں ہوا تو آپ واپس بھی نہیں آتی اور اپنی ضد پر اڑی رہتی... ہادی نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا دانین نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں درد رقم تھا۔

میں آپ کو چھوڑ کر نہیں گئی تھی اور پھر بابا کی بیماری کا سن کر میں یہاں آگئی تھی... میں آپ کے ساتھ بہت برا کر چکی ہوں مگر مجھے ڈر لگتا ہے کسی کے آنسوؤں سے... مجھے ڈر لگتا ہے کسی کی بددعا سے... میں نہیں چاہتی کہ کسی کی آنکھ سے نکلنے والے آنسو، کسی کے دل سے نکلی بددعا کہیں مجھے آپ سے دور نہ کر دے... میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی تھی... کبھی بھی نہیں... میں نہیں چاہتی کسی کی آہ کی وجہ سے

ہماری زندگی خوشیوں کی بجائے دکھوں سے بھر جائے... اگر آپ ہرٹ ہوئے ہیں تو تکلیف سے میں بھی گزری ہوں... آپ کو کیا لگتا ہے کہ میرے لیے آسان تھا اپنی محبت کو بانٹنے کا فیصلہ کرنا مجھے تکلیف نہیں ہوتی... وہ ان کے سینے میں منھ چھپا کر رونے لگی تھی۔

کچھ بھی تھا آپ کو مجھ سے شئر کرنا چاہیے تھا... میاں بیوی کا رشتہ اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے بنا جھجک سب کچھ شئر کر سکے... ہم مل کر اس مسئلے کا حل تلاش کر لیتے مگر آپ نے خود کو زیادہ عقلمند سمجھا اور میرے سامنے دو آپشن رکھے تھے اور میں نے سوچ لیا ہے کہ میں دوسری شادی کر لیتا ہوں... آپ کو میں چھوڑ نہیں سکتا یہ میری مجبوری ہے... وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا اور اسے ایک طرف کرتا ہوا باہر نکل گیا اور وہ وہیں بیٹھ کر پھر سے رونے لگی تھی۔

میں روٹھ تو سکتا ہوں پر چھوڑ نہیں سکتا

میرے کانوں میں اذان کے بعد وفا پھونکی گئی ہے

*

میں روٹھ تو سکتا ہوں پر چھوڑ نہیں سکتا

میرے کانوں میں اذان کے بعد وفا پھونکی گئی ہے

اس نے باہر آکر کوئی نمبر ڈائل کیا تھا... بیل ہوئی تھی دوسری جانب سے کال پک کی گئی تھی۔

بس مجھ سے اب نہیں ہو رہا... میں اسے نظر انداز نہیں کر سکتا... میں اب اور تکلیف نہیں دے سکتا اسے... وہ شرمندہ ہے اپنی غلطی پر اور میں اسے اپنے آگے جھکانا نہیں چاہتا... ابھی وہ رو رہی ہے... وہ بار بار مجھ سے معافی مانگتی ہے مجھے اچھا نہیں لگتا... میں اب اور اس پر غصہ نہیں کر سکتا... اب آپ دونوں مجھے اس وعدے سے

آزاد کریں جو آپ لوگوں نے مجھ سے لیا تھا...اس نے جھنجھلا کر کہا...اسے ابھی بھی اس کی فکر تھی...اس کا سارا غصہ ساری ناراضگی ختم ہو گئی تھی۔

ہمیں کیا ہے ہم تو آپ کی مدد کر رہے تھے اب اگر آپ ایسا نہیں چاہتے تو کوئی بات نہیں...آپ آزاد ہیں...ہم تو چاہتے تھے کہ آگے جا کر وہ آپ کے معاملے میں کوئی بیوقوفی نا کرے اس لیے آپ سے وعدہ لیا تھا...اب آپ راضی ہیں تو شوق سے اپنی ناراضگی ختم کر کے محبت کا اظہار کر لیں جا کر...دوسری طرف سے شرارت سے کہا گیا تھا۔

مجھے وہ ساری بیوقوفیوں سمیت قبول ہے...میں اس کی ہر غلطی معاف کر سکتا ہوں...میں سب کچھ برداشت کر لوں گا مگر اسے اس طرح سے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا...مجھے وقتی غصہ تھا اس وقت اور آپ لوگ ظالم سماج بن کر بیچ میں آ گئے...وہ شکایتی لہجے میں بولا...اسے خود پر بھی غصہ آیا تھا کہ اس نے ان لوگوں کی بات کیوں مانی...ہسپتال میں جب حدید اور کشف اس سے ملنے گئے تھے تو انھوں نے اس وعدہ لیا

تھا کہ جب تک وہ نہ کہیں وہ دانین سے بات نہیں کرے گا اور آج اسے لگ رہا تھا کہ اس نے بھی غلطی کر دی۔

ارے آپ تو سارا الزام ہمارے سر پر ڈال رہیں ہیں... ہم نے آپ کے لیے یہ سب کیا اور آپ نے ہمیں ظالم بنا دیا... دوسری طرف سے مصنوعی غصے سے کہا گیا تھا۔

جو بھی ہوا لیکن اب زیادہ ہو گیا ہے... اس نے کہا۔

تو پھر آپ جائیں نہ... بات کریں جا کر ہماری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے.... کیوں حدید بھائی... کشف نے حدید سے کہا وہ تینوں کانفرنس کال کے ذریعے بات کر رہے تھے۔

ہاں ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب وہ آئندہ کوئی بیوقوفی نہیں

کرے گی... حدید نے کہا اسے خوشی تھی وہ ناراضگی کے بعد بھی اسے اس کا اتنا خیال ہے-

اوکے بائے بعد میں بات کرتے ہیں اور تھینک یو... اس نے کہہ کر کال کٹ کر دی تھی اور واپس اپنے کمرے میں گیا تھا اسے یقین تھا کہ وہ اب بھی آنسو بہا رہی ہو گی مگر جب وہ کمرے میں آیا تو وہ اسے وہاں نہیں ملی تھی... اب وہ پریشان ہوا تھا کہ اب کہاں چلی گئی وہ... اس کے رویے کی وجہ سے کوئی بیوقوفی نہ کر دے وہ... وہ فوراً باہر گیا تھا... چوکیدار سے اس نے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کہیں گئی ہے ڈرائیور کے ساتھ... وہ سوچ میں پڑ گیا تھا جب ڈرائیور گاڑی اندر لاتا ہوا دکھائی دیا اس نے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا تھا-

کہاں گئے تھے... گھر سے تو کوئی بھی باہر نہیں گیا... اس نے ڈرائیور سے کہا تھا-

وہ جی بی جی نے کہا تھا کہ انھیں کسی بک سٹور جانا ہے تو میں انھیں وہاں چھوڑنے گیا تھا اور انھوں نے آپ کو یہ دینے کو کہا تھا... ڈرائیور نے اسے گاڑی سے ایک کارڈ نکال کر دیا تھا وہ کارڈ لے کر اس نے اسے جانے کا اشارہ کیا تھا... اس نے اسے کھول کر نہیں دیکھا تھا۔

اس وقت بک سٹور جانے کی کیا ضرورت پڑ گئی آپ کو دانین... وہ ہاتھ میں کارڈ لیے حیرت سے سوچ رہا تھا جب اس کے فون پر میسج آیا تھا... اس نے میسج کھولا تھا جس پر لکھا تھا۔

ملنا ہے آخری بار آپ سے وہاں

جہاں ہم ملے تھے پہلی دفعہ

(از خود)

اور لفظ آخری بار پر اس دل کی سانس سینے میں اٹکی تھی اور وہ پہلی دفعہ ملنے والی جگہ کا سوچ کر وہ گاڑی لے کر وہاں پہنچا تھا... کارڈ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا... یہ اس کی پسندیدہ جگہ تھی وہ یہاں اکثر آیا کرتا تھا... بک سٹور بند تھا اور کیفے بھی سنسان پڑا تھا بس وہاں کام کرنے والے لوگ ہی تھے... بک سٹور تو بند تھا پھر وہ کہاں تھی... اس نے اندر کی جانب قدم بڑھایا... مین ڈور پر ہاتھ رکھتے ہی میوزک کی آواز پورے کیفے میں چھا گئی تھی... وہ حیران ہوتا ہوا آگے بڑھا جب اسے ویٹر نے اوپر جانے کا اشارہ کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلے آؤ پاس میرے تھوڑا اور

تھوڑا اور تھوڑا اور

زرا سی بات ہے

سمجھتے کیوں نہیں

تیرے بن میں نہیں

میرے بن تو نہیں

میرے ہو جاؤ نا سنو تھوڑا اور

چلے آؤ پاس میرے تھوڑا اور

تھوڑا تھوڑا اور

جب وہ اوپر آیا تو پھر سے حیران ہوا یہ لڑکی آج اسے حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی... اوپر بنے ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا... چاروں طرف موم بتیاں اور پھول لگے ہوئے تھے اور انہی پھولوں کے بیچ میں اسے وہ نظر آئی تھی... سیاہ لباس میں ملبوس... پہلی ملاقات کی طرح... اس کے سامنے تھی۔

اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈ پر ڈالی اور پھر اسے کھول کر پڑھا۔

بکھری پڑی ہے محبت میرے وجود پر

ہو سکے تو اسے ترتیب دے

وہ جو م ہے وہ میں ہوں

وہ جوت ہے وہ تم ہو

یہ جوح سے حائل دیوار ہے درمیان

وہ اب ب سے برداشت نہیں ہوتی

تجھے عشق کا واسطہ

میری محبت کو نکھار دے

اس پر نظر پڑتے ہی روح میں سکون اترا تھا... وہ اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ طے کرتی اس کے نزدیک آ کر رکی تھی تو اس نے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کر کے اپنے سینے میں بھینچا تھا... اور وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اس پر غصہ کرے گا اس کی اس حرکت پر حیران سی اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا کے رہ گئی

تھی۔

مجھے سانس نہیں آ رہی...اسے لگا تھا کہ اس کا دم گھٹ جائے گا۔

مجھے بھی نہیں آ رہی تھی آپ کیوں مجھے بار بار پریشان کرتی ہیں...وہ اسے خود سے الگ کر کے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کر کے کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ ہادی ابراہیم حیات شاہ کی محبت، اس کا عشق ہیں...اور میں چاہتا ہوں کہ میری محبت، میرا عشق بنا کسی خوف کے...اپنی خوشی سے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرے...دانین نے ہادی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے کہے ہوئے الفاظ دہرائے تھے۔

کہاں یہ یاریاں تھیں تیرے ملنے سے پہلے

میں یوں پاگل کہاں تھی تیرے ملنے سے پہلے

چلوں میں رکوں میں تیرے اشاروں پہ

زمین پہ کہاں ہوں میں ہوں ستاروں پہ

اڑنے دو آج مجھ کو تھوڑا اور

تھوڑا اور تھوڑا اور

تو میں آج آپ سے اقرار کرتی ہوں کہ میں آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہوں... آپ کے بنا میری زندگی ادھوری ہے... میں اپنی زندگی کا ہر پل، ہر لمحہ آپ کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں.... میں آپ کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی... مجھے آپ سے محبت ہے اور میں اپنی آخری سانس تک آپ سے ہی محبت کرنا چاہتی ہوں... مجھے آپ پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے... میں جانتی میں نے آپ کو بہت زیادہ اذیت دی ہے لیکن میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں... آپ میری غلطیوں کو معاف کر دیں پھر میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی... مدھم لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس کی

پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر آنکھوں اور گالوں پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر اس کے بازو سے سر ٹکا گئی تھی اور وہ تو اس کے اقرار پر دم سادھے اس سن رہا تھا جب وہ اپنی آنکھوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کر کے وہ ساکت ہوا تھا... آج اسے وہ دیوانی لگی تھی... اس کے لفظوں میں اس کی محبت اس کی دیوانگی محسوس ہوئی تھی اسے... وہ اس کی محبت کے رنگ میں رنگی اس کے سامنے تھی... معاف تو وہ اسے پہلے ہی کر چکا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں... وہ اسے اپنے حصار میں لے کر سینے سے لگا کر بولا-

آپ تو مجھ سے ناراض تھے نہ... وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی بولی-

تو آپ نے بھی غلطی کی تھی نا... اس نے کہا-

اور اس کی سزا بھی آپ نے دی ہے مجھے... مجھ سے ناراض ہو کر... اس نے آہستہ سے کہا-

اپنے رویے کے لیے میں شرمندہ ہوں... میری شاہزادی معاف کر دو مجھے... وہ نرمی سے اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کر کے بولا-

آپ مجھ سے معافی مانگ کر مجھے گناہ گار مت بنائیں.. آپ کو مجھ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ حق پر تھے... معافی کی تو کوئی بات ہی نہیں ہے میں نے غلطی کی ہے اور میں جانتی ہوں جو شخص غصے کے باوجود میرے آنسو صاف کر سکتا ہے... میرے آرام کا خیال کر سکتا ہے... میرے آنسو دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے وہ مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتا... اس نے مان بھرے انداز میں کہا تھا-

آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں...؟ اس نے پوچھا تھا-

پتہ نہیں آج تک میں خود بھی نہیں سمجھ پایا بس میں اتنا جانتا ہوں کہ میرا عشق تم ہو...

وہ اطمینان سے بولا۔

تم ان لوگوں میں شامل ہو

جو ساتھ رہیں تو دنیا کی

ہر چیز اضافی لگتی ہے

جو بات گوارا مشکل ہو

وہ قابل معافی لگتی ہے

دم بھر کی قربت بھی جن کی

صدیوں کی تلافی لگتی ہے

تم ان لوگوں میں شامل ہو

آپ ہمیشہ ایسے ہی مجھ سے محبت کریں گے...اس نے پھر سوال پوچھا تھا۔

آپ کے لیے میری محبت کبھی کم نہیں ہو گی....چاہے کیسے بھی حالات ہوں میرا

عشق، میری محبت ہمیشہ ایسے ہی رہے گی... وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔

ساری تکلیف دہ پرانی باتوں کو بھلا کر ہم زندگی کی نئی شروعات کریں گے... جہاں کوئی بدگمانی، کوئی ناراضگی نہیں ہو گی... ہم ہوں گے اور ہماری محبت... بس آپ سے ایک گزارش ہے دانین کہ میرے ساتھ ایسا کبھی مت کرنا... اگر کبھی کوئی بات ہو آپ مجھ سے شئر کرنا... لڑ جھگڑ لینا... وضاحت مانگ لینا... مجھ پر یقین رکھنا... میری محبت، میرا عشق، میری چاہت، میرے احساسات، میرے جزبات صرف آپ کے لیے ہیں... اس نے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر محبت سے کہا تھا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا آنکھوں سے موتی گرے تھے جسے اس نے اپنے ہونٹوں سے چنا تھا... اور پھر اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر آنکھیں بند کی تھی اور ایک دوسرے کی سانسیں خود میں اترتی ہوئی محسوس کی تھیں... پھر اسے سینے سے لگا کر اس نے اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

آئی لو یو دانین... ہادی نے اس کے کان میں شرگوشی کی تھی اور اسے اپنا آپ خوش نصیب لگا تھا۔

میں نہیں ہوں اپنے وجود میں

مجھے جانے کس نے چرا لیا

میرے ساتھ رہتا ہے اک شخص

کوئی جادو اس نے چلا دیا

میری روح میں وہ سما گیا

مجھے عشق کرنا سکھا دیا

میری زندگی وہ بن گیا

مجھے جینا اس نے سکھا دیا

میں تو خود سے بھی تھا نا آشنا

مجھے مجھ سے اس نے ملا دیا

میری زندگی کو بدل دیا

مجھے خوش نصیب بنا دیا

آئی لو یو ٹو... اس نے بھی اقرار کیا تھا... جب آپ سے کوئی اتنی محبت کرے کہ آپ کی غلطیوں کو بھی معاف کر دیں اور اپنی محبت لفظوں سے ہی نہیں اپنے عمل سے بھی ثابت کرے تو اس شخص سے اقرار کرنے میں کوئی جھجھک نہیں محسوس ہونی چاہیے اور دانین نے بھی اقرار کیا تھا خدا نے اسے ایک بہترین ہمسفر کا ساتھ دیا تھا... پھر اسے اپنی ماما کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ ہمیں اللہ پر یقین رکھنا چاہیے وہ جو بھی کرتا ہے ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے... بس انسان میں صبر ہونا چاہیے... پھر صبر کا پھل بھی وہ ہی رب دیتا ہے اور پھر معجزے ہوتے ہیں... دعائیں بھی سن لی جاتی ہیں... زخم بھر دیے جاتے ہیں اور ٹوٹے دل بھی جوڑ دیے جاتے ہیں... بس اس کے کن فرمانے پر تقدیریں بدل جاتیں ہیں اور نا ممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے... بس ہم میں صبر اور اللہ پر یقین ہونا چاہیے... وہ رب مقرر وقت پہ تمہیں وہ سب دے گا جس کا تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا... زرا سا صبر رکھو اچھا وقت بھی آئے گا... اور آج اسے اس رب نے سب کچھ دیا تھا سب سے بڑھ کر اس

شخص کا ساتھ دیا تھا جو اس سے محبت، اس سے عشق کرتا تھا...اس نے ہاتھ اٹھا کر اس رب کا شکر ادا کیا تھا۔

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین